فصیح ناول سیریز

مسٹریز

آف دی کورٹ آف پیرس

یعنی

دربار پیرس کے اسرار

مشتملہ بہ

پینتالیس شاہی محافظ

میاں فیض علی اینڈ سنز پبلشرز کی اجازت سے

لالہ رام داس بھاٹیہ تاجر کتب لاہور

اندرون لوہاری دروازہ نے چھپوا کر شائع کیا

قیمت مجلد تین روپیہ

بھاٹیہ بک ڈپو لاہور کے قابل دید جاسوسی ناول!

چالاک مجرم جس میں انگلینڈ کے مشہور ڈاکو کی چالاکیاں اس پیرائے میں بیان کی گئی ہیں۔ کہ جن کو پڑھکر عقل دنگ رہجاتی ہے اس کے علاوہ ایک رئیس کا ایک لیڈی کا سرپرست ہوتے ہوئے اُس سے دھوکہ کرنا مگر نا کامیاب ہونا۔ آخر چالاک مجرم کے ہاتھوں قتل ہوجانا۔ ایک بیگناہ کا جُرم میں ماخوذ ہوکر حوالات میں جانا۔ اور انگلینڈ کے مشہور و معروف بہادر سراغرساں مسٹر ایلیٹ بلیک کی سرتوڑ سراغرسانی سے اصلی معاملہ کا روشنی میں آنا۔ اور اصلی قاتل کا گرفتار ہوکر سزا پانا۔ بڑے دلچسپ پیرایہ میں لکھا گیا ہے قیمت ۱۲ ؍

ہنری گیبرک کی گرفتاری (چالاک مجرم کا دوسرا حصّہ) یہ بڑا زور دار جاسوسی ناول ہے۔ لنڈن کے مشہور جاسوس مسٹر رابرٹ بلیک نے فرانس کے مشہور ڈاکو ہنری گیبرک کو کتنی ہی مرتبہ بڑی بہادری کے ساتھ گرفتار کیا تھا۔ پر پھر بھی گیبرک برابر اُن کی آنکھوں میں دھول جھونک بھاگتا رہا۔ اُس ڈاکو نے تمام یورپ میں ہل چل مچا رکھی تھی۔ یہاں تک کہ خود بلیک کو بھی کئی مرتبہ اس سے شکست کھانی پڑی آخر میں بلیک نے نہایت عجیب طریقہ سے اُسے گرفتار کرکے سزا دلوائی قیمت ۱۲ ؍

چاند کی چوری چاند نامی گھوڑدوڑ کے ایک مشہور گھوڑے کا چوری ہو جانا۔ اور ساتھ ہی اُس کے سکھانیوالے خون ہوجانا۔ پولیس کا ایک شمبشن نامی شخص کو گرفتار کرنا۔ اور اُس کے خونی ہونے کے تمام ثبوت مل جانے پر انگلینڈ کے مشہور جاسوس مسٹر کیو کا گھوڑے کی ایک دن کی تلاش سے گھوڑے کا مل جانا۔ اور شمبشن کو بیقصور ٹھیرانا۔ قیمت ۶ ؍

ڈاکوؤں کا جال اس میں کلکتہ کے ڈاکوؤں کی ایسی پیچیدہ اور خفیہ کارروائیوں کا ذکر ہے کہ جس کے پڑھنے سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ اُنکا دو حسین لڑکیوں کو اپنے جال میں پھنسانا۔ کشتی میں ڈاکوؤں اور جاسوسوں کی لڑائی۔ کمپنی باغ میں طمنچہ بازی۔ دریا کے کنارے ڈاکوؤں اور جاسوسوں کی مٹھ بھیڑ۔ مردہ گھر میں ایک لاش کا عجیب طور پر پہنچایا جانا۔ ایک ویران کھنڈر میں ڈاکوؤں کی گرفتاری عجیب پیرایہ دکھائی گئی ہے۔ قیمت فی جلد صرف چودہ آنے ۱۴ ؍

مسٹریز آف دی کورٹ آف پیرس

یعنی

دربار پیرس کے اسرار

پہلی جلد

موسومہ بہ

ظریف چکٹ

پہلا باب

لک کی شادی

ہ کی ایک اتوار کی شام
ی عالیشان ہوٹل میں جو
کو لوائر کے پرلے کنارے
ہے موسٹ مورنسی خاندان
یش کے شاہی خاندان
رکھتا ہے اور جیسے ممبر
شاہزادوں کی طرح بنے رہتے ہیں
ایک بڑی پر تکلف دعوت دی۔
یہ ضیافت فرانس کے بادشاہ
ھنای سوم کے مصاحب خصوصی
لک اور جینی ڈی بوسک
بنت جرنل بوسک کی شادی
کی تقریب پر دی گئی تھی اور میزبانوں
نے اپنے مہمانوں کی خاطر داری
میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑا۔

بادشاہ نے جو بڑی مشکل سے اس
ازدواج پر راضی کیا گیا تھا۔ دوران
دعوت میں غصے سے بھویں تانیں
رکھیں۔ اس وقت بادشاہ نے
اس طرح کی سیاہ پوشاک زیب
تن کی ہوئی تھی جس طرح کہ کلوونٹ
نے جابوس کی شادی کی۔
تقریب پر زیب تن کی تھی۔
بادشاہ کی اس کشیدگی اور سرد مہری
نے سب مہمانوں اور میزبانوں کا
دل دکھا دیا۔ مگر دلہن کے دل پر
جس کی طرف بادشاہ بار بار نگاہ قہر
سے دیکھتا تھا اس بے مروتی اور
کینے کا سب سے زیادہ اثر ہوا۔ بادشاہ
کے قہر و غضب کی وجہ سب مہمانوں
کو معلوم تھی۔ مگر کسی نے دم نہ مارا
کیونکہ اس میں ایک شاہی بھید
مخفی تھا۔
سینٹ لک نے بادشاہ کے پاس
جاکر کہا حضور میری دعوت کو جو
آج شام میں آپ کو اپنے غریب
خانہ یعنی مونٹ مورنسی ہوٹل
میں دیا چاہتا ہوں منظور فرما کر مجھے
بخشیں گے۔
ہنری (غصے سے) تم اس قابل
تو نہیں ہو کہ تم سے ایسا سلوک
کیا جاوے مگر امید ہے کہ ہم تشریف
لا سکیں گے۔
سینٹ لک کی زوجہ نے بڑی
انکساری سے بادشاہ کا شکریہ ادا
کیا مگر حضور نے رکھائی بتائی اور
ارادتاً مونہہ پھیر لیا۔
میڈم سینٹ لک (اپنے
خاوند سے) کہا بادشاہ تم پر خفا ہے
سینٹ لک۔ میری پیاری جب
بادشاہ کا غصہ دور ہو جائے گا۔
تو میں تم کو بتا دونگا۔
میڈم۔ کیا حضور کا غصہ فرو
ہو جائیگا۔
سینٹ لک۔ ہاں کیوں نہیں۔
میڈم سینٹ لک نے زیادہ
اصرار نہ کیا کیونکہ ابھی اس نے
اپنے خاوند سے راز و نیاز کے
معرکے نہیں کیے تھے۔
جس وقت ہمارا افسانہ شروع
ہوتا ہے۔ اس وقت میڈم

سینٹ لک معہ دیگر رشتہ داران
کے مونٹ مورنسی ہوٹل
میں سینٹ لک کا انتظار کر
رہی تھی۔ سینٹ لک نے بادشاہ
کے کل دوستوں اور اپنے احباب
کو مہمان بلایا تھا۔ اور ڈیوک
انجو۔ جو شاہ ہنری کا حقیقی
بھائی تھا، اور اس کے مصاحبوں
اور طرفداروں کو خاص طور پر
دعوتی رقعے رقم کئے گئے تھے
ڈیوک مذکور اپنے بھائی یعنے
بادشاہ کا بڑا دشمن تھا۔ اور
ہمیشہ ہنری کے برخلاف
سازش کرتا رہتا تھا۔ بادشاہ اور
حضور کے ہواخواہ بھی ڈیوک
مذکور کے جانی دشمن تھے۔ اور
کوئی مہینہ خالی جاتا تھا کہ ان دونوں
بھائیوں کے طرفداروں میں
کوئی نہ کوئی جھگڑا پیدا نہ ہوتا تھا
اور کسی نہ کسی بات پر کشت وخون
تک نوبت نہ پہنچتی تھی۔
بادشاہ کی والدہ ملکہ کیتھائن
کی سب مرادیں بر آئیں ہوئی تھیں
کیونکہ اس کا پیارا بیٹا تخت سلطنت
پر جلوہ گر تھا۔ اور سارا فرانس ملکہ عالیہ
کے زیر نگیں تھا۔

سینٹ لک نے جو شاہی قدردان
کی دیری پر دل ہی دل میں کڑھ
رہا تھا اپنے خسر جنرل بوسک
کو تسلی دینی چاہی۔ سینٹ لک
کو اس بات کا یقین تھا۔ کہ بادشاہ
مجھ پر بڑی مہربانی کرتا ہے۔ مگر اس
موقعہ پر اس کو اپنا خیال خام
اور باطل ثابت ہونے لگا۔

سینٹ لک کے دوست ماگرن
سکابرگ اور کیولس بھی جو
بڑے امیرانہ لباسوں میں ملبوس
تھے کراہت آمیز فقرات کے ذریعہ
اپنے دوست کے رنج میں شریک
ہوئے۔

کیولس۔ میرے دوست میرا
خیال ہے کہ تمہارا کام بگڑ گیا ہے
بادشاہ تم پر خفا ہے۔ تم نے اس کی
ہدایت کے مطابق عمل نہیں کیا اور
ڈیوک بھی تم پر ناراض ہے۔ کیونکہ تم
نے اس پر ہنسی اڑائی تھی۔

سینٹ لک۔ بادشاہ نہیں آئیگا
کیونکہ وہ بانس چڑھی ونسنس
کے پادریوں کو ملنے گیا ہوگا اور
ڈیوک اس لئے نہیں آیا۔ کہ ہمنے
اسکی معشوقہ کو مدعو نہیں کیا۔

ماگون۔ تمنے دن کے وقت
بادشاہ کا مونھہ دیکھا تھا۔ مارے غصے
کے کیسا سرخ ہو رہا تھا۔ اگر ڈیوک
نہیں آیا تو اسکے طرفداروں کو تو
ضرور آنا چاہئے تھا۔ ان میں سے کوئی
بھی نہیں آیا۔ اور تو اور للیسی
صاحب بھی تشریف نہیں لائے۔

جنرل برسک۔ ربابوس ہو کر
ہماری بڑی سبکی ہوئی ہے۔ خدا
نے بادشاہ ہمارے خاندان پر جو
دل وجان سے حضور کا پرستندہ
ہے خفا کیوں ہو گیا ہے۔

سینٹ لک اور اسکے دوست
یہہ بات سنکر ہنس پڑے
اور جنرل برسک کچھہ رنجیدہ
سا ہو گیا۔ دلہن بھی حیران ہوئی
تھی کہ سینٹ لک نے بادشاہ
کو کیونکر خفا کر دیا ہے۔

اتنے میں دروازے کے کھلنے
کی آواز آئی۔ اور دربان نے بآواز
بلند پکار کر کہا کہ حضور بادشاہ تشریف
لائے ہیں۔

جنرل برسک۔ اب مجھے
کسی بات کا اندیشہ نہیں رہا۔ اگر
ڈیوک صاحب بھی آگئے تو میں
بہت خوش ہونگا۔

سینٹ لک۔ اگر مجھے پوچھو تو میں
حضور بادشاہ کے آنے پر زیادہ
آزردہ ہوا ہوں۔ کیونکہ میرا خیال
ہے کہ آپ کوئی دغا کرنے آئے ہیں

سینٹ لک بادشاہ کے استقبال
کے لئے بڑھا۔ بادشاہ نے وہ میلا
پوشاک اتار دی ہوئی تھی۔ اور
بڑی زرق برق کی پوشاک پہنی
ہوئی تھی۔

اتنے میں ایک اور دروازہ کھلا
اور ہنری سوم جو پہلے ہنری
کے ہر طرح سے مشابہ تھا اندر داخل
ہوا۔ درباری جو پہلے ہنری
کی تعظیم کے لئے بڑھے تھے۔ وہ
دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

هنری - کیوں بھائی یہ کیا بولے
درباری ہنسنے لگے اور بادشاہ چیں
بجبیں ہوگیا -
سینٹ لک - حضور آپ کا مسخرہ
چکٹ ہے - جس نے حضور کے سے
کپڑے پہنے ہوئے ہیں - اور لیڈیوں
کو اپنا ہاتھ دے رہا ہے کہ شاہی
ہاتھ پر بوسہ دیجیے -
هنری ہنسنے لگا چکٹ کو اس
دربار میں ایسی آزادی حاصل تھی
جیسی کہ اس سے پہلے ٹریبولٹ
کو فرانسس اول کے دربار میں
حاصل تھی اور جیسی کہ انگلے کو
اس سے چالیس برس بعد لوئی
سیزدھم کے عہد میں حاصل ہوئی
چکٹ کا نام پہلے ٹھی چکٹ تھا
اور گسکنی سے ایم ڈی می آئی پر
ناراض ہوکر فرانس میں بھاگ آیا
تھا -
هنری - مسٹر چکٹ ایک وقت
میں دو بادشاہوں کا موجود ہونا
اچھا نہیں -
چکٹ - تو آپ مجھے بادشاہ بنا
رہنے دیں اور حضور ٹریبولٹ اینجو
بن جائیں -
هنری (ادھر ادھر دیکھ کر) تو ٹریبولٹ
نہیں آیا - ؟
چکٹ - یہی تو بات ہے کہ آپ کو
ٹریبولٹ بننے میں کوئی دقت
پیش نہیں آئیگی - اچھا لو اب یہ
فیصلہ ہوگیا ہے - کہ میں هنری
ہوں اور آپ فرانسس ڈی ویلو
کا اصلی نام ہے) میں شاہی
فرائض ادا کرتا ہوں - اور آپ
مجھے ناچکر خوش کریں -
هنری - بہت اچھا چکٹ
صاحب میں ناچتا ہوں -
ڈی بریسک (آپ ہی آپ)
میں نے بادشاہ کی مزاج کا اندازہ
لگانے میں بڑی غلطی کھائی ہے
حضور تو اس وقت بلا کے مہربان
ہو رہے ہیں -
سینٹ لک - اپنی بیوی کے
پاس جو بڑی خوبصورت تو نہ تھی -
تاہم اسکی آنکھیں غزالوں کی آنکھوں
کی طرح تھیں - اور دانت سلک

گوہر کو آب آب کر دینے والے تحفے
بھیج گیا تھا۔
بیوی۔ میرے پیارے خاوند کون
کہتا تھا کہ بادشاہ مجھ سے ناراض ہیں
حضور تو جب سے آئے ہیں میری
طرف ہنس ہنس کر دیکھ رہے
ہیں۔
سینٹ لک۔ دن کے وقت تو
تم نے یہ لئے نہیں لگائی تھی
کیونکہ اسوقت حضور کی قہرناک
نگاہوں نے تمہیں ڈرا دیا تھا
بیوی۔ اسوقت حضور مارے
غصے کے آپ سے آپ باہر
ہو رہے تھے مگر ابتو ۔ ۔ ۔ ۔
سینٹ لک۔ ابتو حضور کا
مزاج اور بھی سخت ہو رہا ہے
تم دیکھتی نہیں ہو کہ آپ زہر
خندان ہو رہے ہیں۔ میری پیاری
جینی بادشاہ کے دل میں ہمدی
طرف سے کینہ ہے۔ دیکھو جینی
میری طرف ان محبت بھری
نگاہوں سے نہ دیکھو لو وہ
ماگوت آرہا ہے۔ اسکے ساتھ
بڑے خلق سے پیش آنا۔
بیوی۔ میرے پیارے خاوند
اس سفارش کے کیا معنے ہیں۔
سینٹ لک نے کوئی جواب
نہ دیا اور چکیٹ کے پاس جو
بڑی ہنسی کی باتیں کر رہا تھا۔
چلا گیا۔
بادشاہ ناچ رہا تھا۔ اور حضور کی
نگاہیں سینٹ لک پر لگی ہوئی
تھیں۔ کبھی بادشاہ ہنسی آمیز
باتوں سے سینٹ لک کو
ہنسا دیتا تھا۔ اور کبھی ناچتے ناچتے
اپنے جیب سے کچھ تحائف
نکال کر سینٹ لک کو دکھاتا تھا
اتنے میں ایک عجیب سی آواز
سنائی دی۔
ہنری۔ میرا خیال ہے کہ یہ چکیٹ
کی آواز ہے۔ کہیں سینٹ لک
تمہاری کیا رائے ہے۔ دیکھو بادشاہ
(چکیٹ) خفا ہو رہا ہے۔
سینٹ لک۔ ہاں حضور ایسا معلوم
ہوتا ہے کہ آپ کسی سے جھگڑ رہے ہیں
ہنری۔ جاؤ دیکھو کیا ہوا ہے

اور مجھے آگر خبر دو۔

جب سینٹ لک چکٹ کے
پاس پہونچا تو چکٹ چلا چلا کر کہہ
رہا تھا۔

چکٹ۔ میں نے بڑے عمدہ قانون
مرتب کئے ہیں اگر یہ کافی نہ ہوں
تو میں اور وضع کرسکتا ہوں۔ اگر
اچھے نہ ہونگے تو تعداد میں بڑھ
جائینگے۔

ایم ڈی لُسی مجھے شیطان کی
سر کی قسم ہے جو یہ غلام نوکرے ہیں
یہ کہہ کر چکٹ نے اپنے گالوں
پر انگلی رکھ کر بادشاہ کی نقل کی۔
(ہنسی (جب سینٹ لک واپس
گیا) کیوں سینٹ لک چکٹ
صاحب۔ لُسی صاحب کا کیا ذکر
کر رہے تھے۔

سینٹ لک جواب میں کچھ کہنے
ہی کو تھا۔ کہ چھ غلام جنہوں نے
بڑی خوبصورت وردیاں زیب
تن کی ہوئی تھیں اور جنکے سینوں
پر مالک کا نشان لگا ہوا تھا بڑی
اکڑ فون سے آموجود ہوئے۔ انکے
پیچھے ایک مغرور اور خوبرو بین
آدمی تھا جس نے سیاہ مخمل کی
پوشاک پہنی ہوئی تھی۔ یہ لِبسی
صاحب تھے۔

ماگون۔ دیکھو سینٹ لک
غلام آگیا ہے۔ مگر مالک نہیں آیا
کیوں وہ ہنوز بھی کچھ ناراض ہے

کیولس۔ وہ لُسی کے ساتھ
کیوں آئے۔ کیا تمہیں یاد نہیں
کہ جب حضور بادشاہ نے لُسی
کو پوچھا تھا کہ تم میرے طرفدار ہو
میں کیوں نہیں شامل ہو جاتے
تو لُسی نے جواب دیا تھا۔ کہ
میں کلومونٹ خاندان کا ایک
ممبر ہوں۔ اس لئے میں خودمختار
ہوں۔ کسی کی پیروی نہیں کرنی
چاہتا۔

جب کیولس نے یہ کہا تو بادشاہ
جو پاس کھڑا تھا چین بجبیں ہو گیا۔

ماگون۔ مگر باوجود اس بات
کے وہ ڈیوک کا خدمتگذار ہے

کیولس۔ تو اس کی یہ وجہ ہوگی
کہ وہ ڈیوک کو بادشاہ سے بڑا

بڑا سمجھتا ہوگا۔
بادشاہ یہہ سنکر بڑا تھرناک ہوگیا
کیونکہ حضور کو ڈیوک سے بڑی
نفرت تھی۔
سینٹ لک حضرت ان باتوں
کو جانے دو مجھہ پر مہربانی کرو۔ اور
میری شادی کے دن کوئی جھگڑا
بپا نہ کرو۔
ھنری۔ (طنزاً) دیکھو بھائی
سینٹ لک کی شادی کے دن
کوئی فتنہ نہ اٹھاؤ۔
سکابرگ۔ کیوں صاحبان لیسی
کا برسک خاندان سے کچھہ تعلق
تو نہیں۔ کہ سینٹ لک اسکے
بچاؤ کی باتیں کرتا ہے۔
سینٹ لک۔ لیسی نہ کوئی میرا
دوست ہے نہ کوئی رشتہ دار۔ ہاں
میرا مہمان ہے۔
اتنے میں لیسی اپنے غلاموں کو
ساتھہ لیکر بادشاہ کو سلام کرنے
آیا۔ اور چکٹ کہنے لگا۔
چکٹ۔ ارے لیسی یہہ کیا تمہیں
اتنی بھی تمیز نہیں۔ کہ بادشاہ ادھر
اس کے مسخرے ہیں تمیز کر سکو۔
ہائیں یہ کیا کرنے لگے ہو۔ دیکھو
میرے مسخرے کو سلام نہ کرو۔
بادشاہ تو میں ادھر کھڑا ہوں۔
لیسی۔ جناب میں بھول گیا تھا
بہت سے بادشاہ ایسے ہیں۔ جیسے
اپنے مسخروں سے ہر طرح سے مشابہ
ہیں۔ مجھے معاف رکھنا کہ میں نے
مسخرے کو بادشاہ نہیں جانا۔
ھنری (آہستہ سے) ہیں یہہ
کیا بکتا ہے۔
سینٹ لک۔ حضور کچھہ بھی نہیں
چکٹ۔ دیکھو لیسی صاحب
میں آپکو معاف نہیں کرسکتا۔
لیسی۔ حضور مجھہ سے آگے میرے
غلام تھے۔
چکٹ (غلاموں سے) دیکھو صاحب
تم اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہو۔
دیکھو لیسی یہہ بات تمہاری شان
کے برخلاف ہے۔
لیسی۔ حضور نے یہ کیا کہا ہے۔
میں نے تو کچھہ بھی نہیں سمجھا۔
چکٹ۔ تم کیسے آدمی ہو۔ اتنی

بات بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ تم نے غلاموں کو سنہری وردیاں پہنائی ہوئی ہیں اور آپ باوجود ایک کرنیل ہونے کے تم نے سیاہ مخمل کی ایک ایک سادہ سی پوشاک پہنی ہوئی ہے۔

لسی (بادشاہ کے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر) حضرات زمانہ ہی کچھ ایسا آگیا ہے کہ غلام شاہزادوں کے سے کپڑے پہنتے ہیں۔ میرے خیال میں مناسب ہوگا اگر شاہزادے غلاموں کا لباس اختیار کریں۔

بادشاہ کے طرفدار یہ سنتے ہی آگ بگولا ہوگئے۔ اور حضور کی طرف بامعنے نگاہوں سے دیکھنے لگے کہ حکم ہو تو ابھی ٹوٹ پڑیں۔

جکٹ - (شاہانہ انداز سے) کیوں لسی یہ اشارہ تم نے مجھ پر کیا ہے

اسوقت لسی کے تین دوست انٹریگز - ریمبرٹ اور لیورٹے اسکے نزدیک ہوگئے۔

سینٹ لک یہ خیال کرکے کہ ڈیوک نے لسی کو کوئی فتنہ اُٹھانے کے لئے روانہ کیا ہے کانپنے لگا۔ اور کبیولس کے پاس جاکر جس نے اپنی تلوار کے دستے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا کہنے لگا۔

سینٹ لک - خدا کے لئے اسکی تحمل کرو۔

کبیولس - تم دیکھتے نہیں ہو کہ وہ ہم سب پر چوٹیں کر رہا ہے۔

سینٹ لک - کبیولس ڈیوک انجو کا تو یہ خیال کرو جو لسی کا حامی ہے مجھے لسی کا تو کچھ ڈر نہیں۔

کبیولس - میرے دوست ہمیں کسی کا کیا ڈر ہے ہم بادشاہ کے ساتھی ہیں اگر ہم پر کوئی مصیبت پڑ جائیگی۔ تو حضور ضرور ہی مدد کرینگے۔

سینٹ لک - تمہاری تو حضور بادشاہ ضرور مدد کرینگے مگر میری . .

کبیولس - بیوقوف آدمی جب بادشاہ اس بات میں ناراض ہے تو تم شادی کیوں کرنے لگے ہو۔

سینٹ لک آپ ہی آپ ہر ایک کو اپنی بہتری کا خیال رکھنا چاہیئے۔ چونکہ میں نے اس شادی کے بعد پندراں دن آرام کرنا ہے

اس لئے مجھے لبسی سے لگاڑ
نہیں کرنا چاہیئے۔
یہہ کہہ کر سینٹ لک لبسی
کی طرف جو کمرہ میں ادہر اُودہر
نگاہ دوڑا رہا تھا کہ کوئی میری پاس
آتا ہے۔ کہ نہیں بڑہا۔
لبسی۔ بندہ پرور اس وقت تو آپ
نے میری آرزو کردی ہے۔ میں نے
ابھی اپنے دل سے کہا تھا کہ اگر سینٹ
لک صاحب آئیں تو آپ سے کچھ
باتیں کروں۔
سینٹ لک۔ میں نے کچھ بھی نہیں
سنا کہ آپ نے کیا کہا ہے۔ میں نے
آپ کو دیکھا تھا۔ اور آپ کو سلام
کرنے کے لئے آپ کا شکریہ ادا
کرنے کے لئے آیا ہوں۔
لبسی جو اس بات کو جانتا تھا کہ
سینٹ لک بحیثیت میزبان
اپنا فرض ادا کرنا چاہتا ہے اور اس
نے سینٹ لک کی بات کا بڑی
خوش خلقی سے جواب دیا۔
ھنری۔ ہش۔ سینٹ لک
اور لبسی کیا باتیں کر رہے ہیں۔ میں

نہیں چاہتا کہ سینٹ لک مارا
جاوے۔ کیولس جاؤ دیکھو وہ
کیا کر رہے ہیں۔ اف کیولس
تم بڑے سے ہی بے پرواہ ہو۔ جاؤ
ماگون تم جاؤ۔
سینٹ لک نے دیکھ لیا کہ ماگون
ہمارے پاس آنے لگا ہے اور پیش
قدمی کر کے ماگون کو آملا۔ اور
دونوں بادشاہ کے پاس چلے آئے
بادشاہ۔ کیوں صاحب اس
بلکے سے کیا باتیں ہو رہی تھیں
سینٹ لک حضور مجھے پوچھتے
ہیں۔
بادشاہ۔ نہیں تمہارے کو
سینٹ لک میں نے اس کو
سلام کی تھی۔
بادشاہ۔ صرف ؟
سینٹ لک۔ ہاں میں نے
اس کو سلام کی ہے اور کہا ہے
کہ کل آپ کو پھر ملونگا۔
بادشاہ۔ مجھے پہلے ہی سے
شک پڑ گیا ہوا ہے۔
سینٹ لک۔ کیا حضور میرے

بات کو مخفی رکھیں گے۔

بادشاہ۔ اس شرط پر کہ تم بغیر ایذا
آپ کو کوئی زیان پہونچانے کے اس
کا کام تمام کر دو۔

بادشاہ کے ساتھیوں نے ایک
دوسرے کی طرف پر معنی نگاہوں
سے دیکھا۔ مگر حضور نے اس بات
کا کچھ خیال نہ کیا۔

بادشاہ۔ کیا تم نے دیکھا ہیں
کہ ....

سینٹ لک۔ ہاں ہاں میں
حضور کی بات سمجھ گیا ہوں۔ مگر
کسی دن وہ اپنی ....

بادشاہ۔ وہ بڑا مشہور اور
ہنرمند تیغ زن ہے۔

یہ کہکر بادشاہ نے لیسی کی
طرف جو ادہر ادہر ٹہل رہا تھا اور
بادشاہ کے ساتھیوں پر ہنسی اُڑا
رہا تھا۔ قہرناک نگاہوں سے دیکھا
اس وقت کیبولس نے ڈی
اپرنن اور ڈی اوکو کو جو چکر کرنے
کے بہانے سرے پر کھڑے تھے
اشارہ کیا۔

کیبولس۔ آپ بھی صاحبان اس
مشورہ میں شامل ہو جیئے (پھر
سینٹ لک سے خطاب کر کے)
آپ حضور بادشاہ سے معافی مانگ
لیں۔

سینٹ لک بادشاہ کے
پاس کھڑا رہا۔ اور دیگر ہوا خواہ
ایک ناکی کے پاس ذرا ہٹ کر
کھڑے ہو گئے۔

اپرنن۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔
اگر تمہاری رائے موافق نہ ہوئی
تو میں خفا ہو جاؤنگا۔

کیبولس۔ میں آپکو کہہ چکا ہوں
کہ لنچ کے بعد میں شکار کرنے
چلا جاؤنگا۔

اپرنن۔ ایسی سردی میں تمہیں
کیا بنی ہے۔ کیا کسی جھنڈ میں مرنا
چاہتے ہو۔

کیبولس۔ کچھ پرواہ نہیں میں
ضرور جاؤنگا۔

اپرنن۔ تو کیا اکیلے ہی جاؤ گے

کیبولس۔ نہیں ماگرون اور
سکابرگ بھی میرے ساتھ چلینگے

ہمنے بادشاہ کے لئے شکار لانا ہے
ماگون - ہاں ہاں میں نے سمجھ
لیا ہے۔
کیبولس - بادشاہ کل حاضری کے
وقت کسی خوک کا سر چاہتا ہے -
ماگون - اس گلوبند کی طرف جو
بسی نے پہنا ہوا تھا اشارا کرکے
کسی ایسے خوک کا سر جسکے گلے میں
اطالیکا بنا ہوا گلوبند ہو۔
ایرنن - خوب - میں نے بھی تاڑ
لیا ہے۔
ڈی او - کیا کیا؟ میں نے تو کچھ
بھی نہیں سمجھا۔
ایرنن - چاروں طرف دیکھو۔
ڈی او - بہت اچھا (ادہر ادہر
دیکھنے لگتا ہے)
ایرنن - کیا کوئی ہماری ہنسی کر رہا ہے
ڈی او - ہاں لبسی صاحب۔
ایرنن - تو بہت اچھا ایسا ہی ہونا
چاہئیے - مگر یہ شکار کیونکر مارینگے۔
کیبولس - گھات میں بیٹھ کر اور
کس طرح - ؟
لبسی نے اس جماعت کو دیکھ لیا

اور تاڑ گیا کہ میرا ہی کچھ ذکر ہو رہا ہے
اپنے دوستوں کو ساتھ لے انکے
پاس آ کھڑا ہوا اور اپنے سپاہیوں
سے مخاطب ہوا۔
لبسی - دیکھو انٹیگو دیکھو
سمپلک وہ کیسے ایک دوسرے
سے لگے ہوئے ہیں - ھین پولکس
کہاں ہے۔
انٹیگو - پولکس کا بیاہ ہو گیا
ہے اور کاسٹر اکیلا رہ گیا ہے۔
لبسی - تمہاری رائے میں یہ لوگ
کیا کر رہے ہیں۔
سمپلک - کوئی نیا فتنہ اٹھانے
کی تجویز کر رہے ہونگے۔
کیبولس - نہیں حضرات ہم شکار
کی باتیں کر رہے ہیں۔
کیبولس - نہیں حضرت ہم شکار
کی باتیں کر رہے ہیں۔
لبسی - بے شک آپ یہی باتیں
کر رہے ہونگے - مگر سردی کے مارے
تو تمہاری کھال اتر جائیگی۔
ماگون - حضرت ہمارے پاس گرم
دستانے ہیں - سردی کی ہمیں کچھ

پرواہ نہیں۔
لبسی۔ تو آپ بہت جلد جائینگے
ماگرن شاید آج رات کو۔
لبسی۔ تو مجھے بادشاہ کو خبر دینی
چاہیئے تاکہ صبح کو جب وہ دیکھے گا
کہ میرے دوستوں کو سردی لگ
گئی ہے۔ تو حیران نہ ہو۔
کیولس۔ آپ اس بات کی
تکلیف نہ کریں حضور کو ہمارے
ارادے کا پتہ ہے۔
لبسی (طنزاً) آپ شاید چنڈالو
کو شکار کریں گے۔
ماگرن۔ نہیں صاحب ہمیں
خوک کا شکار کرنا ہے۔ حضور بادشاہ
کو ایک سر کی ضرورت ہے۔ کیونکہ
مسٹر لبسی آپ بھی ہمارے ساتھ شکار
کھیلیں گے۔
لبسی۔ نہیں صاحب کل میں نے
ڈیوک انجو کے افسر شکار ایم
ڈی مانسرلیو کے استقبال
کو جانا ہے۔
ماگرن۔ مگر آج رات کو۔
لبسی۔ آج رات کو؟ آج رات
مجھے فابرگ سنٹ انٹنی میں
ایک کام ہے۔
ابرنن۔ کیوں مسٹر لبسی ملکہ مارگوٹ
(بادشاہ کی بہن) وہاں بھیس بدلکر
تو نہیں آئی ہوئی۔
لبسی۔ نہیں صاحب کوئی اور ہے
کیولس۔ تو کوئی اور ہے جیسے
آپ نے فابرگ انٹنی میں ٹھہرا
لبسی۔ ہاں صاحب آپ بجا فرماتے
ہیں۔ اور اس کام میں میں نے آپ
سے کچھ مشورہ بھی کرنا ہے۔
کیولس۔ میں وکیل تو نہیں ہوں
مگر آپ کو اچھی ہی صلاح دونگا۔
لبسی۔ سنا ہے کہ پیرس کی گلیاں
ذرا خوفناک ہو رہی ہیں۔ تم جانتے
ہو کہ یہ جگہ تو اور بھی ویرانہ میں واقعہ
ہے مجھے بتاؤ کہ کس رستے سے جاؤں
کیولس۔ میری رائے میں تمہیں
گھاٹ پر جا کر کشتی پر سوار ہو کر اور
کنارے پہ اتر کر پشتے کے رستے جیب
لٹ میں سے ہوتے ہوئے روڈ
لاٹک سنڈری کے رستے فابرگ
میں جا نکلنا چاہیئے۔ اگر تم ہوٹل جیس

لوڈرنل کے پاس سے سلامت بچکر نکل گئے تو پھر کوئی خطرہ نہیں ہے
لبی۔ بہت اچھا مسٹر کیبولس میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ آپکی ہدایت پر عمل کرونگا۔

یہہ کہکر لبی ان پانچوں کو سلام کرکے چلا گیا۔ جب لبی اس جگہ کے پاس سے گذرنے لگا جہاں میڈم سینٹ لک کھڑی تھی سینٹ لک نے اپنی بیوی کو اشارہ کیا اور مسز مذکور نے لبی کو ٹھیرا لیا۔

مسز سینٹ لک۔ ایم ڈی لبی تمہاری غزل کا بڑا چرچا ہو رہا ہے۔

لبی۔ میم صاحبہ جو میں نے پادشاہ کی ہجو میں لکھی ہے؟

مسز۔ نہیں نہیں جو آپ نے ملکہ کی مدح میں لکھی ہے مجھے بھی سناؤ

لبی۔ بہت اچھا میم صاحبہ

یہہ کہکر لبی نے مسز سینٹ لک کو اپنا بازو دیا اور غزل سنانے لگا۔

اس اثناء میں سینٹ لک اپنے دوستوں کے نزدیک آ گیا اور اس نے کیبولس کو سمجھایا

کیبولس۔ تو اس طرح وہ خوب آسانی سے ہتھے چڑھ جائیگا اور ہوٹل ڈی لوڈرنل کے پاس ہوٹل سینٹ پال کے عین مقابل میں . . . .

اپرنن۔ ہر ایک کے ساتھ ایک ایک غلام بھی ہونا چاہیئے۔

کیبولس۔ نہیں نہیں ہم اکیلے ہی جائینگے تاکہ کسی کو ہمارے راز کا پتہ نہ لگ جائے۔

اپرنن۔ تو ہم چھ ایک ساتھ روانہ ہو جائینگے۔

سینٹ لک۔ نہیں صاحب چھ نہیں پانچ۔

کیبولس۔ بے شک ہمیں اپنی بیوی کا خیال نہیں رہا تھا۔

اتنے میں بادشاہ نے سینٹ لک کو آواز دی۔

سینٹ لک۔ حاضر جہاں پناہ حضور

بادشاہ بلا رہے ہیں۔ لوسن جاتا ہوں۔
سینٹ لک۔ سیدہا بادشاہ
کے پاس جانے کے بجائے اُس جگہ
گیا جہاں مسٹر لیبی اور اُس کی
بیوی باتیں کر رہے تھے۔
لیبی۔ رہیں تم بڑے گھبرائے ہوئے
ہو۔ کیا آپ بھی شکار جائینگے۔ اگر
آپ نے ایسا کیا تو یہ آپ کی حیوانہ
لیاقت کا ثبوت ہوگا شجاعت کا
نہیں۔
سینٹ لک۔ میں آپکو ڈھونڈ رہا تھا
لیبی۔ سچ مچ۔
سینٹ لک (اپنی بیوی سے
مخاطب ہوکر) پیاری جینی تم اپنے
باپ سے جاکر کہو کہ بادشاہ کو ٹھیرائے
میں رستے میں مسٹر لیبی سے کچھ
باتیں کر لیتا ہوں۔ (پھر لیبی سے
خطاب کرکے) میں آپ کو یہ کہتا
ہوں کہ آپ کو آج رات کوئی کام
ہے۔ اور گلیاں کسی قدر خوفناک
ہو رہی ہیں۔ اور آپ جانتے ہیں
کہ ہوٹل ڈِس لوڑنل کے پاس
ایک ایسی جگہ ہے جہاں بہت سے
آدمی چھپ سکتے ہیں۔ لیبی۔ میں نے
آپکو یہی کہنا تھا میں جانتا ہوں
کہ آپ ڈرنے والے آدمی نہیں
ہیں تا ہم آپ کو اس بات کا خیال
رکھنا چاہیئے۔
اتنے میں جکٹ نے با آواز
بلند آواز دی۔
جکٹ۔ سینٹ لک۔ سینٹ
لک چھپتے کیوں ہو۔ میں قلعہ
میں جانے کے لئے تمہارا منتظر
کھڑا ہوں۔
سینٹ لک دوڑ کر جکٹ کے
پاس جاکر جہاں بادشاہ بھی کھڑا تھا
حضور میں حاضر ہوں۔ اس وقت
بادشاہ کو ایک غلام ایک لمبا سا
چغہ دے رہا تھا اور دوسرا لبادہ۔
سینٹ لک۔ کیا آپ کو گاڑی
تک لے چلوں۔
ھنری۔ نہیں جکٹ کسی اور
رستے سے جائیگا۔ میرے ساتھیوں
نے بڑی غلطی کی ہے کہ مجھے تنہا
چھوڑ گئے ہیں۔ امید ہے کہ تم مجھے
اکیلا نہیں جانے دوگے۔ آؤ میری

گاڑی میں دو آدمیوں کیلئے کافی جگہ
ہے۔

مسز سینٹ لک یہہ دیکھ کر بادشاہ
میرے خاوند کو ساتھ لے چلا ہے۔
کچھ کہنے کو تھی کہ اس کے باپ نے
مسز مذکور کو اشارے سے خاموش
کرا دیا۔

سینٹ لک۔ حضور میں آپ کے
ساتھ چلنے پر تیار ہوں۔

بادشاہ اور اس کے ساتھ سب
لوگ چلے گئے جینی اکیلی رہ گئی اور
اپنے کمرے میں جاکر ایک بت کے
آگے گھٹنے ٹیک کر دعائیں مانگنے لگی
ایم ڈی برسک نے چھ غلام روانہ
کئے۔ کہ سینٹ لک کو واپس لے
آئیں مگر ایک گھنٹے کے بعد ایک
غلام واپس آیا۔ اور کہنے لگا کہ قلعہ
کے دروازے بند ہو گئے ہیں۔ اور
محافظ نے کہا کہ آج رات کو کوئی
قلعہ سے باہر نہیں جا سکتا۔ جرنیل
نے اپنی بیٹی کو اس بات کی
اطلاع دیدی۔

دوسرا باب

دروازہ کسی نے کھولا۔ اور کوئی
داخل ہوا۔

سینٹ اینٹی کا پھاٹک حال
کے سینٹ ڈینس کے بالکل
مشابہ تھا۔ فرق صرف اتنا تھا۔ کہ
اس کے بائیں پہلو پر بہت سی عمارتیں
بنی ہوئی تھیں۔ جنکا بسلی (ایک
قسم کا قلعہ جو چارلس پنجم نے بنایا تھا)
سے تعلق تھا دائیں ہاتھ پر پھاٹک
اور ہوٹل ڈس لوٹرنلی کے درمیان
ایک کھلا میدان تھا۔ جس میں
دن کو تو شاید کوئی بھولا بھٹکا آدمی
کبھی جا نکلتا ہو تو کوئی تعجب کا مقام
نہیں مگر رات کو یہاں کوئی نہیں
جاتا تھا۔ کیونکہ راہ گیر بھی اسکے
ذرا پرے پرے ہوکر گذرتے تھے
تاکہ سنتریوں کی حفاظت پر بھروسہ
رکھ سکیں۔ موسم سرما کی راتوں کو گرمی
کی راتوں کی نسبت یہہ جگہ اور بھی
خوفناک خیال کی جاتی تھی۔
جس رات ہمارے فسانے کے لئے

واقعات کا جنکا ہم در پردہ پہلے باب
میں ذکر کر چکے ہیں اور جن کو ہم اس
باب میں کسی قدر کھلم کھلا ہدیہ ناظرین
کرینگے ۔ تعلق ہے ۔ بلا کی اندھیری
رات تھی ۔ شہر کے بیرونی دروازے
کے پاس کوئی مکان نہیں ۔ اور
سینٹ پال اور ڈس ٹورنل
کے ہوٹلوں کی بڑی بڑی دیوار کے
کے سوائے کوئی عمارت نظر نہیں آتی
ڈس ٹورنل کی دیوار کے پرلے
سرے پر وہ طاق ہے جس کا کیلس
لسی کو اشارا کیا تھا جس زمانے سے
ہمارے فسانے کو ان واقعات سے
تعلق ہے ان دنوں پیرس میں
چراغ نہیں جلائے جاتے تھے ۔ ہماری
مراد لنٹرن سے ہے جو اندھیری راتوں
کو بڑے بڑے قصبوں میں روشنی
کرانے کا انتظام کرنا میونسپلٹیوں
پر فرض ہے ۔ چاندنی راتوں کو تو یہ
مقام کسی قدر امین دکھائی دیتا تھا
مگر اندھیری راتوں میں بلا کا خوفناک
بن جاتا تھا ۔ اس رات جس سے ہمارے
فسانے سے تعلق ہے ۔ اگر کوئی تیز

نظر والا آدمی غور سے دیکھتا ۔ تو
اس کو پانچ بت ادھر ادھر حرکت
دکھائی دیتے ۔ سنتری اس جگہ سے
بہت دور پر تھا ۔ اس لئے ان پانچ
آدمیوں کی جن کو ہم نے پانچ بت
کہا ہے ۔ آوازیں اس کو سنائی دیتی
تھیں ۔
ایک بسی سچ کہتا تھا ۔ آج تو ایسی
رات ہے ۔ جیسی ہم کو وارسا میں
ان دنوں جب ہنری پولنڈ
کا بادشاہ تھا پیش آئی تھی ۔
دوسرا ۔ ساکون تم تو عورتوں
کی طرح شکایت کرتے ہو ۔ اس میں
تو کچھ شک نہیں کہ سردی جنت ہے
مگر اپنا لبادہ منہ پر لے لو ۔ اور ہاتھ
جیبوں میں ڈال لو ۔ تو تمہیں ذرا
بھی سردی معلوم نہ ہوگی ۔
تیسرا ۔ سکابرگ ۔ تم تو یونہی
جبر میں معلوم ہوتے ہو جب مجھے پوچھو
نہ بچے مارے سردی کے دانت
بج رہے ہیں ۔ تمہارے سر کی قسم
میری مونچھوں پر برف سی جمی ہوئی
ہے ۔

چوتھا۔ میرے ہاتھ ایسے ٹھنڈے ہو رہے ہیں۔ جیسے کسی نے کاٹ دیئے ہیں۔

سکابرگ۔ کیبولس تم اپنی ماں جان کے دستانے کیوں نہیں لے آئے۔

پانچواں۔ ارے یار صبر کرو۔ابھی تم گرمی کی شکایت کرو گے۔

کیبولس۔ وہ دیکھو سینٹ پال کے پاس سے کوئی آرہا ہے۔

سکابرگ۔ یہ وہ نہیں ہے کوئی اور ہوگا۔ کیونکہ اس نے تو دوسرے رستے آنا ہے۔

کیبولس۔ ممکن ہے کہ اسکے دل میں کچھ شبہ پڑگیا ہو۔ اور اس نے وہ راہ چھوڑ دی ہو۔

سکابرگ۔ تم لبی کو نہیں جانتے جناب جہاں اس نے جانا ہو خواہ شیطان بھی خود سد راہ کیوں نہ بن جاوے۔ وہ نہیں ٹلا کرتا۔

کیبولس۔ خواہ کچھ کیوں نہ ہو مگر دیکھو وہ دو آدمی آرہے ہیں۔

ماگرن۔ بیشک وہ ہی ہیں۔

سکابرگ۔ تو حملہ کردو۔

ڈی اپرنن۔ نہیں نہیں ذرا ٹھیرو کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کسی فقیر کو یا کسی غریب عورت کو ماردیں۔ لو دیکھو وہ ٹھیر گئے ہیں۔

جب ڈی اپرنن نے یہ کہا تو وہ دونوں آدمی واقعی ٹھیر گئے تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ سوچ رہے ہیں۔

کیبولس۔ کیا یہ ممکن ہے کہ انہوں نے ہمیں دیکھ لیا ہو۔

سکابرگ۔ اے یار خدا کو مانو ہم مشکل سے ایک دوسرے کو دیکھ سکتے ہیں۔ بھلا یہ کہاں ممکن ہے۔ کہ انہوں نے اتنی دور سے ہمیں دیکھ لیا ہو۔

کیبولس۔ دیکھو دیکھو وہ بائیں ہاتھ کو ہو گئے ہیں۔ ہیں یہ کیا۔ وہ تو ایک مکان کے سامنے جاکر کھڑے ہو گئے ہیں۔ کہیں مکان میں داخل ہو کر بچ نہ جائیں۔

سکابرگ۔ مگر یہ تو وہ نہیں ہے اس نے تو غابرگ سینٹ انٹنی

میں جاتا تھا۔
کیبولس۔ تم کیونکر جانتے ہو کہ
اس نے نہیں ٹھیک بتا دیا
تھا۔
سب کے سب ان سب آدمیوں
کی طرف تلواریں کھینچکر روانہ ہوئے
ان آدمیوں میں سے ایک
نے تالے میں چابی لگائی تھی۔
اور دروازہ کھول کر اندر داخل
ہونے ہی کو تھا کہ حملہ آوروں
کی آواز ان کے کانوں میں
پہونچی۔
ایک شخص۔ آریلی۔ یہ کیا ہے کہیں
ہم پر تو کسی نے حملہ نہیں کیا۔
دوسرا۔ جناب معلوم تو ایسا
ہی ہوتا ہے۔ حضور اپنا نام بتا دیجئے
کہ نہیں۔
پہلا۔ نہیں یہ تو مسلح ہیں۔ اور ایسا
معلوم ہوتا ہے کہ کہیں گھات میں
لگے ہوئے تھے۔
دوسرا۔ جناب کوئی عشق کا جلا
ہوا رقیب ہے جس نے کہا تھا کہ
کہ یہ لیڈی بڑی حسین ہے۔ آپکو
بچ بچکر رہنا چاہیئے۔
پہلا۔ چلو آریلی مکان کے اندر
گھس چلو ہم بچ جاینگے۔ کیونکہ
ممکن ہے کہ۔۔۔۔۔۔
اتنے میں حملہ آور آ پہونچے کیبولس
اور ماگرن نے دروازہ روک
لیا اور سکابرگ ڈی اپرنن
نے سامنے کی طرف سے حملہ کیا۔
مگر آدیلی کے ساتھی نے بڑے
غرور سے کیبولس کی طرف منہ
کر کے کہا دیکھو مسٹر کیبولس
تم نے فرانس کے بیٹے پر حملہ کیا۔
کیبولس کانپ کر پیچھے ہٹ گیا۔
اور کہنے لگا توبہ میری یہ تو
ڈیوک انجو ہے۔
کیبولس کے ساتھی۔ ہیں ڈیوک
انجو ہے۔
ڈیوک۔ ہاں صاحبان میں
ہی ہوں۔
ڈی اپرنن۔ حضور ہم نے غلطی کی
تھی ہمیں معاف کر دو۔
ڈی او۔ ہمیں حضور کو یہاں ملنے
کی کوئی امید نہ تھی۔

ڈلوٹ۔ ہنسی۔ ہیں ہنسی۔ یہ عجیب
طرح کی ہنسی ہے۔ ایم ڈی ایرٹن
اگر تمہارا ارادہ یہ ہنسی مجھ پر اڑانے
کا نہ تھا۔ تو کس پر تھا۔
سکابرگ۔ حضور ہم نے سینٹ لک
کو مونٹ مورنسی ہوٹل سے
نکلکر ادہر آتے دیکھا تھا۔ ہمیں یہ
بات کسی قدر عجیب معلوم ہوئی تھی
اور ہم نے یہ دیکھنا چاہا تھا۔ کہ
سینٹ لک کو اپنی شادی کے
دن ایسا کیا کام پڑ گیا ہے۔
ڈلوٹ۔ ایم ڈی سینٹ
لک! تو تم نے مجھے سینٹ
لک خیال کیا تھا۔
سکابرگ۔ ہاں حضور۔
ڈلوٹ۔ ایم ڈی سینٹ
تو مجھ سے ذرا لانبا تھا۔
سکابرگ۔ ہاں حضور یہ تو سچ ہی
مگر اس کا قد آدیلی کے برابر ہے
ڈی او۔ جب آدیلی نے تالے
میں چابی لگائی تھی تو ہم نے اس کو
. . . .
سکابرگ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ ہمارا
ارادہ حضور کی عیش میں مخل ہونے
کا نہ تھا۔
ڈلوٹ۔ (غصے سے) میری عیش
میں مخل ہونا اسکے کیا معنے ہیں۔ تم
نے کس طرح جانا ہے کہ میں یہاں
عیش اڑانے آیا تھا۔
کبولس۔ حضور ہمیں معاف کردو
لو اب ہم چلے جاتے ہیں۔
ڈلوٹ۔ اچھا صاحبان الوداع
مگر میں تم کو یہ بتا دیتا ہوں کہ میں
ایک یہودی کے ساتھ ایک مشورہ
کرنے جا رہا تھا۔ تم اس یہودی کو
جانتے ہو جو دو ڈی لا لوڈرنل
میں رہتا ہے۔ اور آئندہ کی بابت
کچھ بتا سکتا ہے۔ اب تم نے سن
لیا ہے۔ کہ میں کہاں جا رہا تھا۔ لو اب
تم نے جہاں جانا ہے چلے جاؤ۔
آدیلی۔ جناب میرا خیال ہے۔ کہ
ان آدمیوں کا کوئی برا ارادہ ہے
آپ دیکھتے ہیں کہ آدھی رات کا
وقت ہے۔ اور اس تنہا جگہ میں
یہ آدمی مسلح ہو کر گھات میں لگے
ہوئے ہیں۔ میں حضور کی منت کرتا

کرتا ہوں کہ آپ واپس چلیں۔

ڈیوک۔ نہیں نہیں وہ چلے گئے ہیں۔ ہم کو اُنکے جدا ہوجانے سے فایدہ اُٹھانا چاہیئے۔

آدیلی۔ حضور کو دہوکہ لگا ہے چلے کہاں گئے ہیں اپنی گہات میں جا بیٹھے ہیں۔ وہ دیکھیئے نہ۔ اوڈی لوڑنل کے کونے پر کھڑے ہیں۔

ڈیوک نے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ تو وہ سب کے سب اپنی گہات پر کھڑے تھے

آدیلی۔ کیوں حضور اب کہیئے کہ گھر چلا جانا بہتر ہے کہ نہیں۔

ڈیوک۔ بہائی اسبات کو چھوڑ دینا بھی تو مناسب نہیں۔

آدیلی۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر آپ اسبات کو کسی اور وقت پر موقوف رکھیں۔ میں نے حضور کو بتایا تہا کہ یہ گھر ایک سال کیلئے کرایہ پر لیا گیا ہوا ہے وہ لیڈی اودیہ والی منزل میں رہتی ہے اسکی خادمہ نے ہمیں مکان کی چابی دی ہوئی ہے۔ پھر کیوں اسبات کو کسی اور وقت پر اٹھا نہیں رکھتے۔

ڈیوک۔ تمہیں اس بات کا یقین ہے کہ چابی لگ گئی تہی۔

آدیلی۔ ہاں حضور جب میں نے تیسری دفعہ چابی پھیری تہی تو ......

ڈیوک۔ کیا تمہیں اس بات کا بہی یقین ہے کہ تالا باہر لگ ہی گیا تھا۔

آدیلی۔ ہاں حضور۔

جب آدیلی نے یہہ کہا تو اسکو یاد آگیا کہ شاید تالا نہیں لگا تہا۔ مگر اس نے اپنے شک کو ڈیوک پہ ظاہر نہ کیا کہ کہیں واپس نہ جانا پڑے

ڈیوک۔ بہتر۔ میں اب جاتا ہوں اور پھر کسی وقت آؤنگا۔

ڈیوک۔ آدیلی کے ساتھ ان مخل ہونیوالوں سے بدلہ لینے کا ارادہ کرکے چلا گیا۔

ڈیوک۔ ابھی ان پانچوں کی نظروں سے غائب ہی ہوا تھا کہ انہوں نے ایک سوار کو جسنے لمبا سا چغہ پہنا ہوا تھا آتے دیکھا۔

کیولس۔ اب کے تو وہی ہے۔

ماگرٹ - یہ ناممکن ہے۔
کیبولس - کیوں تو -
ماگرٹ - کیونکہ وہ اکیلا ہے ہم نے
اُس کو اینڈگز نیورٹ اور
ریبرک کے ساتھ چھوڑا تھا -
کیبولس - نہیں صاحب یہ وہی
ہے تم دیکھتے نہیں ہو کہ اس نے
اپنا سر کس غرور سے اونچا کیا ہوا ہے
دُبکی اور تو یہ وہی سانپ ہے
کیبولس - ہاں صاحب وہی ہے - لو
اب اپنے اپنے ہتھیار سنبھال لو -
یہ سوار بیشک مسٹر لیبسی ہی
تھا - جو دو سینٹ انٹنی سے نکلکر
اس رستے پر آرہا تھا - جو کیبولس نے
اس کو بتایا تھا - لیبسی بڑا بہادر
آدمی تھا اور کہا کرتا تھا کہ اگر چہ میں
ایک معمولی درجے کا آدمی ہوں مگر
میرا دل بادشاہوں کے دلوں سے
بھی بڑا ہوا ہے - جب میں پلوٹارچ
میں اہل روما کی اولعزمیوں کے قصے
اور مجاسات پڑھتا ہوں تو میں حیران
ہوتا ہوں کہ مورخ نے کس بہادری
کی تعریف کی ہوئی ہے -

سینٹ لک کی بات کا حضرت
لیبسی صاحب کو یقین نہیں آیا تھا
کیونکہ آپ نے خیال کیا تھا کہ
سینٹ لک میرا دوست نہیں ہے
شاید اُس کا مطلب میری ہنسی
کرنے کا ہو لیبسی ایسا آدمی تھا -
کہ ہنسی کا نشانہ بننے کی نسبت قتل
ہو جانے کو زیادہ پسند کرتا تھا -
لیبسی کے دشمن بھی اُسکی بہادری
اور جرات کے قائل ہے کیونکہ اُسکی
تمام ملک میں دھاک بندھی ہوئی تھی
لیبسی اُس مکان کو گھوڑے پر
سوار ہو کر اور ایک تلوار لئے جا رہا
تھا - جہاں بادشاہ کی بہن مارگریٹ
ملکہ نیوار کا خط جس کے ساتھ اُسکی
آشنائی تھی اسکے نام آیا ہوا تھا -
کیونکہ ملکہ مذکور اس کو ماہ بماہ ایک
خط روانہ کیا کرتی تھی اور وہ رات کی
تاریکی میں چھپ کر اس کا خط لینے جایا
کرتا تھا تاکہ کوئی شخص تاڑنہ جائے -
لیبسی نے جب وہ دو سینٹ کیتھرائن
میں پہنچا اور اپنے دشمنوں کو دیکھ
لیا تو اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا -

یہ پانچ ہیں۔ اور شاید پانچوں کے
ساتھ پانچ غلام بھی ہوں۔ سینٹ
لک نے ہی وار کرے تو بھی میں ضرور
کہونگا کہ میرے دوست تمہارا اس
خبر کے لئے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ
کہہ کر لبسی نے اپنی تلوار کھینچ لی۔
لبسی۔ صاحبان ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ اب میرے قتل کے درپے ہیں
وہ جنگلی خوک میں ہی ہوں جسے آپ
نے شکار کرنا ہے۔ مگر یہ یاد رکھو کہ
یہ خوک بھی تم سے دو ایک کا کام
تمام ہی کرکے چھوڑیگا۔ میں اس
بات کی قسم کھاتا ہوں۔ اور تم
جانتے ہو کہ میں ضرور اپنا وعدہ
وفا کیا کرتا ہوں۔
سکابرگ۔ یہ تو ممکن ہے مگر مسٹر
لبسی یہ تو مناسب نہیں کہ تم
گھوڑے پر ہو اور ہم پیدل۔
یہ کہہ کر سکابرگ نے گھوڑے
کی لاتوں پر خنجر کا وار کیا۔ گھوڑا اچھلا
کر گر پڑا اور لبسی جو ہر وقت تیار
رہتا تھا تلوار کھینچکر کود پڑا۔
لبسی۔ آہ میرے قابل قدر گھوڑے
تمہارا انتقام لیا جائیگا۔
یہ کہہ کر لبسی نے سکابرگ کی
جو لاپرواہی سے آگے بڑھا تھا۔
پنڈلی توڑ دی۔
لبسی۔ کیوں صاحب میں نے اپنا
اقرار پورا کیا ہے کہ نہیں۔ بجائے
گھوڑے کی ٹانگ توڑنے کے تمہیں
میری کلائی توڑنی چاہئے تھی۔
لبسی نے چشم زدن میں اپنی لمبی
تلوار کی تیز نوک سے سکابرگ کے
ساتھیوں کو زخمی کر دیا اور آپ ہٹ
کر دیوار کے ساتھ پیٹھ لگا کر کھڑا
ہوگیا۔ مگر ان پانچوں نے ایک ساتھ
اس پر حملہ کر دیا۔ اور لبسی کو ناچار
ذرا کی ذرا دیوار سے ہٹنا پڑا۔ جب
لبسی دیوار سے ذرا الگ ہوا۔ تو
کیبولس نے اسکے پہلو پر تلوار ماری
کیبولس۔ ذرا چھو تو گئی ہے۔
لبسی۔ (ہنسکر) ہاں میرے کوٹ پر
لگی ہے
یہ کہہ کر لبسی نے پھر دیوار کے ساتھ
پیٹھ لگالی اور اپنے حملہ آوروں
کے واروں سے چوک جانے پر ہنس

ہنس دینے لگا۔ ڈی او۔ اور ماگرن
نے بڑے جوش سے حملہ کیا۔ اور
بسی کی آنکھوں کے آگے ایک
بادل سا آنے لگا۔

کیبولس۔ آہ بدمعاش بسی۔

بسی۔ چپ رہو شریر آدمی۔

یہ کہہ کر بسی نے کیبولس
کے سر پر تلوار ماری مگر وار خالی گیا
اور بسی نے پھرتی کرکے تلوار کا دستہ
کیبولس کے سر پر زور سے مارا۔
کیبولس نیچے گر پڑا۔ بسی نعرہ مار
کر ڈی ایپرنن اور ڈی او کی
طرف بڑھا۔ وہ دونوں پیچھے ہٹ
گئے ماگرن کیبولس کو اٹھا
رہا تھا کہ بسی نے اسکی تلوار توڑ دی
اور ڈی ایپرنن کے داہنے شانے
کو زخمی کر دیا۔ کیبولس اٹھ کھڑا
ہوا۔ اور چار تلواریں یکے بعد دیگرے
بسی پر ٹوٹ پڑیں۔ بسی نے
قدم بہ قدم دیوار کی طرف بڑھنے
کا ارادہ کیا۔ داہنے ہاتھ سے اپنے
حملہ آوروں کے وار خالی دیتا رہا
اور بائیں ہاتھ سے دیوار کو ٹٹولتا
رہا۔ حتیٰ کہ وہ ایک دروازے پر پہنچ گیا
دروازہ اسکے دھکے سے کھل گیا۔
اور بسی نے اسبات کو غنیمت سمجھ
کر دروازے میں سے گھس کر اسکو
جلدی سے بند کر لیا تھوڑی دیر
تک بسی ہوش میں رہا اور سنتا
رہا کہ میرے دشمن زور زور سے
دروازے کو دھکے دے رہے ہیں
کہ ٹوٹ جائے مگر پھر زمین اسکے
پاؤں کے نیچے سے سرکنے لگی
چونکہ زخمی تھا وہ چند قدم آگے
بڑھ کر ایک زینے کے پاس گر پڑا
اور پھر اس کو کچھ ہوش نہ رہا۔

باب تیسرا

خواب اور حقیقت کی تمیز

بسی نے گرنے سے پہلے اپنے
رومال کو قمیص کے نیچے زخم پر رکھ
دیا تھا اور اوپر سے تلوار کے دستے
سے دبا لیا تھا۔ کہ خون بند ہو جاوے
مگر خون بہت نکل چکا تھا۔ اور وہ
بیہوش ہو کر زینہ پر گر پڑا۔ عالم
بیہوشی میں بسی کو ایسا معلوم

ہوا کہ میں ایک لڑکی کے بنے
ہوئے خوبصورت کمرے میں ہوں
جسکی دیواروں پر خوبصورت پردے
لٹک رہے ہیں۔ چھت منقش ہے
اور پردوں پر بڑی خوبصورت
تصویریں لگی ہوئی ہیں۔ اور ایک
خوبصورت معشوقہ کا فوٹو ایک
طرف لٹکا ہوا ہے۔ یہ سب
تصویریں لسی کو متحرک اور زندہ
معلوم ہونے لگیں۔ اور ایک خوبصورت
معشوقہ اسکے سامنے آکر کھڑی ہوگئی
لسی نے بیہوشی میں اس لاجواب
معشوقہ کو اچھل کر پکڑ لینے کی کوشش
کی اور اس کو ایسا معلوم ہوا کہ میں
اس وضع کے خوبصورت بستر پر لیٹا
ہوا ہوں۔ جس طرح کے فرانسس
اول کے وقت میں ایجاد ہوئے تھے
جس وقت عالم بیہوشی میں یہ لاجواب
معشوقہ لسی کے سامنے کھڑی ہوگئی
باقی ماندہ تصویریں کہیں گم ہوگئیں
جب لسی نے خواب میں اس
معشوقہ کو پکڑنے کی کوشش کی
وہ لاجواب پری وش اس کی

نظروں سے غائب ہوگئی۔ اور ایک
بھونڈی سی صورت سامنے آگئی
لسی آگ بگولا ہوگیا۔ اور عالم خواب
میں اس کثیف شکل کو مارنے دوڑا
مگر جونہی کہ لسی نے بے ہوشی میں
وار کرنے کے لئے ہاتھ اٹھایا یہ
بھونڈی سی صورت بول گویا ہوئی
"وہ لو آخرکار میں سامنے ہی آگئی ہوں
نہ" جواب میں کسی نے بیٹھی ہوئی
آواز میں جو لسی کے دل میں کھب
گئی کہا "اب ڈاکٹر کو کہو کہ پٹی اتار
دیوے۔ لسی نے آنکھیں پھاڑ
پھاڑ کر دیکھا وہی تصویر والی
معشوقہ نہ تھی مگر سوائے ایک
نوجوان آدمی کے جو آنکھوں سے
پٹی اتار کر ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔
اسکو کچھ نظر آیا۔
لسی نے خیال ہی خیال میں کہ یہ کون
شخص ہے اسنے کچھ کہنے کی کوشش
کی مگر لاحاصل،
جوان آدمی لسی کے بستر کے پاس
جاکر "آداب میں سمجھ گیا ہوں۔ آپ
گھایل ہو رہے ہیں آپ کیوں خفا ہیں۔

آپ کو بہت سے زخم آئے ہیں نہ۔
مگر کچھ پروا نہیں۔ ہم آپ کا علاج
کریں گے۔

وہی میٹھی آواز بڑی ہمدردی
سے کیا زخم مہلک ہیں۔

جوان آدمی۔ ابھی تو میں کچھ
نہیں کہہ سکتا۔ میں دیکھنے لگا ہوں۔

یہ سب باتیں لبی نے سنیں
مگر اس کو کچھ ہوش نہ تھا۔

جب لبی کو ذرا ہوش آیا۔
ٹھنڈی ہوا کے جھونکے اسے معلوم
ہونے لگے۔ اور اسکے کانوں
میں بڑی کرخت آوازیں آنے
لگیں۔ لبی نے آنکھیں کھولیں
کہ شاید پیرس کی فضا و پیرس والے
لوگوں کی آوازیں ہیں۔ اور ممکن
ہے کہ وہ لاجواب معشوقہ بھی ان
میں ہو۔ مگر اسے دیکھا کہ میرے
دائیں ہاتھ پر ایک سفید پوش
آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ جسکے کپڑوں
پر خون کے داغ لگے ہوئے ہیں
بائیں ہاتھ ایک پادری بیٹھا ہوا
دعائیں مانگ رہا ہے۔ اور پاؤں
کی طرف ایک بوڑھی عورت کھڑی
منہ ہی منہ میں کچھ بڑبڑا رہی ہے۔

لبی۔ صاحبان! میں آپ کا شکریہ
ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے یہاں
لانے کی تکلیف کی ہے۔ کیونکہ
مجھے سرد ہوا کی بڑی ضرورت
تھی۔ مگر آپ مجھے تاکی کھول کر بھی
ہوا دے سکتے تھے۔ میں اپنے
سنہری بستر پر پڑے آرام میں تھا
لو میری جیب میں بیس کروڑ ہیں
تم سب آپس میں تقسیم کرلو۔ کہ
تمہاری تکلیف کا حق ادا ہو جاوے۔
لبی اسوقت گلی میں پڑا ہوا
تھا۔

قصاب۔ ہم آپ کو یہاں لائے
تو نہیں۔ ہم اس رستے پر گذر رہے
تھے کہ ہم نے تم کو یہاں پڑے پایا۔

لبی۔ آہ تو ڈاکٹر صاحب کہاں
سے آگئے ہیں کیا آپ بھی یہیں تھے

جب لبی نے یہ کہا۔ راہ گیر
ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے

پادری۔ ابھی غش کا اثر باقی ہے
پھر لبی سے مخاطب ہو کر میرے

خیال میں تمہیں اپنے گناہوں کا
اقرار کرنا چاہیے۔ غریب آدمی ڈاکٹر
یہاں کہاں ہے۔ تم یہاں اکیلے
پڑے تھے اور برف کی طرح سرد
ہو رہے تھے۔
پھر لسبی کو یاد آگیا کہ مجھ کو ایک
زخم آیا تھا اور اس نے اپنے
گریبان میں ہاتھ ڈالکر دیکھا۔ تو
رومال زخم کے اوپر ٹھیک اوس جگہ
جہانتک اس نے رکھا تھا پڑا ہوا تھا
لسبی۔ یہ بڑی عجیب بات ہے
راگمڈر اسکی نقدی تقسیم کرنے لگے
لسبی۔ میرے دوستو۔ اب مجھے اچھے
ہوٹل میں پہونچا دو۔
بڑھیا۔ ہاں یہ مناسب ہے
یہ قصاب بڑھا جوان آدمی ہے اور
اسکے پاس ایک گھوڑا بھی ہے
جب یہ تم کو سوار کراکے وہی لے جا
سکتا ہے
قصاب۔ ہاں صاحب میں اور
میرا گھوڑا آپ کی خدمت گذاری
کے لئے تیار ہیں۔
پادری۔ مجھے پرواہ نہیں ہے جبکہ

بیٹے تمہیں اب اپنے گناہوں کا
اقرار کرنا چاہیئے۔
لسبی (پادری سے) تمہارا نام کیا ہے
پادری۔ سب مجھے پادری گورنٹ
فلاٹ کہتے ہیں۔
لسبی۔ پادری صاحب ابھی میرا
وقت نہیں آیا۔ مجھے سردی لگ
رہی ہے۔ اور میں اپنے مکان پر
جاکر اپنے آپکو گرم کیا چاہتا ہوں
پادری۔ آپ کے مکان کا کیا پتہ ہے
لسبی۔ ہوٹل ڈی لسبی۔
راگمڈر۔ ہیں آپ لسبی ۔ جب
سے تعلق رکھتے ہیں۔
لسبی۔ میں لسبی ہی تو ہوں۔
قصاب۔ ہیں لسبی۔ آپ بہادر لسبی
ہیں۔
یہ کہہ کر قصاب نے لسبی کو اٹھا کر
اپنے گھوڑے پر سوار کیا اور اس
کو ہوٹل ڈی لسبی میں لیگیا۔
پادری (آپ ہی آپ) اگر مجھے
یہ پتہ ہوتا کہ یہ لسبی ہے تو میں اس
کو کبھی نہ کہتا کہ اپنے گناہوں کا اقرار
کرو۔ کیونکہ ایسا بہادر اور سفاک

کبھی بھی اپنے اعمال بد کا اقرار
نہیں کرنے کا۔
اپنے مکان میں جا کر لیسی نے ڈاکٹر
کو بلا بھیجا جس نے تسلی دی کہ زخم
کچھ ایسا مہلک نہیں۔
لیسی۔ ڈاکٹر صاحب اس زخم پر
کسی نے کوئی دوائی تو نہیں لگائی ہے؟
ڈاکٹر۔ نہیں۔
لیسی۔ کیا آپ کی رائے میں یہ زخم
بے ہوش کر دینے کے قابل تھا۔
ڈاکٹر۔ ہاں صاحب۔
لیسی۔ (اپنے دل ہی دل میں) آہ
تو وہ خوبصورت پردے۔ وہ منقش
چھت وہ خوبصورت معشوقہ۔
وہ ڈاکٹر سب کے سب وہم تھے سوائے
لڑائی کے اور کوئی بات سچ نہیں
وہ لڑائی کہاں ہوئی تھی۔ آہ مجھے
یاد آگیا ہے۔
رو سینٹ ہال کے پاس میں نے
ایک دیوار سے کے ساتھ سہارا
لگایا تھا۔ جو کھل گیا تھا اور میں نے
جلدی سے اندر گھس کر پھر بند کر لیا
تھا کیا میں نے کوئی خواب دیکھا ہے
آہ میرا گھوڑا۔ میرا گھوڑا۔ وہیں مردہ
پڑا ہو گا (پھر ڈاکٹر سے) ڈاکٹر صاحب
کسی نوکر کو آواز دو۔
ڈاکٹر نے لیسی کے غلام کو آواز دی
غلام حاضر ہوا۔ اور لیسی نے گھوڑے
کی بابت پوچھا۔ تو غلام نے عرض
کی کہ گھوڑا آگے ناچتا ہوا ہوٹل کے
بڑے دروازے پر آگیا تھا۔
لیسی (آپ ہی آپ) میں نے
ضرور خواب دیکھا ہے۔ بھلا یہ
کیونکر ہو سکتا ہے کہ ایک تصویر
دیوار سے نکلکر ڈاکٹر کے ساتھ
ہمکلام ہو۔ میں بڑا بیوقوف
ہوں۔ آہ وہ لیڈی کیسی خوبصورت
تھی۔ اسکی بانکی ادا میں کیا غضب
ڈھاتی تھیں۔ کیا ستم کرتی تھیں۔
نہیں نہیں یہ ضرور خواب ہی ہو گا
کیونکہ جب مجھے ہوش آیا تھا۔
تو میں گلی میں پڑا ہوا تھا۔
پھر ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر ڈاکٹر
صاحب کیا مجھے گذشتہ کی طرح پندرہ
دن تک بستر پر پڑا رہنا ہو گا۔
ڈاکٹر۔ دیکھا جائیگا۔ کیا تم چا

پھر سکتے ہو۔
لسی۔ ہاں میری ٹانگیں مجھے
بڑی مضبوط معلوم ہوتی ہیں۔
ڈاکٹر۔ تو کوشش کرو۔
لسی۔ بستر سے کود پڑا۔ اور کمرہ
میں ادھر اُدھر ٹہلنے لگا۔
ڈاکٹر۔ بس کافی ہے۔ آپ کو
نہ تو گھوڑے پر سوار ہونا چاہیئے
اور نہ ہی پیدل تمہیں بہت دور
جانا چاہیئے۔
لسی۔ بہت اچھا ڈاکٹر صاحب
میں نے رات کو ایک اور ڈاکٹر
دیکھا تھا۔ اور میرا خیال ہے کہ اگر
وہ مجھے کہیں ملے تو میں ضرور اس
کو پہچان لوں۔
ڈاکٹر۔ تمہیں اس کو تلاش کرنے
کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے
تم جانتے ہو کہ جس کو اللہ رکھا ایک
زخم بھی آجائے۔ اس کو بخار ہو جاتا
ہے۔ اور تم کو کئی زخم لگے ہوئے ہیں
لسی۔ آپ ہی آپ) کیا میں نے
دروازے کے باہر خوب دیکھا
تھا۔ وہاں ایک بستر تو ضرور تھا۔
اور ممکن ہے تصویریں بھی ہوں
شاید میرے دشمن مجھے مردہ
خیال کر کے گرجے میں لے گئے ہونگے
کہ کسی کو ان پر شبہ نہ پڑے۔ میں
ان ظالموں کی خوب خبر لونگا۔
ڈاکٹر۔ لسی صاحب اگر تندرست
ہونا ہے۔ تو ان وہموں کو چھوڑ دو
اور جوش میں نہ آؤ۔
لسی۔ سوائے سینٹ لک کے
جس نے میرے ساتھ دوستانہ سلوک
کیا ہے میں سب کو۔۔۔۔۔
اور سینٹ لک بھلا آدمی ہوگا
جس کو میں ملنے جاؤنگا۔
ڈاکٹر۔ مگر پانچ بجے سے پہلے
کہیں نہ جانا۔
ڈاکٹر۔ مگر پانچ بجے سے پہلے
کہیں نہ جانا۔
لسی۔ اگر آپ کی یہی مرضی ہے
تو یوں ہی سہی مگر میں آپ کو بتلا
دیتا ہوں کہ میں خود بھی ایسے لوگوں
کو ملنے جانے کے لئے جو مجھے بیمار
بیمار کہہ کر اور بھی بیمار بنا دیں۔
بستر پر پڑے رہنے کو پسند کرتا ہوں

اور سینٹ لک ان لوگوں بس سے نہیں ہے۔
ڈاکٹر۔ بس جانتا ہوں۔ کہ تم بڑے بہادر مریض ہو جس طرح تمہاری مرضی ہے کرو۔ مگر اسبات کا خیال رکھنا کہ اس زخم کے اچھا ہو جانے سے پہلے کوئی اور زخم نہ آجائے۔
لبسی نے ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل کرنے کا اقرار کیا۔ اور کپڑے پہنکر گاڑی میں بیٹھ ہوٹل مونٹ مورنسی کو روانہ ہوا۔

باب چوتھا

مس سینٹ لک کی پہلی رات

لوئی ڈی کلوسونٹ یعنے لبسی بڑا خوبصورت اور بانکا جوان تھا۔ کئی بادشاہ اور شاہزادے اسکو دوست بنانے کے آرزومند تھے۔ اور اچھی اچھی خوبصورت شاہزادیاں اس کو اپنا شیدا بنانے کے لئے اپنی بانکی اداؤں اور دلکش مسکراہٹ کے وار اس پر کرتی تھیں۔ لبسی نے ملکہ صاد گرد کا دل کچھ ایسا مسخر کیا ہوا تھا۔ کہ ملکہ مذکور نے اُسکی خاطر سے ایسی ایسی باتیں کی تھیں کہ اُس کا خاوند ہاتھ دہو کر ملکہ صاحبہ کے پیچھے پڑ گیا ہوا تہا۔
جب لبسی ہوٹل مونٹ مورنسی میں پہونچا تو خادم دوڑ کر ایم ڈی برسک کو اطلاع دینے گئے۔
لبسی (خادم سے) کیا ایم ڈی سینٹ لک صاحب گھر پر ہیں۔
خادم۔ نہیں جناب۔
لبسی۔ لیں آپ کو کہاں مل سکتا ہوں
خادم۔ جناب میں کوئی پتہ نہیں دے سکتا۔ ہم سب بڑے حیران ہو رہے ہیں کیونکہ سینٹ لک کل سے نہیں آیا۔
لبسی۔ بیوقوف آدمی۔
خادم۔ جناب میں جھوٹ تو نہیں کہہ رہا ہوں۔
لبسی۔ تو مس ڈی سینٹ لک کہاں ہے۔
خادم۔ جناب وہ تو گھر پر ہی ہے
لبسی۔ تو جا۔ مس مذکور سے جاکر

کہو کہ لبسی آپکی ملاقات کو آیا ہے
پانچ منٹ کے بعد خادم مسز ڈی
سینٹ لک کا پیغام لیکر واپس آیا
اور کہنے لگا کہ میم صاحبہ نے بڑی
خوشی سے حضور کو اندر تشریف لیجانے
کی اجازت دی ہے۔
جب لبسی اُس کمرہ میں داخل ہوا
جہاں مسز ڈی سینٹ لک بیٹھی
ہوئی تھی۔ مسز مذکور لبسی کو دوڑ کر
آملی۔ مسز کا رنگ زرد پڑ گیا ہوا
تھا۔ اُسکی شب بیداری کے مارے
سُرخ ہو رہی تھیں اور اشکوں کے
داغ بچاری کے خوبصورت گلابی
رنگ کے رخساروں پر صاف دکھائی
دے رہے تھے۔
مسز ڈی سینٹ لک لبسی صاحب
باوجود اس خوف کے جو آپ کے
آنے سے میرے دل میں پیدا ہو گیا
ہے میں آپکو خوش آمدید کہتی ہوں
لبسی۔ ہیں میم صاحبہ آپ نے یہ
کیا کہا ہے میرے آنے سے آپ
کے دل میں خوف کیوں پیدا ہو گیا
ہے۔

مسز۔ کیا آپ کل رات ایم ڈی
سینٹ لک کو نہیں ملے تھے۔
لبسی۔ ہیں سینٹ لک کو کل رات
کہاں ملا تھا۔
مسز۔ ہاں کل رات تم کو اُس ملے
تھے۔ اُسنے مجھے تمہارے ساتھ
باتیں کرنے کو کہا تھا۔ تم ڈیوک
انجو کے طرفداروں میں ہو اور
وہ بادشاہ کا طرفدار ہے۔ تمہارے
درمیان ایک جھگڑا سا پیا ہو گیا تھا
دیکھو لبسی مجھ سے یہ بات چھپاؤ
نہ مجھے بڑی فکر لگ رہی ہے سو وہ
کل بادشاہ کے ساتھ گیا تھا۔ پھر
کوئی پتہ نہیں ملا۔
لبسی۔ میم صاحبہ۔ یہ بڑی عجیب
بات ہے۔ میرا تو خیال تھا کہ آپ
مجھے میرے زخم کی بابت پوچھینگی
مسز۔ تو سینٹ لک نے تمہیں
زخمی کیا ہے۔ وہ تم سے لڑا تھا۔
لبسی۔ نہیں میم صاحبہ سینٹ لک
مجھ سے نہیں لڑا۔ اُسنے تو مجھے زخمی
نہیں کیا۔ اُسنے تو مجھے بچانے کی
کوشش کی تھی۔ کیا سینٹ لک

نے تمہیں یہ بات نہیں بتائی تھی
مسز۔ وہ مجھے کیا بتاتا مجھے تو
وہ کل سے ملا ہی نہیں۔
بسی۔ آپ اسے کل سے نہیں ملے
تو آپ کے دربان نے سچ کہا تھا
مسز۔ میں تو اس کو کل رات کے
گیارہ بجے سے نہیں ملی ہوں۔
بسی۔ تو وہ کہاں ہے۔
مسز۔ یہ تو اب میں تم سے پوچھنے
والی ہوں۔
بسی۔ میم صاحبہ بتاؤ خدا کے
واسطے جلدی بتاؤ۔ یہ بڑی عجیب
بات ہے۔
مسز سینٹ للک۔ حیرت سے
بسی کا مونہہ تکنے لگی۔
بسی۔ میں بڑا حیران ہو رہا ہوں
میرا بہت سا خون نکل گیا ہے اور
مجھے ہوش نہیں کہ میں کیا کہہ رہا
ہوں۔ میم صاحبہ مجھے یہ دردناک
کہانی سنا دو۔
مسز سینٹ للک نے جو کچھ اسے
معلوم تھا بتا دیا۔ کہ کس طرح سینٹ
للک کو بادشاہ لے گیا۔ اور کس طرح
غلام قلعے کا دروازہ بند ہونے کا
پتہ لائے۔
بسی۔ آہ میں سمجھ گیا ہوں۔
مسز۔ آپ کس طرح سے سمجھ گئے
ہیں۔
بسی۔ بادشاہ اسکو قلعے میں لے
گیا ہے جہاں سے سینٹ للک
کبھی نہیں نکل سکیگا۔
مسز۔ کیوں یہ کیوں۔
بسی۔ یہ سلطنت کا ایک راز ہے
مسز۔ میں اور میرا باپ دونوں
قلعہ میں گئے تھے۔ مگر دربان نے
ہمیں جھڑک دیا تھا۔
بسی۔ بس یہ اسبات کا کافی
ثبوت ہے کہ سینٹ للک وہیں ہے۔
مسز۔ کیا تمہارا یہی خیال ہے
بسی۔ مجھے اسبات کا یقین ہے
اگر آپ بھی اس بات کو اچھی طرح
سے معلوم کرنا چاہتی ہیں۔ تو میں

. . . .

مسز۔ کس طرح۔
بسی۔ دیکھ کر اور کس طرح۔
مسز۔ کیا میں اسکو دیکھ سکتی ہوں

بسی۔ کیوں نہیں۔
مسز۔ اگر وہاں جاؤں تو دربان
مجھے ورکا دینگے۔
بسی۔ کیا تم قلعہ کے اندر جانا چاہتی
ہو۔
مسز۔ اگر سینٹ لٹ وہاں نہ ہوا تو
بسی۔ میم صاحبہ وہ وہیں ہیں ہاں
یہ ہو سکتا ہے کہ وہ تم کو جو اوسکی
زوجہ ہو اندر نہ جانے دیں۔
مسز۔ بسی دیکھو تم مجھ سے دل
لگی کرتے ہو یہ بات اچھی نہیں۔
بسی۔ میم صاحبہ میں ہنسی نہیں کرتا
آپ جوان ہیں اور آپ کا قد بھی
کسی قدر لانبا ہے آپ میرے غلام
کے بالکل مشابہ ہیں۔ اس سبب مجھے
ہنسی آگئی ہے۔
مسز۔ (غصے سے) مسٹر بسی
اس جہالت کے کیا معنے ہیں۔
بسی۔ ان باتوں کو جانے دو۔ اگر
آپ سینٹ لٹ کو دیکھنا چاہتی
ہیں۔ تو میں آپ کو اسی طرح دکھا
سکتا ہوں۔
مسز۔ میں سینٹ لٹ کو ملنے کے
لئے تمام دنیا کے لئے تمام دنیا
کی نعمتیں دے سکتی ہوں۔
بسی۔ میم صاحبہ میں آپ سے اقرار
کرتا ہوں کہ آپ بغیر کچھ دینے کے
سینٹ لٹ کو دیکھ سکتی ہیں۔
مسز۔ آہ مگر وہ . . . . . .
بسی۔ میں نے آپ کو ابھی بتایا ہے
کہ . . . .
مسز۔ بہت اچھا میں ایسا کر سکتی ہوں
کیا میں نوکر کو پوشاک لانے کا حکم
دوں۔
بسی۔ نہیں میں آپ کو اپنے ہاں
سے ایک نئی پوشاک بھیجونگا۔ آپ
نے مجھے شام کو دو سینٹ ہانور
میں آملنا۔ پھر ہم دونوں قلعہ میں چلینگے
جینی ہنسنے لگی۔ اور اس نے بسی
کو اپنا ہاتھ دیا۔
مسز۔ مجھے معاف کرو۔ کہ میرے
دل میں شبہات پیدا ہو گئے تھے
بسی۔ میں دل وجان سے آپ کو
معاف کرتا ہوں۔
یہ کہکر بسی مسز سینٹ لٹ سے
اجازت لیکر اپنے مکان کو روانہ ہوا

مسز سینٹ لک اور بسی وقت مقررہ پر اس جگہ ملے جہاں کی بسی نے مسز مذکور کو ہدایت کی تھی ہی مسز سینٹ لک اس بھیس میں بڑی خوبصورت معلوم ہوتی تھی کیونکہ مردانہ لباس اس کے بدن پر خوب بیٹھتا تھا۔ دو سینٹ جرمن کے پرلے سرے پر مسز اور بسی کو ایک جماعت ملی۔ جس میں ڈیوک انجو بھی تھا۔ بسی نے ڈیوک انجو کو پہچان لیا۔

بسی۔ (آپ ہی آپ) ہم بڑی شان سے قلعہ میں داخل ہوجائینگے بسی (ڈیوک سے خطاب کر کے) حضور ہیں۔

ڈیوک (موںہہ پھیر کر) بسی تم ہو میں نے سنا تھا کہ تم کو بڑے زخم آئے ہیں میں تمہارے ہوٹل کو جارہا تھا۔

بسی۔ جناب میرے مرنے میں کوئی فرق نہیں رہا تھا مگر ابھی کچھ دن باقی تھے کہ جان حزین نہ نکلی۔ سینٹ لک کا تاج میرے سم قاتل ثابت ہوا ہے ظالموں نے میرے بدن میں ایک قطرہ بھر بھی خون نہیں چھوڑا۔

ڈیوک۔ اون سے تمہارا بدلہ لیا جاویگا۔

بسی۔ ہاں حضور بجا فرماتے ہیں۔ مگر اُن میں سے ایک کو دیکھ کر آپ ضرور نہیں دینگے۔

ڈیوک۔ میرے ساتھ قلعہ میں چلو۔ تم کو ابھی پتہ لگ جائیگا۔

بسی۔ جناب مجھے کس بات کا پتہ لگ جائیگا۔

ڈیوک۔ اسپلٹ کا کیں اپنے بھائی سے کس طرح پیش آتا ہوں۔

بسی۔ آپ بدلہ لینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

ڈیوک۔ ہاں وعدہ کرتا ہوں۔ اور تم دیکھ لوگے ہیں تمہیں شک ہے

بسی۔ نہیں جناب میں آپ کے مزاج کو خوب جانتا ہوں۔

ڈیوک۔ تو چلو پھر

بسی نے مسز سینٹ لک کے کان میں کہا کہ یہ اچھی بات ہوئی ہے

دونوں بھائی جھگڑ پڑینگے - اور
تمہیں سینٹ لک کو دیکھنے کا
موقعہ مل جائیگا -

بسی - چلئے حضور میں چلتا ہوں
میرے سر پر غضب کا جن سوار
ہو رہا ہے اور میں بدلہ لینے پر
تلا ہوا ہوں -

یہ کہکر بسی ڈیوک کے ساتھ
ہو لیا - اور مسز سینٹ لک جو غلام
بنی ہوئی تھی - ذرا ہٹ کر چلنے لگی -

ڈیوک - بسی تم بدلہ لینے پر تلے
ہوئے ہو - نہیں مجھے بدلہ لینا ہے
میں تمہارے دشمنوں کو جانتا ہوں

بسی - حضور نے انکا پتہ لینے کی
تکلیف کیوں کی ہے -

ڈیوک - میں نے ان کو بچشم خود
دیکھا تھا -

بسی - (حیران ہوکر) میں! کیونکر!

ڈیوک - مجھے بھی دو سینٹ
انٹنی میں کچھ کام تھا - انہوں نے
تمہارے سوہوکے میں مجھ پر حملہ
کر دیا - آ مجھے یہ خبر نہ تھی کہ وہ تمہاری
گھات میں ہیں -

بسی - پھر -

ڈیوک - کیا یہ نیا غلام بھی تمہارے
ساتھ تھا -

بسی - نہیں میں تو اکیلا تھا - او
آپ کے ساتھ ....

ڈیوک - میرے ساتھ آدیلی تھا
مگر تم اکیلے کیوں تھے -

بسی - اس لئے کہ میں اپنا نام
بدنام نہیں کرنا چاہتا تھا - آپ جانتے
ہی ہیں کہ ایک زمانہ مجھے بہادر اور
شیر دل بسی کہتا ہے -

ڈیوک - تو انہوں نے تم کو زخمی
کیا -

بسی - میں یہ تو نہیں چاہتا کہ آپ
کو گھایل بتا کر کسی دشمن کو خوش
ہونے کا موقعہ دوں - مگر ایک
گہرا زخم آگیا تھا -

ڈیوک - آہ وہ بڑے بدذات
ہیں - مجھے آدیلی سے کہا تھا
کہ یہ لوگ کسی کی گھات میں ہیں

بسی - آپ نے انکی بات کیونکر
دیکھی تھی - آپ کے ساتھ آدیلی تھا
جو تیغ زنی میں بڑا ماہر ہے جیسے آپ کے

خیال کیا تھا کہ ان ظالموں کا ارادہ کوئی فاسد ہے۔ تو آپ مدد کیلئے ٹھیرے کیوں نہ ہو۔

ڈیوک۔ مجھے کیا خبر تھی کہ وہ کہیں کی گھات میں ہیں۔

بسی۔ جب آپ نے بادشاہ کے طرفداروں کو دیکھا تھا تو آپ کو جان لینا چاہیئے تھا کہ وہ آپ کے ہواخواہوں میں سے کسی کے گھات میں ہیں پھر سوائے میرے کسی کو آپ کی طرفداری کا دم بھرنے کی جرأت نہیں۔ آپ کو فوراً پتہ لگ جانا چاہیئے تھا۔ کہ وہ میری ہی گھات میں ہونگے۔

ڈیوک۔ میرے دوست تم سچ کہتے ہو مگر مجھے اسوقت ایسا خیال ہی نہیں آیا تھا۔

بسی۔ جب تم قلعہ میں پہنچیں گے تو میں آپ سے الگ ہو جاؤنگا۔ کیونکہ مجھے کسی سے کچھ کہنا ہے۔

ڈیوک۔ کوئی ڈر نہیں تم نے مجھ سے وہاں جاکر جدا ہو جانا۔

بسی۔ ہاں جناب اگر میں آپ سے جدا ہو جاؤنگا اگر میں نے کوئی شور سنا تو میں فوراً پہونچ جاؤنگا۔

قلعہ میں پہونچکر بسی مسز سینٹ لک کو ایک چور زینے کی طرف لے گیا ہے۔ اور وہ تین کمروں سے گذر گیا اس نے مسز مذکور کو ایک جگہ ٹھیرنے کی ہدائیت کی۔

مسز۔ میں میرے مشفق یہ کیا تم مجھے تنہا چھوڑ چلے ہو۔

بسی۔ میں تمہارے اندر داخل ہونے کی کوئی تجویز کرنے لگا ہوں۔

باب پانچواں

مسز سینٹ لک کی دوسری رات

بسی مسز سینٹ لک کو ایک بڑے کمرے میں ٹھیرا کر سیدھا بادشاہ کی خوابگاہ میں گیا۔ جہاں مخمل کے بستر بچھے ہوئے تھے۔ اور مشرق کے بہت سے تحائف مع خوبصورت تلواروں کے جابجا لٹک رہے تھے۔ بسی یہ تو خبر تھی کہ بادشاہ اندر نہیں ہوگا کیونکہ ڈیوک اسکی اطاعت کو آیا ہوا ہے

اور بسی کو اسبات کا بھی پتہ تھا کہ بادشاہ کی خوابگاہ کے ساتھ والے کمروں میں حضور کے ہوا خواہ رہتے ہیں۔ اور سینٹ لک بھی ضرور اپنے کمروں میں سے کسی ایک میں ہوگا۔

بسی نے ساتھ والے دروازے پر دستک دی اور محافظ نے دروازہ کھولا۔

محافظ (چلاکر) ایلو بسی صاحب ہیں۔

بسی۔ ہاں میں ہی ہوں۔ ایم ڈی بسی حضور بادشاہ سینٹ لک کو بلاتے ہیں۔

محافظ۔ بہت اچھا آپ سینٹ لک سے کہدیں کہ آپکو بادشاہ نے بلایا ہے۔

بسی۔ سینٹ لک کیا کررہا ہے

محافظ۔ جیکٹ کے ساتھ کمربند اتار رہا ہے۔

بسی۔ کیا آپ میرے غلام کو یہاں ٹھیرنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔

محافظ۔ بڑی خوشی سے۔

بسی نے مسٹر سینٹ لک کو اشارا کیا جو ایک تاکی میں چھپ گئی اور آپ اس کمرے میں داخل ہوا جہاں سینٹ لک بیٹھا ہوا تھا

سینٹ لک (غصے سے) اے بادشاہ کیا کہتا ہے۔ ایلو بسی صاحب ہیں

بسی میں ہی ہوں۔ اور پہلے میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ آپ نے مجھے ان ظالموں کے فاسد ارادے کی خبر دی تھی۔

سینٹ لک۔ میں نے اسبات کو بہت افسوس خیال کیا تھا کہ تمہارے جیسا بہادر قتل ہوجاوے میرا خیال تھا کہ تم مارے گئے ہوگے

بسی۔ میرے مرنے میں کوئی فرق تو نہیں رہا تھا مگر قسمت تھی کہ بچ گیا۔ میں نے سکابرگ اور اپرنن سے تو اسی وقت بدلہ لیا تھا۔ باقی رہا کیولس اس کی کھوپری بھی کئی دن اسے یاد دلائیگی کہ بہادر بسی نے کس صفائی سے اس کا سر توڑا تھا۔

سینٹ لک۔ مجھے مفصل طور

پر بتلاؤ۔ تاکہ ذرا دل سنبھل جائے
بسی۔ اسوقت تفصیل کی ضرورت
نہیں ہے میں کسی اور بات کے لئے
آیا ہوں۔ کیا تم تیار رہو گے کیا تم تیار
سینٹ لک مرنے کے لئے۔
بسی۔ نہیں اس بات کے لئے
جو قیدی کی آرزو ہوتی ہے۔
سینٹ لک۔ کیوں نہیں۔ بادشاہ
نے یہ دام فریب بچھا رکھا ہے مجھے
کہتا ہے کہ مجھے سوائے تمہارے
کوئی خوش نہیں کر سکتا۔ میں بھی
تمام دن ہنسی کی باتیں کرتا رہتا
ہوں۔ اور مسخرے سے بھی زیادہ
گستاخ ہو رہا ہوں۔
بسی۔ مجھے آپ کی کچھ مدد کرنی
چاہیئے۔ اگر آپ کو میری کچھ ضرورت
ہے۔ تو میں ہمہ تن تیار ہوں۔
سینٹ لک۔ ہاں مجھے آپ کی
یہہ ضرورت ہے کہ حاوشل ڈی
بوسلٹ کے ہاں جا کر میری بیوی
کو کہدو۔
بسی۔ کیا کہہ دوں۔
سینٹ لک۔ جو کچھ تم نے دیکھا
ہے اور کیا میری کو کہدو کہ بادشاہ
کہ بادشاہ سینٹ لک سے دوستانہ
برتاؤ کرتا ہے۔ مگر در حقیقت سینٹ
لک بادشاہ کی قید میں ہے۔
بسی۔ میں ہی کچھ۔
سینٹ لک۔ آہ بسی مجھے
ڈر لگتا ہے کہ میری بیوی . . .
بسی۔ یہہ تو میں اسے پہلے ہی
سے بتا چکا ہوں۔
سینٹ لک۔ کیونکہ تم نے کس
طرح جانا تہا کہ
بسی۔ میں نے تمہیں لگائی تھی۔
سینٹ لک۔ تو میری بیوی نے
کیا کہا تھا۔
بسی۔ پہلے تو اسکو یقین نہیں
آیا تھا پہر تا کی کی طرف اشارا
کر کے مگر اب اسکو اعتبار آگیا ہو
کوئی اور کام بتاؤ وہ کیا ہے۔
سینٹ لک۔ تو جاؤ کوئی ہوا میں
اڑنے والی گاڑی لاؤ کہ میں اپنی
بیوی کے پاس اڑ کر جا پہونچوں
بسی۔ اس سے تو یہ کسی قدر آسان
ہے کہ تمہاری بیوی کو یہاں لے آؤں

سینٹ لک۔ یہاں۔
لسی۔ ہاں یہاں۔
سینٹ لک۔ یہاں قلعہ میں
یہ ناممکن ہے۔
لسی۔ ناممکن کیا ہوتا ہے۔
سینٹ لک۔ اگر تم نے دیر لگائی
تو میں تمہارے آنے تک مر چکا ہونگا
لسی۔ میں اپنے غلام کو تمہارے
پاس چھوڑ جاتا ہوں۔
سینٹ لک۔ میرے پاس۔
لسی۔ ہاں تمہارے پاس۔ وہ
بڑا عمدہ لڑکا ہے۔
سینٹ لک۔ آپ کی عنایت
مگر مجھے غلاموں سے نفرت ہے
لسی۔ ارے یار اسے دیکھو تو
سہی۔
سینٹ لک۔ دیکھو لسی مجھ سے
مذاق نہ کرو۔
لسی۔ تو میں تمہارے پاس غلام
کو چھوڑ جاتا ہوں۔
سینٹ لک۔ نہیں صاحب نہیں
لسی۔ میں سچ کہتا ہوں۔ کہ تم
اسے پسند کرو گے۔

سینٹ لک۔ نہیں صاحب نہیں
مجھے معاف رکھو۔
لسی۔ ارے غلام ادھر آؤ۔
جینی شادان و خراماں آموجود
ہوئی۔
سینٹ لک (اپنی بیوی کو پہچان
کر) ہیں کیا۔
لسی۔ کیا اس غلام کو رخصت
کر دوں۔
سینٹ لک۔ نہیں نہیں لسی
میں تمہارا شرمندہ احسان ہوں
لسی۔ اس بات کا خیال رکھنا کہ
کوئی تاڑ نہ جائے۔
سینٹ لک۔ بہت اچھا۔
ایم ڈی ننسی حیران ہو رہا تھا
کہ یہ کیا ہوا ہے اتنے میں کسی کے
جھگڑے کی آواز سنائی دی۔
ایم ڈی ننسی۔ آہ صاحب بادشاہ
کسی سے جھگڑ رہا ہے۔
لسی۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ کہ
بادشاہ ڈیوک انجو سے جو میرے
ساتھ آیا تھا تو نہیں جھگڑ رہا۔
محافظ ادھر چلا گیا۔ جدھر سے جھگڑنے

کی آوازیں آرہی تھیں۔
بُسی (سینٹ لک سے) دیکھا نہیں تم نے کیا عمدہ تجویز کی ہے۔
سینٹ لک۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔
بُسی۔ ایم ڈی انجو۔ اور بادشاہ کسی بات پر جھگڑ رہے ہیں۔ لو میں اُنکے پاس جاتا ہوں۔ تم اس غلام سے باتیں کر لو۔
سینٹ لک۔ خوش قسمتی سے میں بیمار ہوں اور مجھے اس کمرہ سے نکلنے کی ضرورت نہیں۔
بُسی (سینٹ لک سے خطاب کر کے) لو میں صاحب الوداع مجھے یاد رکھنا۔
یہ کہکر بُسی گیلری میں گیا جہاں بادشاہ قسمیں کھا کھا کر ڈیوک سے کچھ کہہ رہا تھا کہ زیادتی بُسی کی ہے۔
ڈیوک۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ سکابرگ ڈی دیرنن اور کیولس ہوٹل ڈس لورنل کے پاس بُسی کی گھات میں لگے ہوئے تھے۔
بادشاہ۔ آپ کو کس نے بتایا؟
ڈیوک۔ میں نے انکو اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا۔
بادشاہ۔ ایسے اندھیرے میں تم نے کیونکر دیکھ لیا تھا۔ رات تو بلا کی سیاہ تھی۔
ڈیوک۔ میں نے اُن کی آوازیں پہچان لی تھیں۔
بادشاہ۔ تو انہوں نے آپ کے ساتھ باتیں کیں تھیں۔
ڈیوک۔ صرف باتیں ہی نہیں کیں تھیں۔ بلکہ انہوں نے بُسی کے دھوکے میں مجھ پر حملہ بھی کیا تھا۔
بادشاہ۔ آپ پر؟
ڈیوک۔ ہاں مجھ پر۔
بادشاہ۔ آپ وہاں کیا کر رہے تھے؟
ڈیوک۔ اس سے آپکو کیا تعلق ہے؟
بادشاہ۔ میں ہر ایک بات کو دریافت کرنا چاہتا ہوں۔
ڈیوک۔ میں جناب کے پاس جا رہا تھا۔
بادشاہ۔ وہ جو ایک بیوقوف ہے؟
ڈیوک۔ تم بھی تو اگر ہی کے پاس جو ایک قاتل ہے جایا کرتے ہو۔

بادشاہ - کیوں بسی یہ سچ ہے -
بسی - جناب ڈبوک صاحب
کچھ جھوٹ تو نہیں فرما رہے -
بادشاہ - تو تم شکایت کیوں نہیں
کرتے -
بسی - جب تک میرے دشمن میرا
داہاں ہاتھ جس میں اپنا بدلہ لے سکتا
ہوں - کاٹ نہ دینگے - میں ہرگز شکایت
نہ کرونگا - اور پھر میں بائیں ہاتھ
سے بھی کچھ کام لے سکتا ہوں -
ھنری - بیوقوف -
ڈبوک - جناب ہم اور کچھ نہیں
کہتے - آپ ججوں کو طلب کریں -
کہ قتل عمد کے ارادے پر کمینگاہ
میں کون بیٹھا ہوا تھا -
ھنری - غصے سے سرخ ہو کر
اس وقت میں سب کو معاف کرنا چاہتا
ہوں - اور منشا سب سے کہ یہ سب
لوگ آشتی کریں - افسوس ہے
کہ سکاٹ برگ ڈی ایون اس
وقت یہاں نہیں آسکتے - اچھا
ڈبوک صاحب آپ بتائیں کہ
میرے طرفداروں میں سے سب سے
پہلے کس نے حملہ کیا تھا -
ڈبوک - کیولس نے -
کیولس - توبہ میری - ڈبوک
صاحب بجا فرماتے ہیں -
بادشاہ - تو ہم ڈی بسی
اور کیولس صلح کرلیں -
کیولس - ہیں حضور یہ کیا -
بادشاہ - یہ کیا - تم میرے سامنے
ایک دوسرے کے گلے ملو -
بسی (مسخرے کی نقل کرکے) کیوں
صاحب آپ مجھ پر بہت مہربانی نہیں
کرینگی -
بادشاہ - ہنسنے لگا اور بسی نے
بڑھ کر کیولس کی گردن کے گرد
باہیں ڈال دیں -
کیولس (آہستہ سے) اس سے
ہمیں کیا فائدہ پہونچ سکتا ہے -
بسی (کیولس کے کان میں)
گھبراتے کیوں ہو ہم پھر کبھی ملینگے
کیولس رنجیدہ ہوکر الگ
ہٹ گیا - اور بسی ذرا چکر
دے کر گیلری سے باہر نکل
گیا ۔

باب چھٹا

بادشاہ کا فراش

اس سین کے بعد جس کا آغاز
دردناک تھا مگر انجام بخیر ہوا بادشاہ
غصے سے بھرا ہوا اپنے کمرہ کیطرف
روانہ ہوا۔ اور چکٹ جو بھوک
کی شکایت کر رہا تھا حضور کے
پیچھے پیچھے ہو لیا۔

بادشاہ۔ مجھے کوئی بھوک نہیں
چکٹ۔ ممکن ہے کہ آپ کو نہ ہو
مگر میری تو انتڑیاں نیچے اوپر ہو
رہی ہیں۔

بادشاہ نے چکٹ کی بات کانوں
میں اڑا دی۔ اور لبادہ اور ٹوپی
اتار چکٹ کو ٹہرنے کا حکم دیکر
سینٹ لک کے کمرے کیطرف
روانہ ہوا۔

چکٹ۔ ابھی اتنی جلدی کیا
پڑی ہے۔

جب بادشاہ چلا گیا۔ تو چکٹ
نے دروازہ کھولکر ایک نوکر کو
آواز دی۔ جو دوڑا آیا۔

چکٹ۔ بادشاہ کا ارادہ بدل گیا
ہے۔ اور اُسنے حکم دیا ہے کہ بادشاہ
اور سینٹ لک کے لئے کھانا لاؤ
مگر شراب بکثرت ساتھ ہو۔

غلام حکم کی تعمیل کرنے کے لئے
چلا گیا۔ اس اثنا میں ھنری
سینٹ لک کے کمرہ میں جا پہنچا تھا
جہاں سینٹ لک بستر پر آرام
کر رہا تھا۔ اور ایک بوڑھا غلام
جو سینٹ لک کے ساتھ ہی
آیا تھا۔ ایک کرسی پر بیٹھا دعا
مانگ رہا تھا جب بادشاہ نے
ایک آرام کرسی کی طرف دیکھا تو
ایک اور غلام سویا ہوا تھا۔

بادشاہ۔ یہ جوان آدمی کون ہے
سینٹ لک۔ کیا حضور نے
مجھے ایک غلام رکھ لینے کی اجازت
نہیں دی تھی۔

بادشاہ۔ کیوں نہیں۔

سینٹ لک۔ تو میں نے اپنے
اور غلام نکال لیا ہے۔

بادشاہ۔ خوب۔

سینٹ لک۔ کیا حضور اپنے وعدہ

سے پشیمان ہو رہے ہیں۔
بادشاہ۔ نہیں نہیں۔ میرے بیٹے خوب خوشیاں مناؤ۔ کہو تمہارا مزاج کیسا ہے۔
سینٹ لک۔ جناب شدت کا بخار چڑھ رہا ہے۔
بادشاہ۔ تمہارا مونہہ بھی سرخ ہو رہا ہے۔ لاؤ مجھے نبض تو دکھاؤ میں بھی نیم حکیم ہوں۔
سینٹ لک نے طوعاً و کرہاً بادشاہ کی طرف اپنا ہاتھ پھیلایا۔
بادشاہ۔ اف بڑا سخت بخار ہے۔
سینٹ لک۔ ہاں حضور میں بڑا بیمار ہوں۔
بادشاہ۔ میں تمہارے پاس اپنے ڈاکٹر کو بھیجونگا۔
سینٹ لک۔ حضور کی مہربانی مگر مجھے اس تیماردار سے نفرت ہو
بادشاہ۔ میں تمہاری تیمارداری کرونگا۔ تم میرے کمرے میں بستر کرا لو ہم ساری رات باتیں کرتے رہینگے۔
سینٹ لک۔ آپ اچھے حکیم ہیں کہ اپنے مریض کو تمام رات بیدار رکھ کر جلدی قبر میں پہنچانا چاہتے ہیں
بادشاہ۔ مگر تمہیں تو اکیلا نہیں چھوڑنا چاہیئے۔
سینٹ لک۔ میرے پاس میرا غلام جیشن جو ہے۔
بادشاہ۔ مگر وہ تو سوتا ہے۔
سینٹ لک۔ یہ میرے حق میں اچھی بات ہے۔ کیونکہ وہ مجھے بیدار نہیں کریگا۔
بادشاہ۔ اچھا چلو مجھے کپڑے اتارنے میں مدد دو۔
سینٹ لک۔ مگر میں جلدی واپس آجاؤنگا۔
بادشاہ۔ بہتر۔
سینٹ لک۔ بہت اچھا میں چلتا ہوں۔ مگر مجھے بہت تکلیف ہوگی۔ کیونکہ مجھے قیامت کی نیند آرہی ہے۔
سینٹ لک۔ حضور نشتر لینے چلیں۔ میں پانچ منٹ کے اندر اندر آجاؤنگا۔
بادشاہ۔ بہت اچھا۔ دیکھو

ویرانہ کر دی۔

جب بادشاہ چلا گیا۔ اور دروازہ بند ہوا۔ تو غلام اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا۔

غلام۔ دیکھو سینٹ لک تم مجھے بیچاری اکیلی چھوڑنے لگے ہو۔ اور کسی نے مجھے پہچان لیا۔ تو میں مارے ڈر کے مر جاؤنگی۔

سینٹ لک۔ میری پیاری جینی گھبراؤ نہیں میں تمہاری مدد کرونگا۔

جینی۔ کیا یہ مناسب نہیں کہ میں چلی جاؤں۔

سینٹ لک۔ جینی اگر تم جانا ہی چاہتی ہو تو تم جا سکتی ہو لیکن اگر تم ایسی ہی نیک ہو جیسی کہ تم حسین ہو۔ اگر تمہارے دل میں میری محبت ہے تو یہاں ٹھہرو میں ابھی واپس آجاؤنگا۔

جینی۔ اچھا جاؤ۔ میں چشم براہ رہونگی۔

سینٹ لک۔ پیاری جینی تم بڑی نیک ہو۔ تم بڑی حسین ہو۔ میں ابھی واپس آجاؤنگا۔ اور تمہیں ایک بات بتاؤنگا۔

جینی۔ اچھا رہائی کی کوئی تجویز بتاؤ گے۔

سینٹ لک۔ ہاں مجھے امید ہے کہ ....

جینی۔ تو جاؤ میری جان جلدی جاؤ

سینٹ لک۔ گھبراؤ نہیں کسی کو یہاں آنے نہ دینا۔ پندرہ منٹ کے بعد دروازہ بند کر کے مجھے چابی دیکر گھر چلے جانا۔ اور سب کو کہہ دینا۔ بیگم صاحبہ کا کچھ فکر نہ کریں

یہ کہہ کر سینٹ لک نے جینی بیوی کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور بادشاہ کے پیچھے چلا گیا اور جینی نے ڈر کے مارے اپنے تئیں پردوں کے پیچھے چھپا لیا۔ بادشاہ پھولوں کے فرش کے درمیان بیٹھا ہوا تھا۔ ان پھولوں کی ڈنڈیاں توڑ دی گئی ہوئی تھیں اور گلاب چمپا۔ اور بنفشہ کے پھول تھے۔ اس کمرے کا چھت مربع تھا اور کمرہ دو حصوں میں جو پردوں کے ذریعے سے منقسم کیا ہوا

تھا۔ پردوں پر بڑی ہی خوبصورت
تصویریں تھیں جن میں سے بعض
بڑے بڑے دیوتاؤں کی تھیں
جنکی اس زمانے میں عیسائی لوگ
پوجا کیا کرتے تھے۔ چھت کے
درمیان میں سنہری زنجیر کے سہارے
چاندی کا ایک خوبصورت لیمپ
لٹک رہا تھا جس میں بڑا خوشبودار
تیل جل رہا تھا۔ اور بستر کے پاس
دیوار میں بکری کی شکل ایک
سنہری تصویر بنی ہوئی تھی۔ جسکے
منہ میں سنہری چراغدان پکڑا
ہوا تھا جس میں موم بتیاں جل
رہی تھیں۔

بادشاہ۔ آبنوس کی کرسی پر
جس پر بہت سا سنہری کام ہوا ہوا
تھا۔ بیٹھا ہوا تھا۔ کرسی کے پاس
آٹھ شکاری کتے بیٹھے ہوئے تھے
جو حضور بادشاہ کے ہاتھ چاٹ رہے
تھے۔ دو خادم حضور کے بال صاف
کر رہے تھے۔ اور ایک لونڈی ایک
قسم کا خوشبودار رنگ جناب کے
چہرے پر مل رہی تھی۔

چکٹ۔ مجھے تیل اور شانہ دو
کہ اپنے بال صاف کروں۔

بادشاہ۔ چکٹ تمہارا جسم بڑا
کھردرا ہے۔ سارا تیل صرف ہو
جائیگا۔ اور تمہارے بال ایسے
سور کیسے بالوں کیسے ہیں کہ
میرا شانہ ٹوٹ جائیگا۔ پھر سینٹ
لک سے خطاب کر کے تم کہو کیا
حال ہے۔

سینٹ لک۔ درد سر ستم ڈھا رہا ہے

بادشاہ۔ مجھے ایم ڈی لبی
ٹا تھا۔

سینٹ لک۔ دکانپ کر رہیں یہی

بادشاہ۔ ہاں پھولان پلرنج
بیوقوفوں نے حملہ کیا۔ مگر منہ کی
کھائی۔ کیوں سینٹ لک اگر
تم ہوتے تو بھلا . . . . . .

سینٹ لک۔ میرا بھی وہی حال
ہوتا جو اوروں کا ہوا ہے۔

بادشاہ۔ نہیں تم بھی سے کچھ
کم نہیں ہو۔ اچھا کل ہی سہی۔

سینٹ لک۔ اے حضور میں تو بیچارا
ہوں۔

اتنے میں ھنری کے کان میں
ایک عجیب سی آواز آئی - اور آپ
نے مونہہ پھیر دیکھا تو جیکٹ تمام
کھانا جو دو کے لئے آیا تھا اڑا
رہا تھا -
بادشاہ - ارے کمبخت یہ کیا کر
رہے ہو -
جیکٹ - آپ مجھے باہر تو نکلنے نہیں
دیتے - اندر کو بھی ہضم نہ کروں
بادشاہ - کوئی جاؤ کپتان کو بلاؤ
جیکٹ - کس واسطے
بادشاہ - تمہارا گلا کاٹنے کے واسطے
جیکٹ - آئیے تو بھلا - یہ کہکر جیکٹ
نے ایک ایسی حرکت کی کہ سب
ہنسنے لگے -
بادشاہ - مجھے بھوک لگ رہی
ہے - اور پاجی سارا کھانا چٹ کر
گیا ہے -
جیکٹ - ھنری تمہاری اپنی
غلطی ہے میں نے تمہیں کہا تھا کہ آؤ کھانا
کھاؤ - تو اب بھی کچھ بچا کھچا ہے تناول
کر لو مجھے اب بھوک نہیں رہی ہے میں
سونے لگا ہوں -

سینٹ لک - مجھے بھی اجازت
دو کیونکہ میں زیادہ تک کھڑا نہیں
رہ سکتا -
بادشاہ - کتوں کے پلے دیکھ
لو سینٹ لک یہ لیتے جاؤ -
سینٹ لک - کس مطلب کیلئے
بادشاہ - ان کو اپنے ساتھ سلانا
تمہاری علالت جاتی رہیگی -
سینٹ لک - حضور کی مہربانی
یہ کہکر سینٹ لک نے کتوں
کے پلے ٹوکرے میں رکھ دیئے
بادشاہ - میں رات کو تمہیں دیکھنے
کیلئے آؤنگا -
سینٹ لک - حضور مجھے تکلیف
ہوگی -
سینٹ لک بادشاہ کو سلام کرکے
اپنی خوابگاہ میں چلا گیا - جیکٹ
پہلے ہی سے جا چکا تھا - بادشاہ
کے پاس صرف خادم رہ گئے جنہوں
نے حضور کے مونہہ پر ایک سیاہ
رنگ کا کپڑا دیدیا جس میں آنکھوں
اور ناک کیلئے سوراخ بنے ہوئے
تھے اور ماتھے اور کانوں پر ریشم

کی لوٹی اوڑھا دی۔ ھنری
دُعا مانگ کر سو رہا۔ اور خادم
موم بتیاں گل کر کے اور لیمپ
کی بتی نیچی کر کے اپنی خواب
گاہوں میں چلے گئے۔ لیٹتے ہی
ہنری پر نیند نے غلبہ پا لیا اور
اپنے ملک کے کاہل پادریوں
کی طرح جو سر شام ہی سے اپنا فرض
پورا کر کے پڑ رہا کرتے تھے ہنری
نیند سو گیا۔ سارے محل پر بلا
کی خاموشی چھا گئی حتیٰ کہ الّوؤں
کے پروں کی آوازیں صاف
سنائی دینے لگیں۔

باب ساتواں

بادشاہ کا مزاج بدل گیا

تین گھنٹہ تک محل پر گہری خاموشی
چھائی رہی۔ بعد ازاں بادشاہ کے
کمرے سے چلانے کی آوازیں آنے
لگیں۔ کمرے میں کوئی بتی نہیں
جل رہی تھی۔ اور سوائے حضور
بادشاہ کے چلانے کے اور کوئی
آواز بھی سنائی نہیں دیتی تھی۔
تھوڑی دیر کے بعد اسباب کے
گرنے اور کسی کے کمرے میں ادھر
اُدھر چلنے کی آواز آنے لگی۔ اور
کُتے بھونکنے لگے۔

گیلری میں بتیاں روشن کی گئیں
اور کپتان نے اردلی کے سپاہیوں
کو مسلح ہونے کا حکم دیا۔ کپتان
اور کرنیل مع چند ایک خدام
کے حضور بادشاہ کے کمرے میں گئے

بادشاہ ایک ٹوٹی ہوئی کرسی
کے پاس کھڑا تھا۔ اسکا دایاں
ہاتھ درخت کے پتے کی طرح کانپ
رہا تھا۔ اور بائیں ہاتھ میں تلوار پکڑی
ہوئی تھی۔ بادشاہ کے چہرے
پر خوف کے آثار نمایاں ہو رہے
تھے۔ اور کسی نے اس سکوت
کو توڑنے کی جرأت نہ کی۔

اتنے میں ملکہ ڈی لوزین (حضور
بادشاہ کی بیوی جو زاہدوں کی
طرح بسر کیا کرتی تھی۔ اپنا لبادہ
اوڑھے ہوئے آ موجود ہوئی۔
ملکہ در کانپ کر جناب کیا ہوا
ہے میرے پیارے میں نے آپکے

چلانے کی آواز سنی ہے۔
بادشاہ۔ یہ کیا کچھ بھی نہیں۔
بادشاہ نے ملکہ کی بات کا کچھ
مہمل سا جواب تو دیا۔ مگر آنکھیں
پھاڑ پھاڑ کر بستر کی طرف دیکھتا
رہا۔
ملکہ۔ حضور نے چیخ کیوں ماری
تھی۔ کیا حضور کچھ علیل ہیں۔
بادشاہ کے بشرے سے خوف کے
آثار کچھ ایسی طرح نمایاں ہو رہے
تھے کہ ملکہ بھی خوف زدہ ہو گئے۔
ملکہ۔ جناب مجھے شک میں نہ رکھو
خدا کے واسطے بتاؤ کیا ہوا ہے
کیا آپ کو ڈاکٹر کی ضرورت ہے
بادشاہ۔ ڈاکٹر نہیں ڈاکٹر کی
مجھے کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ مجھ کو کوئی
جسمانی بیماری نہیں۔ دلی بیماری
ہے کسی پادری کو بلاؤ
پادری جوزف فولسن طلب
کیا گیا۔ بادشاہ اپنے گناہوں کا
اقرار کرنے لگا۔ اور سب لوگ
حیران ہو گئے کہ بادشاہ کو کیا ہو گیا
ہے۔

صبح اٹھتے ہی بادشاہ نے دعا
مانگی اور اپنے دوستوں کو بلا بھیجا
سینٹ لک کو بھی اس مجلس
میں شریک ہونے کا حکم دیا۔ مگر
اسکو شدت کا بخار ہو رہا تھا۔
رات رات کو یا تو وہ سوتا تھا یا
بیہوش پڑا رہتا کہ اس نے چلانے
کی آواز باوجود اس قدر نزدیک
ہونے کی نہ سنی۔ بادشاہ نے
سینٹ لک کے پاس ایک
ڈاکٹر بھیجدیا اور آپ شریک
محفل ہوا۔
بہت سے کوڑے منگائے گئے
اور بادشاہ نے اپنے دوستوں
کو ایک ایک کوڑا دیکر حکم دیا کہ
ایک دوسرے کو زور سے کوڑے
لگاؤ۔
ڈی اپرنن نے عذر کیا کہ میرا
دایاں ہاتھ زخمی ہوا ہوا ہے
اور میں کوڑے مار نہیں سکتا مگر
بادشاہ نے یہ جواب دیا۔ کہ کچھ
پرواہ نہیں۔ اس طرح تمہارے
گناہ دوسروں کی نسبت جلدی

دفعہ ہو جائینگے۔
بادشاہ نے کوٹ اور واسکٹ
اوتار دیئے اور اپنے بدن پر زور
زور سے کوڑے مارنے لگے۔
جکٹ نے حسب عادت مذاق کرنے
کا ارادہ کیا مگر حضور بادشاہ نے قہرناک
نگاہوں سے اُسکی طرف دیکھا
اور مسخرہ خاموش ہو گیا۔
تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ کمرے
سے باہر نکلگیا اور اپنے دوستوں
کو ٹھیرنے کی ہدایت کر کے ملکہ کے
کمرے میں گیا۔ بادشاہ کے جاتے
ہی کوڑوں کی بوچھار بلند ہو گئی۔
مگر جکٹ ڈیو اور جیسے مسخرہ
کی عداوت تھی کوڑے لگاتا گیا
اور ڈیو گھوفسوس سے کام لیتا رہا۔
ملکہ کے کمرے میں جا کر بادشاہ
نے اپنی بیوی کو موتیوں کی
ایک مالا دی۔ جو قیمت میں پچاس
ہزار کرون کے برابر ہو گی۔ اور
محبت سے اس کا بوسہ لے کر
کہنے لگا کہ شاہانہ زیور لعنت اتار دو
اپنا گون پہن لو۔ ملکہ نے بادشاہ
کے حکم کی تعمیل کی مگر یہ پوچھا کہ
حضور نے مجھے مالا کیوں دی ہے
بادشاہ نے اپنے گناہوں کے
عوض میں۔
ملکہ نے اور کوئی بات نہ کی۔ کیونکہ
وہ خوب جانتی تھی۔ کہ حضور بادشاہ
نے کئی ایک گناہوں کی تلافی
کرنی ہے۔
ھنری۔ ملکہ کے کمرے سے نکلکر
اسکے کمرے میں چلا گیا۔ جہاں
اسکے دوست بیٹھے ہوئے تھے
دس منٹ کے بعد ملکہ بھی آ گئی
اور بادشاہ نے سب کو ایک پٹی
دیدی۔ اور بادشاہ مع دیگر احباب
اور نازک نازک لیڈیوں کے
ننگے پاؤں پیٹ گذرتے ہوئے
مونٹ مرٹر میں گئے۔ پانچ
بجے اس زیارت اور توبہ کا خاتمہ
ہوا۔ پادریوں کو بڑے قیمتی تحائف
دیئے گئے۔ اور حضور کے دوستوں
کے پاؤں مارے سردی کے سوج
گئے۔ گرجا میں سے گھر جا کر
دعائیں مانگیں۔ مگر کسی کو اسبات

کا پتہ نہ ہوا کہ حضور تو بہ کیوں
کر رہے ہیں۔ چکنٹ اس توبہ تائب
میں شریک نہیں ہوا تھا۔ بلکہ
پادری گورن فلاٹ کے ساتھ
ایک نزدیک کے شراب خانے
میں بیٹھ کر عیش اُڑا رہا تھا۔
شام کے وقت بادشاہ کھانے
سے فارغ ہو کر سینٹ لک کو
ملنے گیا۔
سینٹ لک۔ خدا نے میری
کایا ہی پلٹ دی ہے۔
سینٹ۔ کیوں جناب۔
بادشاہ۔ کیونکہ اب ہم جو
کبھی موت سے ڈرتے تھے اسکی
آرزو کرتے ہیں۔
سینٹ لک۔ آپ کو مرنے کی
آرزو ہوگی۔ مجھے تو اس سے نفرت ہے۔
بادشاہ۔ سنو سینٹ لک
سنو۔ کیا تم میری پیروی کرو گے
سینٹ لک۔ اگر اس میں کچھ
فایدہ نہ ہوا تو۔
بادشاہ۔ میں اپنا تاج چھوڑ دیتا
ہوں۔ تم اپنی بیوی کو چھوڑ دو
اور چلو عبادت کریں میں آپکو
پادری ہنڈی کہا کرونگا۔
سینٹ لک۔ حضور مجھے معاف
رکھیے۔ آپ کو تاج و تخت کی ضرورت
نہ رہی ہوگی۔ میں تو اپنی خوبصورت
بیوی کو نہیں چھوڑ سکتا۔
بادشاہ۔ تو تم مجھ سے اچھے ہو
سینٹ لک۔ کیوں نہیں۔ میں
بڑا خوش باش ہوں۔ اور عیش پرستی
میرا شیوہ ہے۔
بادشاہ۔ (دست تاسف ملکر)
آہ غریب سینٹ لک۔
سینٹ لک۔ حضور مجھے کل پوچھتے
تو بھی تھا۔ کیونکہ کل میں بڑا بیمار
تھا۔ اور موت کے لئے دعائیں
مانگ رہا تھا۔ آج مجھے بالکل
آرام ہے۔
بادشاہ۔ سینٹ لک۔ تم قسم
کھایا کرتے ہو۔
سینٹ لک۔ ہاں کیوں نہیں
آپ بھی تو بسا اوقات قسم کھایا
کرتے ہیں۔
بادشاہ۔ ہاں میں سوگند کیا کرتا

تنہا۔ مگر اب کبھی نہیں ایسا کرونگا
سینٹ لک۔ میں تو یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں کبھی قسم نہیں کھایا کرونگا۔ ہاں جہانتک مجھ سے ہوسکیگا۔ اسبات سے پرہیز کرونگا۔ آگے خدا مالک و رحیم ہے
بادشاہ۔ کیا مجھے اللہ تعالے بخش دیگا۔
سینٹ لک۔ میں آپکی بابت تو نہیں کہہ سکتا کیونکہ آپ نے بادشاہ ہوکر گناہ کئے ہیں۔ اور میں نے ایک عام آدمی کی حیثیت میں بدکرداری کی ہے میرا خیال ہے کہ ہم دونوں کا انصاف الگ الگ طریقوں میں ہوگا۔
بادشاہ۔ آہ بھر کر کیوں سینٹ لک تم آج رات میرے کمرے میں سو سکتے ہو۔
سینٹ لک۔ وہاں میں کیا کرونگا
بادشاہ۔ تمام بتیاں روشن کرکے میں سو جاؤنگا اور تم نے دعائیں مانگنی۔
سینٹ لک۔ نہیں صاحب آپکی مہربانی مجھ سے یہ نہیں ہوسکتا۔
بادشاہ۔ تم میرے کمرے میں نہیں سوگے۔
سینٹ لک نہیں حضور ہرگز نہیں۔
بادشاہ۔ تو تم مجھے چھوڑ دینے لگے ہو۔
سینٹ لک۔ میں آپکے کمرے میں سو سکتا ہوں۔ بشرطیکہ آپ راگ رنگ کی محفل گرم کریں۔ اور خوبصورت لیڈیوں کو طلب کرکے عیش اڑائیں۔
بادشاہ۔ آہ سینٹ لک۔
سینٹ لک۔ حضور میں تو آج مے نوشی اور عیش پرستی سے توبہ کر رہا ہوں۔
بادشاہ (متانت سے) سینٹ لک تم نے کبھی خواب دیکھا ہے
سینٹ لک۔ بہت دفعہ۔
بادشاہ۔ تم تو خوابوں کو سچا جانتے ہو۔
سینٹ لک۔ ہاں جناب میرے پاس اس بات کے لئے کئی ایک دلائل ہیں۔

بادشاہ۔ کس طرح۔

سینٹ لک۔ خواب اصل کو ظاہر کرتی ہے۔ کل رات میں نے ایک عجیب خواب دیکھا تھا۔

بادشاہ۔ کیا دیکھا تھا۔

سینٹ لک۔ میں نے یہ دیکھا تھا کہ میری بیوی . . . . . .

بادشاہ۔ تمہیں اپنی بیوی کا اتبک خیال ہے۔

سینٹ لک مجھے خواب آیا کہ میری بیوی کو پر لگے ہوئے ہیں۔ وہ ایک خوبصورت چڑیا کی طرح اڑکر تاکی کے پاس آئی اور مجھے کہنے لگی کہ سینٹ لک میرے خاوند دروازہ کھولو۔

بادشاہ۔ تو تم نے دروزہ کہولا تھا۔

سینٹ لک میرا خیال ہے کہ میں نے . . . .

بادشاہ۔ ظاہرا طور پر۔

سینٹ لک۔ آپ جو چاہیں کہیں

بادشاہ۔ اور جب تم بیدار ہوئے

سینٹ لک۔ خواہ کچھ ہوا۔ یہ ایک بڑا ہی عمدہ خواب تھا۔

بادشاہ۔ اچھا سینٹ لک مجھے یقین ہے کہ خدا تم کو آج ایک اور خواب دکہائیگا۔ اور تم خواب سے فارغ ہوتے ہی توبہ کروگے۔

سینٹ لک۔ جناب مجھے اس بات کا یقین نہیں ہو سکتا۔ میں آپکو یہی کہتا ہوں کہ اس بات کو چھوڑ دو اور مجھے بھی جو کسی طرح بھی توبہ نہیں کرونگا۔ رخصت کرو۔

بادشاہ۔ نہیں نہیں مجھے امید ہے کہ کل تم ضرور توبہ کرلو۔ لو اب میں جاکر سوتا ہوں۔

باب آٹھواں

بادشاہ ڈرنے سے پہلے ہی ڈر گیا سینٹ لک سے رخصت ہوکر بادشاہ گیلری میں گیا۔ جہاں اسکے سب دوست بیٹھے منتظر تھے۔ اور گیلری میں داخل ہوتے ہی آپ نے ڈی او۔ ڈی اپرنن اور سکا بوگ کو الگ الگ صوبوں میں جانے کا حکم دیا۔ اور کیبولس اور ما گورن کو دہمکی دی کہ اگر تم

نے اب کبھی لبسی سے چھیڑ کی تو تم کو سزا دونگا۔ پھر حضور نے لبسی سے بڑی محبت سے مصافحہ کیا اور اپنے بھائی فرانسس و ڈیوک انجو کو بڑے پیار سے گلے لگایا۔ ملکہ سے تو ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ آپ پہلے ہی سے اپنے جور و جفا کی تلافی کر چکے تھے۔ جب سونے کا وقت نزدیک آنے لگا۔ تو بادشاہ کے چہرے پر خوف کے آثار حسرتوں کی طرح نمایاں ہونے لگے۔ دس بج گئے۔ اور بادشاہ اپنی خوابگاہ میں جانے کیلئے اٹھا

بادشاہ۔ لو صاحبان بندگی اب ہم جاتے ہیں۔ میں اب حجام کو اور شانہ کرنے والے کو طلب کرونگا اور اپنے چہرے پر خوشبو دار رنگ ملواؤں گا۔

بادشاہ۔ نہیں مجھے اب ان باتوں کی ضرورت نہیں۔

چکٹ۔ مگر رنگ تو ضرور۔ . . .

بادشاہ اور چکٹ محل میں داخل ہوئے۔

بادشاہ (خادموں سے) جاؤ تم اپنے اپنے کمرے میں جا کر آرام کرو

چکٹ۔ کیوں تم نے خدام کو کیوں رخصت کر دیا ہے۔ کیا تم آج اپنے ہاتھ سے رنگ ملو گے۔ یہ تو بڑی مہربانی ہونے لگی ہے

بادشاہ۔ نہیں نہیں اب دعا مانگو

چکٹ۔ معاف رکھئے۔ اگر آپ نے مجھے اس لئے بلایا تھا۔ تو لیجئے بند جاتا ہے۔

بادشاہ۔ ٹھہرو ٹھہرو۔

چکٹ۔ یہ سر اسر ظلم۔ تم تو مجھے کوئی پاگل معلوم ہوتے ہو۔ اس پرہیزگاری کو خدا غارت کرے تمام دن میں کوڑے کھاتا رہا ہوں۔ اور اب پھر وہی دلبرانہ پن ہونے لگا ہے۔ نہیں صاحب مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔

بادشاہ۔ چپ رہو کم بخت آدمی توبہ کرو۔

چکٹ۔ میں توبہ کرتا ہوں اپنے گناہوں کے لئے نہیں بلکہ آپ کا مسخرہ ہونے سے۔ یہ میں نے واقعی

بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔ کہ آپکا
مسخرہ بنا ہوں۔

بادشاہ۔ چپ رہو نکمے آدمی۔

چکٹ۔ ایک پاگل بادشاہ کے
ساتھ رہنے سے تو یہی کچھ اچھا ہے
کہ مجھے کسی شیر کے پنجرے میں بند
کردیں۔

بادشاہ نے دروازہ کو تالا لگادیا۔

چکٹ۔ دیکھو بہری ضد نہ کرو اگر
تم مجھے جانے نہیں دوگے۔ تو میں
گلا پھاڑ پھاڑ کر چلاؤنگا۔ تالی کو
توڑ دونگا۔ اور دروازے پر زور
زور سے لاتیں مارونگا

بادشاہ (مغموم ہوکر) دیکھو چکٹ
میرے رنج کو دوبالا نہ کرو۔

چکٹ۔ آہ میں سمجھ گیا ہوں تمہیں
اکیلے میں ڈر آتا ہے۔ کیونکہ ظالم
ہمیشہ ڈر ڈر جاتے ہیں۔ لو تم میری
تیز تلوار لے لو میں چھڑی لے کر
اپنے کمرے میں چلا جاتا ہوں۔

بادشاہ خوف کا نام سنکر کانپنے
لگا۔ اُس کا رنگ زرد پڑ گیا۔ اور
چکٹ نے خیال کیا کہ حضور بیمار
ہوگئے ہیں۔

چکٹ۔ بتاؤ میرے بیٹے اپنے
دوست چکٹ کو بتاؤ۔ تمہاری دل
پر کیا گذری ہے۔

بادشاہ۔ (چکٹ کی طرف غور سے
دیکھ کر) تم میرے دوست ہو۔ تم
تو واقعی میرے عزیز دوست ہو۔

چکٹ۔ ویلنسی کی خانقاہ خالی ہے

بادشاہ۔ نہیں چکٹ تم بڑے دولتا ہو

چکٹ۔ تو بیسی ور ایک قسم کی بھی
کی خانقاہ بھی تو خالی ہے

بادشاہ۔ نہیں نہیں۔ تم بہادر بھی ہو

چکٹ۔ تو مجھے کوئی خانقاہ نہ دو
رجمنٹ دیدو۔

بادشاہ۔ مگر تم دانا بھی تو۔

چکٹ۔ تو مجھے رجمنٹ نہ دو۔
مجھے اپنا مشیر بنالو۔ مگر میرے خیال
میں اس عہدہ سے رجمنٹ اچھی
ہے۔ کیونکہ مجھے ہمیشہ ہوں ہی
ہاں تو تمہیں ملانی پڑیگی۔

بادشاہ۔ چپ رہو۔ چکٹ اس
خوفناک وقت ٹھٹھولے۔

چکٹ۔ آہ آپ میرے ......

بادشاہ۔ تم ابھی سن لوگے۔
چلبٹ۔ کیا سن لونگا۔
بادشاہ۔ ذرا صبر کرو۔ ابھی تمہیں پتہ لگ جائیگا۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ تم بہادر ہو۔
چلبٹ۔ مجھے اپنی بہادری پر ناز ہے۔ مگر کپتان کو اور کرنیل سنونس کو بلاؤ۔ اور مجھے یہاں سے نکالدو۔
بادشاہ۔ چلبٹ میں تم کو یہاں ٹھیرنے کا حکم دیتا ہوں۔
چلبٹ۔ مجھے تمہارے سر کی قسم ہے۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ خدا کے واسطے مجھے بچالو۔
بادشاہ۔ میں تمہاری مدد کرونگا لو اب میں تم کو سب کچھ بتا دیتا ہوں
چلبٹ (تلوار نکال کر) مجھے کسی کا کچھ ڈر نہیں بتاؤ میرے بیٹے تمہاؤ کیا بات ہے۔ دیکھو میری تلوار بڑی تیز ہے۔ کیونکہ اس سے میں ہر روز کھیت کاٹا کرتا ہوں۔
یہ کہکر چلبٹ ہاتھ میں تلوار لئے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
بادشاہ۔ کل رات میں سو رہا تھا کہ . . . .
چلبٹ۔ اور میں بھی سو رہا تھا۔
بادشاہ۔ کہ اچانک کسی نے میرے منہ پر سانس لیا۔
بادشاہ۔ میں ذرا جاگ پڑا اور میں نے دیکھا کہ میری داڑھی . . . . . .
چلبٹ۔ آہ تم تو مجھے بھی ڈرا دینے لگے ہو۔
بادشاہ۔ ہر کا نپنے سے پھر تمام کمرہ میں ایک آواز گونجنے لگی
چلبٹ۔ نہنگ کی آواز ہوگی۔ کیونکہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا تھا۔ کہ نہنگ بعض وقت ایسی آواز نکالتا ہے جیسے کوئی بچہ رو رہا ہے۔ مگر کچھ ڈر نہیں کہ آج وہ نہنگ آیا تو میں اس تلوار سے اس کا سر کاٹ دونگا
بادشاہ۔ آواز نے کہا سنو بدبخت گنہ گار سنو۔
چلبٹ۔ میں وہ آواز گویا ہوئی۔ تو نہنگ نہیں ہوگا
بادشاہ۔ آواز نے کہا سنو بدبخت گنہ میں خدا کا فرشتہ ہوں۔

چلکٹ۔ خدا کا فرشتہ۔

بادشاہ۔ آہ چلکٹ یہ بڑی خوفناک آواز تھی۔

چلکٹ۔ کیا کسی ڈھول کی آواز کے برابر تھی۔

بادشاہ۔ آواز نے کہا بدبخت گنہگار کیا تم سنتے ہو۔ کیا تم نے اس بدکرداری کو نہیں چھوڑنا۔

چلکٹ۔ خوب تو اس فرشتے وہی ہدایت کی جو عام لوگ کرتے ہیں۔

بادشاہ۔ چلکٹ پھر اس نے بہت سی ملامت کی۔

چلکٹ۔ مجھے سب کچھ بتا دو جو اس نے کہا تھا کہ مجھے پتہ لگ جائے کہ اس کو سب باتوں کا پتہ بھی ہے کہ نہیں۔

بادشاہ۔ ہمارے مرتد آدمی نہیں انتک یقین ہی نہیں آیا۔

چلکٹ۔ میں بڑا حیران ہوتا ہوں کہ فرشتہ اتنی دیر تک تمہیں ملامت کرتا رہا۔ تو آپ بہت ڈر گئے ہونگے۔

بادشاہ۔ ہاں میں ایسا ڈر گیا تھا کہ میرا خون بند ہو گیا تھا۔

چلکٹ۔ اگر میں ہوتا تو خدا جانے کیا کرتا۔ اچھا پھر تم نے چلا کر آوازیں دیں۔

بادشاہ۔ ہاں۔

چلکٹ۔ اور وہ سب آ گئے۔

بادشاہ۔ ہاں۔

چلکٹ۔ اور تمہیں کوئی شکل نہ دکھائی دی۔

بادشاہ۔ نہیں ہرگز نہیں۔

چلکٹ۔ یہ تو بڑی خوفناک بات ہے۔

بادشاہ۔ ایسی خوفناک کہ میں نے پادری کو بلا بھیجا۔

چلکٹ۔ تو پادری آیا تھا۔

بادشاہ۔ اسی وقت۔

چلکٹ۔ اب میرے بیٹے مجھے سب کچھ سچ سچ بتا دو۔ پادری نے تمہارے خواب کی بابت کیا رائے لگائی تھی۔

بادشاہ۔ مارے ڈر کے پسینہ آنے لگ گیا۔

چلکٹ۔ یہ تو ممکن ہی تھا۔

بادشاہ۔ پادری نے مجھے توبہ

کرنے کی ہدایت کی۔
چکٹ۔ حضور اچھا تو یہ کرتے ہیں
تو کوئی حرج نہیں مگر اس سے تمہارے
خواب کی بابت کیا رائے لگائی تھی
بادشاہ۔ پادری نے کہا تھا کہ یہ
الہی ہدایت ہے۔ تمہیں اس پر عمل
کرنا چاہئیے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے
صبح کو . . . . -
چکٹ۔ آپ نے کیا کیا ہے۔
بادشاہ۔ میں نے ایک [illegible]
[illegible] پادریوں کو دیے ہیں۔
چکٹ۔ بہت اچھا۔
بادشاہ۔ اور اپنے دشمنوں
کو اور اپنے آپ کو [illegible] لگائی ہیں
چکٹ۔ خوب مگر بعدہٗ۔
بادشاہ۔ کیوں چکٹ تمہاری
کیا رائے ہے۔ دیکھو میں اسوقت
تم کو مسخرہ کے لحاظ سے نہیں پوچھ
رہا ہوں۔
چکٹ۔ میرا خیال ہے کہ حضور کو
کابوس ہو گیا ہو گا۔
بادشاہ۔ تمہارا یہی خیال ہے
چکٹ۔ ہاں آپ نے خواب دیکھا
ہوگا۔ اگر آپ اب خیال نہ کریں گے
تو آپ پھر کبھی یہ خواب نہیں دیکھیں گے
بادشاہ۔ خواب! نہیں چکٹ میری
آنکھیں کھلی ہوئی تھیں۔
چکٹ۔ سوتے میں میری آنکھیں
کھلی ہی رہتی ہیں۔
بادشاہ۔ مگر تمہیں دکھائی تو
کچھ نہیں دیتا۔ میں نے اسوقت
چاند کو دیکھا تھا۔ اور میری تلوار
کے صاف و شفاف قبضے پر چاندنی
کا عکس پڑ رہا تھا۔
چکٹ۔ مگر لیمپ کہاں تھا۔
بادشاہ۔ لیمپ سب بجھے ہوئے تھے
چکٹ۔ بس یہ ایک خواب ہی ہے
بادشاہ۔ چکٹ تمہیں یقین کیوں
نہیں آتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ جب
خدا کو دنیا پر کچھ تبدیلی کرانی منظور
ہوتی ہے۔ تو بادشاہوں کو الہام
ہوا کرتے ہیں۔
چکٹ۔ ہاں بادشاہوں سے وہ
شہنشاہ باتیں کیا کرتا ہے۔ مگر ایسی
آوازوں میں کہ بادشاہوں کو کچھ
بھی سنائی نہیں دیتا۔

بادشاہ۔ تم جانتے ہو کہ میں نے
تمہیں کیوں نہیں جانے دیا۔
اسلیئے کہ تم اپنے کانوں سُن لو
چکٹ۔ اگر میں کہونگا کہ میں نے
اپنے کانوں سُنا ہے تو یقین کس
کو آئے گا۔
بادشاہ۔ میرے دوست یہ ایک
بھید ہے۔ جو میں صرف تمہیں کو
بتانا چاہتا ہوں۔
چکٹ۔ بہت اچھا ممکن ہے کہ وہ
فرشتہ مجھی سے مخاطب ہو جاوے۔
بادشاہ۔ اچھا اب میں کیا کروں۔
چکٹ۔ تم سو رہو۔
بادشاہ۔ لیکن اگر تم . . . .
چکٹ۔ کیا تمہارا یہہ مطلب ہے کہ
بیٹھے رہنے پر شائید وہ فرشتہ نہ آئے
بادشاہ۔ اچھا تم بیٹھو
چکٹ۔ بہت اچھا۔
بادشاہ۔ مگر تم سے بیٹھا نہیں جائیگا
چکٹ۔ نہیں میں یہاں بیٹھونگا۔
بادشاہ۔ کہیں سو تو نہ جاؤگے
چکٹ۔ میں اقرار نہیں کرتا۔ کیونکہ
نیند خوف کی طرح آجایا کرتی ہے

بادشاہ۔ مگر تمہیں کوشش
تو کرنی چاہیئے۔
چکٹ۔ کچھ فکر نہ کرو۔ میں اپنی
چٹکیاں لونگا یا آواز مجھے خود بیدار
کر دیگی۔
بادشاہ۔ دیکھو چکٹ مذاق نکرو
چکٹ۔ نہیں نہیں اب تم سو رہو
بادشاہ نے آہ بھری اور ادھر ادھر
دیکھ کر بستر پر لیٹ گیا۔ چکٹ
نے اپنی کرسی پر سرہانے رکھ لئے
اور مزے سے بیٹھ گیا۔
چکٹ۔ کیوں جناب کیا حال ہے
بادشاہ۔ اچھا ہوں۔ کہو تمہارا
کیا حال ہے۔
چکٹ۔ بہت اچھا ہوں۔ لو صاحب
بندگی۔
بادشاہ۔ چکٹ بندگی۔ دیکھو
کہیں سو نہ جانا۔
چکٹ۔ نہیں سوتا نہیں
بادشاہ نے ذرا دیر تک آنکھیں بند کرلیں
اور چکٹ سو گیا۔

باب نواں

فرشتہ بادشاہ کے دھوکے ہیں چلکٹ سے باتیں کرتا ہے

تھوڑی دیر تک بادشاہ اور چلکٹ دونوں آرام سے سورہے بعد ازاں بادشاہ اپنے بستر سے کود پڑا۔ اور چلکٹ بھی حضور کے کودنے کا شور سنکر اٹھ کھڑا ہوا۔

چلکٹ (درار کی ہوئی آواز میں) کیا ہوا ہے۔

بادشاہ۔ کسی نے میرے مونہہ پر کچھ پھونکا ہے جب بادشاہ نے یہ کہا چراغ یکے بعد دیگرے گل ہونے لگے۔ تمام کمرہ میں اندھیرا چھا گیا۔ اور ایک کونے کی طرف سے یہ صدا آنے لگی

صدا۔ سنگدل گنہ گار۔ کیا تم اندھے ہی دکرگڑ گڑا کر) ہاں۔

چلکٹ (آپ ہی آپ) یہ تو بڑی کڑی آواز ہے۔ آسمانی صدا تو ایسی نہیں ہوسکتی۔

صدا۔ کیوں گنہ گار آدمی جو کچھ ہم فرما رہے ہیں تم سن رہے ہو نہ

بادشاہ۔ ہاں ہیں سن رہا ہوں اور سجدہ میں گرا ہوا ہوں۔

صدا۔ کیا تم نے میرے حکم کے مطابق کل جو توبہ کی تھی۔ سچے دل سے کی تھی۔

چلکٹ (آپ ہی آپ) بادشاہ کو تو خوب ملامت ہو رہی ہے

بادشاہ سر ہاتھ ملکر کیوں چلکٹ اب تو تمہیں یقین آگیا ہے نہ۔

چلکٹ۔ ذرا صبر کرو۔

بادشاہ۔ کیوں۔

چلکٹ۔ چپ رہو۔ اپنے بستر سے اٹھ بیٹھو اور مجھے اپنی جگہ پر بیٹھنے دو۔

بادشاہ کس لئے

چلکٹ۔ تاکہ فرشتہ رحمت مجھ پر زہر اگلے۔

بادشاہ کیا اس طرح مجھے فرشتہ بخش دیگا۔

چلکٹ۔ مجھے کوشش تو کرنے دو یہ کہکر چلکٹ نے بادشاہ کو بستر سے اٹھا دیا۔

چکٹ ۔ لو اب کرسی پر بیٹھ جاؤ
اور جب جاب سنتے جاؤ ۔
صدا ۔ گنہگار آدمی تم میری بات
کا جواب کیوں نہیں دیتے ۔
چکٹ ۔ (بادشاہ کے آواز کی
نقل کر کے) مجھے معاف کر دو ۔
مجھے بخش دو ۔
(یہ بادشاہ کے کان ہیں، دیکھئے
فرشتہ نے دہو کا کھا یا ہے)
بادشاہ ۔ اسکے کیا معنے ہیں ۔
چکٹ ۔ ذرا صبر کرو ۔
صدا ۔ کمبخت آدمی ۔
چکٹ ۔ ہاں میں اقرار کرتا ہوں
میں بڑا گنہگار ہوں ۔
صدا ۔ تو اپنے گناہونکا اقرار
کرو اور توبہ کرو ۔
چکٹ ۔ میں اسبات کا اقرار کرتا ہوں
کہ میں نے اپنے چچازاد بھائی کا ندھی
کے ساتھ بڑا ظلم کیا تھا ۔ کہ اسکی
بیوی کی بے حرمتی کی تھی ۔
بادشاہ ۔ چپ رہو چکٹ چپ رہو
اسبات کو تو بڑی دیر ہوگئی ہے
چکٹ ۔ میں اسبات کا اقرار کرتا
ہوں کہ میں نے پولس کے ساتھ
بڑی حرافرنگی کی تھی ۔ کیونکہ پولس
نے مجھے بادشاہ چنا تھا اور میں
رات کو تاج چرا کر بھاگ آیا تھا میں
اسبات سے توبہ کرتا ہوں ۔
بادشاہ ۔ آہا یہ تو مدت کی بات ہے
چکٹ ۔ چپ رہو مجھے باتیں
کرنے دو ۔
صدا ۔ بیان کئے جاؤ ۔
چکٹ ۔ میں اسبات کا اقرار کرتا
ہوں کہ میں نے اپنے بھائی ڈی
النکنس سے جو تخت و تاج کا
وارث تھا غصب کر کے تاج لیا تھا
بادشاہ ۔ چپ رہو بدمعاش آدمی
صدا ۔ اچھا بیان کئے جاؤ ۔
چکٹ ۔ میں اسبات کا بھی اقرار
کرتا ہوں کہ میں نے اپنے بہنوئی
بادشاہ نیوار کو اپنی ماں کے سلطنت
ملکر تباہ کر کے ملک سے نکالدیا تھا
بادشاہ (غصے سے) آہ بدبخت آدمی
چکٹ ۔ چپ رہو خدا عالم الغیب
ہے ۔ اس سے کوئی بات نہیں
چھپانی چاہیئے ۔

صدا۔ ملکی معاملات کو جانے دو۔
حکٹ۔ تو مجھے اپنی ذاتی گناہوں کا اقرار کرنا ہے۔
صدا۔ ہاں۔
حکٹ۔ تو میں اقرار کرتا ہوں کہ میں بڑا کاہل اور عیش دوست ہوں۔
صدا۔ اچھا۔
حکٹ۔ میں نے اپنی بیوی سے جو بڑی نیک ہے بہت برا سلوک کیا ہے۔
صدا (غصے سے) ہر ایک آدمی کو اپنی بیوی سے ایسی محبت کرنی چاہیئے جیسی کہ وہ اپنے آپ سے کرتا ہے۔
حکٹ۔ آہ۔ تو میں نے بڑا بھاری گناہ کیا ہے۔
صدا۔ اور تم نے اوروں کی بھی گنہ گاری کی ترغیب دی ہے۔
حکٹ۔ بیشک آپ بجا فرماتے ہیں
صدا۔ خاصکر تم نے بیچارے سینٹ لک کو گنہ گاری کا ثبوت دیا ہے۔ اگر تم نے کل اس کو اسکی بیوی کے پاس روانہ نہ کر دیا۔ تو تم بڑے گنہ گار رہو گے۔
حکٹ (بادشاہ سے) فرشتہ کا سٹ خاندان کا بڑا دوست معلوم ہوتا ہے
صدا۔ نہیں سینٹ لک کو ڈیوک بنا دینا چاہیئے۔
حکٹ۔ فرشتہ کو سینٹ لک کا بڑا خیال ہے۔
بادشاہ۔ یہ آسمانی صدا تو مجھے مار ڈالیگی۔
حکٹ۔ آسمانی نہیں دیواری کہیئے۔
بادشاہ۔ دیواری کیونکر۔
حکٹ۔ تم دیکھتے نہیں کہ آواز دیوار کی طرف سے آرہی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ یہاں قلعہ میں ہی رہتا ہے۔
بادشاہ۔ شریر جھوٹا۔
حکٹ۔ نہیں صاحب آپ غلطی پر ہیں۔ آپ جاکر دیکھیں فرشتہ اس دیوار کے پرے کھڑا ہے۔
چاندنی میں بادشاہ نے حکٹ کی طرف دیکھا۔ حکٹ ہنس رہا تھا۔
بادشاہ۔ تم ہنستے کیوں ہو۔

چکلٹ - تم ابھی یہیں ٹھکو گے جاؤ
جاکر دیکھ لو کہ فرشتہ ساتھ والے کمرہ
میں ہے کہ نہیں -
بادشاہ - اگر فرشتہ نے کچھ پوچھا تو
چکلٹ - میں یہاں سے جواب دونگا
دیکھو صاحب فرشتہ بڑا بیوقوف ہے
میں پندرہ منٹ اسکے ساتھ باتیں
کرتا رہا ہوں اور اس نے پہچانا نہیں
بادشاہ - عجیب بجیب ہوکر چکلٹ
تم کہتے ہو -
چکلٹ - تو بھر جاؤ -
بادشاہ نے آہستہ سے دروازہ
کھولا - اور برآمدے میں جاکر کھڑا
ہو گیا - فرشتہ پھر باتیں کرنے لگا
اور چکلٹ جواب دینے لگا -
صدا - تم عورت کی طرح بے دل
ہو - اہل سائبیر کی طرح نازک ہو
اور کفار کی طرح لا مذہب ہو -
چکلٹ - آپ ہی آپ یہ بھی میرا
قصور ہے کہ میری جلد بڑی صاف
اور نرم ہے اور میرا دل بڑا بدل جانے
والا ہے - اچھا اب میں قسم کھاتا ہوں
کہ آئندہ بدل جاؤنگا -

جب ھنری برآمدے سے بڑھا تو اس
نے دیکھا کہ چکلٹ کی آواز دھیمی پڑتی
جاتی ہے - اور فرشتہ اونچی اونچی باتیں
کرتا ہے - جب ھنری ذرا آگے
بڑھا تو اس کو سینٹ لک کے کمرے
میں ایک بتی دکھائی دی - اور اس
نے جھانکا تو قہرناک ہوکر آپ
ہی آپ کہنے لگا -
بادشاہ - الٰہی تیری پناہ - کیا
اونہوں نے مجھے فریب دینا چاہا ہے
جب بادشاہ نے جھانک کر دیکھا
تو اسکو معلوم ہوا کہ سینٹ لک
نے گون پہنا ہوا ہے - اور ایک
نل میں مونھ رکھ کر فرشتہ کی طرح
باتیں کر رہا ہے - اور ایک خوبصورت
عورت سفید لباس میں ملبوس
اُسکے کندھوں پر ہاتھ دھرے کھڑی
ہے -
بادشاہ - آپ ہی آپ سینٹ
لک کے کمرے میں جینی ہے -
اونہوں نے دیوار میں سوراخ کیا ہوا
ہے - ایسا دھوکا ایسا فریب -
یہ کہہ کر بادشاہ نے دروازے پر زور

لبسی دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہوگیا اور جب بتی نزدیک آئی تو اس نے دیکھا کہ ایک آدمی کے ہاتھ میں بتی پکڑی ہوئی ہے۔ جو ادہر اُدہر گر پڑ رہا ہے۔ لبسی نے خیال کیا۔ کہ اس آدمی نے شراب پی ہوئی ہے۔ جب وہ آدمی لبسی کے نزدیک پہنچا تو اس کا پاؤں پھسل گیا۔ اور دہم سے زمین پر گر پڑا۔ لبسی اُس کو اٹھانے کے لئے بڑہنے ہی کو تھا کہ وہ آدمی سنبھل کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ اور لبسی کی طرف بڑھا۔ جب لبسی نے غور سے اس آدمی کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ اُسکی آنکھ پر پٹی باندہی ہوئی ہے۔

لبسی۔ (آپ ہی آپ) یہہ بڑی عجیب بات ہے۔ کہ اندہے کے ہاتھ میں مشعل ہیں یہ آدمی اپنے منہ ہی منہ میں کچھ کہہ رہا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو اسنے شراب پی ہوئی ہے۔ یا یہہ کوئی ریاضی دان ہو جب لبسی نے اپنے دل ہی میں [illegible]

ہیں یہہ کہا اوس آدمی نے ذرا اونچی اونچی ۸۸۴ و ۹۸۴ و ۰۹۴ گنے جس سے لبسی کو یقین ہوگیا کہ یہہ ضرور کوئی ریاضی دان ہے یہہ گن کر اُس آدمی نے اپنی آنکھوں سے پٹی اُتاری اور ایک دروازہ کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

ریاضی دان۔ (آپ ہی آپ) یہہ تو نہیں۔

یہہ کہہ کر اُس آدمی نے پٹی پھر اپنی آنکھوں پر رکھ لی اور پھر قدم گن گن کر دہرنے لگا ۱۹۴ و ۲۹۴ و ۳۹۴ و ۴۹۴ یہہ چار عدد گن کر اسنے پھر اپنی آنکھوں سے پٹی اُتار دی اور اُس دروازے کو جسکے ساتھ والے دروازے کے پاس لبسی کھڑا تھا غور سے دیکھنے لگا۔

ریاضی دان (آپ ہی آپ) شائد یہہ ہو۔ مگر یہہ دروازے سب کے سب ایک ہی وضع کے ہیں۔

لبسی۔ (آپ ہی آپ) خوب اس نے

دیہی رائے لگائی ہے جو میں نے
قائم کی تھی۔
دیا۔ صنی دان۔ دوسرے دروازے
گیا۔ اور لبسی کو دیکھ کر حیران ہو
کر کہنے لگا۔ ہیں یہ کیا۔
لبسی۔ ہیں۔ کیا۔
لبسی۔ آپ ڈاکٹر ہیں۔
ڈاکٹر۔ اور آپ وہی آدمی ہیں
لبسی۔ آپ نے تاڑ لیا ہے۔
ڈاکٹر۔ یہ بڑی عجیب بات ہے
لبسی۔ تم وہی ڈاکٹر ہو جس نے کل
ایک آدمی کے زخم کو باندھا تھا۔
ڈاکٹر۔ ہاں زخم دا ہیں پہلو پر تھا
لبسی۔ بیشک آپ نے بڑی احتیاط
سے مرہم پٹی کی تھی۔
ڈاکٹر۔ آہ جناب۔ مجھے آپکو
یہاں ملنے کی کوئی امید نہ تھی۔
لبسی۔ آپ کیا تلاش کر رہے
ہیں
ڈاکٹر۔ وہی گھر
لبسی۔ تو آپ اس گھر کو نہیں جانتے
ڈاکٹر۔ مجھے چونکہ لگتا وہ
میری آنکھوں پر پٹی باندھ کر مجھے

یہاں لائے تھے۔
لبسی۔ تو آپ اس گھر میں آئے تھے۔
ڈاکٹر۔ اس میں یا اسکے ساتھ
والے ہیں۔
لبسی۔ تو میں نے خواب نہیں
دیکھا تھا۔
ڈاکٹر۔ (حیران ہو کر) خواب؟
لبسی۔ میرا خیال تھا کہ میں نے
خواب دیکھا ہو گا۔
ڈاکٹر۔ تو اس بات میں کوئی
بھید ہے۔
لبسی۔ بیشک اس میں کوئی
بھید ہے جسکو دریافت کرنے
کے لئے مجھے امید ہے کہ تم میری
مدد کرو گے۔
ڈاکٹر۔ بڑی خوشی ہے۔
لبسی۔ آپ کا نام کیا ہے۔ مگر آپ
کے ہاتھ میں ایک نہر سی تلوار لٹکی
ہوئی ہے آپ کوئی ذی رتبہ آدمی
معلوم ہوتے ہیں۔ میرے کپڑے بھیگے
ہوئے ہیں اور میں آپ کو ظاہری
صورت سے شریف نہیں معلوم ہوتا
اس لئے مناسب یہی ہے کہ میں

آپ کو خوش خلقی سے اس بات کا جواب دوں مجھے ڈاکٹر دبی کہتے ہیں

لیبی - میں آپکا شکریہ ادا کر کے کہتا ہوں کہ میرا نام لیبی ہے -

ڈاکٹر - لیبی! اہا اور لیبی اکیول صاحب آپ وہی مشہور معروف لیبی ہیں ہے

لیبی - ہاں صاحب میں وہی لیبی ہوں - کیا آپ اس معاملہ میں میری مدد کریں گے -

ڈاکٹر - بات یہ ہے کہ مجھے دو نوں گھر میں رہنا پڑیگا - کیونکہ میرے پاس ایک پتلون اور ایک ہی کوٹ ہے - ہاں آپ نے مجھ سے کچھ پوچھا تھا -

لیبی - میں نے آپ سے یہ پوچھا ہے کہ آپ یہاں اس رات کیوں آئے تھے - اور کس طرح آئے تھے -

ڈاکٹر - میں رو لو بلیس میں رہتا ہوں - جو یہاں سے پانسو دو گز کے فاصلے پر ہوگی - اور میں ایک غریب اور تجربہ کار ڈاکٹر ہوں

لیبی - یہ تو میں جانتا ہوں کہ آپ اچھے دانا ڈاکٹر ہیں -

ڈاکٹر - میں نے بہت سا مطالعہ کیا ہے - مگر مجھے کوئی مریض نہیں ملتا سات آٹھ دن ہوئے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کا زخم سیا تھا اور وہ چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر اچھا ہو گیا - اس سے میری کچھ شہرت ہو گئی اور کل رات میں یہاں بلایا گیا - میں سویا ہوا تھا کہ ایک عورت نے مجھے آواز دیکر بیدار کیا - میرے خیال میں وہ عورت خادمہ تھی -

لیبی - پھر آپ نے کیا کیا -

ڈاکٹر - میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا ہی تھا - کہ کسی عورت نے جسکے ہاتھ بڑے نازک تھے میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی اور پٹی باندھ کر کہنے لگی کہ چلو - اور اس بات کو دریافت کرنے کی کوشش نہ کرنی کہ تم کہاں جا رہے ہو - یہ کہہ کر اس عورت نے میرے ہاتھ میں ایک تھیلی دی اور کہا کہ یہ لو آپکی فیس ہے

لیبی - آپ نے کیا کیا -

ڈاکٹر۔ میں نے کہا چلو میں چلتا ہوں

لوسی۔ آپ نے اور کوئی بات دیکھی

ڈاکٹر۔ میں نے ایسی باتیں کتابوں
میں پڑھی ہوئی ہیں۔ اسلئے میں
چپ چاپ چلا گیا۔ اور میں نے
اپنے گھر سے لیکر وہاں تک ۴۸
قدم گنے۔

لوسی۔ خوب تو یہی دروازہ ہوگا۔

ڈاکٹر۔ ہاں یہیں کہیں ہونا چاہئیے
بشرطیکہ وہ عورت مجھے کوئی چکمہ
کھلا کر یہاں نہ لائی ہو۔

لوسی۔ اس عورت نے کوئی نام
نہ بتایا۔

ڈاکٹر۔ نہیں۔

لوسی۔ مگر آپ نے کچھ نہ کچھ دیکھا ہوگا

ڈاکٹر۔ جو کوئی کہ اپنے ہاتھ سے
ٹٹول سکتا ہے۔ میں نے ایک دروازہ
دیکھا تھا۔ پھر ایک رستہ اور زینہ

لوسی۔ زینہ بائیں ہاتھ پر تھا نہ

ڈاکٹر۔ ہاں۔ اور میں نے سیڑھیاں
بھی گنی تھیں۔ پھر ہم ایک کمرہ میں
گئے۔ اور خادمہ نے تین دروازے
کھولے۔

لوسی۔ اچھا پھر

ڈاکٹر۔ پھر میں نے ایک آواز
سنی جو اغلباً مالکہ کی ہوگی۔ یہ آواز
بڑی میٹھی میٹھی اور پیاری تھی

لوسی۔ بیشک یہ آواز اُسی کی ہوگی

ڈاکٹر۔ خوب تو یہ مالکہ ہی کی
آواز تھی۔

لوسی۔ ہاں مجھے اس بات کا یقین ہے

ڈاکٹر۔ پھر انہوں نے مجھے اس
کمرہ میں دھکیل دیا۔ جہاں تم تھے۔
اور مجھے کہا کہ اب اپنی پٹی اتار دو

لوسی۔ میں کہاں تھا۔

ڈاکٹر۔ ایک بستر پر۔

لوسی۔ سفید رنگ کا بستر تھا نہ
جس پر سنہری پردے پڑے ہوئے تھے

ڈاکٹر۔ ہاں۔

لوسی۔ اور کمرے میں سنہری پردے
لگے ہوئے تھے۔

ڈاکٹر۔ بیشک بیشک۔

لوسی۔ چھت مرصع تھا نہ۔

ڈاکٹر۔ ہاں اور دو تاکیوں کے
درمیان . . . .

لوسی۔ ایک فوٹو لگا ہوا تھا۔

ڈاکٹر۔ ہاں۔
لسی۔ یہ فوٹو ایک عورت کا تھا جو
عمر میں انیس بیس سال کی ہوگی
ڈاکٹر۔ ہاں۔
لسی۔ تصویر سے وہ عورت بڑی
خوبصورت معلوم ہوتی تھی۔
ڈاکٹر۔ بیشک بلا کی حسین۔
لسی۔ خوب تو پھر آپ نے کیا کیا۔
ڈاکٹر۔ میں نے تمہارے زخم کو
مرہم پٹی کی۔
لسی۔ بڑی دانائی سے۔
ڈاکٹر۔ ہاں بڑی دانائی سے
لسی۔ صبح کو میرا زخم بہت اچھا
ہو گیا تھا۔
ڈاکٹر۔ میں یہ سنکر بہت خوش
ہوا ہوں۔ کیونکہ مجھے اس بات
میں بڑا تجربہ ہے اور بعض وقت
جب کوئی مریض نہیں ملتا۔ تو میں
اپنے آپ کو زخمی کرکے مرہم پٹی
کیا کرتا ہوں۔ اور میرا زخم دو دن
میں اچھا ہو جایا کرتا ہے۔
لسی۔ میرے دوست ریچی تم
بڑے دانا ڈاکٹر ہو۔ اچھا اسکے بعد۔۔۔

ڈاکٹر۔ اسکے بعد تمہیں غش آگیا
اور اس پیاری پیاری آواز والی
نے مجھے پوچھا کہ مریض کا کیا حال
ہے
لسی۔ کہاں سے۔
ڈاکٹر۔ ساتھ والے کمرے سے
لسی۔ تو تم نے اُسے دیکھا نہیں
ڈاکٹر۔ نہیں۔
لسی۔ اور تم نے جواب دیا۔
ڈاکٹر۔ ہاں میں نے یہ جواب
دیا۔ کہ زخم کچھ ایسا گہرا نہیں۔
اور مریض چوبیس گھنٹوں کے اندر
اندر اچھا ہو جائیگا۔
لسی۔ یہ جواب سنکر وہ خوش ہوئی
تھی کہ نہیں۔
ڈاکٹر۔ ہاں وہ خوش ہوئی تھی
کیونکہ اس نے کہا تھا کہ میں بہت
خوش ہوئی ہوں۔
لسی۔ میرے دوست ریچی ہاں
تم کو مالا مال کردونگا۔ اچھا پھر
ڈاکٹر۔ بس۔ اور کوئی بات
نہیں ہوئی تھی۔ پھر اس نے مجھ کو
کہا کہ مسٹر ریچی۔۔۔۔۔

بسی - تو اسکو تمہارا نام آتا تھا۔
ڈاکٹر - ہاں اس نے کہا تھا کہ مسٹر
ریمی اپنے اقرار کو پورا کرو - اپنی
آنکھوں پر پٹی باندھ لو اور خادمہ
کے ساتھ چپ چاپ چلے جاؤ۔
اور اس بات کا اقرار کرو کہ رستے
میں یہ دیکھنے کی کوشش نہ کرو گے
تم کدھر سے آئے ہو۔
بسی - اور تم نے اقرار کیا تھا۔
ڈاکٹر - ہاں۔
بسی - تم نے اپنا اقرار بھی پورا
کیا تھا۔
ڈاکٹر - ہاں - تم دیکھتے ہو کہ
میں اسوقت اس گھر کو ڈھونڈھ
رہا ہوں۔
بسی - تم بڑے نیک آدمی ہو۔
تو میرے ساتھ دوستانہ طور پر مصافحہ
کرو۔
ڈاکٹر - میں تمہارے جیسے نہادہ
کے ساتھ مصافحہ کر کے بہت خوش
ہوا ہوں - مجھے بڑی تشویش یہ
بھی ہے - کیونکہ تھیلی میں دس پونڈ تھے
بسی - تو کیا ہے۔

ڈاکٹر - یہ رقم میرے حق سے
زیادہ ہے - کیونکہ میں ایک شلنگ
لیا کرتا ہوں - اور یہی وجہ ہے
کہ میں اس گھر کو ڈھونڈ رہا ہوں
بسی - تو تم وہ تھیلی واپس دینی
چاہتے ہو۔
بسی - میرے دوست یہ کوئی
بری بات نہیں - تم نے کچھ خیرات
نہیں لی - کہ واپس کرتے ہو۔
ریمی (خوش ہو کر) تو آپ اسبات
میں کوئی برائی نہیں دیکھتے۔
بسی - میں بھی تمہارا شرمندہ احسان
ہوں - کیونکہ تمہاری فیس مجھے دینی
چاہیئے تھی - پیرس میں تم کیا لیتے ہو
ریمی - میں کیا کرتا ہوں - کچھ بھی
نہیں کرتا - ہاں اگر میرا کسی سے پالا
پڑ گیا - تو کچھ کیا ہی کرونگا۔
بسی - بہت خوب ہوا - میں تمہیں
ایک مریض دونگا - کیا تم میرا علاج
کیا کرو گے - تم جانتے ہو - کہ کوئی دن
خالی نہیں جاتا - جب میں خود زخمی
نہیں ہو جاتا - یا اوروں کو گھائل
نہیں کر دیتا۔

ڈاکٹر۔ آہ لبسی صاحب اس عاجز کی ایسی قدر ہے؟

لبسی۔ نہیں مجھے تمہارے جیسے آدمی کی بڑی ضرورت تھی۔ تم نے میرے ساتھ رہنا ہے میں تمہیں الگ کرے اور جلد الوکر دونگا۔ لو میری بات کو منظور کرلو ورنہ میں ناراض ہو جاؤنگا۔

ڈاکٹر۔ لبسی میں مارے خوشی کے آپے سے باہر ہو گیا ہوں میں یہ کام کرونگا اور لوگوں سے راہ و رسم پیدا کرونگا۔

لبسی۔ نہیں میں تم کو صرف اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے رکھتا ہوں اچھا تمہیں کوئی اور بات بھی یاد ہے

ڈاکٹر۔ مجھے اور کچھ نہیں یاد

لبسی۔ آہ تو میرے اس راز کو دریافت کرنے میں مدد کروگے۔

ڈاکٹر۔ بڑی خوشی سے۔

لبسی۔ تم بڑے تجربہ کار آدمی ہو مجھے اس بات کا توپتہ دو کہ جب صبح کو مجھے ہوش آیا تو میں گرجا کے پاس والی خندق میں کیوں پڑا ہوا تھا۔

ڈاکٹر (حیران ہوکر) تم۔

لبسی۔ ہاں میں۔ کیا تم نے میرے وہاں لیجانے میں انکی مدد کی تھی۔

ڈاکٹر۔ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر وہ لوگ اس بات میں مجھ سے مشورہ لیتے تو میں اُن کو منع کرتا۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس سے تمہیں بہت نقصان پہنچا ہوگا۔

لبسی۔ تو اس بات کا پتہ نہیں کیا تم تھوڑی دیر تک میرے ساتھ مل کر اس گھر کی تلاش کر سکتے ہو۔

ڈاکٹر۔ میں طرح سے تیار ہوں مگر تمہیں پتہ نہیں لگیگا۔ کیونکہ یہ مکان ایک ہی شکل کے بنے ہوئے ہیں

لبسی۔ تو ہم دن کو آئینگے۔

ڈاکٹر۔ دن کو تمہیں کوئی دیکھ لیگا۔

لبسی۔ ہم باقاعدہ طور پر دریافت کریں گے۔

ڈاکٹر۔ بہت اچھا جناب ہم ضرور آئیں گے۔

لبسی۔ اور ہم اس راز کا پتہ لگا کر

چھوڑ دینگے۔ کیونکہ ہم بھی اب ہم دو ہو گئے ہیں۔

باب گیارھواں

ایم براؤن ڈی مانسریو

جب لبی نے یہ دریافت کر لیا۔ کہ جسکو میں ایک خواب خیال ہوئے تھا خواب نہیں حقیقت ہے وہ مارے خوشی کے آپے سے باہر ہو گیا۔ لبی نے ڈاکٹر کو باوجود اسباب کے کہ ڈاکٹر کے تمام کپڑے بھیگے ہوئے تھے۔ اپنی گاڑی میں بٹھا لیا۔ کیونکہ اُس کے دل میں اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر ڈاکٹر مجھ سے جدا ہو جائے تو اس بات کو بھی مجھے ایک خواب ہی خیال نہ کرنا پڑے۔ مکان پر لبی نے تمام رات ڈاکٹر کے ساتھ اس خواب والی حسین کی بابت باتیں کرنے کا ارادہ کیا۔ مگر ڈاکٹر نے اسباب سے انکار کیا۔ کیونکہ وہ تھکا ہوا تھا اور اپنے کمرے میں جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا جا کر سو رہا۔

صبح کو جب لبی بیدار ہوا تو ڈاکٹر کو اپنے بستر کے پاس بیٹھا پایا۔ کیونکہ ڈاکٹر کے دل میں شک پڑ گیا تھا اور وہ اپنے وہم کو دور کرنے کے لئے سویرے ہی لبی کے کمرے میں آ گیا تھا۔

ڈاکٹر۔ کہیوں لبی صاحب کیا حال ہے۔؟

لبی۔ میرے دوست اچھا ہوں تم اپنی سناؤ تم تو خوش ہو۔

ڈاکٹر۔ میں تو اس وقت ایک بادشاہ سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہوں۔ اچھا اب مجھے زخم تو دکھاؤ

لبی۔ لو دیکھو۔

یہ کہکر لبی نے زخم والا پہلو ڈاکٹر کی طرف کر دیا۔ ڈاکٹر نے زخم سے پٹی اتاری۔ اور دیکھ کر کہ زخم بھر گیا ہے بہت خوش ہوا۔

لبی۔ کہیوں ڈاکٹر صاحب کیا حال ہے۔

ڈاکٹر۔ میں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ اب تمہیں آرام ہو گیا ہے۔ کیونکہ مجھے

اندیشہ ہے کہ کہیں تم مجھے رولو
ہیلس میں جو اس خاں گھر سے
پانسو قدم کے فاصلے پر ہے۔ روانہ
کردو گے۔

بسی۔ وہ خاص گھر جس کا ہمیں
پتہ لینا ہے۔ کیوں ریمی ہم اس
گھر کا پتہ لینگے نہ۔

ڈاکٹر۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے

بسی۔ اچھا ڈاکٹر صاحب آج
سے اس گھر کو اپنا ہی جانو میں
افسر شکار کے تقرر کی تقریب کی
ضیافت پر جاتا ہوں۔ تم اپنا اسباب
کو درست کر لو۔

ڈاکٹر۔ تو آپ ابھی سے کشت و خون
کا بازار گرم کرنے لگے ہیں۔

بسی۔ نہیں میں اس بات کا اقرار
کرتا ہوں۔ کہ آرام سے رہونگا۔

ڈاکٹر۔ مگر تمہیں گھوڑے پر
ضرور سوار ہونا ہوگا۔

بسی۔ ہاں یہ تو بڑی ضروری
بات ہے۔

ڈاکٹر۔ کیا تمہارے پاس کوئی
ایسا گھوڑا ہے جو بہت تیز ہو۔

بسی۔ میرے پاس چار ہیں اُن
میں سے ایک پسند کر لونگا۔

ڈاکٹر۔ اچھا آج کسی ایسے
گھوڑے پر سوار ہونا جو تمہاری
خواب والی لیڈی کے مقابل ہو
کیونکہ تم جانتے ہو کہ وہ بڑی
نازک ہے۔

بسی۔ میں جانتا ہوں آہ ریمی
تم نے میرے دل میں گھر کر لیا
ہے۔ اگر ایسی باتیں کرتے تو
میں اس شکار میں شامل ہو سکونگا
دیکھو ریمی آج شہر بھر کی تمام
مہ جبین لیڈیاں شکارگاہ میں
آئینگی۔ ممکن ہے کہ وہ لیڈی
بھی آئے۔ بے شک وہ لیڈی
کوئی معمولی عورت نہیں ہے
کیونکہ وہ زرق برق کے پردے
وہ ملائم بستر صاف بتاتے ہیں
کیا تو وہ کوئی عیش دوست لیڈی
ہے۔ یا کوئی خاندانی معشوقہ ہے
کیا اچھا ہو اگر وہ مجھے شکارگاہ
میں مل پڑے۔

ڈاکٹر۔ سب کچھ ممکن ہے۔

لسی (آہ بھر کر) سوائے اس گھر کا
پتہ لینے کے۔
ڈاکٹر۔ یا اگر پتہ مل جائے۔ تو ہم
میں داخل ہونے کے۔
لسی۔ او مجھے ایک طریقہ یاد ہے
ڈاکٹر (بیقرار ہو کر) کیا؟ کیا ہے
لسی۔ اپنے آپ کو ایک زخم لگاؤنگا
ڈاکٹر۔ تو مجھے امید ہے کہ تم مجھے
اپنے پاس رکھو گے۔
لسی۔ تم یہ فکر نہ کرو۔ مجھے ایسا معلوم
ہو رہا ہے۔ کہ مدت سے تمہارا
دوست ہوں۔ اور تمہارے بغیر
میرا گذارہ نہیں ہو سکتا۔
نوجوان ڈاکٹر کا چہرہ مارے خوشی
کے سرخ ہو گیا۔
ڈاکٹر۔ اچھا تم تو شکارگاہ میں جا
کر اس لیڈی کو تلاش کر دیں میں
گھر کا پتہ لیتا ہوں۔
لسی۔ اگر ہم دونوں کامیاب ہو گئے
تو بڑی عجیب ہو گی
ایم ڈی مانسیو کے شکاریوں
کا سردار مقرر ہونے کے لئے
یانس ڈی وانسن میں شکار

کھیلنے کا بندوبست کیا گیا تھا۔ لوگوں
کا خیال تھا کہ بادشاہ اس شکار میں
شامل نہیں ہوا ہے۔ تو لوگ جوق
در جوق تماشا دیکھنے کے لئے روانہ
ہوئے۔ گھاٹ سینٹ لوئیس
بنایا گیا تھا۔
نو بجے کے قریب خلقت کا
ہجوم ہو گیا۔ اور جب ایم ڈی
مانسیو جس نے شکاریوں
کا سردار مقرر ہوتا تھا۔ ایک سیاہ
رنگ گھوڑے پر سوار ہو کر آیا
تو سب لوگ اسکی طرف آنکھیں
پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگے۔ ایم
ڈی مانسیو جو عمر میں کوئی
پینتیس برس کا ہوگا۔ اس کا قد
کسی قدر لانبا تھا۔ اور چہرے پر
چیچک کے داغ کچھ اس طرح
نمایاں تھے کہ رہے سہے خط و
خال کا بھی خون ہوا ہوا تھا۔
اور اس کے سر پر ایک طرہ دار
ٹوپی تھی۔ اسکے بائیں ہاتھ میں
خنجر تھا اور دائیں میں ایک چھڑی
تھی جو شکاریوں کا سردار بادشاہ

کو اسوقت دیا کرتا تھا۔ جبکہ حضور گھوڑے پر سوار ہوکر کسی صید کے پیچھے گھوڑا ڈالتے تھے۔ مانسیلو ایک جنگجو بہادر معلوم ہوتا تھا۔ مگر خوبصورتی اُسکے پاس سے بھی نہیں گذری ہوئی تھی۔

لسی۔ (ڈیوک انجو سے) جناب یہ بھونڈی سی شکل کا آدمی آپ کہاں سے لائے ہیں۔ کیا آپ اس طرح کے آدمیوں پر مہربانی کیا کرتے ہیں۔ پیرس میں تو ایسا بدصورت آدمی چراغ لیکے بھی ڈھونڈیں تو نہ ملے۔ میں نے سنا ہے کہ آپ نے حضور بادشاہ سے بڑی سفارش کر کے اسکو یہ عہدہ دلوایا ہے۔

ڈیوک۔ مانسیلو نے میری بڑی خدمت کی ہے۔ جس کے عوض میں میں نے اس کی سفارش کی۔

لسی۔ شہزادے تو شاذ و نادر ہی کسی کے مشکور ہوتے ہیں۔ اگر یہی وجہ تو میں نے بھی تو آپ کی بڑی خدمت کی ہوئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ یہ پوشاک مانسیلو کی نسبت مجھے زیادہ زیب دے۔

ڈیوک۔ میں نے یہ کبھی نہیں سنا کہ کسی آدمی نے خوبصورتی کے وسیلے کوئی عہدہ حاصل کیا ہو۔

لسی۔ حیران ہوں کہ آپ نے کبھی نہیں سنا۔

ڈیوک۔ میں دل کی قدر کیا کرتا ہوں۔ بشرے کی نہیں اور پھر خدمت کرنے میں ادا کرنے اور اقرار کرنے میں بھی بڑا فرق ہے۔

لسی۔ شاید حضور یہی خیال کرینگے کہ میں بڑا حسد کرنے والا آدمی ہوں مگر آپ یہ تو بتائیں کہ اُسنے حضور کی ایسی کونسی خدمت کی ہے۔

ڈیوک۔ لسی تم بڑے عجیب آدمی ہو۔

لسی۔ شہزادے بھی زیادہ کہ مجھ سے ہزاروں باتیں پوچھتے ہیں اور میری ایک بات کے جواب میں کہتے ہیں کہ تم بڑے عجیب آدمی ہو۔

ڈیوک۔ اچھا ہم ڈی مانسیلو ہی سے جاکر پوچھ لو کہ اسنے میری

البسی کو نسی خدمت کی ہے۔
لبسی۔ آپ بجا فرماتے ہیں۔ کیونکہ
اگر اُس نے کچھ جواب نہ دیا تو
بھی میں سمجھ لونگا کہ . . . . .
ڈیولک۔ کیا لبسی کیا؟۔
لبسی۔ اچھا اسے یہ تو بتاؤ کہ وہ
بدصورت ہے۔
یہ کہہ کر لبسی ڈیولک سے ٹھگر
اپنی ٹوپی ہاتھ میں لئے صالسنبلو
کی طرف روانہ ہوا۔
لبسی۔ آپ اکیلے ہیں۔ کیا اس
مہربانی سے تم لوگوں کو تمہارا دشمن
بنا دیا ہے۔
صالسنبلو۔ میں نہیں جانتا کہ یہ کیا
مگر یہ ممکن ہے کہ کیا میں پوچھ
سکتا ہوں کہ آپ نے میرے
پاس آنے کی تکلیف کیوں اٹھائی
ہے۔
لبسی۔ میں آپ کی تعریف کرنے
آیا ہوں۔ کیونکہ ڈیولک نے مجھے
بتہ دیا ہے۔ کہ آپ نے اُس کی
کیا خدمت کی ہے۔
صالسنبلو کا رنگ زرد ہوگیا۔ اور
چیچک کے داغ جو اُسکے رخساروں
کے رنگ کے ساتھ ملے ہوئے
تھے۔ چہرہ کے زرد ہونے سے سیاہ
دکھائی دینے لگے۔ اُس نے لبسی
کی طرف بڑی قہرناک نگاہوں
سے دیکھا۔ جس سے لبسی کو معلوم
ہوگیا کہ میں نے غلطی کی ہے۔
مگر ہمارے ناظرین خوب جانتے
ہیں۔ کہ لبسی خطرے کے وقت
میں پیٹھ دینے والا آدمی نہیں تھا
صالسنبلو۔ جناب آپ نے کہا ہے
کہ ڈیولک نے آپ کو بتا دیا ہے
کہ میں نے اُسکی کیا خدمت کی ہے
لبسی۔ ہاں صاحب ڈیولک نے
تو مجھے بتا دیا ہے۔ کہ آپ نے اسکی
کیا کیا خدمت کی ہیں۔ مگر میں یہ
کارنامے آپکی زبانی سننے کا مشتاق
ہوں۔
صالسنبلو نے اپنے خنجر کو اپنے ہاتھ
میں تولا۔ کہ لبسی پر لوٹ پڑے
صالسنبلو۔ جناب میں آپکی درخواست
تو ضرور منظور کر لیتا۔ کیونکہ میں نے
آپکے شوق کو تاڑ لیا ہے۔ مگر افسوس

ہے کہ بادشاہ آرہا ہے اُمید ہے
کہ پھر کسی وقت آپ کو معقول جواب
دیا جاویگا۔
جب مانسلو نے یہ کہا۔ بادشاہ
اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوار
ہوکر اُنکی طرف آرہا تھا۔
ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ بادشاہ
خوبصورتی کو بہت پسند کرتا تھا۔
مانسلو نے عجیب دستور
جہڑی بادشاہ کو دی۔ اور حضور
نے دستور کے مطابق جھک کر لی
جونہی کہ بادشاہ مسلح ہوگیا شکار
شروع ہوا۔ لُسی ہر ایک آدمی
اور لیڈی کو جو پاس سے گذرتی
تھی بڑی غور و خوض سے دیکھتا
تھا کہ اس لاجواب معشوقہ نکلی
مگر یہ کہاں ممکن تہا۔ آخر کار لُسی
اپنے یاروں انٹ وگن وغیرہ
سے باتیں کرنے لگ گیا۔
انٹ وگن۔ کیوں لُسی دیکھا نہ
ہمیں کیسا خوفناک سرد ارملا ہے۔
لُسی۔ وہ خاندان کیا ہوگا جس
میں ایسے بدصورت بچے پیدا ہوتے

ہیں۔ کیوں انٹ وگن تمہیں اسکی
بیوی کا بھی کچھ پتہ ہے کہ کون ہے
انٹ وگن۔ اُسکی بیوی کہاں ہے
وہ تو ابھی کنوارا ہے۔
لُسی۔ تم کیونکر جانتے ہو۔
انٹ وگن۔ تم دیکھتے نہیں کہ میڈم
ڈی ونٹاڈون کو وہ بڑا حسین
دکھائی دیتا ہے۔ اور میڈم مذکور
اُس کو اپنا چوتھا خاوند بنانے کے
لئے اسکے ساتھ لگ لگ کر چل
رہی ہے۔
لُسی۔ اُسکی جایداد کس قدر ہے
انٹ وگن۔ انجو میں اسکی بڑی جائداد
لُسی۔ تو یہ بڑا امیر ہے۔
انٹ وگن۔ کہتے ہیں کہ بڑا امیر
ہے۔ مگر یہ کوئی خاندانی آدمی نہیں
لو دیکھو تمہیں ڈیلوٹ صاحب بلا
رہے ہیں۔
لُسی۔ ڈیلوٹ صاحب کو بلانے
دو۔ میں اس مانسرو کے حالات
دریافت کرنے کا بڑا اشتیاق ہوں
جو کچھ تمہیں اُسکی بابت معلوم ہے
مجھے بتادو۔

انڈٹ وگن۔ لیبورٹ اس کا کل حال
جانتا ہے۔ ادہر آؤ لیبورٹ یہہ
مانٹس لو . . . .
لیبورٹ۔ کیا۔
انڈٹ وگن۔ جو کچھ تمہیں اس مانسبرلو
کی بابت پتہ ہے ہمیں بتادو۔
لیبورٹ۔ بڑی خوشی سے بتلاتا
ہوں۔ پہلی بات تو یہہ ہے کہ مجھے
اسکی شکل دیکھ کر ڈر آتا ہے۔
لبسی۔ خوب یہہ تو تمہارا خیال ہو
نہ اب ہمیں یہہ بتاؤ کہ تم اسکی بابت
کیا کچھ جانتے ہو۔
لیبورٹ۔ سنئے صاحب ایک رات
میں گھر جارہا تھا۔
لبسی۔ فسانے کا آغاز تو بڑے
خوفناک طریقہ میں ہوا ہے۔
لیبورٹ۔ اب مجھے سنانے بھی دو
یہہ کوئی چھ مہینوں کی بات ہے میں
اپنے چچہ ڈی انڈٹ وگن کے ہاں
سے میریٹ ڈ کے جنگل میں سے
ہوکر گھر کو جارہا تھا۔ کہ مجھے ایک
چیخ سی سنائی دی۔ اور میرے پاس
سے ایک سفید رنگ کا گھوڑا جس
پہ زین پڑا ہوا تھا مگر سوار کوئی نہ
تھا گذرا۔ میں نے اپنے گھوڑے
کو ایڑی لگائی اور تھوڑے فاصلے
پر مجھے وہ چیخ سنائی دی۔ اور میں
نے اس سوار کی طرف غور سے دیکھا
تو اس کے آگے ایک عورت بیٹھی
ہوئی تھی۔ مگر افسوس کہ اندہیرے
کے باعث نشانہ خطا کر گیا۔
لبسی۔ خوب۔
لیبورٹ۔ میں نے ایک درخت
کاٹنے والے کو پوچھا کہ کون ہے
اور اس نے جواب دیا کہ ایم ڈی
مانٹس لو ہے۔
انڈٹ وگن۔ اس طرح کسی عورت
کو اٹھا لیجانا بڑی عجیب بات ہے
کیوں لبسی یہہ ممکن ہے۔
لبسی۔ ہاں ممکن کیوں نہیں۔
انڈٹ وگن۔ وہ عورت کون تھی۔
لیبورٹ۔ خدا جانے وہ کون تھی
لبسی۔ کیا تمہیں کچھ اور خبر بھی ہے
لیبورٹ۔ نہیں مجھے اور کچھ نہیں
معلوم۔ مگر یہہ بڑا باوصف شکاری
ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ سینٹ لک

کی نسبت اس عہدہ پر ہو کر اپنا فرض
کچھ اچھی طرح سے ادا کریگا۔
انسٹروگز۔ تمہیں کچھ خبر ہے۔ کہ
سینٹ لک کہاں ہے۔
لبی۔ کیا وہ بادشاہ کی قید میں
نہیں؟
لیوریٹ۔ نہیں وہ آج ایک بجے
اپنی بیوی کو ساتھ لیکر دیہات میں
چلا گیا تھا۔
لبی۔ تو شہر بدر کیا گیا ہے۔
لیوریٹ۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے
انسٹروگز۔ نہیں صاحب یہہ
ناممکن ہے۔
لیوریٹ۔ نہیں صاحب یہ بالکل
سچ ہے۔ کیونکہ جرنیل ڈی سلک
نے مجھے بتایا تھا۔
لبی۔ تو مانسرپو کا کام نکلیا ہے
انسٹروگز۔ اب میں سمجھ گیا ہوں
لبی۔ کیا سمجھ گئے ہو۔
انسٹروگز۔ کہ اس نے ڈیوک
کی کیا خدمت کی ہے۔
لبی۔ کس نے سینٹ لک نے
انسٹروگز۔ نہیں مانسرپو نے۔

لبی۔ ہاں۔ اچھا میرے ساتھ ساتھ
آجاؤ۔
یہہ کہکر لبی ڈیوک کی طرف
روانہ ہوا۔ اور لیوریٹ اور انسٹروگز
اسکے پیچھے پیچھے ہو لئے۔
لبی۔ ڈیوک سے آہ جناب
مانسرپو بڑا عجیب آدمی ہے
ڈیوک۔ تو تم نے اس سے بات
چیت کی ہے۔
لبی۔ ہاں۔
ڈیوک۔ اور یہہ پوچھا ہے۔ کہ
اس نے میری کیا کیا خدمتیں کیں
ہیں۔
لبی۔ یہی تو اس سے میں نے
پوچھا تھا۔
ڈیوک۔ اس نے کیا جواب دیا
لبی۔ اس نے بڑی خوشی سے بتا دیا
ہے کہ وہ جناب کا بندہ ہے۔
ڈیوک۔ جو تے ہیں۔
لبی۔ نہیں صاحب خوبصورت
عورتیں لاتے ہیں۔
ڈیوک۔ غصے سے۔ لبی تمہارا
کیا مطلب ہے۔

لبی - جناب میرا یہ مطلب ہے
کہ اپنے تیز رفتار سیاہ رنگ کے
گھوڑے پر عورتوں کو جبرًا سوار
کرکے لیجاتا ہے - اور چونکہ ان عورتوں
کو پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس عالیجاہ
کے پاس جانے لگی ہیں - اسلئے وہ
ان کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کرتا ہے
کہ شور نہ کریں -
ڈیلوک - یہہ سنکر چیں بجبیں
ہوگیا اور دانت پیس کر اور گھوڑے
کو دوڑا کر لبی اور اس کے ساتھیوں
سے بہت آگے نکل گیا -
انسٹروکٹو - آہ مذاق تو خوب ہوا ہے
لبی - یہہ بھی غنیمت ہے مگر یہ
کسی کو اس مذاق کا پتہ نہیں -
تھوڑی دیر کے بعد ڈیلوک نے
لبی کو آواز دی اور جب لبی اس کے
کے پاس گیا - تو آپ ہنس رہے تھے -
لبی - معلوم ہوتا ہے - کہ جو کچھ میں
نے کہا ہے - کسی قدر عجیب ہے -
ڈیلوک - نہیں میں تمہاری بات
پر تو نہیں ہنس رہا -
لبی - یہ اور بھی بری بات ہے -
کیونکہ میں شاہزادہ تھا آپ تو خود
کبھی کبھی ہنسا کرتے ہیں مگر میں تو خوش
ہوتا ہوں -
ڈیلوک - میں اس بات پر ہنس رہا
ہوں کہ تم نے ایک جھوٹی بات بنا
کر سچ پر حاوی کرلی ہے -
لبی - نہیں صاحب - جو کچھ میں نے
کہا ہے سچ کہا ہے -
ڈیلوک - اب اور کوئی تو نہیں
سن رہا - مجھے بتاؤ کہ تم نے کہاں
دیکھا تھا -
لبی - صبر یاڈ کے جنگل میں -
ڈیلوک کا رنگ زرد ہوگیا -
لبی - جناب معلوم ہوتا ہے - کہ
حال میں آپ نے خوش کرنے کا
بہت عمدہ طریقہ نکالا ہے - مجھے
بھی یہ تجویز بتا دو -
ڈیلوک - میں تمہیں سکھاتا ہوں
اگر چاہیں میں نے ایک خوبصورت
عورت کو دیکھا تھا - جو ایسی خوبصورت
تھی کہ نقاب میں سے اس کے خط
و خال چمک رہے تھے - میں اس پر
ہزار جان سے عاشق ہوگیا ہوں -

اور میں نے خادمہ کو گانٹھ کر اس
کے بیرونی دروازے کی چابی لے
لی ہوئی ہے۔
لُبسی۔ تو یہہ کہئیے کہ حضور کا کام بن
گیا ہوا ہے۔
ڈیوک۔ سنا ہے کہ وہ ایک لاجواب
معشوقہ ہے۔
لُبسی۔ آہ۔ تو آپ کوئی قصہ بیان
کرنے لگے ہیں۔
ڈیوک۔ دیکھو لُبسی تم بڑے
بہادر ہو اور میرے دوست ہو۔
لبسی۔ ہاں ایسے تو میرے دن بیتے
ڈیوک۔ بہادر بننے کے۔
لُبسی۔ نہیں تم کو محبت کرنے کے
ڈیوک۔ تو یہہ ایک عمدہ موقعہ ہے
لبسی۔ میں کوشش کرونگا۔
ڈیوک۔ میں چاہتا ہوں کہ اس
کام میں تم میری ایسی مدد کرو گویا
کہ یہہ تمہارا اپنا کام ہے۔
لُبسی۔ تو یہ دریافت کروں۔ کہ
آیا وہ لاجواب ہے کہ نہیں۔
ڈیوک۔ نہیں یہ دریافت کرو
کہ اس کا کوئی عاشق ہے کہ نہیں
کیونکہ ایک آدمی اس کو ملنے جایا
کرتا ہے۔
لُبسی۔ تو پھر کوئی اُس کا عاشق بھی ہے
ڈیوک۔ میرا خیال ہے کہ . . .
لُبسی۔ تو آپ یہہ دریافت کرنا چاہتے
ہیں کہ وہ کوئی عاشق ہے یا خاوند ہے
ڈیوک۔ بس ہم یہی دریافت
کرنا چاہتا ہوں۔
لُبسی۔ اور آپ یہہ کام میرے ذریعے
نکالنا چاہتے ہیں۔
ڈیوک۔ اگر تم میرا یہ کام کرو گے
تو میں . . . .
لبسی۔ تم مجھے نائب سردار شکار
بنا دو گے۔
ڈیوک۔ میں نے ابتک تمہاری
کوئی سفارش نہیں کی۔
لبسی۔ تو اب آپکو پتہ لگا ہے۔
ڈیوک۔ کیا تم اس بات پر راضی
ہو گئے ہو۔
لُبسی۔ اس لیڈی کا پتہ لینے پر
ڈیوک۔ ہاں۔
لُبسی۔ جناب میں اس کام کو ناپسند
کرتا ہوں۔

ڈبوک- تم نے ابھی کہا تھا کہ
میں آپکی کوئی خدمت کرونگا اور
ابھی تم انکار کرتے ہو-
بسی- انکار کیوں کر نہ کروں-
تم مجھے جاسوس بنانا چاہتے ہو
ڈبوک- نہیں میں تم سے دوستانہ
طور پر اس بات کی درخواست کرتا ہوں
بسی- جناب یہ ایسا کام ہے کہ
ہر ایک آدمی کو بذات خود کرنا چاہئے
خواہ وہ شاہزادہ ہی کیوں نہ ہو
ڈبوک- تو تم انکار کرتے ہو-
بسی- جناب من ہاں-
ڈبوک (چیں بجبیں ہو کر)
اچھا میں آپ جاؤنگا- اگر میں مارا
گیا یا زخمی ہو گیا تو میں کہونگا کہ
میں نے اپنے دوست بسی کو ایک
کام کے لئے کہا تھا اور اس نے
انکار کر دیا-
بسی- جناب نے مجھے کہا تھا کہ میں
بادشاہ کے ساتھیوں کو جو ہم سے
اکڑتے ہیں نا پسند کرتا ہوں- تم
سینٹ آلک کی شادی میں جا کر
کوئی فتنہ اٹھاؤ- میں گیا اور میں نے
ان پانچوں کو برانگیختہ کیا- انہوں
نے گھات لگا کر مجھ پر حملہ کیا- اور
میرے گھوڑے کو مار ڈالا- اور میں
نے ان میں سے تین کو زخمی کیا-
آپ آج مجھے ایک عورت کو ورغلانے
کی ترغیب دیتے ہیں مجھے آپ اس
بات سے معاف ہی رکھیں میرے
جیسا بہادر ایسے شہدوں کے سے
کام نہیں کر سکتا-
ڈبوک- کچھ پرواہ نہیں- میں
اپنا کام یا آپ کرونگا یا مناسب
ہوا تو آرٹیلی سے اس کام میں
کچھ مدد لونگا-
بسی- اوہ . . . .
ڈبوک- کیا-
بسی- کیا آپ اس رات بھی جگہ
میں زخمی ہوا تھا- اس کام میں مشغول تھے
ڈبوک- ہاں-
بسی- تو آپ کی معشوقہ قلعہ کے پاس
ہی کہیں رہتی ہے-
ڈبوک- روسنٹ کتھرائین
کے عین مقابل میں تم جانتے ہو
کہ یہ خوفناک جگہ ہے-

لبنی۔ اسکے بعد بھی آپ وہاں گئے تھے۔

ڈیوک۔ ہاں کل۔

لبنی۔ اور تم نے اُسے دیکھا تھا۔

ڈیوک۔ نہیں میں نے ایک آدمی کو ادھر اُدھر پھرتے دیکھا تھا۔ جو اِدھر اُدھر پھر کر اس کے دروازے پر کھڑا ہو گیا تھا۔

لبنی۔ کیا وہ آدمی اکیلا تھا۔

ڈیوک۔ پہلے تو وہ اکیلا ہی تھا پھر ایک اور آدمی جس کے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ اُسکو آملا تھا۔

لبنی۔ پھر کیا ہوا۔

ڈیوک۔ پھر وہ آپس میں باتیں کرنے لگ گئے۔ اور میں مجبور ہو کر چلا آیا۔

لبنی۔ تو آپ یہہ کام اپنے کسی دوست سے نکلوانا چاہتے ہیں۔

ڈیوک۔ ہاں۔

لبنی۔ آپکی خاطر سے میں...

ڈیوک وہ عورت بڑی خوبصورت ہے۔

لبنی۔ آپ تو کہتے ہیں کہ آپ نے اس کو اچھی طرح سے نہیں دیکھا ہوا۔

ڈیوک۔ میں نے اُسکے خوبصورت بال غزالوں کی سی آنکھیں اور گلِ لالہ کی طرح دہکتے ہوئے رخسار سے تو دیکھ لئے تھے۔

لبنی۔ آہ!

ڈیوک۔ آپ تو سمجھ گئے ہونگے کہ کوئی بھی ایسی حسین معشوقہ کو چھوڑ سکتا ہے . . . .

لبنی۔ مجھے بھی آپ پر رحم آگیا ہے۔

ڈیوک۔ دیکھو لبنی مذاق نکرو۔

لبنی۔ مذاق کون کرتا ہے۔ میں اپنا بات کا ثبوت یہہ دیتا ہوں کہ اگر آپ مجھے اجازت دیدیں تو میں آج شام کو کوشش کرونگا۔

ڈیوک۔ تم نے اپنے پہلے فیصلے کی تردید کر دی ہے۔

لبنی۔ سوائے پوپ کے کون اپنی بات پھر سکتا ہے۔ اچھا بتاؤ میں نے کیا کرنا ہے۔

ڈیوک۔ تم سنتا سی گرجے کے دروازے کے پیچھے چھپ رہنا۔ اور جب وہ آدمی اندر داخل ہو تو اسکے پیچھے پیچھے

ہو کر تم نے گھس جانا۔
بسی۔ اگر آپ نے اندر سے ہی
دروازہ بند کر لیا تو۔
ڈیوک۔ میرے پاس چابی ہے جو کہ
بسی۔ آہ یہ تو بہت اچھا ہے مگر شہزادے
اس بات کا ڈر ہے کہ میں کہیں کسی اور
مکان میں نہ گھس جاؤں۔
ڈیوک۔ تمہیں غلطی نہیں لگ
سکتی۔ دروازہ شیشہ کا بنا ہوا
ہے اور دروازے کے پاس ہی
سیڑھیاں ہیں۔ سیڑھیاں تعداد
میں بارہ ہیں۔ اور سیڑھیاں چڑھ
کر تم برآمدے میں پہنچ جاؤ گے
بسی۔ اگر آپ کبھی اندر نہیں گئے
تو آپ کو ان باتوں کا کیونکر پتہ چلا
ڈیوک۔ میں نے تمہیں ابھی
بتایا ہے کہ میں نے خادمہ کو گانٹھا
ہوا ہے۔
بسی۔ شہزادہ ہونا کیسی مصیبت ہے
اگر میں نے اتنی بات دریافت
کرنی ہوتی۔ تو برسوں میں بھی
مجھے کچھ پتہ نہ لگتا۔
ڈیوک۔ تم اب راضی ہو گئے ہو۔

بسی۔ میں آپ کے آگے کسی بات
سے بھی انکار نہیں کر سکتا۔ کیا آپ
مجھے اس گھر کا ساتھ چل کر بتا دے
سکتے ہیں۔
ڈیوک۔ اچھا انکار سے جب بچت
ہو گئی۔ تو میں اور تم اس راستے سے
گذریں گے۔ اور میں اشارے سے
تمہیں بتا دوں گا کہ یہ مکان ہے۔
بسی۔ بہت اچھا۔ اگر وہ آدمی ہے
تو میں کیا کروں۔
ڈیوک۔ بس تم نے اسکے ساتھ
اندر داخل ہو جانا اور دریافت کرنا
کہ یہ کون آدمی ہے۔ لو میں یہ کام
تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ دیکھو
کسی کو نہ بتانا۔
بسی۔ نہیں میں کسی کو نہیں بتاؤں گا
ڈیوک۔ تو تم اکیلے ہی جاؤ گے
بسی۔ ہاں۔
ڈیوک۔ بہت اچھا اب تو فیصلہ
ہو گیا چلئے جاتے ہیں تم کو دروازہ
بتا دوں گا۔ تم نے میرے ساتھ چل
کر چابی لے آنی۔
بسی اور ڈیوک بھی نکل رہیں

میں شامل ہوگئے۔ اور بادشاہ
مانس یو بہت خوش ہوا۔
مانس یو۔ ڈبوک سے جناب
میں دعوے سے کہتا ہوں کہ میں
ہر طرح سے اس عہدہ کے قابل ہوں
اور آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔
ڈبوک۔ مگر کل تمہیں فان ٹن
بلو میں جہاں بادشاہ شکار کھیلیگا
ضرور جانا چاہیئے۔
مانس یو۔ جناب مجھے پتہ ہے۔
میں آج رات ہی کو روانہ ہو جاؤنگا۔
لبسی۔ آہ مانس یو اب تمہیں
آرام نہیں ملیگا۔ تم نے شکار کا سردار
ہونے کی خواہش کی تھی جو پوری
ہو گئی ہے۔ اب تمہیں راتوں
کو بیقرار رہنا پڑیگا۔
مانس یو کا چہرہ مارے غصے
کے پھر سرخ ہو گیا۔

بارھواں باب

لبسی تو ڈبوک اور اصل دونوں کا پتہ لگ گیا
شام کے چار بجے کے قریب شکار
ختم ہو گیا۔ اور پانچ بجے سب دربار

پیرس کو روانہ ہوگئے۔
جب یہ جماعت قلعہ کے پاس سے
گذری تو ڈبوک نے لبسی کو
کہا کہ دائیں ہاتھ کی طرف دیکھو
اور اس گھر سے جسکے سامنے ایک
بت بنا ہوا ہے پانچ گھر گنو۔
لبسی وہ پانچواں گھر ہے جس میں
تم نے جانا ہے۔
لبسی۔ میں دیکھتا ہوں۔ دیکھئے نہ
لوگ گھوڑوں کے سموں کی آواز
سنکر تاکیوں میں بیٹھے ہیں کہ بادشاہ
کا دیدار کریں۔
ڈبوک۔ سوائے ایک تاکی کے
جس کا پردہ چھوڑا ہوا ہے۔
لبسی۔ مگر وہ دیکھئے نہ۔ پردہ ایک
کونے کی طرف سے اٹھا ہوا ہے
ڈبوک۔ مگر ہم کچھ دیکھ نہیں سکتے
کیونکہ یہ لیڈی بڑی با احتیاط ہے
اچھا خواہ کچھ ہے۔ بس یہی گھر ہے
جس میں تم نے داخل ہونا ہے۔
جب لبسی ڈبوک کے ہاں
سے ہوکر اپنے مکان پر آیا۔ تو
اس نے ربیی کو پوچھا کہ تم نے اس

گھر کا پتہ لیا ہے۔
سپاہی۔ نہیں جناب۔
لبسی۔ تو میں بڑا خوش نصیب ہوں
سپاہی۔ کیوں آپ اس گھر کا پتہ
لینے گئے تھے۔
لبسی۔ میں اس گلی میں گذرا تھا۔
سپاہی۔ اور آپ نے اس گھر کو پہچان لیا
لبسی۔ میرے دوست خدا کارساز ہے
سپاہی۔ تو آپ نے اس گھر کا اچھی طرح
سے پتہ لے لیا ہے۔
لبسی۔ مجھے ابھی یقین تو نہیں
ہوا۔ مگر مجھے امید ہے کہ وہی . . .
سپاہی۔ تو مجھے کب پتہ ملے گا کہ
آپ نے . . . .
لبسی۔ کل صبح۔
سپاہی۔ آپ کو کچھ میری مدد بھی
درکار ہے۔
لبسی۔ نہیں میرے دوست۔
سپاہی۔ تو میں آپ کے ساتھ نہیں
چلوں گا۔
لبسی۔ نہیں ہرگز نہیں۔
سپاہی۔ آپکو ذرا احتیاط رکھنی چاہیئے
لبسی۔ آپ کو ہدایت کرنے کی کچھ

ضرورت نہیں۔ میں بڑی احتیاط
سے کام کیا کرتا ہوں۔
لبسی نے مزے سے کھانا تناول
کیا اور اپنی تلواروں میں سے
سب سے زیادہ تلوار اور دو پستول
لیکر گاڑی میں بیٹھ کر سینٹ
پال تک گیا۔
دو سینٹ پال میں پہنچکر لبسی
نے گاڑی چھوڑ دی۔ اور اس
خاص گھر کے پاس جاکر ایک
کونے میں دبک کر بیٹھ رہا۔
لبسی نے ارادہ کیا کہ دو گھنٹے
تک انتظار کرونگا۔ بعدہٗ خواہ
وہ آدمی آوے یا نہ آوے میں اپنا
کام شروع کردونگا۔ لبسی کو اس
گھات میں بیٹھے ہوئے ابھی
کوئی دس منٹ گذرے تھے
کہ دو سوار آئے جن میں سے ایک
نے اپنے گھوڑے سے اترکر
دوسرے کو جو غلام معلوم ہوتا تھا
گھوڑا دیا۔ اور غلام دونوں گھوڑے
لیکر رخصت ہوگیا۔ اس آدمی
نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور

ادہر اُدہر دیکھ کر کہ کسی نے دیکھا
تو نہیں اندر داخل ہوا۔ لیسی بھی
کوئی دو منٹوں کے بعد اندر داخل
ہوا۔ اور سیڑھیاں چڑھ کر برآمدہ
میں کھڑا ہو گیا۔
جب لیسی برآمدے میں جاکر کھڑا
ہو گیا۔ تو اس آدمی نے کسی قدر
نیچی آواز میں کہا۔
اجنبی۔ گو بڈھا اپنی مالکہ
کو کہو کہ میں آگیا ہوں۔
خادمہ۔ جناب آپ بڑے کمرہ
میں تشریف لے چلیں۔ میم صاحبہ
ابھی آجاتی ہیں۔
لیسی نے دیوار پر ہاتھ مارا۔ تو
اُسکو ایک دروازہ نظر آیا۔ جسکے
رستے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا
اور اس کمرے سے نکل کر دوسرے
کمرہ میں جس کا دروازہ پہلے کمرہ
میں کھلتا تھا۔ داخل ہوا۔
جس کمرہ میں لیسی جاکر کھڑا ہو گیا
وہاں کوئی لیمپ نہیں جلتا تھا
مگر چاندنی کی مدد سے لیسی نے
پہچان لیا کہ یہ وہی کمرہ ہے جسکی

بابت میں نے اصل کو خواب جانا
تھا۔ اور لیسی کے پردوں کے نیچے
چھپ کر سُننے لگا کہ بڑے کمرہ میں
کیا ہوتا ہے۔
لیسی کے کانوں میں اس اجنبی
کے بیقرار ہو کر کمرہ میں اِدہر اُدہر
ٹہلنے کی چاپ سنائی دینے لگی۔
تھوڑی دیر کے بعد دروازہ کھلا
اور ایک عورت اس اجنبی سے
یوں مخاطب ہوئی۔
عورت۔ جناب میں آگئی
ہوں فرمائیے آپ اب کیا کہتے ہیں
اجنبی۔ میم صاحبہ میں یہ کہتا ہوں
کہ کل مجھے فاؤنٹن بلو میں جانا
پڑے گا۔ [illegible] اور آج رات کہیا کے
پاس [illegible] نکلے
عورت۔ کیا آپ میرے باپ
کی کچھ لائے ہیں۔
اجنبی۔ میم صاحبہ میری بات
تو سن لو
عورت۔ [illegible]
انکاح کیا تھا تو میں نے اس بات کا
اقرار کر لیا تھا کہ جب تک تم میرے

باپ کی کچھ خبر نہ لاؤ گے اور یا میرا
باپ پیرس میں آ گئے یا میں اس
کے پاس جاؤنگی۔

اجنبی میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ
جب میں پیرس میں واپس آؤنگا
تو۔۔۔ مگر۔۔۔
اسوقت۔۔۔۔۔۔

عورت۔ دیکھو صاحب تم وعدہ
بند کرو۔ جب تک تم باپ کی خبر نہ
لاؤ گے میں رات تو درکنار ایک
گھنٹہ بھی اس چھت کے نیچے
تمہاری ہوکر نہ گذارونگی۔

یہ کہکر اس عورت نے نقرئی
بھوپو میں دم پھونکا جو اس زمانے
میں نوکروں کے بلانے کا آلہ تھا
اور ایک نوجوان خادمہ شمع ہاتھ
میں لئے اس کمرہ میں سے گذری
جہاں لسبی چھپا ہوا تھا۔

لسبی اپنی کمین میں بیٹھا رہا
اور اس نے چراغ کی روشنی سے
اس عورت کو بھی دیکھ لیا اور اس
بڈھی اور مالنسریو کو بھی دیکھ لیا۔

لسبی۔ (آپ ہی آپ) خوب!
یہ تو مالنسریو صاحب ہیں۔ وہ
گھوڑے پر عورتوں کا جبرا بٹھا
لیتا ٹھیک ہے۔

مالنسریو۔ دیکھو بیگم صاحبہ مجھ سے
ایسا سلوک نہ کرو۔ تم پیرس میں
ہو اور پھر میرے گھر میں۔ اور تم
میری بیوی بھی ہو چکی ہو۔

عورت۔ اگر میں تمہاری بیوی ہوں
تو مجھے میرے باپ سے ملنے سے
کیوں روکتے ہو۔ اور تم نے
دنیا کی آنکھوں سے چھپا یا ہوا کیوں
ہے۔

مالنسریو۔ مسم صاحبہ تم ڈیوک
انجو کو بھول گئی ہو۔

عورت۔ تم نے کہا تھا کہ جب تم میری بن
جاؤ گی تو ہمیں کچھ ڈر نہیں رہیگا۔

مالنسریو۔ یہ سچ ہے کہ یہ بات تھی

عورت۔ تم نے مجھے اس بات کا
یقین دلایا تھا۔

مالنسریو۔ مگر میں وعدہ فراموش نہ کرونگا۔

عورت۔ تو جب آپ خبر لا دیجیے۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مالنسریو۔ (ترشی سے ڈانٹ کر) اچھا۔

دیکھو ڈائنا اس رشتہ کی ہنسی نہ کرو۔

عورت۔ تو جب آپ ایسا کام کرینگے کہ مجھے آپ پر اعتبار آجائے پھر میں اس نکاح کی عزت کیا کرونگی۔

صالنریو۔ بس ڈائنا زبان دراز نہ کرو میں اپنے مکان میں ہوں تم میری بیوی ہو اور میں راضی ہوں تم سے۔ . . . .

جب صالنریو نے یہ کہا لبسی نے اپنی تلوار کو تولا کہ صالنریو پر حملہ کرے مگر ڈائنا نے اسکو فرصت نہ دی۔

ڈائنا نے اپنے گریبان میں سے ایک خنجر نکالکر کہا یہ تو میرا بھی جواب ہے کہ اگر آپ نے دست درازی کی تو ابھی اپنے آپ کو ہلاک کرلونگی۔ یہ کہکر ڈائنا دوڑکر اسکے کمرہ میں آگئی۔ جہاں لبسی چھپا ہوا تھا اور جلدی سے دروازہ بند کرکے دیوار کے ساتھ لگ رہی تھی۔ صالنریو دروازہ زور زور سے دھکیل رہا تھا۔

ڈائنا۔ اگر تم نے دروازہ کھول لیا تو میں تمہارے اندر آنے سے پہلے مردہ ہو چکی ہونگی۔

لبسی۔ میم صاحبہ آپ کا بدلہ میں لونگا۔

ڈائنا کی چیخ نکل چلی تھی مگر وہ خاوند کے ڈر کے مارے خاموش رہی۔

صالنریو ناامید ہو کر چلا گیا اور جب گلی میں جا پہونچا تو ڈائنا کو ذرا تسکین ہوئی۔

ڈائنا لبسی سے خطاب کرکے۔ کیوں صاحب آپ کون ہیں۔ اور یہاں کس طرح آگئے ہیں۔

لبسی۔ دروازہ کھولکر اور گھٹنے ٹیک کر۔ میم صاحبہ میں وہی آدمی ہوں جسکی آپ نے جان بچائی تھی میں یہاں کسی برے ارادے سے نہیں آیا۔

ڈائنا۔ لبسی کو پہچان کر۔ آہ جناب آپ ہیں آپ نہیں تھے۔ آپ نے سب کچھ سنا ہوگا۔

لبسی۔ ہاں میم صاحبہ میں نے سب

کچھ سن لیا ہے۔
ڈائینا۔ آپ کون ہیں۔ آپکا نام
کیا ہے۔
لُسی۔ میم صاحبہ مجھے لسی کہتے
ہیں۔
ڈائینا۔ ہیں لسی۔ آپ بہادر
لُسی ہیں رکھو خادمہ سے جو یہ دیکھکر
کہ میری ملکہ کسی آدمی سے باتیں
کر رہی ہے۔ خوف زدہ ہو کر
آ گئی تھی) گو لسی لوڈاب مجھے
کسی کا ڈر نہیں۔ کیونکہ اب میں نے
اپنے آپ کو ایسے آدمی کی حفاظت
میں دیدیا ہے جو ذرا اس شہر میں
سب سے زیادہ بہادر اور وفادار
ہے۔ رکھو لسی کا ہاتھ پکڑ کے) جج
صاحب مجھے پتہ لگ گیا ہے
کہ آپ کون ہیں۔ اب میں آپکو
اپنا پتا دیتی ہوں۔

تیرھواں باب

ڈائینا کا حال

لسی اُٹھ کھڑا ہوا۔ ڈائینا اس
کو اس کمرے میں لے گئی جہاں سے
مایوس ہوا ابھی مایوس ہو کر نکلا
تھا۔ لسی نگاہ غور سے ڈائینا
کے خط و خال اور گلو سوز کیطرف
دیکھنے لگا کیونکہ اس کا خیال تھا
کہ جو فوٹو میں نے دیکھا ہوا ہے
ویسی خوبصورت معشوقہ کون
ہو سکتی ہے۔ ڈائینا کی عمر اسوقت
انیس سال کی تھی ہمارے ناظرین
جانتے ہیں کہ اس عمر میں معشوقہ
کی خوبصورتی قیامت ہوتی
ہے۔ کیونکہ گل رخسار کھلا کے
خوبصورت ہوتے ہیں۔ اور
جوبن پورے ابھار پر ہوتا ہے
ڈائینا۔ جناب آپ نے یہ تو
بتا دیا ہے کہ آپ کون ہیں۔ مگر
اس بات کا ابھی تک پتہ نہیں ہے
آپ یہاں آئے کس طرح ہیں۔
لسی۔ میم صاحبہ میرے یہاں آنیکی
وجہ آپکو ابھی معلوم ہو جائیگی جب
آپ اپنا حال بتائینگی۔
ڈائینا۔ جناب میں تم کو سب کچھ
بتا دیتی ہوں۔ کیونکہ مجھے آپ کے
نام پر اعتبار ہے۔ کیونکہ میں جانتی

ہوں کہ آپ بڑے وفادار اور دلیر
ہیں۔
لبسی نے سر تسلیم جھکایا۔
ڈائینا۔ میں بیرن صیرنٹ ڈ کی
دختر ہوں جو صوبہ انجو کا ایک
امیر ہے۔
لبسی۔ ایک بیرن صیریٹ ڈ تو وہ
ہے جس نے بیویا کی لڑائی میں
یہ سنکر کہ بادشاہ گرفتار ہوگیا ہے
باوجود اس بات کے کہ وہ بچ سکتا
تھا اپنی تلوار دیدی تھی۔ اور التجا
کی تھی کہ مجھے بادشاہ کے ساتھ
قید ہونا منظور ہے۔
ڈائینا۔ اسی بیرن صیریڈ
کی میں دختر ہوں اگر آپ کبھی ہیں
میرے محل میں جائیں۔ تو آپ وہاں
فونیکس اول کی تصویر دیکھیں گے
جو اس خدمت کے صلہ میں میرے
باپ کو ملی تھی۔
لبسی۔ تو ان دنوں بادشاہ جانتے
تھے کہ درباریوں کو کیونکر خوش
کرنا چاہئیے۔
ڈائینا۔ ہسپانیہ سے واپس آکر

میرے باپ نے شادی کی اور پہلے
دو لڑکے جو اسکے ہاں پیدا ہوئے
مر گئے۔ بیرن کو بڑا رنج ہوا۔
جب بادشاہ مر گیا تو میرے باپ نے
دربار سے کنارہ کیا۔ اور محل سرا
سے بہت کم باہر جانے لگا۔ اور اپنے
دو بچوں کی موت کے دس
برس بعد میں پیدا ہوئی۔ بیرن
کو مجھ سے بڑی محبت ہو گئی۔ کیونکہ
جسکے ہاں بڑھاپے میں کوئی بچہ
پیدا ہو وہ اپنے بچہ کو بڑا پیار
کرتا ہے میری پیدائش کے تین
سال بعد میری والدہ اس جہان
فانی سے کوچ کر گئی۔ چونکہ میں
ابھی بچہ تھی اور مجھے اپنی ماں کی
موت کا کوئی رنج نہیں ہوا تھا
اور بیرن مجھے خوش دیکھ کر
بہت خوش ہوا کرتا تھا۔ میں
تمام دن لطیفوں اور دلچ سنو
اور گڑیوں سے کھیلتی رہتی
تھی۔ اور مجھے اس بات کا کبھی
خیال ہی نہیں آتا تھا کہ یہ
روش زندگی کبھی بدل جائیگی۔

قلعہ ہیبی ریٹ کے گرداگرد ایک بڑا
جنگل ہے - جو ڈیوک انجو
کی ملکیت ہے - اس جنگل میں
صدہا ہرن رہتے تھے اور ان میں
سے بعض میرے ساتھ بہت ہل
گئے تھے - خاصکر ایک ہرنی جسکو
میں ڈافنی کہا کرتی تھی - ہر وقت
میرے پاس ہی رہتی تھی -

ایک دفعہ وہ ہرنی ایک ہفتہ
کہیں غائب رہی - اور ایک دن
میں اسکے گم ہو جانے پر بڑی رنجیدہ
ہو رہی تھی کہ اپنے ساتھ دو بچے
لئے آ گئی - پہلے تو بچے مجھ سے ڈرنے
لگے - مگر جب انہوں نے اپنی
ماں کو مجھے چاٹتے اور مجھ سے پیار
کرتے دیکھا تو وہ بھی میرے پاس
آ گئے -

ان دنوں ہم نے سنا کہ ڈیوک
انجو نے اس صوبہ میں ایک گورنر
بھیجا ہے جس کا نام مانسیو
ہے - ایک ہفتہ تک اس نے گورنری
کا چارج لے لیا ہے ہم نے سنا کہ وہ جلد یہاں آئیگا - اور
ایک صبح جنگل میں نرسنگھوں کی
آوازیں گونجنے لگیں - اور کتوں کے
بھونکنے کی آوازیں ہمیں سنائی
دیں - میں دوڑ کر پارک میں گئی
تو میں نے دیکھا کہ ڈافنی کے
پیچھے شکاری کتے لگے ہوئے ہیں
اُن کے پیچھے مانسیو سیاہ گھوڑے
پر سوار میرے پاس سے گذرا
میں نے چلا کر ڈافنی پر رحم کرنے
کی درخواست کی مگر مانسیو
نے میری درخواست کا کچھ خیال
نہ کیا - شاید اس نے سنا نہ ہوگا
میں دیوار وار مانسیو کے
پیچھے دوڑتی گئی کہ مانسیو
کو یا اسکے کسی ساتھی کو کہوں گی کہ
اس ہرنی کے پیچھے سے کتے ہٹا لو
مگر وہ سب میری نظروں سے
غائب ہو گئے - اور مجھے یہ خیال
نہ رہا کہ میں کدھر جا رہی ہوں -
ناچار میں ایک درخت کے نیچے
بیٹھ گئی - اور پھر مجھے ایک شور
سا سنائی دینے لگا - یہ شور
نزدیک نزدیک سا آتا گیا - اور
میں نے دیکھا کہ ڈافنی اپنے

پچھوں کے ساتھ ہوا کی طرح اڑتی جا
رہی ہے۔ اور شکاری کتے اسکے
پیچھے لگے ہوئے ہیں۔ میں نے
پہلے کی طرح چلا کر درخواست کی مگر
مانسر یو نے مجھے نہ دیکھا اور اپنے
گھوڑے کو ہرنی کے پیچھے سرپٹ
دوڑائے گیا۔ مانسر یو کے
بعد میرے پاس سے دو ایک سوار
جن کے ساتھ کتے تھے گذر گئے
میں پھر مایوس ہوگئی اور اپنی جگہ
سے اٹھ کر دوڑنے لگی۔ میں ایک
پگ ڈنڈی پر جو قلعہ میکلی کو جاتی
تھی ہو لی۔ مگر کچھ فاصلے پر جا کر
مجھے خیال آیا کہ میں اکیلی کہاں
جا رہی ہوں ڈرنے لگی اور جھیل
کے کنارے کی طرف گئی کہ باغ
کے مالی سے جو مجھے شگوفے دینے
آیا کرتا تھا کہوں مجھے میرے مکان
میں چھوڑ آوے۔

اتنے میں میرے کان میں پھر
کتوں کے بھونکنے کی آواز آئی
میں سنتے ہی مکر کھڑی ہوگئی اور ڈافنی
نے مجھے جھیل کے پرلے کنارے پر

دکھائی دی۔ اب ڈافنی بہت
تھکی ہوئی تھی۔ اور کتے اسکے بہت
نزدیک تھے۔ ڈافنی نے مجھے
دیکھ لیا اور جھیل میں کود پڑی۔
کہ تیر کر میرے پاس آجائے۔ نے
ڈافنی پہلے تو جلدی جلدی تیر
لگی۔ اور مجھے امید ہوگئی۔ کہ بچ
نکلیگی۔ مگر کتوں نے جو اسکے
ساتھ ہی کود پڑے تھے اسکو آلیا
اور بیچاری ڈافنی کو کاٹنے لگے۔
اتنے میں مانسر یو بھی آگیا۔ اور
گھوڑے سے اتر کر کشتی پر سوار
ہوا۔ اور ملاح نے ادھر ادھر
کشتی چلانی شروع کی۔ جدھر ڈافنی
اور کتے تھے۔ میں نے چلا چلا کر رحم
کی درخواست کی اور مانسر یو
نے میری طرف دیکھا۔ میں نے سمجھا۔
کہ شاید ڈافنی کو بچانے جا رہا ہے
مگر مانسر یو نے ڈافنی کی نزدیک
پہنچکر اپنا تیز چاقو بیچاری کے پہلو
میں گھونپ دیا۔ جھیل کا پانی
ڈافنی کے خون سے سرخ ہوگیا
اور بیچاری ڈافنی نے ذرا کی ذرا

تڑپ کر دم توڑ دیا۔
میں چیخ کر بیہوش ہو گئی اور جب
مجھے ہوش آیا تو میں نے اپنے کو
قلعہ بیگی میں ایک بستر پر لیٹے پایا
جسکے پاس میرا باپ جو بلا لیا گیا تھا
کھڑا تھا۔ دوسرے دن میرا باپ
مجھے گھر لے آیا اور میں چار دن بیمار
رہی۔ جب مجھے صحت ہوئی تو میرے
باپ نے مجھے کہا کہ ھانس یو
یہاں آیا تھا اور بڑا افسوس کرتا تھا
کہ اگر مجھے یہ خبر ہوتی کہ ڈائینا
کا اس ہرنی سے کچھ تعلق ہے تو
یہ حرکت نہ کرتا اور اس نے یہ بھی
کہا تھا کہ جب تک ڈائینا مجھے
اپنے مونہہ سے یہ نہ کہیگی کہ میں نے
تمہیں معاف کر دیا ہے مجھے آرام
نہیں آئیگا۔

آپ جانتے ہیں کہ ھانس یو کو
ملنے سے انکار کرنا مناسب نہ تھا
اس لئے میں نے اسکی درخواست
منظور کر لی اور دوسرے دن ھانس یو
مجھے ملنے آیا۔ اس نے ہزاروں
قسمیں کھائیں کہ مجھے اس بات کا پتہ
نہ تھا کہ یہ ہرنی تمہاری ہے۔ ورنہ
میں یہ حرکت نہ کرتا۔ مگر میرے دل
سے ڈائنی کی یاد نہیں جاتی تھی
پر نہیں جاتی تھی۔ جب ھانس یو
رخصت ہونے لگا۔ تو اس نے
میرے باپ سے درخواست کی کہ
مجھے وقتاً فوقتاً نیاز حاصل کرنیکی
اجازت دیا کرو۔

ھانس یو سپانیہ میں پیدا ہوا
تھا اور اس نے میڈرڈ میں
تربیت پائی ہوئی تھی اور میرے
باپ کو جو بہت دنوں میڈرڈ
میں قید رہا تھا اس ملک کی بات
بات چیت کرنے کا بہت شوق تھا
علاوہ بریں ھانس یو اچھے خاندان
سے ہے۔ اور یہ بھی مشہور تھا
کہ وہ کیڈولک انجو کا بڑا دوست
ہے۔ اس لئے میرے باپ نے
اسکی درخواست منظور کر لی۔

افسوس ہے کہ جب ھانس یو کی
ملاقاتیں شروع ہوئیں تو میری خوشی
میں فرق آنے لگا کیونکہ مجھے معلوم
ہو گیا کہ میری خوبصورتی نے ھانس یو

پر کیا اثر کیا ہے۔ مانسیلو
ہر روز آنے لگا اور بڑی بڑی
دیر تک میرے باپ سے باتوں
میں مشغول رہنے لگا۔
ایک دن میرا باپ میرے کمرہ
میں آیا اور مجھے کہنے لگا۔ میری
پیاری بیٹی تم ہمیشہ یہی کہا کرتی
ہو کہ تم مجھ سے جدا نہیں ہونا چاہتی
میں نے کہا کہ ابا جان آپ کے پاس
رہنا میری سب سے بڑی خواہش
ہے۔ پھر میرے باپ نے کہا کہ
ڈاٹینا کہ یہ بات اب تمہارے منحصر ہے
کہ اس خواہش کو پورا کرو یا نہ میں
سمجھ گئی کہ میرے باپ کا کیا مطلب
ہے۔ اور میرا رنگ زرد ہو گیا۔ میرے
باپ نے مجھے گلے سے لگا لیا اور
پوچھنے لگا کہ ڈاٹینا تمہیں کیا ہو
گیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے
ایم ڈی مانسیلو کے ساتھ
. . . . باپ اگر تمہیں
اپنی بیٹی سے کچھ محبت ہے۔ تو اس
بات کا نام بھی نہ لیجو۔ میرے باپ
نے کہا کہ ڈاٹینا کو مجھے تم سے بڑی

محبت ہے۔ اچھا اس بات کو ایک
ہفتے تک سوچ لو۔ میں نے پھر کہا
کہ یہ ناممکن ہے۔ اور میں زار زار
رونے لگی۔ میرے باپ نے مجھ کو
خاموش کرا دیا۔ اور کہنے لگا کہ
میں اس شادی کا تم سے ذکر
بھی نہیں کروں گا۔
ایک ہفتہ تک کبھی مانسیلو
ہمارے ہاں آیا اور نہ ہم نے اسکی
بات کچھ سنا۔ اسکے بعد ایک دن
ہمیں دعوتی رقعہ آیا۔ جو مانسیلو
کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ اور مانسیلو
نے ہمیں ایک دعوت میں جو وہ
ڈیوک انجو کو دینے لگا تھا ہمیں
مدعو کیا۔ علاوہ ازیں ایک رقعہ
شاہزادہ صاحب کے ہاتھ کا لکھا
ہوا بھی ہمیں ملا۔ میں نے اپنے
باپ کو کہا کہ انکار کر دو مگر اس نے
شاہزادہ کو خفا کرنا نہ چاہا۔ اور
ہم اس جلسہ میں شریک ہوئے
مانسیلو نے تو میری دیگر ڈیلیو
کی طرح آؤ بھگت کی۔ لیکن جب ہی کہ مجھ
شاہزادہ نے دیکھا اسکی نگاہیں

مجھ پر کڑھ گئیں۔ مجھے یہ بات بہت
بری معلوم ہوئی اور میں نے اپنے
باپ سے کہا کہ یہاں سے جلدی
تشریف لے چلو۔ تین دن کے
بعد مانسی لوئیز میرے باپ کو
ملنے آیا میں نے مانسی لوئیز کو تاکی
میں سے دیکھ لیا اور دروازہ بند
کر کے اپنے کمرہ میں بیٹھی رہی جب
مانسی لوئیز چلا گیا تو میرا باپ میرے
پاس آیا۔ مگر اس نے مجھے کچھ نہ
کہا۔

دوسرے دن میں سیر کر کے واپس
آئی۔ تو نوکروں نے مجھے خبر دی
کہ مانسی لوئیز بیرن صاحب
کے پاس بیٹھا ہوا ہے۔ بیرن
صاحب نے آپ کی بابت پوچھا
تھا اور ہمیں حکم دیا ہوا ہے کہ
جب مس صاحبہ واپس آئیں
تو مجھے خبر دے دی۔ نوکروں سے یہ
خبر پا کر میں اپنے کمرے میں جا کر
ایک کرسی پر بیٹھی تھی کہ میرا باپ
آ گیا اور کہنے لگا۔

باپ۔ میری پیاری بیٹی بات کچھ
ایسی بن گئی ہے کہ مجھے تم سے جدا
ہونا پڑا ہے۔ مجھ سے یہ نہ پوچھو
کہ مجھے تمہیں کیوں جدا کرنا پڑا ہے
مگر یہ بڑی ضروری بات ہے اور
شاید مجھے تم سے ایک ہفتہ یا دو
ہفتہ یا ایک مہینہ جدا ہونا پڑے
میں نے پوچھا کہ پیارے باپ
مجھے کہاں جانا پڑتا ہے۔

باپ۔ قلعہ لوڈین میں میری
بہن کے پاس جہاں تمہیں کوئی
نہیں دیکھے گا تمہیں رات کو سفر
کرنا ہے اور میں تمہارے ساتھ
نہیں جاؤنگا کہ کسی کو تمہارے بھاگ
جانے کا شبہ نہ پڑ جائے بلکہ نوکروں
کو بھی اس بات کا پتہ نہ ہونا چاہئے
کہ تم کہاں جانے لگی ہو۔ تمہارے
ساتھ دو آدمی ایسے جائینگے۔
جن پر مجھے اعتبار ہے۔ اور تمہاری
خادمہ گوٹ لیوڈ بھی تمہارے ساتھ
جائیگی۔

میں کہ جا ولوٹہ اسباب تیار کرتی
ہو گئی آٹھ بجے کے قریب میرا باپ
میرے کمرہ میں آیا ہم دبے قدم

سیڑھیاں اتر گئے۔ اور باغ میں
سے گذر کر ایک دروازے کیطرف
گئے جو جنگل میں کھلتا تھا۔ میرے
باپ نے دروازہ کھولا۔ دروازے
کے باہر ایک گاڑی کھڑی تھی۔ اور
دو مسلح نوجوان گھوڑوں کی باگیں
پکڑے کھڑے تھے میرے باپ
نے مجھے گلے سے لگایا۔ اور میں
اور میری خادمہ گاڑی میں بیٹھ
گئیں۔

مجھے یہ خبر ہی نہ تھی کہ کیوں میرے
باپ نے مجھے فلومیریڈ سے
رخصت کردیا ہے اور نہ ہی میں نے
کوچبانوں سے جنہیں میں جانتی
ہی نہ تھی پوچھا۔ میں سو گئی اور
خدا جانے میں کتنی دیر سوئی رہی
کہ جب مجھے میری خادمہ نے جگایا
تو گاڑی کھڑی تھی اور چھ سوار
جو سر سے لیکر پاؤں تک مسلح تھے
گاڑی کو گھیرے کھڑے تھے کچھ او
نے ہتھیار رکھدیئے ہوئے تھے
اور ایک سوار جو افسر معلوم ہوتا
تھا۔ گاڑی کے پاس آکر مجھے کہنے
لگا کہ مس صاحبہ تمہیں کوئی تکلیف
نہ ہوگی چپ چاپ میرے ساتھ چلی
چلو۔ میں نے پوچھا کہ تم مجھے کہاں
لیجاؤ گے۔ اور اس سوار نے جواب
دیا کہ ایک ایسے محل میں جہاں تم
ملکہ بنکر رہوگی۔ میں رونے لگی۔
مگر میری خادمہ نے کہا کہ خاموش
رہو۔ ہم کسی نہ کسی طرح بھاگ آئینگی
میں نے اُس افسر کو کہا کہ ہم بیچاری
مجبور ہیں کیا کرسکتی ہیں جو تمہاری
مرضی ہے کرو۔ ایک سوار گھوڑے پر
سے اُترا اور کوچبان کی جگہ بیٹھا
اور گاڑی پہلی راہ کو چھوڑکر کسی
اور رستے پر چلنی لگی۔

یہاں ڈے اُپینا ذرا ٹھیر گئی۔

لُسی۔ مس صاحبہ بیان کئے جاؤ۔

ڈے اُپینا رہنسکی تین گھنٹوں تک
گاڑی برابر چلتی رہی بعد ازاں
ٹھہری ایک دروازہ کھولا اور
گاڑی پھر روانہ ہوئی۔ میں نے پردوں
میں سے جھانک کر دیکھا تو ہم قلعہ
کے صحن میں تھے گاڑی پھر ٹھہر گئی
اور اس سوار نے کہا کہ اترو ہم

گاڑی سے اتر پڑیں دو آدمی جن کے ہاتھوں میں بتیاں تھیں خوابگاہ میں جو ہر طرح سے آراستہ تھی سے گئے۔ ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ مس صاحبہ اس مکان کو اپنا ہی گھر سمجھو۔ ساتھ والا کمرہ آپ کی خادمہ کیلئے ہے۔ اگر آپ کو کچھ ضرورت ہو اگر سے تو دروازے کو کھٹکھٹا دیا کرنا۔ اور نوکر جو آپ کے احکام کی تعمیل کرنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے دست بستہ حاضر ہو جایا کریگا یہ کہہ کر وہ آدمی چلا گیا اور میں اور گوٹلبوڈ کچھ کہنے لگی۔ مگر میں نے اس کو اشارے سے خاموش کرا دیا کیونکہ میرے دل میں خدشہ پیدا ہوا۔ کہ کوئی سنتا نہ ہو۔ وہ آدمی باہر سے تالا لگا گیا۔ پھر ہم نے ساتھ والے کمرے کا ملاحظہ کیا۔ اسکو بھی باہر کی طرف سے تالا لگا ہوا تھا۔ گوٹلبوڈ نے مجھے کہا کہ صحن سے ہم پانچ سیڑھیاں اوپر آئی ہوئی ہیں۔ جس سے

ثابت ہوتا ہے کہ اس کمرے کی کرسی زمین سے بہت اونچی نہیں گوٹلبوڈ نے دوسرے کمرے میں جو ایک کھڑکی تھی کھولی کہ اگر ہو سکے تو موقعہ پر اس کھڑکی کے رستے بھاگ نکلیں۔ مگر جب ہم نے کھڑکی کھول کر باہر نگاہ دوڑائی تو دور تک پانی ہی پانی نظر آیا۔ اور میں نے پہچان لیا۔ کہ ہم کہاں ہیں۔ ہم قلعہ بینگی میں تھے۔ جو ڈیوک انجو کی جائے رہائش تھی۔ ہم نے تالی بند کر دی اور میں بغیر کپڑے اتارے کے بستر پر لیٹتے ہی سو گئی۔ اور گوٹلبوڈ نے میرے پاس ایک آرام کرسی پر لیٹ گئی رات کو ہمیں کوئی بھی شخص نظر نہ آیا ہوئی مگر سوائے پرندوں کے بولنے کے کوئی آواز ہمیں سنائی نہ دی۔ کیونکہ قلعے پر گہری خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دن نکل آیا۔ اور ہمیں سوائے بیرونی مدد کے بھاگ نکلنے کی کوئی امید نہ تھی

تو بجے کے قریب خادم کھانا لیکر
حاضر ہوئے اور میری خادمہ نے
ان سے کئی ایک سوال پوچھے
مگر انہوں نے کسی ایک بھی جواب
نہ دیا۔ ہم بیٹھی بیٹھی بھاگ جانیکی
تجاویز سوچتی رہیں اور جیل میں
ہمیں ایک شئے دکھائی دی جس
سے اگر ہم نہ سکیں تو بھاگ جانا
کوئی دشوار نہ تھا۔
پھر خادم حاضری کی طرح کھانا
لیکر آئے اور رکھ کر چلے گئے
جب میں نے اپنی روٹی کو نکالا
تو بیچ سے ایک رقعہ نکلا۔ جو میں
نے پڑھا۔ اس رقعہ میں لکھا تھا
کہ دوست تمہارا نگہبان ہے کل
تمہیں اسکی اور اپنے باپ کی
خبر ملے گی میں یہ رقعہ پڑھ کر بہت
خوش ہوئی اور دن انتظار میں گذر
گیا۔ رات بھی آرام سے گذر گئی۔
اور میں حاضری کی منتظر رہی کہ
شاید پھر کوئی رقعہ ملیگا۔
حسب دستور خادم حاضری لیکر حاضر
ہوا اور روز اول کی طرح روٹی میں سے

ایک رقعہ نکلا جس میں لکھا تھا۔
"کہ وہ آدمی جو تم کو یہاں سے نکال
لے جائیگا دس بجے یہاں آئیگا۔
اور وہ دوست جو آپ کا نگہبان
ہے نو بجے تمہاری تاکی کے پاس
کھڑا ہوگا اور تمہیں ایک خط
دیگا تاکہ تمہیں اعتبار آجائے
اس رقعہ کو پڑھکر جلادو"۔
میں نے اس رقعہ کو بارہا پڑھا
اور پھر جلا دیا میں بار بار کھڑکی کی
طرف جاتی تھی۔ کہ کوئی کھڑا ہوگا
مگر دیر تک کوئی نہ آیا کھانے سے
ایک گھنٹہ بعد کسی نے کھڑکی پہ
دستک دی۔ میں نے دروازہ
کھولا تو وہی آدمی جس نے تمہاری
گاڑی کو روکا تھا ایک رقعہ لئے کھڑا
تھا۔
میں نے اسکو پوچھا کہ یہ خط کس نے
بھیجا ہے اسنے جواب دیا کہ آپ
اسکو پڑھیے آپ کو آپ ہی پتہ
لگ جائیگا کہ یہ کس کا خط ہے
میں نے دوبارہ کہا کہ جب تک مجھے
کاتب کا پتہ نہ ملیگا میں اسکو ہرگز

نہ پہنچ سکی۔ مگر اس نے یہ کہہ کر کہ
آپ پڑھیئے یا نہ پڑھیئے۔ میرا یہہ
فرض تھا کہ آپ کو یہہ خط پہنچا دوں
اور خط میرے کمرے میں پھینک کر
چلا گیا۔ میں نے گوڈبوڈ کو پوچھا
کہ کیا کروں اُس نے کہا کہ آپ
ضرور اس خط کا مطالعہ کریں۔ اور
میں نے اس خط کو کھول کر پڑھا۔
یہہ کہہ کر ڈائینا نے ایک ڈسک
کھولا اور وہ خط نکال کر بسی کو
دیا۔ بسی نے دیکھتے ہی پہچان
لیا کہ ڈیبولک کا لکھا ہوا ہے
ڈائینا۔ تو اس نے مجھے دھوکہ
نہیں دیا تھا۔
بسی نے خط کے کھولنے میں ذرا
پس و پیش کیا۔ مگر ڈائینا نے کہا
کہ آپ اس خط کو پڑھیں۔ کیونکہ
آپ سے کوئی بات چھپانی مناسب
نہیں۔ بسی نے خط کھولا اور پڑھنے
لگا۔ لفافہ پر لکھا تھا۔ خوبصورت
ڈائینا کے نام۔
خط یہ ایک مغموم شاہزادہ جو
تمہارے حسن گلوسوز کا شیدا
اور دیوانہ ہے آج رات کو
دس بجے آپ کے پاس ہیں
بدسلوکی کی جو بد تہذیب نے
حضرت عشق کے ہاتھوں
تم سے کی ہے تلافی کرنے
آئیگا۔ اور بدسلوکی کی تلافی
صرف محبت ہی سے ہوسکتی ہے۔
المرقوم فرینکس۔
ڈائینا۔ یہہ خط ڈیبولک ہی کا ہے
بسی۔ افسوس میم صاحبہ دستخط
بھی ڈیبولک کا ہے۔ اور طرز تحریر
کو بھی میں پہچانتا ہوں۔
ڈائینا (آہ بھر کر) تو اتنا قصور
وار نہیں تھا۔ جتنا میں نے اُسے
خیال کیا تھا۔
بسی۔ کون شاہزادہ۔
ڈائینا۔ نہیں معلوم۔
بسی۔ میم صاحبہ آپ بیان کئے
جائیں پھر ہم ان دونوں کے چال
چلن کا اندازہ لگائیں گے۔
ڈائینا۔ اس خط کو پڑھ کر میرے
دل میں خیال پیدا ہو گیا کہ وہ
دوست کون ہے۔ جو مجھے یہاں سے

رہا کرا دیگا۔ اور میں رات کو جاگتی رہی
کہ اب کوئی آتا ہے۔ سدا ت بڑی
چاندنی تھی۔ میں اور گوڈولیوڈ
تاکی میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ ہمارے
پاس کوئی گھڑی نہ تھی۔ کہ ہمیں
وقت کا پتہ ہوتا۔ رات اچھی چلی
گئی ہوگی۔ کہ ہمیں درختوں میں
سے کچھ آدمی نکلتے ہوئے دکھائی
دیئے۔ اور گھوڑے کے ہنہنانے
کی آواز آئی۔ میں نے گوڈولیوڈ
کو کہا یا تو یہ ہمارا دوست ہے
یا شاہزادہ صاحب ہیں۔ ان آدمیوں
سے ایک آدمی ہماری طرف بڑھا
اور جب وہ نزدیک پہنچا تو میں نے
پہچان لیا کہ سالنسر ہو ہے۔ میں
ڈرنے لگی کیونکہ بجائے دوست کے
مجھے اس سالنسر ہو کے ہاتھوں
کسی اور مصیبت میں پڑنے کا
خیال آیا۔ میں تاکی سے ذرا ہٹ
گئی۔ دیوار کے پاس پہنچکر سالنسر ہو
نے کشتی کو باندھ دیا۔ اور آپ
تاکی کے پاس کھڑا ہو گیا۔ اور میرے
منہ سے اسے دیکھتے ہی ایک چیخ
سی نکل گئی۔ سالنسر ہو نے مجھے چپ
رہنے کا اشارہ کیا۔ اور کہا کہ میرا خیال تھا
کہ تمہیں میرے آنے کی امید ہوگی
میں نے کہا مجھے تمہارے آنے کی
تو کوئی امید نہ تھی مگر کسی اور کے
آنے کی امید تھی۔ سالنسر ہو نے
مجھے پوچھا کہ تمہیں اور کس کے آنے
کی امید تھی۔ اور میں نے کہا کسی
ایسے آدمی کے آنے کی جو میرے باپ
کا بھیجا ہوا ہو۔ سالنسر ہو نے
کہا کہ مجھے تمہارے باپ ہی نے
بھیجا ہے۔ اگر تمہیں یقین نہیں تو
لو یہ خط پڑھ لو۔

خط۔ میری پیاری ڈائینا۔

مسٹر ایم ڈی سالنسر ہو
ہی تمہیں اس خطرہ سے
نکال سکتا ہے۔ اسے اپنا
بڑا مہربان دوست خیال
کرو۔ یہ بات میں تمہیں سمجھا
بتاؤنگا کہ میرا دل اس
احسان کا عوض سالنسر ہو
کو کیا دینا چاہتا ہے۔

دستخط تمہارا باپ جو تمہیں اپنے آپ پر رحم کرنیکی

درخواست کرتا ہے۔

میں نے خط پڑھ کر ماانس بیو کو کہا کہ میں نے اپنے باپ کا خط پڑھ لیا ہے اور مجھے پتہ لگ گیا ہے کہ تم مجھے یہاں سے لیجاؤ گے مگر اس بات کا پتہ نہیں لگا کہ کہاں لیجاؤ گے اس نے جواب دیا کہ جہاں تمہارا آقا تمہارا انتظر ہے۔ میں نے پوچھا کہ میرا باپ کہاں ہے۔ اس نے پھر جواب دیا کہ قلعہ میں بیٹھے رہیں۔ میں نے کہا کہ تو میں اپنے باپ سے ملونگی۔ ماانس بیو نے جواب دیا کہ دو گھنٹوں کے بعد۔ میں نے پھر کہا ماانس بیو اگر تم سچ . . . .

ماانس بیو خاموش رہا کہ میری بات ختم ہولے تو مجھے جواب دوں مگر جب یہ کہہ کر میں خاموش ہو گئی۔ تو ماانس بیو نے مجھے پوچھا کہ تم میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو۔ میں گوڈیبو ڈکی طرف دیکھنے لگی اور ماانس بیو نے مجھے کہا کہ دیکھو مس صاحبہ میں آدھ گھنٹہ دیر کر کے آیا ہوں اب ساڑھے نو بجے ہیں دس بجے شاہزادہ صاحب یہاں آتا ہے۔ جلدی کرو کہ کہیں بنی بنائی بات نہ بگڑ جائے کیونکہ جب ڈیولک آگیا تو میری اپنی جان بھی معرض خطر میں ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ میرا باپ کیوں نہیں آیا ماانس بیو نے جواب دیا کہ اسکے مکان پر پہرہ بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا کہ ڈیولک کے خادم میرے باپ کی ہر ایک حرکت کو تاڑتے رہتے ہیں۔ ماانس بیو نے جواب اثبات میں دیا۔

میں۔ تو تم کس طرح۔ . . . .

ماانس بیو۔ میری اور بات ہے میں ڈیولک کا دوست ہوں

میں۔ تو جب تم اوسکے دوست ہو تو۔

ماانس بیو۔ تمہاری خاطر سے میں اسے دغا دینے لگا ہوں۔ لو اب عجلت سے کام لو۔ اگر تمہیں اعتبار نہیں تو دیکھو وہ جنگل کے اسطرف ڈیولک اور اسکے درباری آرہے ہیں۔

میں نے آنکھ اُٹھا کر دیکھا تو سب
سپاہی نظر آئے۔
مانسن یو۔ دیکھو مس صاحبہ پانچ
منٹ کے اندر وہ یہاں آجائیں گے
میں نے اُٹھنے کی کوشش کی مگر
میرے اعضاء سست ہو گئے
گونڈیوڈ نے مجھے اُٹھا کر مانسن یو
کی بغل میں دیدیا۔ مانسن یو نے
مجھے کشتی میں بٹھالیا اور گونڈیوڈ
بھی کشتی میں آبیٹھی مانسن یو
نے کشتی جلدی جلدی چلائی۔
میرا برقعہ گر گیا تھا۔ اور جب میں
نے نگاہ پھیر کر اپنے برقعہ کو پانی
پر تیرتے دیکھا تو میں نے مانسن یو
کو کہا کہ میرا برقعہ رہ گیا ہے کہیں
ڈیوک اس سے ہمارا کھوج
نہ نکال لیوے۔ مانسن یو نے
کہا کہ نہیں برقعہ کا جھیل میں گر
جانا اچھا ہے۔ کیونکہ ڈیوک
خیال کریگا کہ تم ڈوب کر مر گئی ہو
جب جھیل کے پرلے کنارے پر
پہونچے تو اس کمرہ میں جہاں میں
قید تھی بتیاں اِدھر اُدھر حرکت
کرتی ہوئی دکھائی دینے لگیں ہمارے
کانوں میں باتیں کرنے کی آواز
بھی آئی۔ ایک آدمی نے تاکی
کھولی اور جب اُس نے برقعے
کو پانی پر تیرتے دیکھا تو چلانے لگا

چودہواں باب

عہد و پیمان

جب ہم جھیل کے کنارے پر پہونچے تو
کونٹ مانسن یو کے آدمی ہمیں
دوڑ کر آ ملے۔ اور ان میں سے میں
نے دو آدمیوں کو جو میرے ساتھ
قلعہ جبیلٹ سے آئے تھے پہچان
لیا۔ ایک خادم کے ہاتھ میں دو
گھوڑے تھے جن میں سے ایک پر
جو سفید رنگ کا تھا کونٹ نے
مجھے سوار کرا دیا۔ اور دوسرے
پر آپ چڑھ بیٹھا میری خادمہ
گونڈیوڈ ایک سوار کے پیچھے
بیٹھ گئی۔ کونٹ نے میرے گھوڑے
کی باگ اپنے ہاتھ میں سنبھال لی پھر
نے اسکو کہا کہ آپ میرے گھوڑے

کی باگ چھوڑ دیں کیونکہ مجھے سواری
میں بڑا کمال حاصل ہے۔ مگر مانسبرو
نے یہ جواب دیکر کہ اس گھوڑے
کی بھاگ جانیکا اندیشہ ہے میری
بات کو ٹال دیا۔ کوئی دس منٹ
تک ہم گھوڑے دوڑاتے گئے
ہونگے کہ میری خادمہ نے مجھے
چلا چلا کر آواز دی میں نے پیچھے
مڑ کر دیکھا تو بڑے ڈیوک کو چار
سوار دوسرے رستے سے لیجا
رہے تھے۔ میں نے مانسبرو
کو پوچھا۔ کہ میری خادمہ کو
دوسرے رستے کیوں لے چلے
ہیں۔ کونٹ نے جواب دیا
کہ مجھے اندیشہ ہے کہ شاید شاہزادہ
صاحب ہمارا تعاقب کریں تو
اس طرح ان کو غلطی لگنے کا احتمال
ہے۔ کیونکہ دونوں راہوں پر
انہیں گھوڑوں کے سموں کے
نشان ملیں گے اور ممکن ہے کہ
وہ اسی رستے پر ہولیں جدھر
میرے آدمی تمہاری خادمہ کو لے
چلے ہیں۔ اور مجھے تمہاری

خادمہ پکڑی جاوے۔
اس جواب سے میری تسلی نہ ہوئی
مگر میں کیا کر سکتی تھی علاوہ بریں
وہ سڑک جس پر ہم جا رہے تھے۔
قلعہ میبیلڈ کو جاتی تھی۔ اور
اگر ہم پندرہ منٹ تک اسی طرح
گھوڑے دوڑاتے جاتے تو قلعہ
میں پہنچ جاتے۔ مگر تھوڑی دور
پر جا کر ہم ایک جگہ پر پہونچے۔
جہاں دو سڑکیں ایک دوسری
کو کاٹتی ہیں ڈیوک نے اس
سڑک کو جو قلعہ میبیلڈ کو جاتی
تھی چھوڑ دیا۔ اور دوسری سڑک
پر ہولیا میں چلانے لگی۔ اور
میں نے گھوڑے کی زین پر ہاتھ
رکھا کہ گھوڑے سے کود پڑوں
مگر مانسبرو نے جلدی اٹھا کر
مجھے اپنے آگے بٹھا لیا۔ میں
چلانے لگی مگر مانسبرو نے
میرے منہ پر ہاتھ رکھدیا اور کہنے
لگا کہ جو کچھ میں کر رہا ہوں تمہارے
اور تمہارے باپ کے فائدے کے
لئے کر رہا ہوں تم چپ چاپ بیٹھی

مکان کی طرف جھپٹے سے ٹھکر
واقعہ تھا لیجانے لگا۔ میں نے کہا
کہ اسکے کیا معنے ہیں۔ اور کونٹ
نے یہہ جواب دیا اگر تم جانتی ہو
کہ ڈیوک سے جو بادشاہ کے
برابر ہے بھاگ کر آئے ہیں۔ اگر ہم
سو لئے ہیں گئے۔ تو ڈیوک کو
ہمارا پتہ لگ جائیگا اور ہم گرفتار
ہوجائینگے۔ میں کونٹ کے ساتھ
اس مکان میں چلی گئی۔ ایک کمرہ
میں آگ جل رہی تھی اور بستر بچھا
ہوا تھا۔ کونٹ نے مجھے کہا کہ یہہ
آپکا کمرہ ہے۔ یہاں آرام کرو۔
میں دوسرے کمرہ میں ٹھیرتا ہوں۔
پھر جو شرائط تم پیش کروگی اسے
دل وجان سے منظور کرونگا۔ میں
نے کونٹ کے کمرے سے باہر نکلتے
ہی خط نکالا۔ اور پڑھنے لگی۔
ڈائینا۔ رلسی کو ایک خط پکڑا
کر صاحب وہ خط یہہ ہے اسے
بھی پڑھ لو۔
خط میری پیاری ڈائینا مجھے
امید ہے کہ تم کونٹ مانسر لو

کے ساتھ اپنی فرار ہو نکلی
ہوگی اور مانسر نے تجھے نہیں
بتا دیا ہوگا کہ شاہزادہ تم پہ
عاشق ہو گیا ہے اور اپنی تخت
کو بستر سے پکڑ کر قلعہ میں
لے گیا تھا۔ میری جان اگر
تمہاری یہہ مرضی ہوئی۔ تو
میں مرجاؤنگا۔ شاہزادے
کے ہاتھوں سے تمہیں فقط
مانسر لو ہی بچا سکتا ہے
اگر تم اسکے ساتھ شادی کرلو
تو پھر تمہیں کوئی فکر نہیں ہوگا
کیونکہ کونٹ تمہیں شاہزادے
کے ظلم سے بچائیگا۔ میرے
خیال میں یہہ شادی بہت
جلد ہونی چاہیئے۔ اگر تم اس
بات پر راضی ہو تو میری طرف
سے اجازت ہے
راقم تمہارا باپ بیرن ڈی [illegible]
لسی۔ اگر یہہ خط تمہارے باپ کا لکھا
ہوا ہو تو . . . .
ڈائینا۔ اس میں تو کچھ شک نہیں
کہ یہہ میرے باپ ہی کا لکھا ہوا ہے

فیصلہ کرنے سے پہلے میں نے اس
خط کو تین دفعہ پڑھا۔ جب مانس لو
اندر آیا تو خط میرے ہاتھ میں پکڑا
ہوا تھا اور اس نے مجھ سے پوچھا
کہ تم نے اس کو پڑھ لیا ہے۔ میں
نے اثبات میں جواب دیا۔ پھر
اس نے مجھ سے پوچھا۔ کہ اب بھی
تمہارے دل میں کوئی شک ہے
میں نے جواب دیا کہ مجھے کچھ یقین
ہو گیا ہے۔ اور اُمید ہے کہ میں
اپنے باپ کی ہدایت پر عمل کرونگی
تم اپنی تجاویز پیش کرو۔ اُسنے
کہا کہ میں تم کو پیرس میں لے جاؤنگا
کیونکہ اس سے اچھی اور جگہ کسی
کے چھپ رہنے کی نہیں ہے۔ میں
نے پوچھا کہ میں پھر اپنے باپ کو کب
ملونگی۔ مانس لو نے جواب دیا
کہ جب کوئی خطرہ نہیں رہیگا تو
تمہارا باپ تمہیں ملنے آئیگا۔ میں
نے کہا کہ میں تین شرطوں پر اس
بات کو منظور کرتی ہوں۔ اول یہ
کہ گوڈ بوڈ میرے پاس آ جائے۔
دوسری یہ ہے کہ میں اور گوڈ بوڈ

اکیلی پیرس کو جائیں۔ اور تیسری
یہ ہے کہ جب تک مجھے آپ شادی
کرنیکی ضرورت محسوس نہ ہو شادی
نہ ہوگی۔ اگر آپ نے جلدی سے کام
لیا تو یہ شادی پھر بھی میرے باپ
کی غیر حاضری میں نہیں ہو سکیگی۔
مانس لو نے ان شرائط کو منظور
کر لیا اور اُسنے مجھے کہا کہ آپ کو
رات کے وقت سفر کرنا پڑیگا
اور جہاں جہاں میں مناسب خیال
کرونگا آپ کو دوران سفر میں قیام
کرنے پڑینگے۔ اور شاہزادہ صاحب
کی نظروں سے غائب رہنے کے
لئے جو ہدایات تم کو دونگا تمہیں
ان پر عمل کرنا پڑیگا۔ اور پیرس
میں تمہیں اس مکان میں رہنا
پڑیگا جو میں آپ کیلئے تجویز
کرونگا۔ خواہ وہ گھر کیسا ہی سادہ
اور کسی ویران گلی میں کیوں نہ ہو
میں نے جواب دیا کہ یہ تو میری مرضی
ہے۔ کہ میں گمنام جگہ میں رہوں۔
کونٹ نے میری شرائط منظور کر لیں
اور میں نے اُسکی پھر کونٹ کہے

سے باہر نکل گیا۔ اور تھوڑی دیر
کے بعد میری خادمہ گوڈولوڈا اندر
داخل ہوئی۔ گوڈولوڈ مجھے دیکھ
کر بہت خوش ہوئی۔ کیونکہ اس کا
خیال تھا کہ ہم اب ایک دوسرے سے
ہمیشہ کے لئے جدا ہو گئے ہیں۔ میں نے
گوڈولوڈ کو سب کچھ جو اس کی
غیر حاضری میں ہوا تھا بتا دیا۔ ابھی
ابھی میں نے اپنی سرگذشت ختم
نہیں کی تھی کہ کسی کے گھوڑے کے
سموں کی آواز ہمارے کانوں میں
آئی۔ میں نے تاکی میں سے دیکھا
تو مانسیور گھوڑے پر سوار واپس
جا رہا تھا۔ مانسیور نے میری دو
شرطیں پوری کر دیں اور میں بہت
خوش ہوئی۔ تمام دن ہم اس بے چینی
سے گھر میں رہے۔ شام کو ہمارا
راہنما آیا۔ اور مجھے پوچھنے لگا کہ آپ
تیار ہیں۔ میں نے جواب اثبات
میں دیا۔ اور پانچ منٹوں کے بعد
ہم روانہ ہوئے۔ میری سفید گھوڑی
دروازے پر کھڑی تھی۔ میں اس
پر سوار ہوئی اور میری خادمہ ایک

گھوڑے پر چڑھی۔ تمام رات سفر
کرنے کے بعد دن کو ہم ایک مکان
میں ٹھہرے۔ اس طرح ہم کو پیرس
پہنچنے میں سات دن لگے۔ اور
کونٹ ان سات دنوں میں ہمیں
کہیں نہ ملا۔ جب ہم پیرس میں پہنچے
رات بڑی چلی گئی تھی۔ اور دریا کو
عبور کر کے ہم ڈی لابسی میں پہنچے
ایک آدمی جو ہمارا منتظر بیٹھا تھا دوڑ
کر ہمیں آملا۔ اور راہبر نے گھوڑے
سے اتر کر مجھے اترنے میں مدد کی
مکان کا دروازہ کھلا تھا۔ اور
سیڑھیوں میں لیمپ جل رہا تھا
اس آدمی نے جب ہم سیڑھیوں
کے پاس پہنچے تو کہا۔ مس صاحبہ
لیجئے۔ اب مجھے اجازت دیجئے
کیونکہ جتنا مجھے حکم تھا میں نے کام
کر دیا ہے۔ میں نے اس کو کہا کہ
میں تمہارا شکریہ ادا کرتی ہوں لو
اگر میرے پاس کچھ نقدی ہوتی
تو میں آپ کو کچھ انعام بھی دیتی
وہ راہبر اور وہ آدمی رخصت ہو
گئے اور میں اور میری خادمہ سیڑھیاں

چڑھ کر ایک بڑے کمرے میں داخل
ہوئیں۔ اِس کمرے کی جس میں
ہم اسوقت بیٹھے ہوئے ہیں۔
دروازے کھلے ہوئے تھے۔ اور
کمرہ ہر طرح سے آراستہ تھا۔ آگ
جل رہی تھی۔ اور باورچی خانہ میں
کھانا تیار ہو رہا تھا۔ میں نے
سب کمروں کو دیکھا اور اس ساتھ
والے کمرہ میں اپنا فوٹو جو قلعہ
سینٹ پیلاجی میں تھا دیکھ کر حیران ہوئی
میرے خیال میں ماشئیر نے
میرے باپ سے یہ فوٹو مانگ
لیا ہوگا۔

دوسرے دن گرٹروڈ باہر گئی
اور پتا لائی کہ یہ مکان روسینٹ
ایلچی کے پیچھے ہے۔ ایک روز
شام کو ہم کھانا کھا رہی تھیں کہ
کسی نے دروازے پر دستک دی
اور میرا رنگ زرد ہو گیا۔ گرٹروڈ
نے کہا کہ شاید کونٹ ہو میں نے
کہا کہ اگر کونٹ ہوا تو تم صحن سے جو
کھول دینا کیونکہ اس نے اپنا
وعدہ پورا کیا ہے۔ گرٹروڈ
نے دروازہ کھولا اور کونٹ نے
آتے ہی کہا کہ کیوں مس صاحبہ
میں نے اپنا وعدہ پورا کیا ہے کہ نہیں
میں نے کہا کہ ہاں آپ نے وعدہ
پورا کیا ہے۔ اور میں آپکا شکریہ
شکریہ ادا کرتی ہوں پھر میں نے
کونٹ کو کہا کہ اندر آجاؤ اور بتلاؤ
کہ کیا خبر لائے ہو۔ کونٹ نے
پوچھا کہ کس کی خبر۔ میں نے کہا کہ
میرے باپ کی۔ کونٹ نے جواب دیا
کہ میں قلعہ سینٹ پیلاجی میں گیا ہوں
اور نہ میں صاحب کو ملا ہوں
میں نے کہا کہ اچھا ڈیوک اور
قلعہ بیلچی کی خبر دو۔ کونٹ نے
جواب دیا کہ میں قلعہ بیلچی میں گیا
تھا۔ ڈیوک کو تمہاری موت کا
شبہ ہے مگر میں نے انکو ہر طرح
سے یقین دلایا تھا۔ پھر میں نے
پوچھا کہ ڈیوک اب کہاں ہے
کونٹ نے جواب دیا کہ وہ کل ہی
پیرس آیا ہوا ہے۔ کیونکہ اس
نے چند روز رہنا ہے جہاں
اُسکے نوکروں اُسکے حکم کے مطابق

کہ ایکدن تم میری بیٹے پر راضی ہو
جاؤ گی۔ میرے دل میں چھپنے لگی
اور میں ڈر کر جانے لگی۔ پھر ا
دن اتوار تھا اور میں بھی گرجا
جانے سے کاہلی نہیں کی تھی میں
نے ایک موٹا سا پردہ منہ میں لیا
اور گرٹروڈ کو ساتھ لے کر
سینٹ کیتھرائن چرچ میں گئی
اور کسی نے ہمیں نہ دیکھا۔ دوسرے
دن کونٹ پھر مجھے ملنے آیا اور
اس نے خبر دی کہ ڈیوک نے
مجھے شکار کا سردار بنا دیا ہے۔
ایک ہفتہ گذر گیا اور اس ہفتہ میں
کونٹ مجھے دو دفعہ ملنے آیا۔ دوسرے
دن اتوار کو میں پھر گرجا میں گئی
اور میں اپنے باپ کیلئے سجدے
میں گر کر دعائیں مانگ رہی تھی
کہ میرے منہ سے پردہ اٹھ گیا۔
گرٹروڈ نے میرے بازو پر چٹکی
لی اور میں نے آنکھ اٹھا کر دیکھا۔ تو
ڈیوک بھی سجدے میں گرا ہوا
تھا اور اسکی آنکھ مجھ پر لگی ہوئی تھی
میں نے جلدی سے پردہ اپنے منہ
پر گرا لیا۔ مگر ڈیوک نے مجھے
دیکھ لیا تھا۔ اور میرا خیال ہے کہ اسکو
معلوم ہو گیا ہوگا۔ ڈائینا میں
گئی۔ ڈیوک کے پاس ایک اور
آدمی کھڑا تھا۔

بسی۔ وہ اوریلی ہوگا۔

ڈائینا۔ ہاں یہی نام مجھے گرٹروڈ
نے بعد ازاں بتایا تھا میں بیتاب
ہو کر گرجے سے رخصت ہوئی۔
ڈیوک دروازے پر کھڑا تھا اور
میں جب جاپ اپنے مکان کو دوڑا
ہوئی مجھے پتہ لگ گیا کہ ڈیوک
میرے پیچھے آ رہا ہے۔ اگر مجھے
پیرس کی گلیوں کی واقفیت تھی
میں ان کو ادھر ادھر پھر کر غلط
میں ڈال دیتی یا اگر کوئی میرا
دوست ملتا تو اس کے مکان پر
چلی جاتی۔ اور جب ڈیوک چلا
جاتا تو اپنے گھر آ جاتی۔

بسی۔ یہ بات کا شکر خدا نے مجھے
پہلے تم سے واقف کر دیا۔

ڈائینا۔ شام کو مجھے کونٹ
ملنے آیا۔ اور کہنے لگا کہ تم نے مجھے

گرجا جانے کی اجازت لی تھی میں نے
تم کو کہا تھا کہ میں تمہیں منع نہیں
کرتا۔ مگر یہ مناسب نہیں۔ آج صبح
تم سینٹ کیتھرائن گرجا میں
گئیں اور اتفاق سے ڈیبولٹ بھی
وہیں تھا۔ اس نے تمہیں پہچانا تو
نہیں مگر تمہاری صورت اس کے
دل میں کھب گئی ہے وہ تمہارے
پیچھے پیچھے آیا تھا۔ اور اس نے
تمہارا پتہ لینا چاہا۔ مگر اس کو کچھ پتہ
نہیں لگا۔ کیونکہ یہاں تمہیں کوئی
نہیں جانتا۔ میں نے کہا ڈیبولٹ
مجھے بھول جائیگا۔ مگر کونٹ نے
جواب دیا کہ جس نے تمہیں ایک
نظر دیکھ لیا ہے۔ تمہیں کبھی نہیں
بھول سکتا۔ میں نے تمہیں بھول
جانے کی بہت کوشش کی ہے مگر
تمہارا تصور میرے سامنے سے نہ
ہٹائے سے ہٹتا ہے نہ مٹائے
مٹتا ہے جب کونٹ نے یہ کہا تو
اسکی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے
اور میں ڈر کے مارے کانپنے لگی
اور کونٹ نے مجھے پوچھا کہ اب تم
کیا کرو گی میں نے کہا مناسب تو
یہہ ہے کہ یہ مکان بدل دیا جاوے
کونٹ نے کہا کہ خواہ تم کہیں چلی
جاؤ ڈیبولٹ ضرور تمہارا پتہ نکال
کر چھوڑیگا۔ مارے ڈر کے کانپنے
لگی۔ اور میں نے کہا کہ جناب آپ
مجھے ڈرا تو نہیں رہے ہیں کونٹ نے
جواب دیا کہ میں تمہیں سچ کہہ رہا
ہوں افسوس میں نے ایک تجویز
کی تھی جو مفید نہیں ثابت ہوئی
اور میں کچھ نہیں کرسکتا۔ میں گھبرا
گئی اور کونٹ نے ہنس کر کہا کہ
اچھا مس صاحبہ دیکھا جائیگا۔
یہہ رتبہ حاصل کرکے میں کچھ ایسا
ڈیبولٹ کے ماتحت نہیں رہا۔
بلکہ شاہی دربار کے تخت ہوگیا
ہوں یہہ کہکر مادلنے چلا گیا۔
اور دوسرے دن جب گرٹروڈ
باہر گئی تو ایک نوجوان آدمی نے
جو اس اتوار کو جب ڈیبولٹ نے
گرجا میں دیکھا تھا اسکے پاس
کھڑا تھا گرٹروڈ سے کچھ پوچھا
گرٹروڈ نے کچھ جواب نہ دیا جب

یہہ خبر سنکر اور بھی ڈر گئی اور میں نے
دل میں خیال کیا کہ شائید مانسیو
نہ آئے۔ اور ڈیولک اسکی غیر حاضری
میں مکان پر حملہ کر کے میری آبرو
لیوے۔ میں نے مانسیو کو بلا بھیجا
اور اسکو گوڈبوڈ کے ایک آدمی
سے ملنے کا قصہ سنا دیا۔ کونٹ نے
کہا کہ وہ آدمی پہلی تھا۔ اور یہ بتاؤ کہ
گوڈبوڈ نے اسے کیا کہا تھا۔
میں نے جواب دیا کہ گوڈبوڈ
خاموش رہی تھی۔ کونٹ نے کہا
کہ گوڈبوڈ نے یہہ اچھی بات
نہیں کی اسے اسکے سوالوں کے
کچھہ بناوٹی جواب دینے چاہئیں تھے
اور پھر کونٹ کہنے لگا کہ اب میں
ڈیوک کے قبضے میں ہوں۔ مگر
ایک ہفتہ یا پندرہ دن کے بعد
ڈیولک میرے قابو میں آجاویگا
میں نے کہا کہ میرے باپ کو لکھو
وہ بادشاہ کے پاؤں پڑکر منت
کریگا۔ اور امید ہے کہ بادشاہ میرے
بوڑھے باپ پر رحم کریگا۔ کونٹ
نے جواب دیا کہ اگر تمہارے باپ کو
لکھا جاوے تو چھہ دن قاصد کو
وہاں جانے میں لگینگے۔ اور
چھہ دن تمہارے باپ کو یہاں آنے
میں۔ پھر اس بات کا یقین نہیں
کہ بادشاہ اس پر رحم کرے یا نہ کرے
اگر ہمنے جلدی ڈیولک کا کچھہ
بندوبست نہ کیا تو امید ہے کہ وہ
کامیاب ہوگا۔
میں نے منت کر کے مانسیو سے
درخواست کی کہ ڈیولک کا کیا بندوبست
ہوسکتا ہے اور اس نے ہنس کر جواب
دیا کہ اگر تم مجھے دو تین گھنٹے اپنے
کمرہ میں بیٹھنے کی اجازت دو۔ تو
شائید کوئی بندوبست ہوجاوے
میں نے کونٹ کو اپنے کمرہ میں تشریف
رکھنے کی اجازت دی۔ اور وہ تین
گھنٹے یہاں بیٹھا رہا اور پھر چلا گیا۔
میں نے اور گوڈبوڈ نے تاکی
میں سے دیکھا تو دو آدمی گھر کو گلی
میں دیکھہ رہے تھے
دوسرے دن گوڈبوڈ پھر بازار
سے کچھہ لینے گئی تو وہی آدمی اسکو
ملا۔ اُسنے گوڈبوڈ سے پوچھا کہ

تم کون ہو- اور گوٹڑبوڈھے نے
یہ جواب دیا کہ میں وکیل کی بیوی
ہوں- جو یہاں آیا تھا- اور مرگیا
اس آدمی نے گوٹڑبوڈ سے پوچھا
کہ تم نے کبھی میرے خاندان کی
بھی خدمت کی ہے- گوٹڑبوڈ
نے جواب دیا کہ میں نے میرا یہ
نام آج تمہارے منہ سے سنا ہے
پھر اُس آدمی نے گوٹڑبوڈ کو پوچھا
کہ مجھے ڈیوک اجنو نے بھیجا
ہے- ڈیوک صاحب نے ایکدن
جسمن عورت کو دیکھا تھا- اور آپ
اس پر عاشق ہو گئے ہیں-
پھر ہمیں پیغام آنے لگے کہ بڑھیا
کو تو میرا پتہ دینے کے اور مجھے
ڈیوک سے ملنے کے-

مانسرلیو ہر شام کو آتا تھا-
اور آدھی رات تک یہاں بیٹھا
رہتا تھا- اتوار کی شام کو وہ آیا
تو اُس کا رنگ زرد ہوا ہوا تھا
اور بڑا گھبرایا ہوا تھا کونٹ نے
اس شام آتے ہی کہا تمہیں منگل
یا بدھ کو ڈیوک سے ملنا پڑیگا
میں نے پوچھا کہ کیوں- کونٹ نے
جواب دیا کہ ڈیوک نے ارادہ
کر لیا ہے کہ اس مکان میں گھس
آئیگا اندنوں بادشاہ سے اس کا
بڑا سلوک ہے اور ہم اس کا کچھ بندوبست
نہیں کر سکتے میں نے پوچھا کہ کسی طرح سے
میں بچ سکتی ہوں- کونٹ نے کہا
کہ دن بدن میری امید تو دوبالا
ہو رہی تھی مگر افسوس ہے کہ کل مجھے
اسپانت کے لئے جان روڈیبا
جانا پڑیگا- میں نے پوچھا کہ اگر
ناکامیابی ہوئی تو کیا ہوگا- کونٹ
نے جواب دیا تم جانتی ہو میں ایک
معمولی آدمی ہوں اور جب مجھے
تمہاری مدد کرنے کا کوئی خیال
نہیں تو میں ایک شہزادے کے
برخلاف کیا کر سکتا ہوں- میں رونے
لگی اور کونٹ نے کہا کہ تمہیں مجھ
ملامت کرنے کی تو کچھ ضرورت نہیں
میں نے کہا کہ ہاں- پھر کونٹ نے
یہ کہا کہ دیکھو میں نے تم سے اچھا
سلوک کیا ہے ہر طرح سے تمہاری مدد
اور عزت کی ہے- اور اب تم میری

نہیں ہونا چاہتی - اور ڈیوک
کی یار بنوں گی۔ میں نے کہا کہ میں
ڈیوک سے ناجائز تعلق پیدا
کرنے کی نسبت تمہاری بیوی بننے
کو پسند کرتی ہوں۔
مانسر یو چلا گیا اور دوسرے دن
جب گوڈیوڈ حسب معمول پھر باہر
گئی تو اس کو وہ آدمی ملا ہم اس کے
نہ آنے سے اور بھی ڈر گئیں رات
آگئی اور ہم دونوں ڈر ڈر جانے لگیں
گیارہ بجے تک کوئی بات وقوع میں
نہ آئی۔ بعد ازاں پانچ آدمی دو سینٹ
انٹنی سے نکلے اور ہوٹل ڈس
اڈنیل کے پاس چھپ رہے ہم ڈر ڈر
جانے لگیں کیونکہ ہمارے دل میں
خدشہ پیدا ہوا کہ شاید یہ آدمی
ہمارے مکان پر حملہ کرنے کو آئے
ہیں۔ پندرہ منٹ تک وہ پانچ
آدمی بالکل خاموش رہے۔ بعدہ
دو آدمی اور آئے سو اور گوڈیوڈ
نے ڈربلی کو پہچان لیا اور مجھے
کہنے لگی کہ آج خیر نہیں۔ کیونکہ ممکن
ہے کہ یہ دونوں دروازہ توڑ کر اندر
آجائیں اور وہ پانچ ان کے مددگار
ہوں۔ میں نے کہا کہ شاید محلے
والے ہماری مدد کریں گے مگر گوڈیوڈ
نے یہ جواب دیکر کہ محلے والے
جانتے ہی نہیں تو ہماری مدد کیونکر
کریں گے۔ مجھے اور بھی ڈرا دیا میں
نے کہا افسوس سوائے انسر یو
کے کوئی ہمارا مددگار نہیں۔ گوڈیوڈ
نے مجھے ملامت کی کہ پھر تم اس
کے ساتھ نکاح کیوں نہیں کر لیتی
ہو اور میں نے جواب میں آہ سرد بھری

سولہواں باب

شادی

وہ آدمی تالے کے پاس آئے۔
ہم نے تالی کھولکر پوچھا تو ان سے لیڈ
نے اپنے ساتھی کو پوچھا کہ تمہیں
اس بات کا یقین ہے کہ یہی گھر ہے
اس نے جواب دیا کہ ہاں جنٹلمین سینٹ
پال کے گرجے سے یہ پانچواں
گھر ہے میں گن گیا تھا۔ پھر اس نے
پوچھا کہ تمہیں اس چابی کا بھی یقین
ہے پہلے نے پھر جواب دیا کہ ہاں

جناب آپ کے پاس جو سنہری چابی
ہے وہ لگ جائیگی۔ پھر ایک نے
چابی لگائی ہی تھی کہ میں نے گھبرا کر ٹڈبوڈ
کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسنے بھی کسی
کے حملہ کرنے کی آواز سنائی دی۔
میں نے جانا کہ خدا نے غیب سے
مدد بھیجدی ہے مگر جب حملہ آور
نزدیک پہنچے تو ڈبوک نے اپنا
نام بتا دیا۔ اور حملہ آور معافی مانگ
کر چلے گئے۔ ڈبوک بھی انکے
بعد چلا گیا اور ہمیں ذرا تسلی ہوئی
تھوڑی دیر کے بعد ایک سوار ادھر
سے گذرا اور ان پانچوں نے جو
گھات میں تھے اس پر حملہ کر دیا باقی
کا حال تمہیں یاد ہی ہو گا کیونکہ
وہ سوار تم ہی تھے۔
لبی۔ مجھے اتنا ہی یاد ہے کہ میں
لڑ رہا تھا اور مجھے غش آ گیا تھا۔
ڈایُنا۔ ہمیں اس لڑائی کا حال
یاد ہے پہلے تمہارا گھوڑا مارا گیا
اور ہم نے خیال کیا کہ تم مارے
جاؤ گے۔ مگر تم نے اپنے حملہ آوروں
کو نزکی بہ ترکی جواب دیئے تلواریں
تم پر ٹوٹ ٹوٹ کر پڑنے لگیں اور
تم زخمی ہو گئے۔ مگر تم نے پیچھے ہٹنا
شروع کیا کہ تم ہمارے مکان کے
نزدیک پہنچ گئے۔ ہم نے دوڑ کر
دروازہ کھولنے کا ارادہ کیا مگر
تمہاری خوش قسمتی سے ڈبوک
نے دروازہ کا تالا کھولا ہوا تھا
دروازہ تمہارے دھکے سے کھل
گیا اور تم نے اندر داخل ہو کر دروازہ
بند کر لیا پھر پانچوں آدمی دروازے
کو دھکے دیکر چلے گئے۔ اور تم سیڑھیاں
کے پاس بیہوش ہو کر گر پڑے بیچ
اور گوڈبوڈ نے تمہیں اٹھا کر
ساتھ والے کمرہ میں لٹا دیا مگر ڈبوڈ
نے ایک ڈاکٹر کی بابت جو ردیری
بس میں رہتا ہے۔ کچھ سنا ہوا تھا
اور اس نے مجھے کہا کہ میں اس
ڈاکٹر کو بلا لاتی ہوں۔ میں نے
کہا کہ کہیں وہ ڈاکٹر ہمارا بھید نہ دیکھے
گوڈبوڈ نے کہا میں بڑی احتیاط
سے کام لونگی۔ اور کچھ نقدی لیکر
چلی گئی۔ اور میں تمہارے پاس ہو کر
دعائیں مانگنے لگی پیدراں منت

کے بعد گوڈلوڈ ڈاکٹر کو جس کی
آنکھوں پہ پٹی باندھی ہوئی تھی لیکر
آگئی۔

لیسی۔ ٹھیک اسوقت مجھے کچھ ہوش
آیا تھا۔ اور میں نے تمہارا فوٹو دیکھا
تھا۔

ڈائینا۔ ڈاکٹر نے تمہارے زخم پر مرہم
پٹی کی اور کہا کہ مریض کی جان خیر ہے
لیسی۔ یہ سب کچھ مجھے خواب کیطرح
یاد رہ گیا تھا۔ مگر میرا دل گواہی دیتا
تھا کہ خواب نہیں۔

ڈائینا۔ جب ڈاکٹر تمہارے زخم کو
باندھ چکا تو اس نے اپنے جیب سے
ایک چھوٹی سی شیشی نکالی اور ایک
سرخ رنگ کی دوائی کے دو چار قطرے
تمہارے منہ میں ڈال کر کہا کہ مریض
کو ابھی نیند آجائیگی۔ تم نے اب
کسی طرح کا شور نہ کرنا گوڈلوڈ نے
ڈاکٹر کی آنکھوں پہ پٹی باندھ
دی۔ اور اس کو واپس لیگئی مگر
ڈاکٹر اپنے قدم گنتا گیا۔ جس سے
ہمیں شبہ پیدا ہوا۔

لیسی۔ ہاں میم صاحبہ اس نے
قدم گنے تھے۔

ڈائینا۔ ہم ڈر گئیں اور ہم نے اپنا
مرمت کا نشان ہی مٹا دینا چاہا
گوڈلوڈ نے میری مدد کو نہیں
اٹھالیا۔ اور ہم تجھ کو گرجا میں لے
گئے۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی نے نہ
دیکھا تھا۔

لیسی۔ میم صاحبہ میں آپکا شکریہ کیں
منہ سے ادا کروں۔

اسوقت گھڑیالی نے دو بجائے
اور ڈائینا کہنے لگی کہ لیو دو بج
گئے ہیں اور تم ابھی یہیں ہو۔

لیسی۔ میم صاحبہ کچھ پرواہ نہیں
مجھے ابھی رخصت نہ کرو۔ فرض
کرو کہ تمہیں ایک بھائی مل گیا
ہے۔ اور اس بھائی کو بتاؤ کہ تمہاری
کیا خدمت کرے۔

ڈائینا۔ افسوس اب کچھ نہیں ہو سکتا
لیسی۔ اچھا یہ تو بتاؤ دوسرے
دن کیا ہوا۔

دوسرے دن جب گوڈلوڈ
حسب معمول باہر گئی تو اسے آڈیلی
ملا۔ آڈیلی نے رات کا کچھ ذکر

نہ کیا مگر یہ کہا کہ اپنی مالکہ سے کہدو
کہ ڈبولٹ صاحب کی ملاقات
سے پرہیز کرنا اچھا نہیں۔ گو گوٹرلوڈ
نے کچھ رضامندی ظاہر کی اور کہا
کہ بدھ کے دن تک یعنی آج تک کے
ہیں سوچ لیجئے دو۔ آرپلی نے
اقرار کیا کہ ڈبولٹ صاحب بدھ
دن تک صبر کرینگے۔ شام کو پیٹرو
آیا اور ہم نے اسکو سوائے تمہارے
معاملہ کے اور سب کچھ بتا دیا۔
کونٹ نے یہ کہا یہ سب کچھ تو میں
سن چکا ہوں اچھا ڈبولٹ کے
پاس ایک ایسی چابی ہے جس سے
کہا کہ ہم تالا بدل سکتے ہیں۔
کونٹ۔ تو وہ اور چابی بنے سکتا ہے
میں ہم بلیاں لگا سکتے ہیں۔
کونٹ۔ وہ اپنے ساتھ دس آدمی
لا سکتا ہے اور دروازہ کو توڑ سکتا ہے
پھر میں نے پوچھا کہ آپکو اپنے ارادے
میں ناکامیابی ہوئی ہے۔ کونٹ
نے جواب دیا کہ ہاں میں مایوس ہو
اور میں نے کونٹ کی منت کی کہ ڈبولٹ
نے بدھ تک صبر کرنیکا اقرار کیا ہے

تم منگل تک اسباب کو ملتوی رکھو
کونٹ نے کہا کہ اچھا منگل کی شام کو
میں آؤنگا۔ یہہ کہہ کر کونٹ چلا گیا
اور ہوٹل ڈس لوزنل کے پاس
جا کر کھڑا ہو رہا کہ رات میری
نگہبانی کرے۔
منگل کی شام کو گوٹرلوڈ نے
تاکی میں سے دیکھا۔ تو چلا کر کہنے
لگی۔ کہ چار آدمی آ رہے ہیں۔ لو
وہ آ گئے ہیں۔ انہوں نے دروازہ
کھول لیا ہے۔ اور اندر داخل ہو گئے
ہیں۔ میں گھبرا گئی۔ اور میں نے اپنا
خنجر اٹھا لیا کہ ادھر ڈبولٹ سامنے
آئے تو ادھر اپنا گلا کاٹ کر الگ
رکھدوں۔ مگر پھر گوٹرلوڈ نے
غور سے دیکھا اور کہنے لگی ڈبولٹ
نہیں کونٹ ہے۔
کونٹ کے ساتھ تین آدمی اور
تھے ایک پادری تھا اور دو گواہ
تھے۔ کونٹ نے آتے ہی مجھے کہا
کہ لو اب ہمارا نکاح پڑھا جانے کا
وقت آ گیا ہے۔ میں نے کہا کہ
حسب وعدہ تو ہماری شادی میرے

باپ کے سامنے ہونی چاہیئے۔ کونٹ
نے کہا وہ وعدہ تو مجھے یاد ہے مگر
ضرورت کا لحاظ بھی مدنظر رکھنا چاہیئے
میں نے کہا کہ اچھا پادری ہمارا
عقد باندھ دیوے جب تک میرا
باپ نہ آئیگا ہمارا النکاح برائے
نام نکاح ہوگا کونٹ جب لڑکیں
ہوگیا اور کہنے لگا کہ میں تمہیں مجبور
نہیں کرتا مگر اوپر گلی کی طرف دیکھو
جب میں نے گلی کی طرف دیکھا
تو ایک آدمی جس نے لمبا سا چوغہ
پہنا ہوا تھا کھڑا ٹکٹکی سے غور سے دیکھ
رہا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک
اور آدمی جسکے ہاتھ میں لالٹین تھی
اسے آملا۔ اور وہ دونوں باتیں
کرنے لگے۔

لُسی۔ آلبی تیری پناہ یہ کل کی بات
ہے۔

ڈائینا۔ ہاں کل رات کے نو بجے
کی۔ میں نے خیال کیا کہ ڈیوک
اور آرنلی ہیں۔ اور مالسنی بو
نے کہا کہ نواب میں جاؤں کہ پھروں
میں نے ذرا پس و پیش کیا۔

لُسی۔ آہ میں بڑا بدنصیب ہوں۔
وہ تو میں اور ڈاکٹر ریچی تھے۔
ڈائینا (چلاکر) آپ تھے۔
لُسی۔ ہاں میں ہی تھا۔ میں جس نے
کہ اپنے خواب کی تحقیقات کرنیکا
ارادہ کیا تھا۔ آہ میں بڑا بدقسمت
ہوں۔ اب تم اوسکی زوجہ ہو۔
ڈائینا کل سے۔
پھر دونوں تھوڑی دیر تک خاموش
رہے۔
ڈائینا۔ تو آپ یہاں کیا کرنے آئے
تھے اور کیونکر آئے تھے۔
لُسی نے جواب میں صرف چابی
دکھائی۔
ڈائینا۔ یہ چابی تم نے کہاں سے لی تھی
لُسی۔ کیا تو کو بوڑھے ڈیوک
کو آج رات یہاں آنے کی اجازت
نہیں دی تھی۔ اس نے مالسنی بو کو
یہاں دیکھا تھا۔ اور مجھے بھی۔ اسلئے
مجھے اس کام پر روانہ کیا تھا۔
ڈائینا۔ اور تم نے یہ خدمت
کرنیکا وعدہ کیا تھا۔
لُسی۔ میرا مطلب صرف نہیں ملنے

کا نتھا کہ تم مجھے اپنی زندگی میں
ایک ہی وقت سب سے بڑی خوشی
اور سب سے بڑا غم حاصل کرنے کیلئے
ملامت کرو گی۔
ڈائینا۔ ہاں اچھا ہو کہ تم مجھے بھول
جاؤ اور پھر مجھے ملنے کیلئے کبھی نہ آؤ
لُسی۔ نہیں میم صاحبہ خدا نے مجھے
تم کو تمام مصیبتوں سے رہا کرنے کے
لئے تمہارے پاس پہونچا دیا ہے
میں اپنی زندگی تمہاری خدمت
میں دیدیتا ہوں۔ کیا تمہیں اپنے
باپ کا پتہ لگتا ہے۔
ڈائینا۔ ہاں۔ کیونکہ مجھے کچھ پتہ
نہیں کہ اس کا کیا حال ہوا ہے۔
لُسی۔ اس کام کا میں ذمہ اُٹھاتا
ہوں۔ کیونکہ اب میری زندگی تمہارے
حوالے ہے۔
ڈائینا۔ مگر یہہ چابی۔
لُسی۔ یہہ چابی میں تم کو دیتا ہوں
مگر یہہ یاد رکھو کہ تمہیں مجھ پہ اس سے
بھی کہیں زیادہ اعتبار کرنا چاہیئے
جتنا کہ ایک بہن بھائی پر کر سکتی ہے
ڈائینا۔ بہادر لُسی مجھے تم پر اعتبار
ہے۔ یہہ کہہ کر ڈائینا نے چابی
لُسی کو واپس دیدی۔
لُسی۔ بس میم صاحبہ ہم چند دن
کے بعد ایک دوسرے کو ملیں گے
یہہ کہہ کر لُسی ڈائینا کو سلام کر کے
رخصت ہوا۔ اور ڈائینا کے آنسو
نکل آئے۔

ستارہواں باب

ہنری سوم پیرس سے فان
ٹن بلو تک سفر کرتا ہے

سورج نے جوان زعفرانی رنگ
جیسا کہ ہم نے گذشتہ بابوں میں ذکر کیا
ہے وقوعہ میں آنے کے پانچ گھنٹے
بعد طلوع ہوا۔ نئی صبح کی مدہم روشنی
سے وزدیدہ نگاہ کا کام لیکر دیکھا
کہ ہنری سوم شاہ فرانس
فان ٹن بلو کو جہاں شکار ہونا
تھا روانہ ہوا ہے۔ بہت سے شریف
جنہوں نے سمور کے کوٹ پہنے ہوئے
تھے۔ اور تیز رفتار گھوڑوں پر سوار
تھے۔ بادشاہ کی گاڑی کے پیچھے
پیچھے روانہ ہوئے۔ ان شرفا کے

پیچھے نوکروں کی ایک قطار تھی۔
اور نوکروں کے پیچھے غلاموں کا
گروہ تھا۔ شاہی گاڑی میں جو
طول میں کوئی پندرہ فٹ تھی
اور آٹھ فٹ چوڑی تھی آٹھ گھوڑے
جتے ہوئے تھے گاڑی میں ریشم
کے پھندے لگے ہوئے تھے۔ اور
بادشاہ اس کا نوکر چکیٹ اور چار
حضور کے دوست سوار تھے۔ انکے
علاوہ دو کتے بھی تھے اور خوبصورت
سفید رنگ کی چڑیوں کا ایک قفس
بھی حضور بادشاہ کے پاس پڑا تھا
کیبولس اور ماگون سنہری
لباسوں میں ملبوس تھے۔ جو
بادشاہ کے دوست ہونیکا نشان
تھا اور چکیٹ درباریوں کی نقلیں
کرکے بادشاہ کو خوش کر رہا تھا۔
جب گاڑی صابوٹ کے نزدیک
پہنچی چکیٹ گاڑی سے کود پڑا۔
اور ایک مکان کے سامنے سجدہ
میں گر گیا۔

بادشاہ۔ ارے کمبخت یہ کیا۔ اگر تم
نے سجدہ ہی کرنا تھا تو گلی میں کسی
کے آگے کرتے اس مکان کے سامنے
رکوع میں جانے کے کیا معنے ہیں۔
مگر چکیٹ سجدہ میں گر کر آپ ہی آپ
کہنے لگا۔

چکیٹ۔ الہی۔ بار خدایا میں نے اس
گھر کو پہچان لیا ہے۔ میں ہمیشہ اسکو
یاد رکھونگا۔ میں نے کبھی ڈیوک
ڈی آنی اور اُسکے کارندے نکلس
ڈیوڈ سے اپنا بدلہ لینے کیلئے دعا نہیں
مانگی میں بڑا صابر ہوں مگر صبر کرونگا
اگرچہ میرا قرضہ چھ سال سے بڑھ
رہا ہے اور سات سال کے بعد
سود اصل سے دگنا ہو جائیگا۔
پھر ایک سال تک میں اور صبر
کرونگا تاکہ ان پچاس کوڑوں کے
عوض میں جو مجھے اس گھر میں ایک
شاہزادے کے حکم سے لگائے
گئے تھے۔ اور جن سے میرا خون
نکل آیا تھا میں اسکو سو لگاؤں
اور اس کا دگنا خون نکلے۔ آمین۔

بادشاہ۔ آمین ثم آمین۔

چکیٹ۔ دعا مانگ کر گاڑی میں
بیٹھا اور سب اُسکی طرف حیرت سے

دیکھنے لگے۔

بادشاہ۔ کیوں جکٹ این چہ معنے دارد۔

جکٹ۔ حضور اسکے یہ معنی ہیں۔ کہ جکٹ کا مزاج لومڑی کا سا ہے۔ کہ وہ اس پتھر کو جہاں اس کا خون گرتا ہے چاٹتا ہے۔ جب تک کہ اس پتھر پر اپنے دشمن کا سر مار کر توڑ نہ لیوے

بادشاہ۔ ارے نالائق مفصل بیان کرو۔

جکٹ۔ جناب اس گھر میں ایک مہ جبین لڑکی رہتی تھی۔ جس کا میں عاشق تھا۔ ایک شام کو جب میں اس معشوقہ کو ملنے گیا تو ایک شاہزادے نے جسکو اس لڑکی سے عشق تھا۔ مجھے پکڑ لیا اور دسے مارا حتی کہ میں تا کہ میں سسکو دنے پر مجبور ہوا۔ اور چونکہ میں بڑی مشکل سے بچا تھا۔ اس لئے جب میں اس گھر کے پاس سے گذرتا ہوں تو سجدہ میں گر کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتا ہوں۔

بادشاہ۔ آہ غریب جکٹ تو تم خوب بچے تھے۔

جکٹ۔ ہاں جناب۔ مگر اتنا نہیں جتنی کہ میری آرزو تھی۔

بادشاہ۔ کیوں تمہارا مطلب اپنے گناہوں کیلئے توبہ کرنیکا تھا۔

جکٹ۔ نہیں اپنے گناہوں کیلئے تو نہیں۔

ڈیوک ہی آنی کے قصوروں کیلئے۔

بادشاہ۔ میں سمجھ گیا ہوں تمہارا مطلب سیڈ کو......

جکٹ۔ نہیں حضور سیڈ کو نہیں سیڈ بڑا بہادر جرنیل ہے۔ بلا کا جنگجو ہے۔ اور آپ کا بڑا بھائی ہے جس کو فرانس کا بادشاہ ہونے کی آرزو ہے۔ تم اپنے گناہوں کی تلافی کروا دیں......

بادشاہ نے اپنے گناہ در چچا زادے بھائی کا اور ذکر نہ کرنا چاہا اور خاموش ہو گیا۔ تین بجے کے قریب شاہی گاڑی مع جلوس کے ہوٹل کو ڈی فرانس واقعہ جوسی کے سامنے پہونچی۔

جکٹ نے گاڑی میں بیٹھے بیٹھے

دیکھا کہ ہوٹل کے دروازے پر چند
ایک آدمی جو سیاہ کوٹ پہنے ہوئے
تھے کھڑے ہیں۔ اور ان کے عین
درمیان میں ایک چھوٹے کا نوجوان
کھڑا ہے جس نے اپنی ٹوپی کچھ ایسا
نیچے پہنی ہوئی ہے کہ چہرہ صاف
دکھائی نہیں دیتا۔ شاہی سوار
کو دیکھتے ہی یہ آدمی دوڑ کر ہوٹل
کے اندر چلے گئے۔ جکٹ بھی گاڑی
سے اتر آیا اور نوکر کو گھوڑا اور بگھی کے
کا حکم دیکر ہوٹل میں داخل ہوا۔
جکٹ نے تاکی ہیں سے اس کمرہ
کو جہاں یہ آدمی بیٹھے تھے تاڑ لیا
اور اب اسکے ساتھ والے کمرہ میں
بیٹھ کر ساغر پر ساغر خالی کرنے لگا
جکٹ نے دروازہ کھول دیا اور
ساتھ والے کمرہ میں جو باتیں ہو رہی
تھیں اسکو صاف سنائی دینے لگیں
چھوٹے قد کا آدمی۔ میرے
دوستو شاہی سواری چلی گئی ہے اب
ہمیں کوئی عذر نہیں۔ مگر میرے خیال
میں عجلت سے کام لینا چاہیئے۔
ایک زرد رو آدمی۔ (جسکی آواز
سنکر اور پہچان کر-
جکٹ کانپ اٹھا) ہاں جناب ہمیں
جلدی کرنی چاہیئے-
جکٹ (آپ ہی آپ) آہ! یہہ تو
ایم نکلسن ہے اگر اب کے میں نے
انکو بچکر نکلجانے دیا تو میری بیوقوفی
ہوگی-
جب جکٹ اپنے دل ہی دل میں یہہ
کہہ رہا تھا اس چھوٹے قد کے آدمی
نے باہر نکلکر مالک ہوٹل کا حساب
بیباق کیا اور اپنے ساتھیوں سمیت
پیرس کو روانہ ہوا جکٹ بھی انکے
پیچھے پیچھے ہولیا۔ وہ سب سینٹ
پورٹ انٹنی کے رستے سے شہر
میں داخل ہوئے اور ہوٹل گائیڈ
میں چلے گئے۔ جکٹ ایک گھنٹہ
تک باہر کھڑا انکا انتظار کرتا رہا
ایک گھنٹہ کے بعد یہہ ساتوں
پادریوں کے سے کپڑے پہنکر
اپنے ہاتھوں میں پاک کتابیں
لیکر ہوٹل سے باہر نکل آئے۔
جکٹ (آپ ہی آپ) یہہ ہوٹل
گائیڈ بڑی عجیب جگہ ہے جہاں

بھیڑئیے ایک دفعہ اندر داخل ہوکر
بکری کے بچے بن جاتے ہیں واقعی
دال میں کچھ کالا ہے۔
چلبٹ۔ جیسا کہ وہ پہلے ان کے نقش
قدم آیا تھا ویسے ہی انکے پیچھے
پیچھے روانہ ہوا۔
یہہ ساتوں پادری پل فونٹ ڈیم
کو عبور کرکے دو سینٹ جینیو
میں داخل ہوئے۔
چلبٹ۔ (جب وہ اس گھر کے پاس
سے گذرا جہاں سجدہ میں گرا تھا۔
آپ ہی آپ) ہیں کیا ہم فان ٹلن
بلو کو جارہے ہیں۔
یہہ پادری سینٹ جینیو کے
گرجا کے دروازہ پر جہاں ایک
اور پادری کھڑا تھا پہنچکر ٹھہر گئے
اس پادری نے سب کے ہاتھوں
کو غور سے دیکھا اور پھر سب کو گرجا
میں داخل ہونے کی اجازت دی
چلبٹ (آپ ہی آپ) معلوم ہوتا ہے
کہ آج گرجا میں داخل ہونے کیلئے
صاف ہاتھوں کی ضرورت ہے
چلبٹ چپ چاپ سڑک پر کھڑا رہا
اور پادری گلی کوچوں سے نکلکر جوق
در جوق آنے لگے۔
چلبٹ۔ (آپ ہی آپ) معلوم ہوتا
ہے کہ آج گرجا میں بڑا بھاری جلسہ
ہے میں نے کبھی نہیں دیکھا کیا اچھا
ہو کہ آج میں بھی دیکھوں۔
پادری آتے گئے اور اپنے ہاتھ دکھا
دکھا کر گرجا میں داخل ہوتے گئے
چلبٹ (آپ ہی آپ) مجھے بھی تو
ضرور آج گرجا میں جانا چاہیئے مگر
مجھے اس مطلب کیلئے دو چیزوں
کی ضرورت ہے۔ ایک تو کسی پادری
کی پوشاک کی۔ اور دوسرے اس
عجیب چیز کی جو پادری صاحبان
دکھا دکھا کر اندر جا رہے ہیں۔ آہ
پادری گوزن فلاٹ کاش تم
یہاں ہوتے۔
پادری برابر آتے رہے حتی کہ چلبٹ
نے خیال کیا۔ کہ آدھے پیرس گرجا میں
داخل ہو چکا ہوگا۔
چلبٹ (آپ ہی آپ) آج کچھ عجیب بات
وقوع میں آئی ہے مجھے ضرور پادری
گوزن فلات کو کوسن اینڈلسن

ہیں چلکر دیکھنا چاہیئے۔ امید ہے
کہ وہ اسوقت کھانا کھارہا ہوگا

اٹھارہواں باب

پادری گوردن فلاٹ

شام بلا کی سرد تھی اور گوردن
اینڈ انس کے لیمپ دھند کے
باعث ادھی چمک رہے تھے۔ کہ
چکٹ سرائے میں داخل ہوا اور
کھانیکے کمرہ میں جاکر اس نے سرائے دار
کو ادہر ادہر دیکھا پھر باورچیخانہ میں
گیا جہاں سرائے دار کھڑا باورچی سے
باتیں کیرہا تہا۔ چکٹ کے پاؤں کی
چاپ سنکر سرائے دار نے منہ پھیرا اور
چکٹ سے یوں مخاطب ہوا۔
سرائے دار۔ ایلو آپ ہیں چکٹ
صاحب بندگی عرض ہے۔ آیئے
ناشتہ تیار ہے۔
چکٹ۔ آپکی مہربانی ہے۔ مگر میں اکیلا
نہیں کھایا کرتا۔
سرائے دار۔ اگر یہ ضروری بات
ہے تو میں آپ کے ساتھ شریک ہوںگا
چکٹ۔ یہ آپ کی عنایت ہے۔ اگرچہ
آپ بھی میرے دوست ہیں مگر
اسوقت مجھے کسی اور آدمی کی ضرورت ہے
سرائے دار۔ بہائی گوردن فلاٹ کی
چکٹ۔ ہاں سنیا اس نے کھانا کھانا
شروع کر دیا ہے۔
سرائے دار۔ نہیں ابھی تو نہیں مگر
آپکو جلدی کرنی چاہیئے۔ پانچ منٹ
کے اندر وہ کھانا کھا چکے تھا۔
چکٹ (ہاتھ ملکر) ہیں یہ کیا۔
سرائے دار۔ جناب آج جمعہ ہے
اور توبہ تائب کا آغاز ہے۔
چکٹ۔ تو پھر کیا ہوا۔
سرائے دار نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور
چکٹ آپ ہی آپ یہ کہکر کہ یہ
بڑی عجیب بات ہے۔ گوردن فلاٹ
آج پانچ منٹ کے اندر اندر کھانے
سے فارغ ہو جاتا ہے۔ ایک چھوٹے
کمرے کی طرف روانہ ہوا۔ اور دروازہ
کھولکر دیکھا تو گوردن فلاٹ بھی میز پر
ہیں کچھ سبزی رکھکر اور ایک پانی کا
گلاس بھرکر جسمیں کچھ شراب بھی ملا
ہوا تہا میز پر بیٹھا تھا۔ گوردن فلاٹ
کی عمر کوئی اڑتیس برس ہوگی۔ اس کا

قد لانبا تھا اور گردن بڑی ہی پتلی تھی
چکٹ۔ میرے دوست کیا ہو رہا ہے
گورن فلاٹ۔ جناب کھانا کھا رہا
ہوں۔
چکٹ۔ گورن فلاٹ اس سبزی
اور پنیر کو کھانا کہتے ہو۔
گورن فلاٹ آسمان کی طرف دیکھکر
بھائی توبہ تائب کا آغاز ہے۔ اور
ہم نے اپنی روحوں کو سنوارنا ہے۔
چکٹ۔ یہ جواب سنکر حیران ہو گیا
کیونکہ اوس نے گورن فلاٹ کو
بارہا اس توبہ تائب کے وقت سے پہلے
ہیں جو دیکھا ہوا تھا۔
چکٹ۔ روحوں کو سنوارنا ہے بہلا
بھائی روح کا اس گھاس پھوس سے
کیا تعلق ہے۔
گورن فلاٹ۔ بدھ اور جمعہ کو
ہمیں گوشت کھانیکی اجازت نہیں
چکٹ۔ تو حاضری کے وقت آپنے
کیا کھایا تھا۔
گورن۔ بھائی حاضری تو میں نے
کھائی ہی نہیں۔
چکٹ۔ تم کیا کرتے رہے ہو۔

گورن۔ ایک مضمون بنا تا رہا ہوں
چکٹ۔ مضمون؟ کس مطلب کیلئے
گورن۔ آج شام میں نے گرجا میں
لکچر دینا ہے۔
چکٹ۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے
گورن۔ اور مجھے گرجا جانے میں
جلدی کرنی چاہئے۔ سنکر حاضرین گھبرا گئے
چکٹ کو پادریوں کی لا تعداد جماعت
جو اس کے سامنے گرجا میں داخل ہوئی
تھی یاد آگئی اور تعجب کرنے لگا۔ کہ
گورن فلاٹ کچھ ایسا فصیح نہیں
ہے۔ تو اتنی بڑی جماعت میں کھڑا
ہو کر تقریر کیونکر کریگا۔
چکٹ۔ آپنے کس وقت تقریر
کرنی ہے۔
گورن۔ ساڑھے نو بجے۔
چکٹ۔ خوب تو ابھی نو بجنے میں
پندراں منٹ باقی ہیں۔ تم تھوڑی
دیر تک میرے ساتھ باتیں کر سکتے
ہو۔ دوست ہم نے ایک ہفتہ سے
ایک ساتھ بیٹھکر کھانا نہیں کھایا۔
گورن۔ اس میں ہمارا کچھ قصور نہیں
تم اپنے فرائض ادا کرنے کیواسطے

ہمارے بادشاہ ھنری سوم کی رفاقت
پاس رہتے ہو اور مجھے میرے فرائض
نے فرصت نہیں دی۔
چکٹ۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم ایک
دوسرے کو ملتے ہیں تو بڑی خوش
ہوتے ہیں۔
گورن۔ میں آپکو یہاں دیکھ کر
بہت خوش ہو رہا ہوں مگر افسوس ہے
کہ مجھے جلدی جانا ہے۔
چکٹ۔ آخر کھانا کھا کر تو جاؤ گے نہ
گورن فلاٹ نے نفرت سے سبزی
والی طشتری کی طرف دیکھا اور پھر پانی
کے گلاس پر ایک نگاہ ڈال کر اپنے
مونہہ پھیر لیا۔
چکٹ۔ کیوں گورن فلاٹ تمہیں
وہ کھانا یاد ہے نہ جو ہمنے مونٹ مو[illegible]
میں جبکہ بادشاہ توبہ کر رہا تھا کھایا
تھا۔ کیا عمدہ کھانا تھا اور وہ برگنڈی
کا شراب جسے خدا جانے تم کیا کہتے
ہو کیا عمدہ تھا۔
گورن فلاٹ۔ لارومانی یہ میرے
ملک کا شراب ہے۔
چکٹ۔ ہاں ہاں لارومانی تم سچ

طرح پی گئے تھے جیسا کہ بچہ دودھ
پی لیتا ہے۔
گورن۔ وہ شراب بہت عمدہ تھا مگر
اس سے اچھا بھی ہے۔
چکٹ۔ کلاڈ بروٹ اس سرائے
والہ کا نام ہے یہی ایسا ہی کہا کرتا ہے
اور ہمسایہ کہا کرتا ہے کہ میرے پاس
پچاس بوتلیں تھیں مگر۔۔۔۔۔
گورن۔ ہاں اسکے پاس پچاس
پچاس بوتلیں ہیں۔
چکٹ۔ جب یہاں اسقدر شراب
موجود ہے تو تم یہ سرخ رنگ کا پانی
کیوں پینے لگے ہو۔
یہ کہہ کر چکٹ نے گلاس اٹھا کر پانی کا
باہر پھینکدیا۔
گورن۔ میرے دوست طبیعتوں
میں بڑا فرق ہے شراب اسوقت
اچھا ہوتا ہے جب کسی نے پی کر ایک
دو جہان کی عبادت کرنی ہو اور پانی
اسوقت اچھا ہوتا ہے۔ جب
کوئی تقریر کرنی ہو۔
چکٹ۔ بیشک طبیعتوں میں بڑا
فرق ہوتا ہے کیونکہ میں نے بھی

ابھی جاکر ایک تقریر کرنی ہے اور
میں شراب کی ایک بوتل منگاکر پینے
لگا ہوں۔ کیوں بھائی گورن فلاٹ
گزک کیا ہونی چاہیئے۔
گورن۔ یہ سبزی تو کسی کام کی نہیں بات
چکٹ نے طشتری اٹھاکر سبزی بھی
باہر پھینکدی اور پھر مسٹر کلاڈ کو آواز
سنتے ہی دوڑتا ہوا آیا۔
چکٹ۔ مسٹر کلاڈ اچھی شراب کی دو
بوتلیں تو لادو۔ تم اسکی بڑی تعریف
کیا کرتے ہو۔
گورن۔ دو بوتلوں کی کیا ضرورت ہے میں
نے تو پینا ہی نہیں۔
چکٹ۔ اگر تم نے پینا ہوتا تو میں
چھ یا چار کیوں نہ منگاتا۔ دو تو میرے
اکیلے کے لئے ہیں۔
گورن۔ بیشک دو بوتلیں کافی ہیں
اگر تم شراب کے ساتھ گوشت نہیں
کھاؤگے تو اس پادری کو جو تمہارے
بستر مرگ پر تم سے گناہوں کا اقرار
کرائیگا تمہیں ملامت کرنیکا کوئی موقعہ
بھی نہ ملیگا۔
چکٹ۔ بیشک مجھے کھانا بھی نہیں
چاہیئے۔ کیونکہ جمعہ کو روزانہ تو نہیں
گوشت کھاتا ہوں۔ . . . . . .
یہ کہکر چکٹ نے نعمت خانہ
سے ایک مرغ نکال لیا۔
گورن۔ بھائی یہ کیا کرنے لگے ہو
چکٹ۔ میں یہ مچھلی لینے لگا ہوں۔
گورن۔ (چلاکر) مچھلی
چکٹ۔ یہ مرغ اٹھالو۔ اب مچھلی ہے
گورن۔ تو مچھلی کی چونچ بھی ہوا کرتی ہے
چکٹ۔ چونچ! تمہیں چونچ نظر آتی
ہے۔ یہ تو ناک ہے۔
گورن۔ اور بازو۔
چکٹ۔ نہیں یہ تو مچھلی کے پنکھ ہیں
گورن۔ تو پھر
چکٹ۔ یہ تو مچھلی کے چھلکے ہیں
تمہیں پر دکھائی دیتے ہیں۔ گورن
فلاٹ تم نشے میں چور ہو۔
گورن۔ ہم جس نے سبزی کھائی ہے
اور پانی پیا ہے شرابی ہیں
چکٹ۔ ہاں تمہاری سبزی نے تمہارا
معدہ چور ہوگیا ہے۔ اور پانی تمہارے
سر چڑھ گیا ہے۔
گورن۔ چپ! مسٹر کلاڈ ... آ رہے ہیں

وہ ابھی اس بات کا فیصلہ کئے دیتے ہیں
کلاڈ - ابھی فیصلہ ہوا جاتا ہے پہلے
مجھے بوتل تو کھول لینے دو -
کلاڈ نے بوتل کھولکر ایک ساغر جکٹ
کے ہاتھ میں دیا اور جکٹ گلاس
نیچا کرکے مونچھوں پر ہاتھ پھیرنے لگا
جکٹ - میرا حافظہ بہت خراب ہے
مجھے خیال نہیں رہا کہ وہ ھونٹ موٹو
والا شراب کیسا تھا - لو بھائی گورن
فلاٹ تم بھی دیکھو یہہ کیسا ہے -
یہہ کہہ کر جکٹ نے ایک ساغر
گورن فلاٹ کے ہاتھ میں دیا اور
پادری صاحب نے مزے لے لیکر
خالی کیا -
گورن - یہہ وہی شراب ہے مگر مجھے
کچھ پتہ نہیں لگا - گلاس ہی اچھا یا برا کر
جکٹ - میں نے تو ضرور دریافت کرنا ہے
اگر تم نے وعظ نہ کرنا ہوتا تو میں تم کو
تھوڑا سا اور دیتا -
گورن - اچھا بھائی اگر تمہاری یہی
مرضی ہے تو . . . .
جکٹ - تھوڑا گلاس بھر کر گورن
فلاٹ کے منہ میں دیا اور آپ چڑھا گئے

گورن - یہہ اس سے اچھا ہے -
جکٹ - تم میزبان کی خوشامد کرتے ہو
گورن - شرابی پہلے گلاس میں شراب
کو پہچانتا ہے - دوسرے میں اُسکی
صفات کا اندازہ لگاتا ہے - اور
تیسرا پی کر بتا سکتا ہے کہ کتنی مدت
کا ہے -
جکٹ - تو میں نے اُس شراب کی
کشید کا حال دریافت کرنا ہے
گورن - تو تھوڑا سا مجھے اور دو
میں تم کو بتا دونگا -
جکٹ نے گلاس میں کچھ شراب ڈالکر
پھر گورن فلاٹ کی نذر کیا اور آپ
گھٹ گھٹ چڑھا گئے -
گورن - سنہ ۱۵۶ کا ہے -
کلاڈ - بیشک آپ نے خوب پہچانا ہے
جکٹ - چلاکر بھائی گورن فلاٹ
وہ لوگ جو تم سے کم شراب پینے
والے تھے روم سے نکالے گئے تھے
گورن - بھائی مجھے تو کچھ ایسی
عادت ہے . . . . . .
جکٹ - نہیں صاحب آپکو تو کمال
حاصل ہے - اب کیا کرنے لگے ہو -

گورن - اپنی مجلس میں جانے لگا ہو
چکٹ - تو یہ مچھلی نہیں کھاؤ گے -
گورن فلاٹ - خوب تو تمہیں شراب
کے ساتھ گزک کا بڑا خیال رہتا ہے
کیوں مسٹر کلاڈ یہہ کیا ہے -
کلاڈ - (تھوڑی دیر خاموش رہکر)
یہہ مرغ ہے -
چکٹ (ذرا گھبرا کر) ارے مرغ ہے
کلاڈ - ہاں صاحب بہت عمدہ مرغ ہے
گورن (خوش ہوکر) کیوں صاحب
اب کہیئے -
چکٹ - تو مجھے غلطی لگی تھی - میں
اس مرغ کو کھانا چاہتا ہوں - اور
گناہ سے بچنے کیلئے آپ سے درخواست
کرتا ہوں کہ اس پر مقدس پانی چھڑک
کر اسے عیسائی کردو -
گورن - آہا یہ کیا -
چکٹ - ہاں صاحب مجھے اس گناہ سے
بچاؤ -
گورن - ایسا ہی ہوجائیگا - مگر یہاں
پانی نہیں -
چکٹ - تو جس سے سب کچھ ہو جاتا ہے
اسے شراب ہی سے بپتسمہ دیدیجئے

کیونکہ تو نہیں رہیگا مگر پھر بھی کچھ
اچھا ہو جائیگا -
یہہ کہکر چکٹ نے بوتل میں جتنا
شراب تھا گورن فلاٹ کے گلاس
میں انڈیل دیا -
گورن فلاٹ (مرغ پر کچھ شراب چھڑک
کر) میں اس کو شراب دا تونا بکیس کے
نام پر بپتسمہ دیتا ہوں -
چکٹ - اب اس نئے عیسائی کی بہہ
قدر کرو کہ مسٹر کلاڈ کو کہو اسکو خوب
مصالحہ لگا کر پکائے -
مسٹر کلاڈ نے مرغ پکانا شروع کیا -
اور چکٹ نے کہا کہ اس میں تازہ مکھن
ملاؤ اور کچھ سارڈین مچھلی بھی لاؤ -
کیونکہ آج تو یہہ کرسمس کا دن ہے - میں
پادری صاحب کو ایک عمدہ دعوت
دیا چاہتا ہوں اور جاؤ شراب کی دو
بوتلیں اور لاؤ -
مرغ کے بھننے کی خوشبو سے گورن
فلاٹ کے منہہ میں پانی بھر آیا مگر وہ
دکھاوے کے طور پر صبر اپنی کرسی سے اٹھا
چکٹ - تو آپ مجھ سے پہلے [illegible]
گورن فلاٹ - [illegible]

ہاں صاحب مجھے جانا ہی چاہیئے۔
جیکٹ - اسوقت جاکر تقریر کرنی
مناسب نہیں۔
گورن - کیوں
جیکٹ - کیونکہ بقول گیلن صاحب
خالی شراب پینا اچھا نہیں ہوتا۔
گورن - ہاں یہ تو ٹھیک ہے
جیکٹ - تو پھر . . . . .
گورن - مگر مجھے تو سب کا بڑا خیال ہے
جیکٹ - نہیں صاحب میری ہدایت
پر عمل کرو - اور تھوڑی سی مچھلی کھالو اور
کچھ اور شراب پی لو
گورن - تو ایک مچھلی اور ساغر دیدو۔
جیکٹ نے مچھلی گورن فلاٹ
کے آگے رکھدی اور بوتل بھی اسکے
سامنے دہر دی۔
گورن - میں کچھ کمزور ہو گیا ہوں۔
جیکٹ - تو تمہیں جانے سے پہلے بڑا
چست و چالاک ہو جانا چاہیئے۔ میرے
خیال میں مناسب ہے کہ تم مرغ سے
بھی کچھ حصہ لو
یہ کہکر جیکٹ نے طشتری گورن
فلاٹ کے آگے رکھدی اور پادری
صاحب نے مرغ کی ایک ٹانگ کاٹ
کر کھانی شروع کردی۔
گورن - کیا مزیدار کھانا ہے۔
جیکٹ نے دوسری ٹانگ بھی کاٹ
کر گورن فلاٹ کو دیدی اور باقیماندہ
آپ اڑانے لگا۔
جیکٹ ([illegible] بوتل کھولکر) کیا عمدہ شراب ہے۔
گورن فلاٹ - اب بس کہاں کر
سکتا تھا۔ اسکو بلا کی بھوک معلوم ہونے
لگی اور اس نے مرغ کا خاتمہ کرکے مسٹر کلاڈ
کو آواز دی اور جب مسٹر کلاڈ آیا تو
کہنے لگا کہ مجھے بڑی بھوک لگ رہی ہے
آپ نے ابھی مجھے ایک مچھلی لینے
کو کہا تھا۔
کلاڈ - ہاں صاحب۔
گورن - تو لاؤ نا پھر۔
کلاڈ - پانچ منٹ میں شے اندر لاتا ہوں
گورن (جیکٹ سے مخاطب ہوکر) آہا
مجھے بڑی بھوک لگی ہے جب مچھلی آجائیگی
تو ایک ہی لقمہ کرونگا - اور اس شراب کا
بھی ایک ہی گھونٹ کرتا ہوں (یہ کہہ
کر گورن نے بوتل کی ایک تہائی چڑھالی)
جیکٹ - تو پہلے آپ بیمار تھے۔

گوون - نہیں پہلے میں بیوقوف تھا۔ ملعون مضمون میرے سر میں گونج رہا تھا میں کئی دن اس مضمون کو سوچتا رہا ہوں۔

چکٹ - تو بڑا عمدہ مضمون ہو گا۔

گوون - جناب بڑی شاندار تقریر ہوئی تھی۔

چکٹ - جب تک مچھلی نہیں آتی مجھے اس کا کچھ حصہ سناؤ تو سہی

گوون - نہیں صاحب یہ نہیں ہو سکتا میں دسترخوان پر وعظ کروں۔

چکٹ - دربار میں ہم بڑی عمدہ تقریریں کرتے رہتے ہیں۔

گوون - کس مضمون پر

چکٹ - نیکی پر

گوون - آؤ ہمارا بادشاہ بڑا صاحب اوصاف آدمی ہے

چکٹ - میں تو نہیں جانتا کہ وہ نیک ہے ہاں میں یہ جانتا ہوں کہ مجھے دربار میں کبھی شرمندہ نہیں ہونا پڑا۔

گوون - نہیں شرمندہ۔

اسوقت مسٹر کلاڈ دو تو بلیں اور مچھلی لے کر آیا ہے

گوون (خندہ دنداں نما کرتے ہوئے) لائیے صاحب ادھر لائیے

چکٹ - ارے تم نے تو وعظ کرنا ہے

گوون (ماتھے پر ہاتھ رکھ کر) مضمون یہاں بھرا پڑا ہے۔

چکٹ - ساڑھے نو بجے۔

گوون - نہیں میں نے جھوٹ بولا تھا دس بجے۔

چکٹ - دس بجے - نو بجے تو گرجا بند ہو جاتا ہے

گوون - بند ہو جاتا ہے تو ہوا کرے میرے پاس ایک چابی ہے۔

چکٹ - چابی! اور گرجے کی۔

گوون - ہاں چابی میری جیب میں ہے

چکٹ - یہ غلط ہے میں پادریوں کے دستور سے واقف ہوں تمہارے جیسے پادری کو گرجے کی چابی کون دیتا ہے

گوون (ایک سکہ دکھا کر) یہ دیکھ لو

چکٹ - نقدی گنہگار آدمی تم دربان کو رشوت دیکر اندر جایا کرتے ہو۔ یہ نقدی کس سکے کی ہے۔

گوون - کفار کا ایک نشان جس کے دل میں سوراخ ہے۔

چلبٹ - تو یہہ نشان ہے -
گورن - جو کوئی کفار کو قتل کریگا سیدھا بہشت میں جائیگا -
چلبٹ (آپ ہی آپ) ابھی اسکو پورا سرور نہیں آیا -
یہہ کہکر چلبٹ نے ایک گلاس بھر کر گورن فلاٹ کو دیا -
گورن (گلاس خالی کرکے) اب گرجا - چلبٹ کو یاد آگیا کہ دربان پر ایک پادری کے ہاتھ دیکھتا تھا -
چلبٹ - تو اگر تم دربان کو یہہ نشان دکھا دو تو . . . .
گورن - ہاں مجھے اسوقت اندر جانے کی اجازت مل جائیگی -
چلبٹ - بغیر کسی دقت کے -
گورن - باوجود اسبات کے کہ میرے منہہ سے شراب کی بو آرہی ہے -
چلبٹ - اور تم تقریر بھی شروع کردو
گورن - ہاں میں تقریر بھی شروع کردوں - لوگ میں سوچ چکا ہوں - کیا تم سنتے ہو - بڑے لوگ جمع ہیں - کونٹ ڈیولٹ او جیلن صاحبان -
چلبٹ شاہزادے بھی -

گورن - ہاں شاہزادے بھی - میں اس اتفاق کے ممبروں کے گروہ میں بڑی عاجزی سے داخل ہوتا ہوں -
چلبٹ - میں اتفاق کے ممبر - اسکے کیا معنے ہیں -
گورن - سو وہ مجھے بھائی گورن فلاٹ کہتے ہیں - اور میں . . . . . .
یہہ کہکر پادری اٹھا اور دو قدم چلکر زمین پر گرنے لگا -
چلبٹ - شاباش - تم گرجے میں چلے گئے ہو - یہہ تم نے حاضرین کو سلام کیا ہے - اب تقریر کرو -
گورن - نہیں یہہ میرے بھائی ہیں جو مجھے بھائی گورن فلاٹ کہتے ہیں کیوں یہہ ایک کسی سازش کرنیوالے کے واسطے کیا اچھا نام اور خطاب ہے -
چلبٹ (آپ ہی آپ) سازش کرنے والا شراب کیا سچی باتیں منہہ سے نکلواتا ہے -
گورن (دیوار کے ساتھہ سہارا لیکر) لو میں شروع کرتا ہوں -
چلبٹ (گورن کو سہارا دیکر) ہاں شروع کرو -

گورن - میں شروع کرتا ہوں میرے بھائیو یہہ بہت عمدہ دن ہے میرے بھائیو یہہ ایک ہی بہت عمدہ دن ہے - ہاں یہہ بڑا ہی عمدہ دن ہے

چلکٹ ہٹ گیا اور پادری صاحب چاروں شانے چت فرش پر گر پڑے

چلکٹ (آپ ہی آپ) اب تو اس کو کوئی بارہ گھنٹوں کے بعد ہوش آئیگا میں اسکے کپڑے اتار سکتا ہوں -

چلکٹ نے پادری کا جبہ اتار کر پادری کو میز پوش میں لپیٹ دیا - اور اسکے سر پر ایک رومال دیدیا اور پادری کا جبہ بغل میں دبا کر باورچی خانہ میں گیا -

چلکٹ (سرائے دار سے) یہہ لو شراب اور کھانے کی قیمت - گورن فلاٹ کو جگانا نہ گہری نیند سو رہے ہے -

کلاڈ - نہیں صاحب مجھے کیا ضرورت ہے

سرائے سے نکلکر چلکٹ سینٹ انٹنی میں گیا - اسنے پادری کا جبہ پہن لیا اور نشان اپنے ہاتھ میں پکڑکر سوا دس بجے گرجا کے پھاٹک پر پہونچ گیا -

انیسواں باب

چلکٹ نے گرجا سے نکلنے کی نسبت داخل ہونے کو آسان پایا

چلکٹ پادری کا جبہ پہن کر کسی قدر موٹا دکھائی دینے لگا - اسنے پہلی ہی بار ہا گورن فلاٹ کے لب و لہجہ کی نقل کی ہوئی تھی - اور پادری مذکور کی طرح گفتگو کر سکتا تھا - علاوہ برین چلکٹ کی ڈاڑھی بالکل گورن فلاٹ کی ریش کی طرح تھی - اور ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ کسی آدمی کی رات کے وقت تمیز کرنے کے لیئے داڑھی اور لب و لہجہ ہی بڑے ہتھیار ہوتے ہیں -

چلکٹ نے دربان کو وہ نشان دکھا دیا اور بغیر کسی دقت کے گرجا میں داخل ہوا - اسکے بعد وہ اوسپادری کے اور چلکٹ یہہ دیکھ کر میں وقت پر آ گیا ہوں - بہت خوش ہوا - یہہ گرجا گیارہویں صدی کا بنا ہوا تھا اور اوس کا چاڑا وہ جگہ جہاں چھکر

دعا مانگنے بیٹھے۔ باقی عمارت سے کوئی
نوفٹ بلند تھا۔ چاٹر پر جانے کیلئے
دونوں پہلوؤں پر سیڑھیاں لگی
ہوئی تھیں اور ہر ایک سیڑھی کے
پاس لوہے کا ایک ایک پھاٹک
لگا ہوا تھا جو نہ جانے ہیں کھلتے
تھے۔ چاٹر میں سینٹ جینی ویو
کا بت بنا ہوا تھا۔ اور منبر کے دونو
پہلوؤں پر کلووس اور کلوٹلڈا
کی تصویریں بنی ہوئی تھیں۔

گرجا میں صرف تین لیمپ جل رہے
تھے اور اس دھندلی سی روشنی نے
نظارے کو اور بھی سنسان بنا دیا ہوا
تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک لڑکے
نے کسی پادری سے کچھ پوچھا جس
نے باآواز بلند جواب دیا۔ کہ اب
ہم ایک سو چھتیس ہیں۔

پھر زنجیروں اور جالیوں کے کھڑکنے
کی آواز آئی۔ اور جکٹ نے سمجھ لیا
کہ دروازے بند کئے گئے ہیں۔ تین
پادری مجسموں کی طرح آرام کرسیوں پر
بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ان میں سے
ایک نے کہا۔

ایک پادری۔ بھائی مانسریو
بیان کرو کہ تم صوبہ انجو سے اس جماعت
کے لئے کیا خبر لائے ہو۔

جکٹ۔ پادری کی آواز اور
مانسریو کا نام سنکر ششدر رہ گیا
اور مانسریو ایک کرسی پر بیٹھکر یوں
گویا ہوا۔

مانسریو۔ میرے بھائیو صوبہ انجو
کی اخبار تسلی بخش نہیں ہیں۔ کیونکہ
وہاں ہم صرف ہمدردی کرنے ہی میں
ناکامیاب نہیں ہوئے۔ بلکہ کارندوں
سے بھی ہمیں ناکامیابی ہوئی ہے
یہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اس صوبہ
میں ہمدردی پھیلانے کا کام بلیدن
میں پیٹرد کے سپرد کیا گیا تھا۔ اور
بلیدن صاحب اپنی لڑکی کے
مرجانے پر اس فرض کو پورا نہیں کر
سکے۔ ہم آپ پر اس بات کا کوئی
الزام بھی نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ صاحب
کو اپنی لڑکی کی موت کا بہت رنج
ہوا ہے۔

اب رہا میں۔ میں نے اس جماعت کیلئے
تین ممبر اور پیدا کئے ہیں جنکی آزمائش

کرنا الٹی کا کام ہے۔
تمام جماعت نے آفرین کہی اور جب
مالنسبری اپنی جگہ پر جا بیٹھا تو اُس نے
نے کہا کہ بھائی لاھڑی بتاؤ آپ
نے پیرس میں کیا کیا ہے
لاھڑی۔ پیارے بھائیو تم جانتے
ہو کہ میں رومن کیتھولک مذہب کا بندہ
اور حامی ہوں۔ اور میں نے اس بات
کا اُس دن کافی ثبوت دیا تھا جس
دن اس مذہب کو کامیابی اور فتح
حاصل ہوئی تھی میرے بھائیو میں
بڑے فخر سے کہتا ہوں کہ میں
ھنری گائز کا وفادار دوست تھا
اور میں نے اس کے احکام کی پوری
پوری تعمیل کی تھی۔ میں نے سینٹ
جرمن کے کفار کا پتہ لے لیا ہے
اور میں آپ لوگوں کی خدمتگذاری
کے لئے ہوٹل بلی ایٹل میں
رہونگا۔ جہاں تک مجھے پتہ لگا ہے
ہمارا مطلب عام کفار کا خون
کرانے کا نہیں بلکہ کسی کافر بادشاہ
کی بادشاہی اور حکومت سے بچنے کا
ہے۔ مگر اسوقت ہماری حالت
کیسی ہے۔ چارلس نہم جو بڑا
سرگرم آدمی تھا لاوارث مرا ہے
ھنری سوم کا بھی یہی حال ہوگا۔
اب تک ڈیوک انجو اس کے ہاں
بھی کوئی اولاد نہیں اور اس سے ہم کو
کچھ نفرت بھی ہے
وہی پادری۔ تمہارے پاس ڈیوک
پر الزام لگانے کا کیا ثبوت ہے۔
لاھڑی۔ کیونکہ وہ ہم میں شامل
نہیں ہوا۔
وہی پادری۔ جب کچھ اور ممبر بنے
ہیں تو تم کس طرح جانتے ہو کہ ڈیوک
ہم میں شامل نہیں ہوگا۔
لاھڑی۔ اچھا یہ دیکھا جائیگا
مگر اسکے بعد ایک مشہور تخت کا
وارث ہے یعنی ھنری شاہ نوار
جس کے برخلاف یہ جماعت بنی
ہوئی ہے۔ اور جس کو لوگ خیال
کرتے ہیں کہ وہ پاٹارس میں ہے
اور وہ یہاں پیرس میں ہے۔
[illegible]
[illegible]
لاھڑی۔ [illegible]

میڈم ڈی سیاؤ قتل ہوئی تھی یہاں تہا اور شاید آج بھی یہیں ہے سب کے سب۔ خدا اُس کو غارت کرے۔

لاھردی - اگر وہ کبھی ہوٹل بیلی اٹل میں آیا۔ تو میں اس کا کام تمام کر دونگا۔ مگر وہ آئیگا نہیں۔ کیونکہ لومڑ جب قفس سے ایک دفعہ نکل جاوے۔ پھر اس میں قید نہیں ہوتا بلکہ ضرور کسی دوست کے ہاں ٹھیریگا کیونکہ اُسکے یہاں بہت سے دوست ہیں۔ اوس کے دوستوں کا پتہ لینا بڑی بات ہے۔ ہماری مجلس پاک محفل ہے۔ جس پر پوپ ہر وقت رحمت بھیجتا رہتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اس کلب کو دنیا کی نظروں سے چھپانے کی کچھ ضرورت نہیں ہمیں اہل شہر کو اپنے ارادوں سے آگاہ کر دینا چاہیے۔ جو لوگ اس بات میں مدد دینے کا اقرار کرینگے وہ ہمارے دشمن ہونگے۔

پادری - مجلس بھائی لاھردی کا اس سرگرمی کیلئے شکریہ ادا کرتی ہے اور اسبات کا اقرار کرتی ہے کہ آپ کی تجویز پر غور و خوض کیجاویگی

لاھردی - جھک کر سلام کر کے اسی جگہ پر آ بیٹھا۔

جلکٹ (آپ ہی آپ) اس سے مجھے یہہ تو پتہ لگ گیا ہے کہ گائز خاندان بادشاہ کے برخلاف کچھ سازشیں کر رہا ہے۔ اور کسی دن بادشاہ کو مونہہ کی کھانی پڑیگی۔ مگر ڈیوک کا کیا حال ہوگا۔

پادری - بھائی گورن فلاٹ۔ کسی نے جواب نہ دیا۔

پادری (دوبارہ) بھائی گورن فلاٹ۔

جلکٹ (آپ ہی آپ) مجھے ضرور ممبر بنجانا چاہیے۔ کیونکہ گنتی لیگئی ہوئی ہے۔ اگر میں خاموش رہا۔ تو ان لوگوں کو شبہ پڑجائیگا۔ کہیں ایسا نہ ہو بات بگڑ جائے۔

یہہ خیال کر کے جلکٹ آگے بڑھا اور کہنے لگا۔ پیارے بھائی میں حاضر ہوں میں اپنے خیالوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

کرتے۔ اگر آپ لوگوں میں سے کسی کو
اتنی جرأت نہیں پڑتی تو میں آپکا
بھائی گورٹ [illegible] آپکے آگے
آگے [illegible] بندوق [illegible] چلونگا۔
[illegible] کے نعرے
بلند کئے۔ کیونکہ بھائی گورٹ فلاٹ
نے جیسی کہ اس نے حکٹ کے بروقت
میں اس وقت سرگرمی ظاہر کی اس سے
پہلے کبھی ایسا جوش ظاہر نہیں کیا تھا
سب پادری اٹھ بیٹھے۔ اور سب نے
اس بات پر زور دیا کہ جب دوسری
دفعہ جلسہ ہو تو بھائی گورٹ فلاٹ
کی تجویز پر عمل کیا جاوے۔ بعض پادریوں
نے حکٹ کے پاس جاکر اس سرگرمی
اور جوش کیلئے اس کو شاباش دینی
چاہی۔ مگر حکٹ نے اس خیال سے
کہ کہیں [illegible] دونوں ہاتھوں
سے اپنا منہ ڈھانپ لیا اور سجدہ میں
گر گیا۔ پادریوں نے اس بات کو عبادت
الٰہی خیال کیا [illegible] کے بعد دیگرے
[illegible] کی طرف روانہ ہو
حکٹ نے ایک [illegible] دریافت
کر لیا مگر اس کا مطلب جس کے واسطے
وہ بادشاہ سے جدا ہوا تھا۔ گم
ہو گیا۔ کیونکہ ایسی آندھی آئی اور
نکلس ٹھبوڈ نکل گئے۔ حکٹ
نے دروازے کی طرف بڑھکر دیکھا
تو پادری دربان کو کوئی اور نشان
دکھا دکھا کر باہر نکل رہے تھے۔ جو
گورٹ فلاٹ نے حکٹ کو نہیں
بتایا تھا۔

بیسواں باب

حکٹ مجبوراً گرجا میں رہا اور اس نے
بڑی خوفناک باتیں دیکھیں اور سنیں

حکٹ نے بڑھکر دیکھا تو پادری
دربان کو ایک فارڈنگ جس کے
درمیان میں خط کھینچا ہوا تھا دکھا
دکھا کر گذر رہے تھے۔ حکٹ
کے جیب میں ہزاروں فارڈنگ
تھے۔ مگر کسی پر خط نہیں کھینچا ہوا
تھا اور نہ کسی پر جیسا کہ ان سکوں
پر جو پادری دکھا دکھا کر گذر رہے
تھے ستارے کی تصویر تھی۔
اگر حکٹ اب گذرنے کا ارادہ کرتا
تو نشان کے نہ دکھانے کے باعث

ضرور تھا - کہ دربان اوس کو روک لیتا
اور اس کا راز فاش ہو جاتا - چکٹ
ستون کے سائے میں کھڑا ہو گیا -
اور سوچنے لگا کہ اب کیا کروں کسی نے
باآواز بلند پوچھا کہ کیا سب لوگ نکل
گئے ہیں - اب دروازہ بند کیا جاوے
چکٹ ایک کوٹھری میں چھپ گیا -
اور کسی نے جواب دیا کہ ہاں سب لوگ
چلے گئے ہیں -
پادری - بھائی اچھی طرح سے دیکھ لو
دربان نے ایک بتی اٹھائی اور لڑکے
کو ساتھ لیکر گرجا کا کونہ کونہ دیکھنے لگا
دربان اور لڑکا چکٹ کے پاس
سے گذر گئے - چکٹ سمٹکر بیٹھا رہا -
اور دروازے کے سوراخوں میں
سے سب کچھ دیکھتا رہا -
چکٹ (آپ ہی آپ) یہ اچھا ہوا
ہے کہ انہوں نے تالیاں نہیں
بند کیں - میں نیچے اوپر کرسیاں رکھ
کر تاکی میں سے کود جاؤنگا - پھر (آپ
ہی آپ) مگر تاکی میں سے کود کر تو
میں صحن میں ہی جا سکتا ہوں باہر
تو نہیں جا سکتا - مناسب تو یہی ہے
کہ رات اس کوٹھری میں ہی بسر کی
جاوے -
لڑکا - دربان سے - سب چراغ گل کر دو
دربان نے سب چراغ گل کر دیئے
گرجا میں اندھیرا چھا گیا - اور چاند کی
روشنی کی مدد سے جو تاکیوں میں سے
ممبر اور چاپڑ پر پڑتی تھی - چکٹ
نے دیکھا کہ وہ تینوں پادری ابھی تک
بیٹھے ہوئے ہیں - اسیوقت گھڑیال
نے بارہ بجائے -
چکٹ (آپ ہی آپ) اگر میں ڈرپوک
ہوتا تو ڈرکر مر جاتا - مگر ایسا بزدل
نہیں ہوں آہ یہ کوٹھری بڑی سرد
ہے - مگر کچھ پرواہ نہیں بھائی گونا
فلاٹ کا غصہ بھی بڑا گرم ہے -
چکٹ نے بلی لگا دی - اور آرام
سے لیٹ گیا - ابھی اوسکی آنکھ
لگی ہوئی تھی کہ گھنٹی زور سے بجی -
لیمپ روشن کیا گیا - اور چکٹ نے
آنکھیں کھولکر دیکھا تو وہ پادری
ابھی وہیں بیٹھے ہوئے تھے - چکٹ
نڈر تو تھا - مگر بھوت پریت کو
مانتا تھا - اس نے خیال کیا کہ یہ

گرجا ہے۔ یہاں ہزاروں دفن ہوئے
ہوئے ہیں اور یہہ بھوتوں کی کھیل
ہے کہ ابھی دربان اور لڑکے کا چراغ
گل کر کے گئے ہیں۔ ابھی پھر چراغ
روشن ہو گیا ہے۔ حکیٹ نے زمین
پر اس کی شکل بنائی اور اپنے منہہ
میں کوئی منتر پڑھنے لگا۔ جب منتر
پڑھنے سے لیمپ نہ بجھا۔ تو حکیٹ
سمجھہ گیا کہ پادریوں نے آپ چراغ
جلادیا ہے۔ یہہ بھوتوں کا کام نہیں
اتنے میں پہاڑ کا بڑا سا پتھر اوپر اچھلا
اور ایک پادری نیچے سے نکل آیا۔
حکیٹ کے مارے خوف کے رونگٹے
کھڑے ہوگئے اور وہ اپنے دل
ہی دل میں کہنے لگے "الٰہی تیری پناہ
یہہ کیا ہونے لگا ہے۔ یہاں تو سب
مردے قبروں سے نکل آنے لگے
ہیں۔ مگر حکیٹ کا یہہ خوف جلدی
سے دور ہو گیا۔ کیونکہ پادری نے
اس نئے پادری سے جو پتھر کے
نیچے سے نکلا تھا۔ پوچھا آپ بھائی
مانسیو ہیں۔

مانسیو۔ ہاں جناب میں ہی ہوں

پادری۔ تو دروازہ کھولو وہ بھی آجائے
مانسیو نے اپنی پتھر ہی کے پاس
والا دروازہ کھولا اور اس پادری نے
جو درمیان بیٹھا ہوا تھا اپنا سر جھکا کر
سب کو ایک نشان دکھایا۔ جس کے
ذریعہ اہل سیریس اپنے بہادر ہنری
کاؤنٹ کو پہچانا کرتے تھے۔

حکیٹ۔ آپ ہی آپ یہہ تو ہنری
کاؤنٹ ہے۔ اور دائیں ہاتھ والا لورین کا
پادری ہے۔ آہ یہہ بائیں والا جو بولا یہ
آلبی بذات خود ہے۔ خوب یہ تو تثلیث
بن گئی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ گندی
تثلیث ہے۔

اسکے بعد تیس کے قریب اور پادری
تہ خانے سے نکل آئے اور مجمع میں
آبیٹھے۔ اور ایک پادری کو مانسیو
نے ڈیوک ڈی آلبی کے دہنے
ہاتھ بٹھا دیا۔

ہنری کاؤنٹ۔ میرے پیارے دوستو
وقت بڑا قیمتی ہے۔ اس لئے میں بغیر
کوئی تمہید شروع کرنے کے اصلی مطلب
کی طرف آتا ہوں۔ آپ لوگوں نے
پہلی کمیٹی میں سن لیا ہے کہ اس جماعت

کے بعض ممبروں نے ایک شاہزادے
کے برخلاف جو تاج و تخت کا حقدار
ہے۔ کیا کچھ کہا ہے۔ اس شاہزادی
کا انصاف کرنے کا وقت آگیا ہے
آپ لوگوں کو انصاف کرنا چاہیئے کہ
کیا جو اتہام ایک پادری نے میری
مراد گوردن فلاٹ ہے تمہارے
سرداروں پر باندھے ہیں وہ ٹھیک
ہیں۔
حکنٹ۔ یہ دیکھ کر کہ گوردن فلاٹ
کا ذکر بد ہونے لگا ہے۔ اپنے دل
ہی دل میں ہنسنے لگا۔
ایم ڈی گانوز۔ (اپنے دائیں
والوں سے مخاطب کرکے) معلوم
ہوتا ہے کہ خدا کو ہماری مدد منظور ہے
(پھر اپنے دائیں والے کی طرف
اشارا کرکے) کیونکہ جب سے آپ ہم
میں شامل ہونے پر راضی ہوئے ہیں
میں دعوے سے کہتا ہوں کہ ہماری
مرادیں برآنے لگی ہیں۔ اچھا صاحب
اب آپ مہربانی کرکے ذرا اپنا سر
جھکا دیں۔ تاکہ جو وعدہ میں نے انکی
طرف سے ان بھائیوں کے ساتھ
کیا ہے پورا ہو جائے۔
جب اس پادری نے سر جھکایا تو
حکنٹ نے پہچان لیا کہ ڈیوک
انجو ہے۔ ڈیوک انجو کا چہرہ
ایسا زرد ہو رہا تھا۔ کہ سنگ مرمر
کا بنا ہوا معلوم ہوتا تھا۔
حکنٹ (آپ ہی آپ) ابھی ڈیوک
صاحب کے دل سے تخت کی
حسرت نہیں گئی۔
سب کے سب ڈیوک
انجو کی عمر دراز ہو
اسوقت ڈیوک کا رنگ زرد
ہو گیا۔
ہنری گانوز۔ جناب آپ ڈرتے
کیوں ہیں مگر جا بند ہے۔ اور آواز
دیواروں سے باہر نہیں جا سکتی۔
مانسرلو۔ پیارے بھائیو حضور ڈیوک
صاحب کچھ کہا چاہتے ہیں۔
سب کے سب۔ بہت اچھا
بڑی خوشی کی بات ہے۔
ڈیوک (بڑی دھیمی آواز میں) حضرات
مجھے اسبات کا یقین ہے کہ خداوند
کریم خود ظاہرا طور پر ہمیں معلوم ہوتا ہے

کہ دنیا داروں کی کوئی بات نہیں
سنتا - ہمیشہ بڑی نگاہوں سے
ہماری حرکات و سکنات دیکھتا
رہتا ہے - اور جب چاہتا ہے ان
بے ترتیبیوں کی اصلاح جو حضرت
انسان کے ہاتھوں ہوتی رہتی
ہیں - ایک ہی صدمہ سے کر دیتا
ہے - میں نے اگر دنیا کو نہیں تو کم
از کم فرانس کو نگاہ غور سے دیکھا
ہے - اور جہاں تک مجھے معلوم ہوا
ہے - ان لوگوں کے وجود سے جو
ظاہرا طور پر بڑے زاہد اور پارسا
معلوم ہوتے ہیں - اور دراصل بلا
کے قلاش ہیں - عیسائی مذہب
کی بنیاد اکھڑ رہی ہے - میرے
دل کو اسبات کا پتہ لگنے سے بڑا
رنج ہوا ہے - میں نے چاروں
طرف نگاہ دوڑا کر دیکھا ہے ایک
طرف تو مجھے کفار دکھائی دیتے
ہیں اور دوسری طرف جو عیسائی
مذہب کے سچے حامی ہیں - اور میں
اپنے آپ کو آپ لوگوں کی بغل میں
دے دیتا ہوں -

تحسین و آفرین کے نعروں سے گرجا
گونج اٹھا -

لورین کا پادری - ڈیوک صاحب
اب آپ لوگوں میں شامل ہو گئے ہیں
جو آپ کی طرح آزاد فیشن کے آدمی ہیں

ڈیوک - میری طرح آزاد فیشن ہے

پادری - یہ پاک بھید آپ کو کس نے
بتلایا ہے -

ڈیوک - میرے دوست مانترلو
نے جو اس مذہب کا بڑا حامی ہے

ہنری گائز - چونکہ حضور ہم میں شامل
ہو گئے ہیں - اسلئے یہ بھی بتائیں
کہ آپکا اس سازش کی بابت کیا
خیال ہے -

ڈیوک - میں کیتھلک مذہب کی
ہر طرح سے خدمت گذاری کیا چاہتا
ہوں - مگر میرا خیال ہے - کہ مذہب
کا صرف یہی فرض نہیں ہے جس
پر آپ لوگ تلے ہوئے ہیں - جب
کبھی کسی آدمی کو اسبات کا پتہ
لگ جائے کہ خدا نے اس کو کیا کچھ
دیا ہے اس پر کتنی کچھ مہربانی کی ہے
تو پھر اس کو اپنے ملک کا خیال آتا

ہے اور وہ سوچتا ہے کہ کیا مجھے کچھ بھی
اور عیش و عشرت زیب دیتی ہے
کہ نہیں۔ میں یہہ بات آپ لوگوں
سے وائسرائے کی بابت پوچھتا ہوں
اور پھر سے کہ دوبارہ سے کہتا ہوں
[illegible]
[illegible] حال
نہیں۔ مگر اس خرابی کا باعث
اختلاف رائے و خواہش ہے یہہ
ہمارے دماغ کا قصور ہے جو کہ
عیش و عشرت میں پڑ کر ہمیں سب
کچھ بھلا دیتا ہے خواہ اس خرابی
کا باعث کچھ اور ہی ہو۔ اس میں
کچھ شک نہیں کہ ہمارے ملک
میں بڑی ابتری پڑی ہوئی
ہے اور میں اس ابتری اور خرابی
کا الزام جیسے بادشاہ کے اسکے
دوستوں پر لگاتا ہوں۔ اور یہی
وجہ ہے کہ میں دل و جان سے
آپ لوگوں میں عیش و عشرت
کی بیخ کنی کرنے کے درپے
شامل ہوا ہوں۔
اس تقریر نے حاضرین پر بڑا اثر کیا
اور سب کے سب اپنی ٹوپیاں
اتار کر جنہوں نے اُنکے چہروں
کو چھپایا ہوا تھا ڈیوک کے
نزدیک ہو گئے۔
ھنری گائز۔ جناب میں آپکا اس
دلچسپ تقریر کیلئے شکریہ ادا کرتا
ہوں۔ اور آپ کو یہہ بتا دیتا ہوں
کہ اسوقت آپ کے گرد جو یہ
آدمی کھڑے ہیں۔ جو صرف اس
اصول کے جو آپ نے بیان کیا ہے
قائل ہی نہیں بلکہ آپکے ہوا خواہ
بھی ہیں
لورین۔ کا پادری جناب اگر آپ
بھی آپکے دل میں کچھ ڈر ہو تو میں
امید کرتا ہوں کہ ان لوگوں کے
جو آپکے گرد کھڑے ہیں نام ہی
سنکر آپکا خطرہ کافور ہو جاویگا۔ یہہ
ایم ڈی آنس ایم ڈی انٹراگز
ایم ڈی ریبولٹ اور ایم ڈی
لیبورٹ صاحب ہیں۔ جن کو
حضور جانتے ہیں کہ کیسے وفادار اور
دلیر ہیں۔ اور یہہ ادہر کا سیلن
بیبرن لنکن۔ ایم ایم لوڈیبا

اور لفکرن صاحب ہیں جو حضور
کے حکم سے کفا اور تخت دونوں کا بندوبست
کرنے کو تیار ہیں۔

ایم ڈی جی آئی۔ جناب بلحاظ
خاندان اور عہدہ کے اس مجلس کے
سردار ہیں۔ آپ بتائیں کہ بادشاہ
کے دشمنوں سے کیسا ضرور سے ہی
ذکر ہے کہ کیا سلوک کیا جاوے

ڈیوک۔ صاف بات یہ ہے کہ جب
کوئی زہریلا درخت پیدا ہو تو ہم اس
کو کاٹ دیں۔ بادشاہ صرف اپنے
دوستوں میں نہیں گھرا ہوا بلکہ
اسکے درباری بھی ایسے ہیں جو اس
کو تباہ کرنے کی فکر میں اور مذہب دونوں
کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

ھنری گیلاگو۔ بیشک آپ سچ فرماتے
ہیں۔

باجرف۔ یہ درباری جب بادشاہ
کو ملاقات کرنے سے روکتے ہیں
جبکہ ہمارا ہر طرح سے اسکو ملاقات
کرنے کا حق ہے

جی آئی۔ تو کفار کو ابھی رہنے دو۔
اور ان لوگوں کا کچھ بندوبست کرو
جو تجھ سے چھیڑ کرتے ہیں اور جو ہمارے
سردار ڈیوک صاحب کی عزت میں
رخنہ ڈالتے ہیں

ڈیوک کا رنگ یہ سنکر سرخ ہو گیا

جی آئی۔ تم ان بدذاتوں کی فہرست
آگے دن بادشاہ کا صبر ہنا رہا ہے بیچ
کجی کر دو اور سب کے سب ایک
کی جان لینے کا ذمہ اٹھاؤ ہم
تیس ہیں۔

انٹی وگز۔ میں نوکیولس کا ذمہ
اُٹھاتا ہوں۔

لیبورٹ۔ میں ماگرن کا۔

ربلبرک۔ میں سکابرگ کا۔

ڈیوک۔ ابھی میرا ایک ہی باقی
ہے۔ جو دوچار کا اہتمام کر دیگا۔
لیکن سب ساور ہم ......

صالنسری۔ صاحبان ذرا کی ذرا
خاموش ہو جاؤ۔ ہم سب سپاہی ہیں
مگر صاف کہنے سے نہیں ڈرتا ہے
ہم دانا ہیں مگر اس احتیاط نے ہم
کو بیوقوف بنا دیا ہوا ہے۔ صاحبان
ذرا ہمت کرو۔ ذرا جرأت سے
کام لو۔ ہمیں بادشاہ کے دوستوں

کی اتنی کمیا پڑی ہے۔ ہماری شکایت
شاہی خاندان اور خود بادشاہ کے
بارے میں ہے۔ آگے دل جھنیانو
اور رنڈیوں کے ناچ پر اندھا دھند
روپیہ خرچ کرنا جس پر تمام یورپ ہنستا
ہے۔ نہ چال چلن کی کمزوری ہے نہ
جہالت بلکہ عیاشی اور دیوانگی ہے
کیا ہمیں ایسے زمانے میں جبکہ سب
قوموں نے ترقی کا جھنڈا بلند کر لیا
ہے۔ ایک ایسے بادشاہ کی جو عیاش
ہے کاہل ہے اور بیوقوف ہے
اطاعت کرنی چاہئے۔ آہ ہم گہری
نیند سوئے ہوئے ہیں میں امید
کرتا ہوں۔ کہ آپ لوگ مجھے معاف
فرمادینگے کہ میں نے شاہزادہ صاحب
کے موقعہ پر یہہ راز رکھدیا ہے۔

ڈیوک حضرات مجھے اپنے بھائی
کی طرف سے بحیثیت وکیل کچھ
عرض کرنے کی اجازت دو۔ میرے
خیال میں یہہ اچھی بات ہے کہ
اگر میرا بھائی غلطی پر ہے تو بجائے
اسکو تخت سے اتارنے کی کوشش
کرنے کے اس کا چال چلن درست
کرنے کی کوشش کی جاوے

حکیٹ (آپ ہی آپ) زہریلے مسالہ
چھنکار رہا ہے

ھنری گارنو جناب پرنس تخلیہ کے
مدعا کا بہت تھوڑا حصہ آپ کے گوش گزار کیا ہے ہم
مذہب کو ترقی دینے کے درپے نہیں
ہیں ہمارا مطلب فرانس کے امیروں
کو اس ردی حالت سے اٹھانا ہے
ایک مدت تک اس محبت کے ہاتھوں
جسمیں آپ سے ناکامیاب رہے ہیں
اب آپ کو سب کچھ معلوم ہو گیا ہے
اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کام
میں ہماری مدد کرینگے۔ جو کچھ آپنے
سنا ہے ابھی دیباچہ ہی ہے

ڈیوک (دہشت زدہ ہوکر) آپکا
مطلب میں نے نہیں سمجھا۔

ھنری گارنو۔ جناب ہم یہاں خبر
باتیں کرنے کے لئے جمع نہیں ہوئے
بلکہ کچھ عمل کرنے کے لئے اکٹھے
ہوئے ہیں۔ آج ہمنے ایک
سردار چنا ہے۔ جو ہر طرح سے اپنے
امیروں کی عزت کرنی جانتا ہے
چونکہ قدیم زمانہ میں یہہ دستور تھا کہ

جب کسی کو اپنا بادشاہ بناتے تھے تو اُس کو کوئی عمدہ سا تحفہ دیتے تھے۔ اس لئے ہم آپ کو بھی ایک تحفہ ہی دیتے ہیں۔

یہہ کہہ کر ھنری گاٹز نے اپنے پیچھے سے کچھ اٹھاکر باواز بلند کہا۔ کہ لیجیے صاحبان یہہ تحفہ ہیں آپکے نام سے حضور شاہزادہ صاحب کی نذر کرتا ہوں۔

ڈبولٹ۔ تاج ہیں صاحبان مجھے تاج ....

سب نے۔ زندہ باد ہیں سو نکر فرانسس سوم کی عمر دراز ہو۔

ڈبولٹ خوشی اور خوف سے کانپ کر کہیں بس بہہ ناممکن ہے حضرات ابھی میرا بھائی جو ہم سبکا سردار ہے زندہ ہے۔

ھنری گاٹز ہم اسکو تخت سے اتار تے ہیں۔ اور اوسوقت کے منتظر رہتے ہیں جب کہ خدا اپنی حکمت سے تمہیں بادشاہ بنائیگا۔ اور ھنری اس جہان فانی سے بالا اپنی آئی سے اُٹھ جائیگا۔ یا اُس کا کوئی درباری زہر یا خنجر سے اُس کا کام تمام کر دیگا۔

ڈبولٹ۔ خوف زدہ ہوکر چھوٹ پیہہ ....

پادری جناب اس سوال جو ابھی آپ نے مجھ سے پوچھا تھا۔ یہی جواب ہے۔ جو ہم نے دے دیا ہے۔ ھنری سوم ہمارا بادشاہ تھا مگر ہم اُس کو ناپسند کرتے ہیں۔ اور آپکو اپنا سردار بناتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے کلیسا کی طرح مقدس سے کیونکہ یہاں سینٹ جینی وی کا بت بنا ہوا ہے۔ اور یہاں کلووس جو ہمارا پہلا عیسائی بادشاہ تھا دفن ہوا ہوا ہے ہیں جو ایک گرجا کا شاہزادہ ہوں اور کسی دن پوپ ہونگا۔ آپ کو بتاتا ہوں کہ سینٹ پوپ کی بگری سبز دیم نے بابت ثیل روانہ کیا ہوا ہے۔ جناب آپ بتائیں کہ آئندہ ھیمز کا بڑا پادری کون ہوگا۔ اور آپ اپنا سپہ سالار کس کو بنائینگے اگر ھنری آپ کو تاج نہ دیگا۔ تو وہ

شاہ صاحب نے کہا۔ اچھا اٹھ کے چراغ روشن
کرو۔ لڑکے نے چشم زدن میں ممبر
اور جا کر ممبر کے چاروں چراغ روشن کردیئے
چراغوں کے روشن ہوتے ہی ممبر
پر بیٹھے پادری کی ٹوپی اور سپہ
سالار کی تلوار پڑی نظر آئی۔ اور
بزدل بھی جوانمردی کا دم بھرنے
لگے ڈیوک ممبر پر چڑھ گیا۔ اس
نے پادری کی ٹوپی بائیں ہاتھ میں
پکڑلی اور تلوار داہنے میں۔ ٹوپی
تو پہن کے پادری کو دیدی۔ اور
تلوار ھنری کانڈ کو
ڈیوک۔ حضرات! ایم ھنری
دے آنژو نے اپنا نام لکھوا دیا۔ جو
فرانس کا ایک عالی رتبہ عاشق ہے
اس دن جب میں تخت پر بیٹھوں گا
تم سب کا حق ادا کیا جاویگا۔
چیکٹ۔ تو پھر میں تو بھی آپکی
کوٹھی ہی اپنا نام نہیں دونگا
مجھے ایسا موقعہ کہاں مل سکتا ہے
ڈیوک۔ مانسیور جیراکریل
سے ریبک اور انٹانگو میرے
کپتان ہیں۔ اور لیورٹ لفٹنٹ

اور ان تینوں کو میں کہتا ہوں
اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جائیں۔
پھر تینوں بہادر اپنی اپنی جگہوں
پر بیٹھ گئے۔ پادری اپنی پوشاک
پہن کر آگیا۔ لڑکے نے اسکے
ہاتھ میں ایک کتاب اور کراس
دیدی۔ پادری نے کراس کو کتاب
پر رکھا۔ اور ڈیوک کی طرف
کتاب بڑھا دی۔
ڈیوک۔ کتاب پر ہاتھ رکھ کر
خدا کے گھر میں کھڑا ہو کر میں اس
بات کا اقرار کرتا ہوں کہ اپنی لیگا
کو شاد رکھوں گا۔ اور پاک مذہب
کی ہمیشہ حمایت کرونگا۔
ھنری کانڈ نے ممبر کے سامنے
تلوار رکھدی پادری نے اُسپر
کچھ پڑھ کر پھونکا۔ اور پھر ڈیوک
کے ہاتھ میں دیدی۔
پادری۔ لیجئے جناب یہ تلوار
لیجئے جو میں آپ کو پاک کر کے
دشمنوں کا خون گرانے اور اپنی
ملک کی حفاظت کے لئے تم پر
فرض ہے دیتا ہوں۔ اس تلوار

کیونکہ آپکا فرض ہے کہ انصاف کریں۔ یتیموں اور بیواؤں کی مدد کریں۔ اور موجودہ خرابیوں کا انسداد کریں۔

شاہزادہ نے ڈیلبرٹ ڈیوک کاؤنٹ کو دیدی۔ پادری نے سنہری سوئی سے تیل لگا کر شاہزادے کے ہاتھ پر کراس کا نشان بنایا اور کہا کہ خدا کا بیٹا تیرا حامی و مددگار ہو۔

پھر لڑکے نے تیل ایک ریشمی رومال سے پونچھ دیا۔ دو پادری نے تاج اٹھا کر شاہزادے کے سر کے برابر اونچا کیا۔ اور آواز بلند کہنے لگا۔ خدا تجھ کو اس تاج کے ساتھ انصاف کا تاج بھی پہنائے۔ پھر تاج شاہزادے کے سر پر رکھ کر کہا میں یہ تاج باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے تمہارے سر پر رکھتا ہوں۔

سنتے ہی سب نے نعرہ بلند کر کے فرانس کی عمر دراز ہو۔

پادری۔ جناب آج سے آپ فرانس کے بادشاہ ہیں۔

ڈیوک۔ حضرات آپ لوگوں کے جو تعداد میں تین ہیں ہمیشہ نام یاد رکھونگا۔ لو اب میں جاتا ہوں خدا تمہیں کامیاب کرے۔

یہ کہہ کر شاہزادہ صاحب کے ساتھ روانہ ہوا اور باقی دو پادریوں نے ایک دوسرے کی طرف بامعنی نگاہوں سے دیکھا۔

باب اکیسواں

جلیٹ کو اصل وارث کا پتہ لگ گیا

جب ڈیوک انجو اور باقی کے پادری چلے گئے۔ گائز خاندان کے تینوں حقیقی بھائی یعنے ڈیوک گائز ڈیوک ہی آئی اور بڑا پادری گرجا کی ایک کوٹھری میں داخل ہوئے۔ جلیٹ نے یہ خیال کر کے اب خاتمہ ہو گیا ہے پاؤں پھیلا کر سونے کا ارادہ کیا۔ مگر ابھی سو جانے کی تیاریاں ہی کر رہا تھا کہ تینوں پادری واپس آ گئے اور لڑکا قہقہہ مار کر ہنسنے لگا۔

ڈیوک۔ می آنی پیاری بہن ہیں
دور سے نہ سنو ابھی وہ بہت دور
نہیں گئے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ سن
لیں۔
جب می آنی نے یہ کہا لڑکے نے
اپنی ٹوپی اتار دی اور اس کا خوبصورت
سر برہنہ ہو گیا۔ اسکی آنکھیں غزالی
کیسی تھیں۔ رخسارے خوبصورت
گلابی رنگ کے تھے۔ اور ٹھڈی گول
تھی۔ یہ لڑکا در اصل میڈم ڈی صافٹ
پنسانی تینوں بھائیوں کی حقیقی
بہن تھی جس کا چہرہ فرشتوں کا سا
تھا مگر سیرت شیطان کی سی تھی۔
عیطو۔ آہ سیانے پادری صاحب
آپ نے کیا بات بنائی ہے۔
شاہزادہ تاج پہنکر کیسا خوفناک
معلوم ہونے لگا تھا۔
ڈیوک۔ کچھ پرواہ نہیں ہماری
آرزو پوری ہو گئی ہے۔ فوالسٹی
اب اس بات سے انکار نہیں کر سکتا
مالشرلو نے بہت عمدہ بات کی
ہے۔ مگر وہ بھی اب ہمیں چھوڑ نہیں
سکتا۔

چلپٹ نے دیکھا کہ یہ لوگ ڈیوک
انجو کی ہنسی کر رہے ہیں۔ چونکہ
چلپٹ کو بھی ڈیوک انجو سے نفرت
تھی اسلئے وہ بہت خوش ہوا۔
پادری۔ آؤ اب اپنا کام کریں کیونکہ
اب کوئی خدشہ نہیں رہا۔
ڈچز۔ ہاں میڈم ڈی صافٹ
پنسانی۔ ہاں اب اگر تمہاری مرضی
ہے تو میں جا کر دیکھ آتی ہوں۔
ڈیوک۔ نہیں تم تھک جاؤ گی۔
ڈچز۔ نہیں تھکنے کی کونسی بات ہے
پادری۔ کیوں می آنی وہ چھپا ہوا ہے
می آنی۔ ہاں۔
پادری۔ میں نے اسے نہیں دیکھا
می آنی۔ وہ ایک کوٹھری میں چھپا
ہوا ہے۔
چلپٹ۔ یہ فقرہ سنکر کانپ اٹھا
پادری۔ تو اسنے سب کچھ سن لیا ہے
ڈچز۔ کیا ہوا۔ وہ بھی ہمیں میں سے
ایک ہے۔
پادری۔ می آنی اسکو نکال لاؤ
می آنی سیڑھیاں اتر کر اس کوٹھری
کے پاس گیا جس میں چلپٹ چھپا

ہوا تھا حکٹ کے مارے خوف کے
رونگٹے کھڑے ہو گئے اور اس نے
اپنے چغہ کے نیچے سے تلوار نکالکر
اپنے دل ہی دل میں کہا کہ پہلے میں
اس کا کام تو تمام کر دونگا۔
ڈبوک نے دروازہ کھولنے کو ہاتھ
بڑھایا ہی تھا کہ ڈچز نے آواز دی
یہاں نہیں۔ دوسری کوٹھری میں چلو
حکٹ (آپ ہی آپ) میں تو سمجھ
گیا ہوں مگر اور کون شخص یہاں
چھپا ہوا ہے۔
مجی آنی۔ ڈیوڈ باہر نکل آئے۔
اب سوائے ہمارے یہاں اور کوئی
نہیں۔
ڈیوڈ۔ (باہر نکل کر) لیجئے صاحب
میں حاضر ہوں۔
مجی آنی۔ تو تم نے سب کچھ سن لیا
ڈبوک گانٹ۔ تو تم پوسٹ گوٹکوی
سیر دھم کے آگے رپورٹ کر سکتے ہو
ڈبوک۔ بیشک۔
ڈبوک گانٹ مجی آنی سے
مجھے کہنا ہے کہ تم نے ہمارے واسطے
بہت کچھ کیا ہے

ڈبوک۔ جناب میں نے جو اقرار کیا
تھا پورا کیا ہے۔ اور آپ کو فرانس
کے تخت پر بیٹھنے کا وسیلہ بنا دیا ہے
حکٹ (آپ ہی آپ) ہم پر اپنا بادشاہ
ہونے کے ہوس سے۔
حکٹ۔ اپنے دل میں [illegible]
خوش ہوا [illegible]
سے بدلہ لینے کی سبیل نکلی
ڈیوڈ۔ جناب مجھ وارث کا پتہ لینا بھی
بات تھی اور میں نے دریافت کر لیا
ہے کہ تم اصل وارث ہو اور پچھلے
خاندان کی صاحب ہے
ڈبوک۔ اس بات کا ثبوت دینا
بڑا مشکل ہے۔
ڈیوڈ۔ (ایک پرچہ نکالکر) اس
بات کا ثبوت میرے پاس موجود ہے
ڈبوک۔ یہ کیا ہے۔
ڈبوک۔ یہ کیا ہے۔
ڈیوڈ۔ لوربن خاندان کا شجرہ نسب
ڈبوک۔ شروع [illegible]
ڈیوڈ۔ جناب شاہی ہیں
ڈیوڈ۔ شاہی میں [illegible]
ڈیوڈ۔ جناب ذرا صبر کیجئے یہ ایسی

بات نہیں کہ کوئی اسکو جھوٹ کہہ سکے۔ آپ نے رعایا کو اپنا فدا بنانا۔ کیونکہ لوگ آپ پر خوش ہیں بلکہ پارلیمنٹ کو اپنے بس میں کرنا ہے دیکھئے صاحب رینی اراول شجرہ کے مطابق مارلی مین کا ہمعصر ہے گھیدٹ اُسکا بیٹا ہے۔ اور گھیدٹ بیٹا ھنری۔

ڈیوک۔ مگر۔ . . . .

ڈیوک۔ جناب ذرا صبر کرو۔

باقی . . . .

ڈیوک۔ ہاں باقی رینی اراکے دوسرے بیٹے اسن کی نسبت۔

ڈیوڈ۔ تو آپ یہہ پوچھتے ہیں کہ باقی کا نکاح کس سے ہوا۔

ڈیوک۔ ہاں۔

ڈیوڈ۔ فرانس کے بادشاہ لوئس چہارم کے بیٹے چارلس کے ساتھ۔

ڈیوک۔ بیشک بیشک۔

ڈیوڈ۔ لوتھر کے بھائی کو ھیوکیپٹ نے جو غاصب تھا فرانس کے تخت سے محروم کیا۔

ڈیوک۔ آہ آہ۔

ڈیوڈ۔ لوتھر کے بعد چارلس تخت نشین ہوا لوتھر کی اولاد سے اب کوئی بھی نہیں ہے اور تم تخت کے وارث ہو۔

پادری۔ کیوں ڈیوک صاحب اب کوئی وہم باقی ہے۔

ڈیوک۔ مگر سیلک لا از فرانس میں یہہ قانون ہے۔ کہ لڑکی کی اولاد تخت کی حقدار نہیں ہوتی ہماری حق کو تلف کرتا ہے۔

ڈیوڈ۔ جناب میں نے اس سوال پر بھی غور وخوض کر لی ہو گی اس قانون کی پہلی مثال کیا ہے

ڈیوک۔ فلپ کا بجائے ایڈورڈ کے تخت نشین ہونا۔

ڈیوک۔ فلپ کب تخت پر بیٹھا تھا۔

پادری۔ ۱۳۲۸ء میں۔

ڈیوڈ۔ یعنی ھیوکیپٹ کے غصب کے تین سو اکتالیس برس بعد اور لوتھر کی اولاد کے مٹنے کے دو سو چالیس برس بعد۔ دیکھئے صاحب اس قانون کے مرتب ہونے سے

دو سو چالیس سال پہلے سے آپکے بزرگ
تخت کے وارث ہیں۔ اور جب
کوئی قانون مرتب ہوتا ہے۔ تو گذشتہ
سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔
ڈیوک۔ تم بڑے دانا آدمی ہو۔
پادری۔ یہہ واقعی بڑی دانائی
اور سوچ کی بات ہے۔
می آئی۔ بہت عمدہ طور پر پاس
کیا ہے۔
ڈچز۔ میں ڈیوک کی تعریف کرتی
ہوں۔ اب میں شاہی خاندان سے ہوں
اور سوائے جرمنی کے بادشاہ یا اس
کے کسی برابر کے اور کسی سے شادی
نہیں کرونگی۔
ڈیوک۔ یہہ تو اپنے دو سو کرون
جس کا میں نے وعدہ کیا تھا۔
پادری۔ اور یہہ لو دو سو اور دوسرے
کام کیلئے جو ہم تمہارے سپرد کرنے لگے
ہیں۔
ڈیوک۔ جناب فرمایئے میں ہر طرح
سے تابعدار ہوں۔
پادری۔ دیکھو چیکر لیکن افسوس
ہے۔ نہیں یہہ شجرہ دیگر گم ہو گئی

بینٹ ہم کے پاس نہیں پہنچ سکتے
کیونکہ ....
ڈیوک۔ بیشک میں کسی اصول قانون
سے بے نہیں ہوں۔
پادری۔ بیشک۔ اور یہی ایک
کام ہے ڈی گاناڈی کو دوا دینا
چاہئیے۔
ڈچز۔ گاناڈی خاندان کے ممبر
ہوشیار تو ہیں مگر حریص اور جھوٹے
بہی غضب کے ہیں۔
پادری۔ کچھ فکر نہ کرو۔ ڈی
گاناڈی کو ہم شجرہ دیگر کاغذات
میں باندہ دینگے اور اس کو پتہ ہی
نہ لگیگا کہ وہ پوپ کے پاس کیا
کرنے جاتا ہے۔ پوپ اسکو منظور
کر لیگا یا نامنظور کریگا۔ اور گاناڈی
کو کچھ خبر نہ ہوگی۔ کلس ڈیو
تمہیں گاناڈی کا جانشین لینا
پاوگنس میں جہاں تمہیں چاہے
انتظار کرنا ہوگا۔ جب گاناڈی
تمہیں آ ملے تو تمہیں اس سے جواب
لیکر ہمارے پاس آنا ہوگا۔
تینوں بہائیوں نے مصافحہ کیا اپنی

پروسیوں کا تار بندھ دیا تھا۔ اور
کہنے لگی میرے پیارے سینٹ لک
میں دل و جان سے تم پر فدا ہوں
سینٹ لک اور اُسکی بیوی نے
رات ایک چھوٹے سے گاؤں کو
روولی نامی میں جو چارٹرس میں
رات بسر کرنے سے اُنہیں اندیشہ
ہوا کہ کہیں ہم گرفتار نہ ہو جائیں۔
جس صبح کو ہم نے اپنے ناظرین
کو ان سے سڑک پر ملایا ہے۔ وہ
کوروولی میں رات بسر کرنے کے بعد
نمودار ہوئی۔ چونکہ اب ان میاں بیوی
کو گرفتار ہو جانے کا کوئی اتنا خدشہ
نہیں رہا تھا۔ اسلئے گذشتہ دن کی
طرح گھوڑوں کو سرپٹ دوڑانے کی
بجائے یہہ دونوں اطفال مکتب کی
طرح اٹکھیلیاں کرتے چلے۔
سینٹ لک۔ آہ آزادی کیا عمدہ
چیز ہے۔ جینی کیا تم نے کبھی ایسی
آزادی اس سے پہلے بھی حاصل کی
تھی؟
جینی۔ سینٹ لک مجھے آج ہی ایسی
آزادی نصیب ہوئی ہے۔ میرا باپ

بڑا وہمی آدمی تھا۔ اور میری ماں
بلا کی کاہل تھی۔ میں سیر کو بغیر ستانی
اور دو غلاموں کے کبھی نہیں جانے
پاتی تھی۔ اور میں نے سوائے اس
وقت کہ جبکہ میں بچہ تھی اور دہ برینٹ
کے جنگل میں اپنی سہیلی ڈائینا
سے ہرنیں باندھ باندھ کر گھاس پر
دوڑا کرتی تھی۔ کبھی پھر گھاس پر چل
کر بھی نہیں دیکھا مگر پیارے سینٹ
لک تم بڑے آزاد رہے ہوگے
سینٹ لک۔ میں آزاد . . .
جینی۔ ہاں تم تو آخر مرد ہو۔
سینٹ لک۔ میں نے بھی آج
ہی آزادی کا منہ دیکھا ہے۔ میں نے
ڈیوک انجو کے ساتھ پرورش
پائی تھی۔ اور اُسکے ساتھ ہی خواہ
وہ پولینڈ رہتا تھا یا پیرس میں
میں مجھے رہنا پڑتا تھا۔ اگر میں
کہیں اودھر اُدھر جانے کا ارادہ کرتا
تھا تو ڈیوک مذکور مجھے یہہ کہکر
روکدیتا دیکھو سینٹ لک میں اکیلے
میں گھبرا اُٹھونگا۔ مجھے روک لیتا تھا۔
جینی۔ اگر ہم گرفتار ہوگئے تو کیسی آفت

قسم کا قلعہ) میں۔ قید ہو گئے تو
سینٹ لک۔ اگر ہم دونوں کو
ایک ساتھ قید کریں تو ہم اس مصیبت
کو برداشت کر سکتے ہیں۔
جینی۔ یہہ تو ناممکن ہے۔ مگر تم نے
میبڈ کا جنگل دیکھا ہوا نہیں۔
وہاں بڑے گھنے درخت ہیں۔ بیسیوں
ندیاں جاری ہیں۔ صدہا جھیلیں
ہیں۔ پھر وہاں خوبصورت ڈاینا
ہے۔ مجھے امید ہے کہ ڈاینا کو
اب تک مجھ سے محبت ہوگی کیونکہ
وہ بڑی نیک لڑکی ہے۔ میرے
پیارے سینٹ لک ہم بڑی
خوشی سے وہاں زندگی بسر کرینگے
سینٹ لک۔ تو جلدی کرو۔
گھوڑے کو ایڑی لگاؤ۔ کیونکہ
مجھے وہاں پہنچنے کا شوق ہو رہا
ہے۔ رات کو میاں بیوی مانز
میں ٹھیرے اور صبحدم میبڈ
کو روانہ ہوئے۔
ابھی یہہ میاں بیوی بڑی مشکل
سے جنگل میں پہونچے تھے اور اپنے
دل ہی دل میں کہہ رہے تھے کہ
اب ہمیں کوئی خطرہ نہیں رہا کہ پیچھے
سے ایک سوار گھوڑے کو سرپٹ
دوڑاتا آتا دکھائی دیا۔ اور سینٹ
لک کا مارے خوف کے چہرہ
اتر گیا۔
جینی۔ بھاگ چلو۔ بھاگ چلو۔
سینٹ لک۔ ہاں اسکی ٹوپی
پر ایک طرہ دکھائی دیتا ہے۔ جو
درباریوں کا نشان ہے۔ معلوم
ہوتا ہے کہ یہہ کوئی سفیر ہے۔
درخت ایسے گھنے تھے۔ کہ دوڑنا
تو درکنار گھوڑے قدم قدم بھی
مشکل سے چل سکتے تھے۔ سوار
بڑی جلدی نزدیک آگیا اور باواز
بلند کہنے لگا۔
سوار۔ جناب بھاگتے کیوں ہو
تمہارا جو کچھ گم ہو گیا تھا۔ میں وہ
لیکر آیا ہوں۔
جینی۔ یہہ سوار کیا کہہ رہا ہے
سینٹ لک۔ وہ کہتا ہے کہ ہم
کچھ کھو آئے ہیں۔
سوار۔ جناب آپکی ایک تصویر
گمی تھی۔ ہاں ایک تصویر رہ گئی تھی۔

بھر کے سب امرا سے زیادہ امیر
ہے اور . . . . . . کی بابت
کچھ سنا ہے۔
لُسی۔ بیرن صاحب اور کس
کی بابت۔
جینی۔ خوبصورت ڈائنا کی بابت
جو بیرن صاحب کی بیٹی ہے۔
لُسی اپنے دل ہی دل میں خوش
ہوا کہ مجھے کیسے اچھے ہمسفر ملگئے
ہیں جو میری پیاری معشوقہ اور
اُسکے خاندان کا ذکر کر رہے ہیں
لُسی۔ کیوں میم صاحبہ یہ قلعہ
بہت دور ہے۔
جینی۔ یہاں سے کوئی چار میل
کے فاصلے پر ہوگا۔ رات کو ہم وہیں
سوئینگے۔ کیا تم بھی ہمارے ساتھ چلوگے
لُسی۔ کچھ کہا نہیں جاتا۔
جینی۔ چلو یہ اُس خوشی کا جشن
تم سے میں نے وعدہ کیا ہے ایک
حصہ ہے۔
لُسی۔ بیرن کس ڈھب کا
آدمی ہے۔
جینی۔ بڑا شریف آدمی ہے۔

لُسی۔ اُسکی بیوی کس سے بیاہی
ہوئی ہے!
جینی۔ (حیران ہوکر) ڈائینا بیاہی ہوئی!
لُسی کسی عالیجاہ آدمی سے . . .
جینی۔ نہیں میرے خیال میں
ابھی اُسکی شادی نہیں ہوئی
لُسی۔ (آہ بھر کر) تمہیں یقین ہے
کہ ڈائینا ضرور اپنے باپ کے
پاس ہوگی۔
جینی۔ اُمید تو یہی ہے
دیر تک یہ تینوں راہرو چپ چاپ
چلے گئے۔ آخرکار جینی نے اُس
سکوت کو توڑا۔
جینی۔ دیکھو لُسی محل کے نظارے
نظر آرہے ہیں۔ کیوں لُسی۔ کیا
خوبصورت محل ہے۔
لُسی۔ بیشک کیا ہی قلعہ بنا ہوا
ہے۔
لُسی کو اُس مصیبت کی ماری کا خیال
آگیا جو روبینٹ اسٹی میں
قید تھی ⁕

باب تئیسواں

بوڑھا آدمی

دو گھنٹوں کے بعد یہ تینوں راہبر
قلعہ میریلڈ میں پہونچ گئے۔ لیسی
دوران سفر میں اپنے دل ہی
دل میں سوچتا رہا کہ مسٹر سینٹ
لک اور اوسکی بیوی کو ڈاینا کی
بابت جو کچھ مجھے معلوم ہے بتاؤں
کہ نہ۔

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ ڈاینا
کے حال میں بعض ایسی باتیں تھیں
جو کسی کو بتانی مناسب نہ تھیں
اسلئے لیسی نے اپنے ساتھیوں
کو کچھ نہ بتایا۔ اور ایک اجنبی
کی طرح قلعہ میریلڈ میں داخل ہوا
جب دربان نے ملاقات کا نرسنگھا
بجایا۔ (فرانس میں زمانہ قدیم میں
دستور تھا کہ جب کوئی کسی کو ملنے جاتا
تھا تو دربان نرسنگھا بجاتا تھا) تو
مسز سینٹ لک بڑی حیران ہوئی
کہ ڈاینا مجھے چھوڑ کر کیوں یہیں
آملی۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک بوڑھا
سا آدمی جو ایسا نحیف و زار ہو رہا
تھا کہ چھڑی کے سہارے چلتا تھا
آیا اور کہنے لگا۔

بوڑھا۔ کون صاحب ہیں جنہوں نے
مجھ ستم رسیدہ بوڑھے کی ملاقات
کی ہے۔

جینی۔ (مسکرا کر) جناب میں ہوں

بوڑھا (سر اٹھا کر) تم تم کون ہو
مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔

جینی۔ تم۔ آپ مجھے نہیں جانتے بیشک
نہیں پہچان سکتے۔ کیونکہ میں نے
بھیس بدلا ہوا ہے۔

بوڑھا۔ مجھے معاف کیجئے۔ مجھے
بہت نظر آتا ہے۔ کیونکہ بوڑھوں
کی آنکھوں کو ہر دم اشک بہاتے
رہنا مناسب نہیں۔ اور اگر کوئی
بوڑھا ہمیشہ روتا رہے تو اوسکی نظر
بہت کمزور ہو جاتی ہے۔

جینی۔ تو میں آپکو اپنا نام بتا دوں۔
جناب میں میڈم ڈی سینٹ لک ہوں

بوڑھا۔ میں تمہیں نہیں جانتا۔

جینی۔ آہ مجھے اپنا جنم نام بتانا چاہئے
جناب میں جینی ڈی نوسی نیدسک ہوں

بڈھا۔ آہ جینی برسلٹ تم ہو
یہہ کہہ کر بوڑھے آدمی نے اپنا
پھاٹک کھولا۔ جینی گھوڑے سے
کود پڑی۔ اور بیبرن مس بلڈاڈ
سے بغل گیر ہوئی۔ تو اس نے دیکھا
کہ بیبرن کے رخساروں پہ آنسو
بہہ رہے ہیں۔

جینی۔ کیا ڈاینا گھر پر نہیں ہے
بوڑھا آدمی ٹھیر گیا اور خوفناک
نگاہوں سے جینی کی طرف دیکھنے
لگا۔ پھر اس نے با آواز بلند کہا۔
وہ ڈاینا (بیبرن کے کتنے دردناک
لہجہ میں بولنے لگے)

ڈاینا۔ تو نہیں خبر نہیں ہے کہ۔۔

جینی (ہاتھ ملکر) کیا ہوا ہے جناب
کیا حادثہ ہوا ہے۔

بوڑھا (زار زار روکر) ڈاینا مرگئی
ہے۔

جینی۔ (حسرت سے) ہیں ڈاینا
مرگئی ہوئی ہے۔

لبسی (آپ ہی آپ) خوب تو مانسیر
نے بڑا فریب کیا ہے۔ آہ یہہ بوڑھا
آدمی کسی دن میرا بڑا مشکور ہوگا

بوڑھا (چلاکر) ہاں مرگئی ہوئی ہے۔
انہوں سے نے بچاری کا۔۔۔۔۔

جینی (بیبرن سے پھر بغلگیر ہوئی
اور زار زار روکر) آہ بوڑھے۔۔

بیبرن (یا بوڑھا) اگرچہ یہہ گھر برباد
ہو چکا ہے تو بھی مہمان نوازی میرا
شیوہ ہے۔ آیئے شوق سے داخل
ہوجیئے۔

جینی نے بوڑھے آدمی کا ہاتھ پکڑ
لیا وہ کھانا کھانے کے کمرہ میں
گئے۔ بوڑھا آدمی ایک آرام کرسی
پہ بیٹھ گیا اور کہنے لگا تمہاری
شادی ہوگئی ہے۔ تمہارا خاوند
کون ہے۔

جینی۔ آپ ہمارے دوست ہیں
آپکا نام ڈبی لبسی ہے۔ اور آپ
ڈیوک آنجو کے بڑے جانی
یار ہیں۔

یہہ سنتے ہی بوڑھا بیبرن آگ بگولا ہوگیا
اور غضبناک نگاہوں سے لبسی کی
طرف دیکھنے لگا۔

جینی۔ یہہ کیا ہوا ہے۔

سینٹ لک۔ کیوں لبسی بیبرن

صاحب تمہیں جانتے ہیں۔
بسی۔ خوب جانتا تھا کہ ڈیوک
کا نام سنکر بوڑھے آدمی کے دل پر کیا
گذر رہی ہے مگر اُس نے اصل بات
ظاہر نہ کی اور کہنے لگا کہ میں نے آج
ہی بیرن صاحب کا نام حاصل
کیا ہے۔
سینٹ لک (اپنی بیوی سے)
تو یہ بوڑھا دیوانہ تو نہیں ہوگیا ہوا۔
جینی (خوف زدہ ہوکر) غم والم نے
بچارے کا دل پراگندہ کردیا ہوگا
بوڑھا۔ آہ ڈیوک کا جانی بار ہو
مگر آہ اس شیطان کا جانی بار ہوکر
آہ اس ظالم دیو کا جانی بار ہوکر تم
نے یہاں آنے کی جرأت کی ہے
آہ اس بدذات کا جانی بار ہوکر
جس نے میری بیٹی کی جان لی ہے
(پھر جینی سے خطاب کرکے) آہ جینی
تمہیں خبر نہیں کہ اس ظالم ڈیوک
نے میری بیٹی کی جان لی ہے۔
بسی کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے
اور جینی بیرن سے یوں مخاطب ہوئی
(جینی) بیرن صاحب آپ بسی پر اس
بات کا الزام نہیں لگا سکتے بسی
بڑا نیک اور شریف ہے۔ دیکھئے
آپ کا دکھڑا سنکر رو رہا ہے۔ پیارے
باپ مفصل طور پر بتاؤ یہ حادثہ
کیونکر وقوع میں آیا تھا۔
بوڑھا (بسی سے خطاب کرکے)
تو تمہیں بھی کچھ خبر نہیں۔
جینی۔ الہی توبہ۔ نہیں بیرن
صاحب ہم میں سے کوئی کچھ نہیں
جانتا۔
بوڑھا۔ آہ ڈائنا مرگئی ہے۔ اور
اوسکی سہیلی کو بھی خبر نہیں ہوئی
آہ میں نے کسی کو لکھا بھی نہیں
تھا۔ کیونکہ میں نے اوسکی موت کے
ساتھ سب باتوں کو پردہ چھپانا تھا
یہ شاہزادہ فرانس کو بدنام کرنیوالا
موذی میری بیٹی پر عاشق ہوگیا
اور میری پیاری ڈائنا کو اوسکی
آبرو بیچنے کے لئے قلعہ میں
لیگیا۔ ڈائنا نے موت کو بیعزتی
پر ترجیح دی۔ اور تاکی میں سے چیل
میں کود کر مرگئی (یہ بیان کرکے
بوڑھا زار زار رونے لگا۔

سبنٹ للٹ۔ اس ظالم ڈیوک
کو چھوڑ دو۔ تمہارے جیسے نیک
بہادر آدمی کو ایسے وحشی کی دوستی
سے پرہیز کرنا چاہیئے۔
بسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور
بیدن کے نزدیک ہوکر کہنے لگا۔
مسٹر بیدن صاحب کیا مجھے تخلیہ میں
عرض کرنے کی اجازت دے سکتے ہیں
جینی۔ بیدن صاحب آپ ضرور
بسی کی بات سن لیں مجھے امید ہے
کہ بسی آپ کی مدد کریگا۔
بوڑھا۔ کہئے صاحب جو کچھ آپ نے
کہنا ہے کہئے۔
بسی نے سبنٹ للٹ اور اسکی بیوی
کو اشارہ کیا۔ اور وہ دونوں باہر چلے
گئے۔
بسی۔ بیدن صاحب آپنے ڈیوک
پر اپنی بیٹی کے خون کا الزام لگایا ہے
میں ڈیوک کا ایک دوست ہوں
اسلئے میرا فرض ہے کہ اس عجیب حادثے
کا کل حال دریافت کروں۔ یہہ نہ
سمجھنا کہ میں آپ کا دشمن ہوں۔
کیا کوئی امید نہیں رہی۔

بوڑھا۔ جناب مجھے ذرا سی امید
ہوئی تھی۔ ایک شریف آدمی جسکا
نام ماانسرلو ہے میری بیٹی کا عاشق
تھا۔ اور اوس نے کچھ مدد کی تھی۔
بسی۔ ماانسرلو۔ آپ جانتے ہیں
کہ ماانسرلو کا چال چلن اس معاملے
میں کیسا تھا۔
بوڑھا۔ ماانسرلو نے ہم پر بڑی
مہربانی کی تھی۔ ڈائینا نے ماانسرلو
کو ناپسند کیا تھا۔ اور ماانسرلو
نے ہی مجھے بتایا تھا کہ ڈیوک
یہہ ستم ڈھالنے کو ہے۔ اور اوسنے
ڈائینا کو بچانے کی بہت کوشش
کی تھی مگر افسوس ہے کہ اس کے
پہونچنے سے پہلے ڈائینا نے خود
کشی کرلی۔
بسی۔ اوس کے بعد بھی تم نے ماانسرلو
کی بابت کچھ سنا ہے۔
بوڑھا۔ ایک مہینے سے وہ شریف
آدمی مجھے ملنے نہیں آیا۔
بسی۔ اچھا صاحب مجھے ڈیوک
نے آپکو پیرس لانے کے لیئے بھیجا
ہے جہاں وہ آپ کو کچھ کہنا چاہتے ہیں

بوڑھا (غصے سے) میں اُس آدمی
ملعون خبیث نے . . . . . آہ ظالم کو مجھ
سے کیا کام ہے۔
لبسی۔ آپکے پاس کیا ثبوت ہے
کہ ڈیوک نے . . . . . .
بوڑھا۔ نہیں لُبسی صاحب میں
پیرس نہیں جاؤنگا۔ کیونکہ پیرس
اس مقام سے جہاں میری پیاری
بیٹی آرام میں ہے بہت دور ہے
لُبسی (متانت سے) بیدن صاحب
مجھے ڈیوک نے آپ کو پیرس لانے
کا حکم دیا ہوا ہے۔ اور یہ میرا فرض ہے
بوڑھا (غصے سے کانپ کر) اچھا میں
چلونگا شاید بادشاہ میری عرض سنے
اچھا اگر بادشاہ بھی نہ سنے گا۔ تو
میں فرانس کے شرفا کی منت کرونگا
اچھا لبسی صاحب میں آپکے ساتھ
چلوں گا۔
لبسی (بیدن کا ہاتھ پکڑ کر) بیدن
صاحب میں آپکو یہ بھی کہتا ہوں
کہ آپ ایک سچے عیسائی کی طرح
صبر و شکر سے کام لیں۔ خدا بڑا کارساز ہے
میں یہ بھی کہتا ہوں کہ مجھے

اپنا دشمن خیال نہ کریں۔ کیونکہ
آپ نہیں جانتے کہ میں آپکیلیے
کیا کچھہ کرونگا۔ لو بیدن صاحب
ہم سویرے پیرس کو روانہ ہونگے۔
بوڑھا۔ اچھا صاحب میں آپکے
ساتھہ چلونگا۔ فی الحال خواہ آپ
میرے دوست ہیں یا دشمن ہیں
مجھے آپکی خاطرداری کرنی چاہیئے
کیونکہ آپ میرے ہاں مہمان
ہیں۔ چلئے میں آپ کو آپکا کمرہ
تو دکھا دوں۔

چوبیسواں باب

لُبسی کی غیر حاضری میں ڈاکٹر یمی
نے روسینٹ انٹنی میں راہ رسم
پیدا کی
سینٹ لُک اور اُسکی بیوی بڑے
حیران ہوئے کہ لُبسی نے تو اس معاملہ
میں لاعلمی ظاہر کی تھی۔ اب بیدن
صاحب کو خلوت میں کچھہ کہہ کر اونسے
آپ کو پیرس چلنے پر کیونکر راضی کر لیا
صبح کو بیدن جب اٹھا اور لُبسی پیرس

کو روانہ ہوئے۔ اور لبسی نے میڈم سینٹ لک کے کان میں کچھہ کہا۔ جس سے میڈم مذکور پھر شاد ہو گئی۔ میڈیٹ رسے پیرس بہت دور ہے اور اس بوڑہے بیدن کے لئے جس کو لڑائیوں میں صد ہا زخم آئے تھے اور اُسکے بوڑھے گھوڑے کیلئے جسکو بیدن جارنک کہا کرتا تہا تو اور بہی دور تہا۔ لبسی نے دوران سفر میں اس بوڑہے سے بہت عمدہ سلوک کیا۔ اور ہر طرح سے اوسکی خاطر مدارات کی۔ بوڑہا بیدن لبسی پر بہت خوش ہوا۔ اور چھہ دن کے بعد جب یہ دونوں پیرس میں پہنچے تو بیدن کہنے لگا

بیدن۔ لبسی صاحب آپ مجھہ سے نیک آدمی ہیں۔ مگر افسوس ہے مگر افسوس ہے کہ اس سفر کے آغاز کی نسبت انجام پر زیادہ بیقرار ہوا ہوں۔

لبسی۔ بیدن صاحب ذرا تھوڑے اور صبر کرو۔ اور آپ کو پتہ لگ جائیگا کہ میں کیسا آدمی ہوں۔

بیدن۔ کیا ہم اب سیدھے شاہی محل میں جائینگے۔

لبسی۔ پہلے تو میں آپ کو اپنے مکان پر لے چلتا ہوں تاکہ آپ ذرا تازہ دم ہو لیں اور اپنے ملاقاتی کو ملنے کے واسطے ہر طرح سے تیار ہو جائیں

لبسی کے لواحقین اسکی غیر حاضری پر بڑے بے قرار ہو رہے تھے کیونکہ وہ سوائے ڈیمی کے کسی کو کچھہ بتا کر نہیں گیا تہا۔ لبسی کو دیکھتے ہی سب نوکر چاکر دوڑ آئے۔ لبسی نے گھوڑے سے اتر کر خادموں کو حکم دیا کہ اس بوڑہے شریف کو گھوڑے سے اتار دو اور ہر طرح سے اوس کی خاطر و مدارات کرو۔

خادم بیدن صاحب کو ایک کمرے میں لیگئے۔ جہاں آپ نے کچھہ ناشتہ تناول فرمایا۔

لبسی۔ ذرا صبر کرو۔ یہہ یاد رکھو۔ یہ ملاقات ہم دونوں کو خوشی کا باعث ہوگی۔

بیدن۔ لبسی صاحب میری سمجھہ میں کچھہ نہیں آتا۔ کہ اسکے کیا معنے ہیں؟

بُسی نے کچھ جواب نہ دیا۔ اور ڈاکٹر
رہمی کے کمرہ میں چلا گیا۔
بُسی۔ کیوں ڈاکٹر صاحب کوئی
نئی خبر۔
ڈاکٹر۔ کوئی نہیں۔
بُسی۔ تو خاوند نہیں آیا۔
ڈاکٹر۔ آیا تھا۔
مگر کامیاب نہیں ہوا۔ کیونکہ جب
تک باپ نہ آئیگا۔ یہہ شائد ہ۔
بُسی۔ خوب تمہیں اسبات کا
کیونکر پتہ لگا ہے۔
ڈاکٹر۔ جناب آپکے چلے جانے
کے بعد میں اکیلا رہ گیا میں نے
اپنا وقت کاہلی میں نہ بسر کرنا چاہا
اور روسہنٹ انٹی میں ایک چھوٹا
سا کمرہ کرایہ لیکر اپنی تلوار اور
کتابیں لے گیا۔ اس کمرہ سے وہ
گھر صاف دکھائی دیتا ہے۔
بُسی۔ بہت خوب۔
ڈاکٹر۔ میں نے تمام دن تاڑ میں
رہنے کی نسبت عاشق ہونیکو پسند
کیا ہے۔
بُسی۔ ہیں عاشق ہونا۔

ڈاکٹر۔ ہاں گورنلوڈ پر عاشق
ہونا تم جانتے ہو وہ ایک خوبصورت
لڑکی ہے۔ اور اس قابل ہے کہ...
بُسی۔ ہاں اس قابل ہے۔
ڈاکٹر۔ اسکے ذریعے اسکی مالکہ
کا حال معلوم ہو گیا ہے میرا خیال
ہے کہ آپ اصل بات کو ناپسند
نہیں کرینگے۔
بُسی۔ بھئی تم بڑے دانا آدمی ہو۔
خدا کا شکر ہے تمہارا حصہ بالا پڑ
گیا ہے اچھا تو تم اس گھر میں گئے
بھی ہو۔
ڈاکٹر۔ کل رات میں اس دروازہ
کے رستے ٹخنوں کے بل چلکر گیا تھا
بسی۔ مگر تم نے سبیل کیونکر پیدا کی
ڈاکٹر۔ تمہارے چلے جانے کے
ایک دن بعد میں اپنے دروازے
پر تمام دن کھڑا رہا۔ حتی کہ گورنلوڈ
ادھر سے گذری۔ اور اسنے مجھے پہچان
لیا۔ گورنلوڈ کے منہ سے ایک چیخ
سی نکل گئی۔ اور بھاگ نکلی۔
بسی پھر کیا ہوا۔
ڈاکٹر۔ پھر میں نے دوڑ کر اسکو پکڑ

لیا۔ اور وہ چلا کر کہنے لگی۔
آپ وہ ڈاکٹر ہیں۔ میں نے کہا ہاں۔
اور شخص وہ خوبصورت خادمہ ہو۔
گوٹرلوڈ ہنس پڑی اور کہنے لگی
میں صاحب آپکو غلطی لگی ہے میں
آپکو نہیں جانتی۔ میں نے کہا میں تو
تم کو جانتی ہوں۔ اور گذشتہ تین روز
سے تمہارا شیدا اور فدائی ہو رہا ہوں
تمہاری خاطر سے میں اپنے محلے کو
چھوڑ کر یہاں آرہا ہوں۔
لیسی۔ تو تم اب ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰
ڈاکٹر۔ ہاں جناب میں گوٹرلوڈ
کا عاشق ہو کر بڑا خوش ہوں۔
لیسی۔ اسکو یہ شبہ تو نہیں ہوا
کہ تمہارا مجھ سے بھی کچھ تعلق ہے۔
ڈاکٹر۔ نہیں صاحب ایک غریب
ڈاکٹر کا کسی لارڈ سے کیا تعلق ہو
سکتا ہے۔
میں نے اوسکو پوچھا تھا تمہارے
مالک کا کیا حال ہے۔ اس نے جواب
دیا۔ کس مالک کا۔ میں نے کہا جس کا
میں نے علاج کیا تھا گوٹرلوڈ نے
کہا وہ میرا مالک نہیں ہے۔ میں نے

کہا چونکہ وہ تمہاری مالکہ کے بستر
پر لیٹا ہوا تھا۔ اسلئے میں نے جانا
شاید تمہارا مالک ہے۔ اسنے کہا
وہ تو لیسی تھا۔ جو زخمی ہو گیا تھا
اور اپنے حملہ آوروں سے بچنے
کے لئے ہمارے مکان میں آ
گرا تھا۔
لیسی نے بڑی محبت سے ڈاکٹر
کا ہاتھ دبایا۔ اور سر بھی بہت
خوش ہوا۔

پچیسواں باب

باپ اور بیٹی

بیرن میربیل اور کونٹ لیسی
ڈاکٹر ریمی کو ساتھ لیکر لیسی ہوٹل
سے گھوڑوں پر سوار ہو کر دوسینٹ
انٹی کو روانہ ہوئے۔ بیرن
کے دل میں طرح طرح کے خیالات
آنے لگا اور وہ اپنے دل ہی دل
میں کہنے لگا کہ میں نے اس عجیب
کونٹ کے کہنے پر میں بیٹی کو رستے
لیکر پیرس تک سفر کیا ہے نہیں

معلوم اس کونٹ کا مجھے یہاں
لانے سے کیا مطلب ہے۔ اور ڈیوک
نے جو میری بیٹی کا قاتل ہے
مجھے کیا کہنا ہے۔

جب یہہ تینوں سو ردو سینٹ
انٹی میں ایک مکان کے سامنے
جاکر کھڑے ہو گئے۔ تو بیدن نے
لسی کو پوچھا کہ کیا ڈیوک صاحب
اس غریبانہ مکان میں رہتے ہیں
لسی۔ جناب شاہزادہ صاحب یہاں
تو نہیں رہتے مگر یہہ آپکے یار کا گھر
بیدن (غضبناک ہوکر) جناب ہم
لوگوں کو جو دیہات کے رہنے والے
ہیں۔ آپ پیرس والوں کے
واہیات طریقے پسند نہیں آتے
مگر ڈیوک صاحب نے مجھے
ملنا ہے تو اپنے محل میں مجھے بلائیں
زیک یار کے ہاں بلانے کیا معنی ہیں
لسی (ہنس کر) بیدن صاحب
کچھہ فکر نہ کرو۔ مجھے خدا کی قسم ہے
یہہ لیڈی بڑی نیک اور قابل
تعریف ہے۔
بیدن۔ تو یہہ عورت کون ہے۔
لسی۔ جناب وہ آپ کے ایک
دوست کی بیوی ہے۔
بیدن۔ اگر وہ میرے کسی دوست کی
بیوی ہے تو آپ نے یہہ کیوں کہا
تہا کہ شاہزادہ صاحب اس عورت
کے عشق میں مبتلا ہیں۔
لسی۔ میں جھوٹ نہیں بولا کرتا۔
آپ اندر چلیں اور آپ کو معلوم ہو
جائیگا کہ میں نے اپنا اقرار پورا
کردیا ہے۔
بیدن۔ دیکھو لسی صاحب اس
بات کا خیال رکھو کہ میں اپنی بیٹی
کی موت پر روتا تھا۔ اور تم نے
کہا تہا کہ صبر کرو خدا کارساز ہے
مجھے تسلی دینے کا اقرار کرنا پڑا۔ عجب
معلوم ہوا تہا۔
لسی (ہنسکر) جناب آپ اندر تعلیں
پہلے لسی اندر گیا اور گوڑ پوڈ
کو جاکر کہنے لگا کہ جاؤ میڈم ڈی
ماانسر یو کو جاکر کہو کہ لسی آپکو
ملنے آیا ہے۔ دیکھو میرے ساتھی
کا ذکر نکرنا۔
بیدن (ہنستا ہے) میڈم ڈی ماانسر یو

بیرن چیپنی وارد ہے

جب بیرن آہستہ آہستہ سیڑھیاں
چڑھنے لگا تو اُسکے کان میں ڈی اُمنا
کی آواز آئی۔
ڈی اُمنا۔ گوٹر لوٹ۔ بسی صاحب آئے
ہیں۔ آپ اُنکو جلدی اندر بلا لو۔
بیرن۔ ہیں۔ یہ آواز الٰہی تیری پناہ
جب بیرن نے نگاہ اُٹھا کر دیکھا
تو ڈی اُمنا زینے پر کھڑی ہنس رہی
تھی۔ اور آگے سے بھی کہیں زیادہ
خوبصورت دکھائی دیتی تھی۔
بیرن کے مونہہ سے ایک چیخ نکل گئی
اور اگر بسی اُس کو پکڑ نہ لیتا۔ تو
بیرن کے گرنے میں کچھ فرق نہیں
رہا تھا۔
بیرن۔ ڈی اُمنا۔ ڈی اُمنا زندہ ہے
ابھی تو نہ۔ ڈی اُمنا۔۔۔۔
ڈی اُمنا۔ بسی صاحب میرے باپ
کو کیا ہو گیا ہے۔
بسی۔ بیگم صاحبہ اُس نے تمہیں مردہ
جانا تھا۔ اور تمہاری موت پر ایک
پیارے باپ کی طرح روتا رہا ہے
ڈی اُمنا۔ (چلا کر) کیوں چھپے میرے

باپ کو خبر نہ کی کہ میں۔۔۔۔
بیرن (چلا کر) کسی نے نہ۔ اور تو
اور بسی نے بھی نہ۔
بسی۔ ناسپاس آدمی یہ کیا۔
بیرن۔ (ایک ہاتھ اپنی بیٹی کی طرف
اور دوسرا بسی کی طرف پھیلا کر)
آہ ڈی اُمنا۔ میری پیاری بیٹی
پر بسی سے، آپ نے تو کہا تھا
کہ مجھے میڈم ڈی مانسر یو
سے ملنا ہے۔ وہ کہاں ہے۔
ڈی اُمنا۔ افسوس میرے پیارے
باپ میں ہی۔۔۔۔۔۔
بسی۔ بیرن صاحب مانسر یو
آپ ہی کا داماد ہے۔
بیرن۔ ہیں مانسر یو میرا داماد ہے
آہ ڈی اُمنا تم نے بھی مجھے بھلا دیا
ڈی اُمنا۔ مجھے مانسر یو نے کہا
تھا اگر تم اپنے باپ کو کچھ لکھو گی
تو تمہارے خطوط ڈاکوؤں کے
ہاتھ لگ جائینگے۔ اسلئے میں نے
آپ کو اطلاع نہ دی میرا خیال
تھا کہ تمہیں سب باتوں کا پتہ ہے
بیرن۔ میں اس بھید کیا معنی ہیں

ڈائنا- میرے باپ- پیارے باپ
مانسرلیو نے تمہیں یہہ کیوں نہ
بتایا کہ میں زندہ ہوں اور اوسکی
زوجہ ہوں-
بیدرن- حسرت سے کبھی ڈائنا کو
دیکھتا تھا اور کبھی کونٹ لسی کو
بیدرن (چیں بجبیں ہو کر) مانسرلیو
میرا داماد ہے- الہی توبہ....
ڈائنا- پیارے باپ کو حیران
نہیں ہونا چاہئیے- کیا آپ نے
مجھے مانسرلیو کے ساتھ شادی
کرنے کی اجازت نہیں دی ہتی-
بیدرن- ہاں میں نے اجازت دی
ہتی- مگر اس شرط پر کہ اگر اس نے تم کو
بچایا ہو-
ڈائنا- مارے شرم کے ایک کرسی
پر گر کر ہاں اس نے بچایا تھا-
بیدرن- تو اس نے مجھے یہ کیونکر
نہ بتایا کہ تم زندہ ہو- آہ ڈائنا
مانسرلیو نے مجھ پر بڑا ستم کیا ہے
ڈائنا- پیارے باپ اس بات
میں کوئی بھید ہے- آہ اب تمہیں مجھ
سے جدا نہیں ہونا چاہئیے- لسی صاحب

مدد کرو-
لسی- میم صاحب افسوس ہے کہ میں
اب آپ کے خانگی معاملات میں دخل
نہیں دے سکتا- میں نے مانسرلیو
کو تمہارا خاوند جان کر تمہارے واسطے
ایک مددگار پیدا کرنے کا اقرار کیا تھا
اب تمہارا باپ تمہارے پاس آگیا ہے
تو مجھے اجازت دو-
بیدرن- ہاں لسی ٹھیک کہتا ہے-
ڈائنا- مانسرلیو ڈیوک انجو
سے ڈرتا ہے- آہ افسوس لسی کا بھی
یہی حال ہے-
لسی (ہنسکر) میم صاحب میں آپکے
باپ کے ذریعے آپ سے ایک بات
پوچھتا ہوں- بیدرن صاحب اپنی
بیٹی سے پوچھو کہ اس ازدواج سے
راضی ہے کہ نہیں-
ڈائنا- زار زار رونے لگی- اور
بیدرن کی آنکھوں میں بھی پانی بھر آیا
لسی- (بلند آواز سے) مگر اس میں تو
کچھ شک نہیں کہ تم نے مانسرلیو
کے ساتھ ڈائنا کا نکاح کر دینے کا
اقرار کیا تھا-

بدرن۔ ہاں مگر اس شرط پر کہ اگر مانسیلو
نے ڈائنا کو بچایا ہو۔
لیسی۔ اور اس نے ڈائنا کو بچایا ہے
لیجئے جناب اگر آپ اپنے اقرار پر ثابت
قدم رہنا چاہتے ہیں۔ تو میں ۔۔۔
ڈائنا۔ آہ کاش میں مر جاتی۔
لیسی۔ بیگم صاحبہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا
تمہارے باپ نے مانسیلو سے اقرار کیا
تھا اور تم نے بھی اس شرط پر کہ تمہارا
باپ تمہیں آملے اسکے ساتھ شادی
کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔
ڈائنا۔ آہ لیسی تم میرے سینے
میں خنجر چبھو رہے ہو۔ میرے باپ
کو اس بات کی کچھ خبر نہ تھی کہ مجھے اس
آدمی سے نفرت ہے۔ آہ میرے باپ
کو اتنی ہی خبر ہے کہ مانسیلو نے
مجھے بچایا ہے۔ مجھے پوچھو تو میں مانسیلو
کو اپنا قاتل جانتی ہوں۔
بدرن۔ آہ ڈائنا۔ مانسیلو نے
تمہیں بچایا تو تھا۔
لیسی۔ ہاں اس نے بچایا ہے لیکن
اگر خطرہ اتنا نہ ہو جتنا تم نے خیال
کیا تھا تو پھر کیا علاج۔ اس میں کچھ
شک نہیں کہ اس میں کوئی بھید مخفی
ہے جسکو میں ضرور منکشف کروں گا
میں بدرن صاحب اگر مانسیلو
کی جگہ میں ہوتا تو تمہاری بیٹی کو بغیر کسی
شرط کے بچاتا۔
بدرن۔ مانسیلو کو میری بیٹی سے عشق ہے
لیسی۔ اور مجھے بھی تو ۔۔۔۔۔
ڈائنا۔ آہ میرے بھائی میرے دوست
تم میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے۔
بدرن۔ مگر ڈیوک انجوکا ۔۔۔
لیسی۔ بدرن صاحب میں ایسے
شاہزادوں سے نہیں ڈرا کرتا اور
میرا خیال ہے کہ یہ ڈیوک کی نہیں
بلکہ مانسیلو کی شرارت ہے۔
بدرن۔ اگر ڈیوک کو اس بات کا پتہ
لگ گیا کہ ڈائنا زندہ ہے تو پھر
کیا ہوگا۔
لیسی۔ خوب تو آپ کو میری نسبت
مانسیلو پر زیادہ اعتبار ہے۔ بس
اب خاموش رہیئے۔ آپ نے میری مدد
سے انکار کیا ہے۔ اچھا اس آدمی سے
مدد کی درخواست کریں جس نے تمہیں یہ
دن دکھائے ہیں۔ لیجیئے بدرن صاحب

الوداع۔ لیجئے میم صاحب الوداع۔ آپ مجھے پھر کبھی نہیں ملینگے۔

ڈائنا۔ (بسی کا ہاتھ پکڑکر) آہ بسی کیا تم نے مجھے مانسریو کے ساتھ باتیں کرتے دیکھا ہے۔ بسی میں تمہاری منت کرتی ہوں مجھے نہ چھوڑو مجھ پر بیجا ہجر نہ کرو۔

بسی نے ڈائنا کے دونوں ہاتھ پکڑ لئے۔ اور اس کا غصہ اس لاجواب معشوقہ کے حسن حیرت انگیز کے آگے یوں جاتا رہا۔ جیسے برف کے آگے برف بہ جاتی ہے۔

بسی۔ اچھا میم صاحبہ میں اس بات کا ذمہ اٹھاتا ہوں۔ مگر اب مجھے چارٹرس میں ڈیوک کو ملنے جانا ہے۔ ہم تین دن کے بعد آپ کو پھر ملینگے۔ (پھر ڈائنا کے کان میں) اس بات کا خیال رکھنا کہ ہم نے مانسریو کی آمدنی کے برخلاف سول لگایا ہے اور تمہارے باپ کو تم سے مانسریو نے نہیں ملایا میں نے ملایا ہے۔

چھبیسواں باب

گورن فلاٹ کا بیدار ہونا اور گرجا میں اسکی آؤبھگت

اب ہم ڈائنا اور اس کے باپ کو اس مکان میں چھوڑتے ہیں۔ اور معزز ناظرین کو سرائے گولڈن لینس کی سیر کراتے ہیں۔ جب چکٹ نے دیکھا کہ پادری گورن فلاٹ گہری نیند سو رہا ہے وہ بہت خوش ہوا اور اس نے سرائے دار کو کہا۔ کہ ذرا بتی لے آؤ۔ اور جو کچھ میں کرنے لگا ہوں جب پادری بیدار ہو تو اس کو اس سے خبردار نہ کرنا۔ علاوہ بریں پادری کو بھید بھی نہ بتانا کہ چکٹ تمہارا جبہ پہنکر کہیں گیا تھا۔ چونکہ سرائے والے کو چکٹ نے علاوہ شراب اور کھانے کی قیمت کے کچھ انعام بھی دیا تھا۔ اسلئے سرائے دار نے اس کے راز کو مخفی رکھنے کا اقرار کیا۔ اور چکٹ نے پادری گورن فلاٹ کو اس کے جبے میں لپیٹ لیا

اور سبز پوش کو سرہانے رکھ کر آپ بھی
اوسکے ساتھ لیٹ رہا۔ صبح کو جب
پادری گوردن فلاٹ بیدار ہوا تو
حیرت سے ادہر ادہر دیکھنے لگا کبھی
چکٹ کی طرف جو صریحاً سوتا ہوا نہ
تھا۔ مگر سونے کا بہانہ کر کے لمبا پڑا
خراٹے بہر رہا تہا۔ گوردن فلاٹ
تحیر کی آنکھ سے دیکھتا تہا اور کبھی کمرہ
کے ہر ایک کونے کی طرف۔

گوردن فلاٹ سے آپ ہی آپ آہ
دن نکل آیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ
میں رات بھر بیہوش پڑا رہا ہوں۔
اور گرجا میں نہیں گیا ہوں (پھر چکٹ
کی طرف دیکھکر) آہ چکٹ کس طرح
سے سوتا ہے کاش اوسکی حالت میری
سی ہوتی کیا میں چکٹ کو جگا کر اس
سے کچھ مشورہ کروں۔ نہیں نہیں مجھے
ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ یہ شریر
آدمی میری ہنسی اوڑائیگا۔ آہ اب
میں سزا سے بچ نہیں سکتا۔ مجھے جیلخانہ
کا تو اتنا کچھ ڈر نہیں مگر افسوس
ہے کہ مجھے ابھی اور رشوت نہیں ملیگی
کاش مجھے داروغہ جیل کو رشوت
دینے کے لئے کچھ روپیہ ملجائے۔

چکٹ نے یہ سنکر چپکے سے اپنی
جیب سے نقدی کی تھیلی نکال کر کروٹ
بدلنے کے بہانے سے اپنے پہلو کے
نیچے رکھ لی۔

گوردن فلاٹ دبے پاؤں چپکے سے چکٹ
کے نزدیک جا کر، اگر چکٹ بیدار ہوتا
تو مجھے ایک کوڑی دینے میں بھی روادارنی
نہ کرتا۔ مگر اب تو چکٹ سو رہا ہے
میں اسکی جیب سے کیوں نہ نکال لوں
یہ کہکر گوردن فلاٹ نے چکٹ
کے جیبوں کو ٹٹولا۔

گوردن فلاٹ (آپ ہی آپ) یہ
بہت عجیب بات ہے۔ کہ اسکی جیبوں
میں کچھ بھی نہیں ہے آہ شاید اسکی
ٹوپی میں کچھ نقدی ہو۔

جب گوردن فلاٹ چکٹ کی
ٹوپی کی تلاشی لینے لگا۔ چکٹ نے
چپکے سے تھیلی سے نقدی الٹ دی
اور خالی تھیلی اپنی جیب میں رکھ دی
گوردن فلاٹ۔ ٹوپی میں کچھ نہیں
آہ مجھے غلطی لگی ہے
یہ کہکر پادری نے پھر چکٹ کی

کی جیب میں ہاتھ ڈالکر خالی ہتھیلی
نکال لی۔
گورن فلاٹ (آپ ہی آپ) تو یہ
میری ہتھیلی تو بالکل خالی ہے سرائے
دار کو شراب اور کھانے کی قیمت کون
دے گا۔
اس خیال نے گورن فلاٹ کو
ایسا ڈرا دیا کہ وہ سرائے سے دم
دبا کر بھاگا۔ اور گرجا کی طرف روانہ
ہوا۔ جب وہ گرجا کے پھاٹک پر پہنچا
تو اور بھی گھبرا گیا۔ کیونکہ گرجا کے
دروازے پر سنت سے پادری کچھ
باتیں کر رہے تھے۔ گورن فلاٹ نے
دوڑ جانے کا ارادہ کر کے پھاٹک سے
لوٹ کر ایک گلی کا رستہ لیا۔ مگر
پادریوں نے اس کو دوڑ کر پکڑ لیا۔
ایک پادری۔ آہ بیچارے گورن
فلاٹ۔
گورن فلاٹ نے اوپر آسمان
کی طرف دیکھا۔
وہی پادری۔ بڑے پادری صاحب
تمہارے منتظر بیٹھے ہیں۔
گورن۔ الٰہی تیری پناہ۔

پادری۔ بڑے پادری صاحب نے
حکم دیا ہوا ہے۔ کہ جب تم آؤ۔ تو فوراً
آپ کے پاس بھیجے جاؤ۔
گورن۔ مجھے پہلے ہی سے اس بات
کا کھٹکا لگ رہا تھا۔
گورن فلاٹ سر سے لیکر پاؤں
تک کانپتا ہوا گرجا میں داخل ہوا
دربان نے تمام دروازے بند کر دیئے
اور دیگر پادری اسکو بڑے پادری
صاحب کے پاس لیگئے۔
بڑا پادری۔ اچھا صاحب آپ
آگئے ہیں۔
گورن۔ ہاں جناب میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
پادری۔ رات والی بات تم ڈرتے
ڈرتے آئے ہو۔
گورن۔ ہاں جناب میں اس بات سے
انکار نہیں کرسکتا۔
پادری۔ آہ پیارے بھائی تم نے
بڑی غلطی کی ہے۔
گورن۔ جناب میں آپ کو ۔ ۔ ۔ ۔
پادری۔ باتیں بنانے کی کچھ ضرورت
نہیں تمہاری خوش خیالی نے ۔ ۔ ۔ ۔
گورن۔ آہ صاحب یہ بھی قسمت

ہے کہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

پادری۔ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ مارے جوش کے تم آپے سے باہر ہو گئے تھے۔ مگر تم جانتے ہو کہ کسی چیز کا حد سے زیادہ ہو جانا برائی میں شامل ہے۔ اور بڑی سفید تقریریں بھی حد سے زیادہ بڑھ جاتی ہیں۔ تو خفا ہوتا کے رتبہ سے گر جاتی ہیں۔

گورن۔ پادری صاحب مجھے معاف فرمائیے۔ مگر میں نے کچھ نہیں سمجھا کہ آپ کس تقریر کا ذکر کر رہے ہیں۔

پادری۔ جو تم نے کل یہاں کی تھی

گورن۔ کہاں گرجا کے باہر۔

پادری۔ نہیں صاحب گرجا کے اندر میں تمہاری طرح رومن کیتھلک ہوں میں جھوٹ نہیں کہتا۔ تمہاری دلیری سے میں ڈر گیا ہوں۔

گورن۔ (حیران ہو کر کیا میں نے بڑی دلیری کی تھی۔

پادری۔ دلیری کیا بلکہ شجاعت اور حماقت۔

گورن۔ پادری صاحب مجھے معاف کر دو میں اپنے چال چلن کو درست کر دونگا۔

پادری۔ تم اپنے چال چلن کو تو درست کر لو گے مگر تمہاری رات والی دلیری کا نتیجہ تو ہم سب کے حق میں برا ہوگا۔ اگر یہ بات نہیں میں رہتی تو کچھ بڑی بات نہ تھی۔ مگر افسوس ہے کہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

گورن۔ تو اس بات کا اوروں کو بھی پتہ لگ گیا ہوا ہے۔

پادری۔ ہاں صاحب یہاں تو کوئی ایک سو کے قریب آدمی تمہاری تقریر کے سننے کیلئے چھپے ہوئے تھے

گورن (متحیر ہو کر) میری تقریر؟

پادری۔ اس میں تو کچھ شک نہیں کہ تم نے بہت عمدہ تقریر کی تھی۔ مگر ایک جماعت کی صورت میں پیرس کے گلی کوچوں میں بندوقیں لیکر جانا بڑی خوفناک بات ہے۔

جب پادری نے یہ کہا کہ گورن فلاٹ حیرت سے اسکے منہ کیطرف دیکھنے لگا۔

پادری۔ دیکھئے صاحب چونکہ یہ مذہبی جوش آپکو پیرس میں بہت ذلیل

اور خوار کریگا - اسلئے یہ مناسب
ہے کہ تم کسی صوبہ میں چلے جاؤ۔
گوورنٹ - آہ تو مجھے جلاوطن ہونا ہوگا
پادری - پیارے بھائی اگر تم یہاں
رہے تو تم کو بڑا نقصان پہنچیگا۔
گوورنٹ - مجھے کیا نقصان اٹھانا پڑیگا
پادری - یا تم کو عمر بھر قید کی سزا
ہوگی - یا پھانسی پر چڑھائے جاؤ گے
گوورنٹ فلاٹ کا رنگ زرد ہو گیا
کیونکہ اسکی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ جب
میں رات بھر سوتے میں بستر میں
چور پڑا رہا ہوں تو تقریر کیسے کی
تھی۔
پادری - دیکھو پیارے بھائی کچھ
زمانہ جلاوطن رہ کر تم صرف یہی
خطرے ہی سے نہیں بچ جاؤ گے
بلکہ تم اپنے مذہب کو بھی ترقی
دو گے - کیونکہ صوبوں میں بادشاہ
کی نظروں سے دور تم جتنا جوش
چاہو کر سکتے ہو - لو بھائی جتنی جلدی
تم سے ہو سکے یہاں سے چلے جاؤ
کیونکہ شاہی سپاہی تمہیں گرفتار
کرنے کے لئے در پے ہیں۔

گوورنٹ - ہیں شاہی سپاہی ..
پادری - ہاں اسمیں [illegible] شبہ نہیں
[illegible] پادری کا [illegible]
ہو جاؤ۔
گوورنٹ - جناب چلے جانے کی تیاری
تو آسان ہے مگر سفر کا خرچ کہاں سے آئیگا
پادری - یہ بڑی آسان بات
ہے - تمہیں بہت سے مرید ملجائینگے
جو تمہاری ہر طرح سے مدد و خدمات
کرینگے - لو اب چلے جاؤ اور جب
تک تمہیں واپس نہ بلایا جاوے
یہاں آنیکا خیال بھی نہ کرنا۔
یہ کہکر پادری نے گوورنٹ فلاٹ
سے مصافحہ کر کے اسکو دروازے
کی طرف دھکیل دیا - اور جب گوورنٹ
فلاٹ دروازے سے باہر نکلا - تو
وہی پادری جو اس کو اس وقت
ملے تھے باہر اسکے منتظر تھے۔
ایک - لو بھائی گوورنٹ فلاٹ خدا
حافظ - مجھے کبھی یاد کیا کرنا
دوسرا - بہادر گوورنٹ فلاٹ الوداع
گوورنٹ فلاٹ جلدی سے باہر
نکل گیا اور اپنے دل ہی دل میں کہنے

دیکھا کہ یا تو یہہ دیوانی ہو گئے ہیں۔ یا مجھے ہی جنون ہے۔

ستائیسواں باب

گورن فلاٹ کی پریشانی

ناظرین جانتے ہیں کہ پادری گورن فلاٹ کسی قدر عیش دوست تہا اور سرائے گورن ابنڈلنس میں وقتاً فوقتاً مے نوشی بہی کیا کرتا تہا تبہی وقت گورن فلاٹ گرجا سے نکلکر دیہات کی طرف روانہ ہوا۔ تو اُسکے پاس ایک کوڑی بہی نہ تہی۔ ابہی پیرس سے باہر نکلا ہی تہا تو اُس کے کانوں میں گہڑیالی کے گیا دان بجانے کی ٹن ٹن کی آواز آئی اور وہ اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا کہ آہ اسوقت میں گرجا میں کہانا کہایا کرتا تہا۔ جہاں میرے بہائی اسوقت ناشتہ تناول فرما رہے ہونگے۔ پہلے تو گورن فلاٹ کے دل میں یہہ خیال آیا کہ واپس جاکر اپنے آپ کو شاہی سواروں کے حوالے کردوں۔ کیونکہ اس جلاوطنی سے کہیں اچہی ہے۔ مگر پہر اُسنے یہ ارادہ کیا کہ سرائے میں واپس جاکر جکٹ کو بلا بہیجوں۔ اُسے سب کچہ بتا دوں اور مدد کی درخواست کروں۔

گورن فلاٹ اس طرح کے خیالوں میں مستغرق ایک درخت کے سایہ میں بیٹہا ہوا تہا۔ کہ اُسکے کانوں میں گہوڑے کے سموں کی آواز آئی اور وہ درخت کے پیچہے چہپ گیا مگر پہر خدا جانے اُسکے دل میں کیا آئی کہ جب سوار نزدیک پہنچا تو اُسکے پاس جاکر کہنے لگا۔ کہ خدا واسطے . . . .

سوار اُچہلکر۔ بہائی گورن فلاٹ۔

گورن۔ مسٹر جکٹ ہیں۔

جکٹ۔ ارے شیطان تم کہاں جا رہے ہو۔

گورن۔ مجہے پتہ نہیں کہیں کہاں جا رہا ہوں مگر تم کدہر جا رہے ہو۔

جکٹ۔ میں تو سیدہا ہی جاؤنگا۔

گورن۔ بہت دور ہے؟

چلپٹ۔ ہاں جب تک میں ٹھہر نہ جاؤں
مگر تم یہاں بارہ بجے سے باہر کیا کر
رہے ہو۔

گورن۔ افسوس مسٹر چلپٹ میری
تو بُری گت ہوئی ہے۔

چلپٹ (ہنسکر) ارے کیا ہوا ہے۔

گورن (آہ بھر کر) میرے پیارے
بھائیوں نے مجھے . . . . .
آہ میں جلاوطن کیا گیا ہوں۔

چلپٹ (قہقہہ مار کر) کیوں تم جلاوطن
کیوں کئے گئے ہو۔

گورن۔ سنو مسٹر چلپٹ تمہیں
یقین نہیں آئیگا۔ میں سچ کہتا ہوں
کہ مجھے پتہ نہیں کہ میں کیوں ...

چلپٹ۔ کل تمہیں کسی نے کچھ شرارت
کرتے دیکھ نہ لیا ہو۔

گورن۔ دیکھو صاحب مذاق نہ کرو
آپ کو معلوم ہے کہ میں رات کو کیا
کرتا رہا تھا۔

چلپٹ۔ ہاں مجھے تو پتہ ہے۔ کہ تم
آٹھ سے دس تک کیا کرتے رہے مگر
اس بات کا مجھے کچھ پتہ نہیں کہ تم دس
[illegible]

گورن۔ دس بجے سے لیکر تین تک!
میں اپنی جیب معنے دارد۔

چلپٹ۔ دس بجے تم چلے گئے تھے

گورن۔ میں؟

چلپٹ۔ ہاں۔ اور میں نے تمہیں
پوچھا تھا کہ کہاں جاتے ہو۔

گورن۔ میں نے کیا جواب دیا تھا

چلپٹ۔ تم نے کہا تھا۔ کہ میں تقریر
کرنے جاتا ہوں۔

گورن (آپ ہی آپ) توبہ . . .

چلپٹ۔ ہاں صاحب۔ اور تم نے
مجھے اس تقریر سے کچھ سنایا بھی تھا
اور اس میں بڑی خوفناک باتوں پر
بحث کی ہوئی تھی۔

گورن۔ توبہ الہی۔

چلپٹ۔ اس میں ایسی خوفناک باتیں
تھیں کہ میں بڑا حیران ہو رہا ہوں
تم گرفتار کیوں نہیں کئے گئے۔

گورن۔ مسٹر چلپٹ تم نے میری
آنکھیں کھولدی ہیں جب تمہیں میں نے
اپنی تقریر کا کچھ حصہ سنایا۔ تو میں
[illegible] تھا۔

کچھ عجیب ہو رہی تھی تم اس آدمی
کی طرح دکھائی دیتے تھے جو سوتے
میں کچھ بول رہا ہو۔
گورن ۔ مگر میرا تو خیال ہے کہ میں
صبح تک سرائے میں تھا۔
چکٹ ۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے
کہ تم تین بجے واپس آ گئے تھے۔
تم نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا
اور مجھے بڑی سردی لگی تھی۔
گورن ۔ تو یہ سچ ہے کہ ...
چکٹ ۔ ہاں سچ ہے ۔ مسٹر کلاڈ
سے پوچھ لو جا کر۔
گورن ۔ مسٹر کلاڈ سے ؟
چکٹ ۔ ہاں کیونکہ جب تم آئے
تھے تو مسٹر کلاڈ نے دروازہ
کھولا تھا ۔ جب تم اندر داخل ہو گئے
تو تم بڑے مغرور معلوم ہوتے تھے
اور میں نے تمہیں کہا تھا کہ پادریوں
کو غرور سے کام لینا مناسب نہیں
گورن ۔ مجھے کس بات کا غرور
ہو رہا تھا۔
چکٹ ۔ اپنی تقریر کے موثر ہونے کا
اور ڈیوک ڈی گائز اور اس آدمی کی

تحسین و آفرین کرنے پر۔
گورن ۔ آہ اب میں سمجھ گیا ہوں۔
چکٹ ۔ اچھا ہوا کہ آپکو پتہ لگ گیا
ہے جب آپ آئے تو آپ نے یہ
بھی کہا تھا کہ میں گرجا میں گیا ہوا تھا
کیونکہ آج ہماری جماعت کا جس کا
نام مجلس اتفاق ہے۔ اجلاس تھا
گورن (متحیر ہو کر) میں بھی تو کوئی
. . . .
چکٹ ۔ کیا آپ کیا کہنے کو تھے۔
گورن ۔ میرا یہ مطلب ہے کہ میرا
دل بہت مضبوط ہے۔ اور جب میں
سوتا ہوں تو میرا دل منہ اپنے جنون
کے بیدار رہتا ہے۔
چکٹ ۔ خوب تو آپکے دل پر جادو
پھرا ہوا ہے ۔ یہ بڑی عجیب بات
ہے کہ کوئی آدمی عالم خواب میں
بادشاہ وقت کے برخلاف تقریر
کرے۔ تم تو کوئی شیطان ہو۔
گورن ۔ آہ تم نے مجھے چھوڑ دینے
کا ارادہ کیا ہے۔
چکٹ ۔ تم سے تو مجھے یہ امید نہ تھی
چکٹ (رحم میں آ کر) تم نے اچھی کیا

کہا تھا۔
گورن - مجھے کچھ یاد نہیں رہا۔ میں
دیوانہ ہو رہا ہوں۔ علاوہ بریں
مجھے بلا کی بھوک لگی ہوئی ہے۔
چکٹ - تم نے ابھی کہا تھا کہ تم
کہیں جا رہے ہو۔
گورن - ہاں بڑے پادری صاحب
نے مجھے روانہ کیا ہے۔
چکٹ - کہاں -
گورن - جہاں میں چلا جاؤں۔
چکٹ - میں بھی کہیں جا رہا ہوں
اور میں تمکو اپنے ساتھ لیجا سکتا ہوں
گورن - آپ مجھے ......
چکٹ - کیوں تمہیں میرے ساتھ
چلنا منظور ہے۔
گورن - مجھے آپ کا ساتھ دینے
میں کچھ عذر تو نہیں۔ مگر آپ کے پاس
خرچ سفر کے لئے نقدی بھی بہت
ہونی چاہیئے۔
چکٹ (ایک تھیلی نکالکر) یہ دیکھو
کیا ہے۔
گورن تھیلی کو دیکھکر مارے خوشی کے
اچھلنے لگا۔

گورن - اس میں کسقدر نقدی ہے۔
چکٹ - ڈیڑھ سو پونڈ۔
گورن - تو چلنا کہاں ہے۔
چکٹ - جب چلوگے تمہیں پتہ لگ
گورن - ہم کھانا کب کھائینگے۔
چکٹ - ابھی۔
گورن - میری سواری کا کیا بندوبست
ہوگا۔
چکٹ - میں تمہیں اپنے گھوڑے
پر تو نہیں بٹھا سکتا کیونکہ تم بڑے
بھاری آدمی ہو۔
گورن - تو پھر کیا بندوبست ہوگا۔
چکٹ - میں تمہیں ایک گدھا خرید
دیتا ہوں۔
گورن - مسٹر چکٹ تم بڑے دوست
نواز آدمی ہو۔ گدھا ذرا اچھا اور مضبوط
خریدنا۔ لو اب یہ بتاؤ کہ کھانا کہاں
کھائینگے۔
چکٹ - لو اس دروازے کی طرف
دیکھو۔ اور پڑھو تختے پر کیا لکھا ہے
گورن فلاٹ نے نگاہ اٹھاکر دیکھا
تو تختے پر لکھا ہے۔
گورن فلاٹ نے نگاہ اٹھاکر

دیکھا تو تختے پر لکھا تھا۔ کہ اس
مکان میں بہت عمدہ بسکٹ انڈے
اور سفید رنگ کا شراب ملتا ہے۔
جب گوردن فلاٹ نے اس اشتہا
کو پڑھا تو مارے خوشی کے آپے سے
باہر ہوگیا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین
جانتے ہیں کہ پادری مذکور کو شراب
سے بڑا انس تھا۔
چکبٹ ۔ تو اب تم اندر جا کر حاضری
کھاؤ۔ اور میں کسی گدہے کی تلاش
کرتا ہوں۔

اٹھائیسواں باب

گوردن فلاٹ کا گدہے پر سفر کرنا اور کئی ایک عجیب باتوں کا پتہ لینا

چکبٹ تو پیرس سے حاضری کھا
کر روانہ ہوا تھا۔ اسلئے گوردن
فلاٹ کو کچھ انڈے بسکٹ اور
شراب خرید کر دیدیا۔ اور آپ
ادہر اُدہر کسی گدہے کی تلاش کرنے
لگا۔ ایک دہقان سے چکبٹ نے
بائیس کرون میں ایک گدہا خریدا
اور گوردن فلاٹ کے پاس آکر
کہنے لگا کہ لو اب دیر نہ کرو۔ ہمیں
جلدی روانہ ہو جانا چاہیے۔ کھانا
ہم ملن میں چلکر کھائینگے۔
گوردن گدہے پر سوار ہوا۔ اور
دونوں ملن کو روانہ ہوئے۔ کوئی
چار کوس کے فاصلے پر جا کر گوردن
فلاٹ گھاس پر لیٹ گیا۔ اور چکبٹ
اپنے دل ہی دل میں کچھ حساب
کرنے لگا۔
چکبٹ ۔ آپ ہی آپ۔ ہم نے دیکھو
بیس کوس جانا ہے۔ اگر ہم دس کوس
روزانہ کے حساب سفر کریں گے تو
بارہ دن لگیں گے۔ گوردن فلاٹ
دس کوس سے زیادہ چل بھی نہیں
سکتا۔ کیونکہ اوس کا گدہا کچھ ایسا
تیز بھی نہیں۔ مگر مجھ سے تو یہ نہیں
ہوسکتا۔ کہ اتنے دن لگاؤں۔ اگر
گوردن فلاٹ نے میرا ساتھ دینا ہو
تو اسے بڑی ہمت کرنی چاہیے۔
اپنے دل ہی دل میں یہ مشورہ کرکے
چکبٹ نے گوردن فلاٹ کو سمجھایا
گوردن ۔ تم سوتے سوتے تھک گیا ہے

ملٹن پہنچ گئے ہیں۔ آہ مجھے بڑی
بھوکھ لگی ہوئی ہے۔
چکٹ۔ نہیں صاحب ابھی ملٹن
بہت دور ہے۔ ہمیں بہت جلدی
کرنی چاہیئے۔ لو اٹھو جلدی کرو۔
گورن۔ نہیں مسٹر چکٹ ہمیں
بہت جلد نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ
ہم بہت جلد تھک جائینگے۔ ہمیں
اتنی جلدی کیا پڑی ہے۔ کیونکہ میں
مذہب کو ترقی دینے کے لئے روانہ
کیا گیا ہوں۔ اور تم سیر کے ارادہ
پر آئے ہو۔ جتنی دیر ہوگی اتنی ہی
اچھی ہے۔ کیونکہ تم قدرت کے
نظاروں سے اپنا دل بہلاتے جاؤگے
اور میں جہاں تک لیکچر دوں گا۔
میرے خیال میں ہمیں ملٹن میں
دو چار دن مقام کرنا چاہیئے۔ کیونکہ
وہاں بہت شراب مل سکتا ہے۔
چکٹ۔ نہیں صاحب یہ نہیں ہو سکتا
ہم تو ملٹن میں کھانا کھانے کو بھی
نہیں ٹھیرونگا۔ ماسٹر ہوبن چلکر
ناشتہ تناول کرینگے۔ کیونکہ مجھے
بہت جلدی ہے۔

گورن فلاٹ حیرت سے چکٹ
کی طرف دیکھنے لگا۔ کیونکہ ہمارے
ناظرین جانتے ہیں کہ اس بدمعاش
پادری کو بھوک لگ رہی تھی۔
چکٹ۔ لو اب سوار ہو دیکھئے کیا ہو
گورن فلاٹ ٹھیر رہا اور چکٹ
کی طرف حیرت سے دیکھنے لگا۔
چکٹ۔ اگر آپ میرے ساتھ نہیں
چلنا چاہتے۔ تو آپ کو اختیار ہے
لیجئے میں جاتا ہوں۔
گورن (چلاکر) نہیں مسٹر چکٹ
میں آپکا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہتا
کیونکہ مجھے آپ سے بڑی محبت ہے
چکٹ۔ تو پھر سوار کیوں نہیں ہوتے
گورن فلاٹ۔ گدھے پر سوار ہوا
مگر اوس نے لیڈیوں کی طرح دونو
ٹانگیں ایک ہی طرف کرلیں۔ تاکہ
جب گدھا سرپٹ دوڑنے لگے۔ تو دم
اور بال دونوں کو مضبوط پکڑ کر گرنے
سے بچے۔
چکٹ نے گھوڑے پر بیٹھتے ہی
باگیں ڈھیلی کردیں اور تیز رفتار گھوڑا
ہوا سے باتیں کرنے لگا۔ گورن فلاٹ

نے بھی اپنے گدھے کو مارنا شروع
کیا۔ اور جب گدھا سرپٹ دوڑنے
لگا تو اس نیچے پادری نے ایک
ہاتھ میں گدھے کی دم اور دوسرے
میں بال پکڑ لئے۔
حکٹ بار بار گھوڑے کو روک روک
کر تکتا ہی دوڑا دوڑا کر سامنے دیکھتا
تھا۔ اور جب اس کو کوئی دکھائی
نہیں دیتا تھا تو پھر گھوڑے کو سرپٹ
دوڑاتا تھا۔
گورن مسٹر حکٹ بار بار ادھر
کیا دیکھتے ہو۔
حکٹ۔ کچھ بھی نہیں۔ ہم بڑے
سست چل رہے ہیں۔
گورن۔ ہم تو ہوا سے باتیں کرتے
جا رہے ہیں۔ اور کس طرح جلدی کریں
حکٹ۔ اچھا گدھے کو دوڑ لے
آؤ۔
یہ کہہ کر حکٹ نے گھوڑے کو اور
بھی تیز کر دیا۔ اور گورن فلاٹ
چلانے لگا۔
حکٹ۔ بڑھے چلو۔ پادری صاحب
بڑھے چلو۔

گورن۔ آہ مجھے تو خوف لگ رہا ہے
مجھ سے گدھے کو سخت تیز نہیں دوڑایا
جاتا۔
حکٹ۔ تو پھر میں جاتا ہوں آپ
پیچھے رہیں۔
گورن۔ میں کیا کروں۔ میرا گدھا
سست تھک گیا ہے۔
حکٹ۔ تو لیجئے خدا حافظ۔
گورن فلاٹ نے اپنے گدھے
کو روک لینے کا ارادہ کیا۔ مگر اس
کو یاد آ گیا کہ میرے ہم سفر کے پاس
ڈبہ میں سو لونڈ ہیں۔ اور گدھے
کو مارنے لگا۔
گورن۔ مسٹر حکٹ۔ اس طرح تو
میرا گدھا مر جائیگا۔
حکٹ۔ کچھ پرواہ نہیں ہم اور
خرید لینگے۔
اسوقت حکٹ ایک پہاڑی
کے اوپر پہونچ گیا تھا۔ اس نے
اپنے گھوڑے کو روک لیا۔ مگر ہمارے
ناظرین جانتے ہیں کہ گورن فلاٹ
گدھے کو نہیں روک سکتا تھا اور
وہ گدھے کی پیٹھ پر چمٹا بیٹھا رہا

اور گویا جیکٹ کے گھوڑے سے
ذرا آگے نکل گیا۔
گورن- مسٹر جیکٹ اسکے کیا معنی
ہیں کہ پہلے تو اپنی جان کو خطرہ میں
ڈالکر سرپٹ چلیں اور پھر یکایک
ٹھہر جائیں۔
جیکٹ- ایک چٹان کی آڑ میں
چھپ کر کھڑا ہو گیا۔ اور تین آدمیوں
کو جو خچروں پر سوار کوئی دو سو
قدم آگے آگے جا رہے تھے غور
سے دیکھتا رہا۔ اور اس نے گورن
فلاٹ کی بات کا کچھہ جواب نہ دیا
گورن (غصے سے) مجھے بڑی
بھوکھ لگی ہوئی ہے۔ اور میں
تھک بھی بہت گیا ہوں۔
جیکٹ- میرا بھی یہی حال ہے۔
اور پہلا ہوٹل جو آئیگا۔ ہم وہاں ٹھیر
کر کھانا کھائینگے۔ میں تم کو مرغ
بریان اور بہت عمدہ شراب لے دونگا
گورن- کہیں مجھے باتوں میں لگا کر
ٹال دینا تو نہیں چاہتے۔
جیکٹ- میں تم سے اس بات کا
اقرار کرتا ہوں مگر تمہیں ضرور....

گورن- اچھا صاحب بڑھے چلو۔
چلو بزنگ ر گرد یہ کا نام ہے پہنچ چلو
تھوڑی دیر تک جیکٹ اور گورن
فلاٹ اپنے جانوروں کو برابر دوڑاتے
گئے حتیٰ کہ وہ ایک سرائے کے سامنے
پہنچے اور جیکٹ ایک چکر کھا کر سرائے
کی پشت پر چلا گیا کیونکہ سرائے کے
دروازے پر وہی تین سوار کھڑے تھے

انتیسواں باب

گورن فلاٹ کا گدہا چھوڑ کر خچر
لینا اور پھر خچر چھوڑ کر گھوڑا لینا۔
سرائے کی پشت کی طرف سے
ہوکر جیکٹ اور گورن فلاٹ ایک
ہوٹل میں جو اس سرائے سے ایک
میل کے فاصلے پر تھا۔ داخل ہوئے
جیکٹ نے ایک ایسے کمرے میں جو
سڑک کی طرف تھا بیٹھ کر خادم کو
کھانا لانے کیلئے حکم دیا۔ اور کھانے
سے فارغ ہوکر دس بجے تک اس کمرہ
میں بیٹھا دیکھتا رہا اور بعد خادم کو
گھوڑے کو صبح سویرے تیار رکھنے کا

حکم دے کر بستر پہ لیٹ گیا۔

گورن ۔آہ بھر کر یہہ کہا صبح سویرے روانہ ہونا تو بڑی مشکل بات ہے۔

چکیٹ ۔ہاں صاحب صبح سویرے آپکو بیدار ہونا پڑیگا

گورن ۔کیوں یہہ کیوں۔

چکیٹ ۔بس صاحب میں نے جو کہدیا ہے کہ تمہیں صبح سویرے بیدار ہونا پڑیگا۔

چکیٹ نے گورن فلاٹ کے لئے بستر بچھانے کا حکم دیا۔ دونوں آرام سے سو گئے ۔اور صبح سویرے جب چکیٹ بیدار ہوا۔ تو اُس نے تاکی میں سے دیکھا کہ وہ تینوں سوار جارہے ہیں۔ کپڑے پہنکر چکیٹ نے گورن فلاٹ کو آواز دی کہ اب اُٹھو۔

گورن ۔کچھ تو اور آرام کر لینے دو۔

چکیٹ ۔نہیں صاحب یہ نہیں ہو سکتا۔ جلدی کرو اور کپڑے پہن لو۔

گورن ۔مگر کہانا کہاں کہائینگے

چکیٹ ۔مانسٹریو کی سڑک پر

گورن ۔مانسٹریو کہاں ہے

چکیٹ ۔بس صاحب زیادہ باتیں نہ کرو مانسٹریو اس شہر کا نام ہے جہاں ہم حاضری کہائینگے۔ لیجئے اب میں سرائے دار کا حساب بیباق کرتا ہوں۔ تم اتنے میں کپڑے پہن لو ورنہ میں اکیلا ہی چلا جاؤنگا۔

ناظرین جانتے ہیں کہ پادریوں کی پوشاک بہت سادہ ہوتی ہے گورن فلاٹ نے چھ منٹ کے اندر اندر کپڑے پہن لئے۔ اور جب وہ نیچے اُترا۔ تو چکیٹ تیار کھڑا تھا۔ یہہ دن بھی گذر گیا۔ اور دوسرے دن گورن فلاٹ ذرا خوش خوش دکھائی دینے لگا کیونکہ وہ اب سواری کا ذرا عادی ہو چلا تھا۔ تیسرے دن کی شام کو چکیٹ کچھ اداس سا ہو گیا۔ کیونکہ اون تینوں سواروں کا اُسے کوئی نشان نہ ملا۔

تیسرے دن چکیٹ اور گورن فلاٹ نے ایک سرائے میں مقام کیا صبح کو وہ دونوں پھر روانہ ہوئے۔ اور دوپہر تک اون سواروں کا کوئی پتہ نہ ملا۔ اور چکیٹ نے ایک آدمی کو پوچھا کہ تم نے ادہر سے کوئی

تین سوار جاتے دیکھے ہیں۔
آدمی - آج تو نہیں ہاں کل شام کے
کوئی سات بجے ادہر سے تین سوار
گذر رہے تہے -
چکٹ - وہ سوار کس وضع کے تھے
آدمی - ایک آقا معلوم ہوتا تھا اور
دو غلام
چکٹ (آپ ہی آپ) وہی ہونگے
(پھر گورن فلاٹ سے) بڑہے چلو
پادری صاحب بڑہے چلو
گورن - دیکھو مسٹر چکٹ میرا گدہا
اب چور ہو گیا ہے - اور تمہارا گھوڑا
بہی اب بہت تہکا ہوا ہے -
چکٹ - اچھا تو تم میرا ساتھ چھوڑ دو
گورن - کیوں -
چکٹ - اس لئے کہ تم بڑے سست
آدمی ہو -
گورن - میں سست ہوں ؟ ہم
صبح سے لیکر برابر سرپٹ آئے ہیں
چکٹ - مگر پھر بھی ہم نے بہت کم
مسافت طے کی ہے -
گورن - تو میری بلا سے چلو بڑہے
چلو - کیونکہ جتنی جلدی ہم منزل مقصود
پر پہونچ جائینگے اتنی ہی جلدی میں
آرام کرنے کا موقعہ ملیگا -
چکٹ - مگر ہمارے جانور تو بہت
تہک گئے ہیں -
گورن - تو کیا کریں -
چکٹ - کرنا کیا ہے - ان کو کہیں
چھوڑ دینگے - اور واپس آتے وقت
لے لینگے -
گورن - تو یہ مسافت کیونکر طے ہوگی
چکٹ - ہم خچریں خرید لینگے تو
گورن - (آہ بھر کر) بہت اچھا -
ایک گاؤں میں جا کر چکٹ نے دو
خچریں خرید لیں - اور شام کو جب یہ
دونوں راہرو ایک سرائے میں پہنچے
تو چکٹ یہ دیکھ کر کہ ان تینوں
سواروں کے جانور ایک مکان کے
دروازے پر جو سرائے سے ذرا ہٹ کر
واقعہ تہا کہڑے ہیں بہت خوش ہوا
چکٹ - جاؤ گورن فلاٹ پوچھو کیا
وہ تینوں جانور بکاؤ ہیں - اور اگر
بکاؤ ہیں تو ان کے مالک کہاں ہیں
گورن فلاٹ پتہ لیکر واپس آتا
اور کہنے لگا کہ ایک شریف آدمی ان

تینوں خچروں کو فروخت کر گیا ہے اور
یہاں سے اوگمن کو روانہ ہو گیا ہے۔
چکٹ۔ کیا وہ اکیلا گیا ہے۔
گورن۔ نہیں ایک غلام کو ساتھ
لے گیا ہے۔
چکٹ۔ تو دوسرا غلام کہاں گیا ہے
گورن۔ وہ لیبٹن کو چلا گیا ہے
چکٹ۔ مگر جب اونہوں نے تینوں
خچریں فروخت کر دی ہیں۔ تو کیا وہ
پیدل گئے ہیں۔
گورن۔ نہیں اونہوں نے یہاں سے
گھوڑے خرید لئے تھے۔
چکٹ۔ کس سے۔
گورن۔ ایک کپتان سے جو کل یہاں
تھا۔ اور خچریں اونہوں نے ایک سوار
کے ہاتھ فروخت کی ہیں۔ جو ان خچروں
کو یا دوبیوں کے ہاتھ فروخت کرنیکی
کوشش کر رہا ہے۔
چکٹ۔ تو جاؤ یہہ دونوں خچریں ان
دوبیوں کے ہاتھ فروخت کر دو۔
گورن۔ تو ہم یہہ مسافت کیونکر
طے کرینگے۔
چکٹ۔ کیوں ہم گھوڑے خرید لینگے

گورن۔ تو بہتر ہی۔
چکٹ۔ وہ گھوڑوں کا سودا کرنے لگا
اور گورن فلاٹ نے خچریں فروخت
کر دیں اور زین رکھ لئے۔
چکٹ۔ تم نے زین رکھ لئے ہیں
گورن۔ ہاں۔
چکٹ۔ اور خچریں فروخت کر دیں ہیں
گورن۔ ہاں دونوں ہیں پونڈ پر
چکٹ۔ قیمت تو نقد ملگئی ہے نہ۔
گورن۔ ہاں صاحب بیچے بیس
پونڈ ہیں۔
چکٹ تم بڑے ہوشیار آدمی ہو
تو اب چلنے کی فکر کرو۔
گورن۔ مجھے تو بڑی پیاس لگی ہوئی ہے
چکٹ۔ اچھا میں گھوڑوں پر زین
ڈالتا ہوں۔ اور تم جا کر پانی پی آؤ
گورن۔ ایک بوتل۔
چکٹ۔ ہاں ایک بوتل کافی ہو گی
گورن فلاٹ نے دو بوتلیں نوش
کیں۔ یہہ دونوں برابر گھوڑوں پر
سوار ہو کر چل نکلے۔ اور دوسرے
دن چکٹ نے نکلس ڈبوڈ کو
پہچان لیا۔ اور پیرس سے روانہ

پہونچے کے آٹھ دن بعد شخص حکپٹ
اور گورن فلاٹ ایک ساتھ لنڈن
کی ایک سرائے میں داخل ہوئے

تیسواں باب

حکپٹ اور گورن فلاٹ کی ہوٹل میں آؤ بھگت

حکپٹ نے جب دیکھا کہ نکلس ڈیوڈ
نے ہوٹل میں ایک کمرہ پہلے لیا ہے
تو اپنے گھوڑوں کو ہوٹل کے خادم
کے سپرد کرکے گورن فلاٹ سے
کہنے لگا کہ تم ہوٹل کے مالک کے
پاس جاکر ایک کمرہ کرایہ پر لو کمرے
کا بندوبست کرکے تم نے ہوٹل کے
دروازے پر میرا انتظار کرنا۔ میں جس
وقت تاریکی اچھی طرح سے چھاجائیگی
یہاں آجاؤنگا۔ اب میں شہر میں ادہر
ادہر ہرزہ گردی کرکے وقت گذارتا
ہوں۔ اس بات کا بھی خیال رہے
کہ سرائے والے کو نہ میرا نام بتانا اور نہ
ہی کچھ اور پتہ دینا۔ کیوں گورن
یہ تجویز ٹھیک ہے
گورن۔ بے شک۔

حکپٹ۔ کمرہ اس کمرے کے جو نکلس
ڈیوڈ نے لیا ہے۔ بہت نزدیک ہونا
چاہئیے۔
گورن فلاٹ نے سرائے والے سے نکلس
ڈیوڈ کے ساتھ والا کمرہ لے لیا اور جب
انتظام کرکے حکپٹ کا منتظر ہوا اور
جب اندھیرا چھا گیا تو حکپٹ اپنی
ہرزہ گشت سے واپس آیا۔
حکپٹ۔ شاباش گورن فلاٹ تم نے
میری عین آرزو کے مطابق کام کیا
ہے۔ آج کھانے کے ساتھ تم کو بہت
عمدہ شراب دونگا۔ کیوں پیارے گورن
تم نارنج کا شراب پیوگے۔
گورن۔ یہ بہت عمدہ شراب ہوگا
میں نے آجتک کہیں نہیں پیا۔
حکپٹ۔ اچھا تو آج دل کھولکر پی
لینا۔ لو اب تھوڑی دیر تک شہر میں
ادہر ادہر سیر گشت کرنے چلے جاؤ۔
گورن۔ تو کھانا کب کھائینگے
حکپٹ۔ تمہاری واپسی پر کھانا تیار ہوگا
تو ایک کمرے میں بیٹھ جاؤ فی الحال تھوڑا
سے کچھ کھا لینا۔
گورن فلاٹ کروٹ بیکر شاہ حرم

ہرزہ گردی پر روانہ ہوا۔ چکیٹ نے
ایک آہنی میخ سے دیوار میں سوراخ
کیا۔ تاکہ ڈلوڈ کے کمرے میں جو
کچھ ہو وہ سن سکے اور دیکھ سکے۔
جب چکیٹ نے سوراخ میں سے
دیکھا تو سرائے دار ڈلوڈ سے باتیں
کر رہا تھا۔ کہ مجھے عشور بادشاہ نے
ایک کام پر بھیجا ہے۔ جب سرائے دار
نے ڈلوڈ کو یہ کہا تو سرائے دار
خاموش رہا۔ اسکے بشرے پر غصے
کے آثار ہویدا ہوئے۔

چکیٹ (آپ ہی آپ) سرائے دار
ہی کوئی عجیب معلوم ہوتا ہے۔ اچھا میں
دریافت کرلونگا آیا یہ مجلس اتفاق
کا جو بادشاہ کے برخلاف سازشیں
کرتے رہتے ہیں ممبر ہے۔؟

ڈلوڈ کے کمرے سے نکلکر سرائے
دار چکیٹ کے پاس آیا۔

چکیٹ۔ تشریف رکھئے۔ اور کوئی اور
بات کرنے سے پہلے میری داستان
سن لیجئے۔ آپ نے مجھے جب میں آپکے
پاس ہوٹل میں داخل ہوا تھا تو ایک
پادری کے ساتھ دیکھا ہوگا۔

سرائے دار۔ ہاں صاحب۔

چکیٹ۔ ذرا آہستہ آہستہ بات چیت
کرو وہ پادری جلاوطن کیا گیا ہے۔

سرائے دار۔ تو وہ کوئی کافر تو نہیں
کہ بھیس بدلے پھرتا ہے۔

چکیٹ (غصے سے) کافر؟ نہیں صاحب
وہ میرا رشتہ دار ہے۔ اور کافروں سے
میرا کوئی رشتہ نہیں۔ وہ تو کفار کا
جانی دشمن ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ حضور
بادشاہ اسکی جان کے درپے ہو رہے ہیں

سرائے دار۔ چکیٹ کی یہ من گھڑت
بات سنکر ذرا حیران ہوگیا۔

چکیٹ۔ تم بادشاہ کے طرفداروں
کو اپنی سرائے میں جگہ نہیں دیا کرتے ہو

سرائے دار۔ مجھے بڑا خوف لگ
رہا ہے کہ اس کمرے والا مسافر بادشاہ
کا طرفدار ہے۔

چکیٹ۔ تو اپنے ساتھی کی خاطر سے
مجھے یہاں سے بھاگنا چاہیئے۔

سرائے دار۔ تو آپ ٹھیریئے۔

چکیٹ۔ ہم کولا سردی نے دو ایک
سرائے داروں کے نام کی چٹھیاں
دیں ہوئیں ہیں۔

سرائے دار۔ تم لاہرری کو جانتے ہو
چلکٹ۔ کیوں نہیں مجلس کے انعقاد کے دن ہم سے اُس سے واقفیت پیدا ہوگئی تھی۔
سرائے دار۔ تو آپ دونوں پاک مذہب کے پیرو اور حامی ہیں میں بھی لاہرری کو جانتا ہوں۔ ہاں تم نے ابھی کہا تھا کہ تمہارا ساتھی۔ ......
چلکٹ۔ ہاں میرے ساتھی نے کفار کے برخلاف ایک پُر جوش تقریر کی تھی۔ یہہ خبر بادشاہ تک پہونچ گئی۔ اور حضور نے اُس کو قید کرنے کا ارادہ کیا۔
سرائے دار۔ پھر کیا ہوا۔
چلکٹ۔ میں اُسکو اپنے ساتھ لے آیا ہوں۔
سرائے دار۔ تم نے بہت اچھا کام کیا ہے۔
چلکٹ۔ ڈیوک گائز نے لکھا تھا۔ اسکو میری پناہ میں چھوڑ دو مگر۔ ..
سرائے دار۔ تو پھر تم نے۔ ....
چلکٹ۔ میں نے خیال کیا کہ مفت میں خانہ جنگی نہ کہیں شروع ہو جاوے
سرائے دار۔ اگر تم ڈیوک گائز کے دوستوں میں سے ہو تو تم اس نشان کو جانتے ہوگے۔
یہہ کہکر سرائے دار نے ایک اشارہ کیا جس سے دونوں بد خواہان بادشاہ نے ایک دوسرے کو اچھی طرح جانچ لیا۔
چلکٹ نے ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ یہہ اشارہ انعقاد مجلس کے دن بیسیوں دفعہ دیکھا تھا۔ اور اسکے جواب بھی آتا تھا۔
چلکٹ (جوابی اشارہ کرکے)۔ اور تم بھی ....
سرائے دار۔ تو اس مکان کو اپنا ہی مکان جانو اور مجھے اپنا ادر زاد بھائی سمجھو۔ اگر آپ کے پاس نقدی نہ ہو تو بھی میں۔ ....
چلکٹ (تھیلی دکھاکر) ہمارے پاس سب کچھ ہے۔
جب چلکٹ نے تھیلی دکھائی۔ تو سرائے دار بہت خوش ہوا۔ کیونکہ اُسکو یقین ہوگیا کہ یہہ مذہبی بھائی

میری شراب پر اچھے دام لگائینگے۔
چکبٹ۔ ہم کو مجلس اتفاق کے خزانہ سے
سفر خرچ ملا ہے۔ کیونکہ ہم وعظ کرنے
کیواسطے آئے ہیں۔ آپ ہمیں کوئی
ایسی سرائے بتادیں جہاں ہمیں کوئی
خطرہ نہ ہو۔
سرائے دار۔ اس سرائے سے زیادہ
محفوظ اور کوئی جگہ نہیں۔ اگر تم چاہتے
ہو تو میں اس مسافر کو یہاں سے نکال
دیتا ہوں۔
چکبٹ۔ نہیں اُسکو نکالنے کی کچھ
ضرورت نہیں۔ ہمیں اپنے دشمنوں کی
تاک میں رہنا چاہیئے۔ مگر تم نے یہ
کیونکر جانا ہے کہ وہ مسافر ہمارے بدخواہوں
میں سے ایک ہے۔
سرائے دار۔ دیکھیئے صاحب پہلے
تو وہ یہاں ایک غلام کے بھیس میں
آیا۔ پھر اوس نے کیوں کیسی پوشاک
پہن لی۔ گرنہ تو وہ کسی کا غلام ہے
نہ نوکر ہے۔ پھر اس نے یہ کہا ہے کہ
میں حضور بادشاہ کے ایک کام پر آیا ہوں
چکبٹ۔ کچھ کس کے کام پر؟ میں
بادشاہ کو کچھ پیشکش کیا کرتا ہوں۔

سرائے دار۔ نہیں شیطان کے کام
چکبٹ۔ شاباش۔
سرائے دار۔ اب تو تمہاری تسلی
ہوگئی ہے۔
چکبٹ۔ تو ہم یہیں رہیں۔
سرائے دار۔ میرا تو یہی خیال ہے
چکبٹ۔ دیکھو میرے ساتھی کا راز
فاش نہ ہونے پائے۔
سرائے دار۔ کیوں فاش ہونا ہے۔
چکبٹ۔ اور میرا بھی
سرائے دار۔ اچھا چپ رہو کوئی
آرہا ہے۔
چکبٹ۔ کچھ ڈر نہیں یہ پادری
گورن فلاٹ آرہا ہے۔
سرائے دار نے مونہہ پھیر کر گورن فلاٹ
کو بھی وہی اشارا کیا۔ اور گورن فلاٹ
ششدر رہ گیا۔
چکبٹ۔ بھائی گورن فلاٹ جواب
کیوں نہیں دیتے۔ یہ صاحب بھی
اس مجلس کے ایک ممبر ہیں۔
گورن۔ کس مجلس کے؟
چکبٹ۔ مجلس اتفاق کے اور کس کے
گورن فلاٹ نے جوابی اشارا کیا

اور سرائے دار بہت خوش ہوا۔
گوورن (جکٹ سے) اب ان باتوں
کو جانے دو۔ آپ نے اقرار کیا تھا کہ
میں تم کو تاریخ کا شراب پلاؤنگا۔
بونالٹ (سرائے دار کا نام ہے) آپ
جو سا شراب چاہیں یہاں موجود ہے
تین دن گوورن فلاٹ قسم قسم کی
شراب پیتا رہا اور چوتھے دن وسکی
کا آرزومند ہوا۔ جکٹ اس زمانے
میں اپنے کمرہ میں بیٹھا چشم بر سڑک
رہا اور ڈیوڈ کی حرکات و سکنات
کو بھی تاڑتا رہا۔
چھٹے دن کی صبح کو ڈیوڈ نے کہا
کہ میں بیمار ہوں اور دوسرے دن
اس نے اپنی حالت اور بھی ردی
بنا لی۔ اور بونالٹ جکٹ کو یہ مژدہ
دینے آیا۔
بونالٹ۔ کیوں صاحب ڈیوڈ
بہت بیمار ہو گیا ہے۔
بونالٹ۔ اسکو شنت کا بخار ہو
رہا ہے۔ اور جنون کے بھی کچھ آثار
نمودار ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر کو
اسکی مرض کا کچھ پتہ نہیں لگتا۔

جکٹ۔ تم نے بھی اسے دیکھا ہے
بونالٹ۔ ہاں صاحب۔
جکٹ۔ تو اس کا کیا حال ہے
بونالٹ۔ اس کا رنگ زرد ہو گیا ہے
اور بستر پر پڑا پڑا چلاتا رہتا ہے
جکٹ۔ کیا چلاتا ہے۔
بونالٹ۔ یہ کہ بادشاہ کی خبر رکھو۔
لوگ حضور کی جان کے درپے ہو رہے
ہیں۔ او گنن سے میرے ایک دوست
نے آنا ہے۔ کیا اچھا ہو اگر میں اس
کے آنے تک زندہ رہوں۔
گوورن فلاٹ تمام دن نشے میں
چور رہنے لگا اور سرائے والا تعجب
کرتا تھا کہ اس آدمی کی کیسی کیا
تقریب کی ہوگی۔ جو تمام دن بدمست
رہتا ہے۔

اکتیسواں باب

وکیل اور پادری کا مکالمہ

آٹھویں دن کی صبح کو بونالٹ جکٹ
کے کمرہ میں بیٹھا [illegible]
بونالٹ۔ [illegible]

بیں ہے - اور وہ آدمی جس کا وہ
منتظر تھا اوگنن سے آگیا ہے۔
چپلٹ - تم نے اس آدمی کو کیا دیکھا
ہے؟
برنالٹ ہاں -
چپلٹ کس رنگ ڈھنگ کا آدمی ہے
برنالٹ - ذرا چھوٹے قد کا آدمی ہے
اور کسی قدر موٹا بھی ہے -
چپلٹ (آپ ہی آپ) وہی ہوگا -
(پھر سرائے والے سے) وہ کب آیا ہے
برنالٹ - کوئی ایک گھنٹہ گذرا ہے
کہ میں باورچیخانہ میں بیٹھا ہوا تھا - کہ
میں نے ایک چھوٹے قد کے آدمی کو
ایک تیز رفتار گھوڑے پر سرائے کی
طرف آتے دیکھا اور وہ آدمی سرائے
کے دروازے پر پہنچکر ٹھہر گیا میں نے
اسکی تعظیم کی - اور اس نے پوچھا
کہ نکلس ڈیوڈ یہیں ہے - میں نے
کہا کہ ہاں صاحب ڈیوڈ یہیں ہے
پھر اس سوار نے کہا کہ اسکو جاکر کہدو کہ
وہ آدمی جس نے اوگنن سے آنا تھا
دروازے پر تمہارا انتظر کھڑا ہے - پھر میں نے
کہا کہ مجھے آپ کی تعمیل کرنے میں تو کچھ
عذر نہیں مگر ڈیوڈ بیمار پڑا ہوا ہے
اوس آدمی نے کہا خواہ کچھ ہو مجھے
ڈیوڈ سے ضرور ملنا ہے - اور میں
اُس کو ڈیوڈ کے کمرے میں لیگیا اور
اب وہ وہیں بیٹھا ہے - سکیوں چپلٹ
یہ کیسی عجیب بات ہے -
چپلٹ - بے شک -
برنالٹ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں
اونکی گفتگو سنوں -
چپلٹ - تو اندر جاکر کچھ سن لو -
برنالٹ - میں تو اندر جانے لگا تھا مگر
اُس نے کہا کہ آپ مخل نہ ہوں -
چپلٹ - تو دروازے کے ساتھ ہی
کان لگاکر کچھ سن لو -
برنالٹ - ڈیوڈ کے کمرے کے دروازے
کی طرف چلا گیا - اور چپلٹ نے سوراخ
کے ساتھ کان لگا دیئے - تھوڑی سی
دیر کے بعد ایم ڈی لانڈای [illegible]
ناظرین جانتے ہیں کہ اوگنن سے آیا ہوا
ایم ڈی لانڈی تھا - جسکو ہنری
کاسٹر نے پوپ کے پاس روانہ کیا ہوا
تھا - ہم اٹھا اور گھوڑے پر سوار ہوکر
جسکو غلام نے پکڑا ہوا تھا پیرس کو

روانہ ہوا۔
جکٹ۔ آپ ہی آپ، اگر وہ شجرہ نسب
اپنے ساتھ لے گیا ہے تو کچھ پرواہ
نہیں۔ میں اسکو پکڑ سکتا ہوں مگر
میرا خیال ہے کہ وہ شجرہ یہیں چھوڑ گیا
ہے۔ پادری گوردن فلاٹ کدھر
چلا گیا ہے۔
اتنے میں برنالٹ آ گیا اور کہنے لگا
وہ تو چلا گیا ہے۔
جکٹ۔ کون وہ پادری۔
برنالٹ۔ وہ پادری کہاں ہے کیا
پادریوں کیسے کپڑے پہنکر کوئی پادری
بن سکتا ہے۔
جکٹ۔ اچھا جب گوردن فلاٹ
آئے تو اُس کو میرے پاس بھیجدینا
برنالٹ۔ خواہ وہ بدمست ہو۔
جکٹ۔ ہاں خواہ وہ کسی حالت میں
ہو۔
برنالٹ چلا گیا اور جکٹ اپنے
دل ہی دل میں کہنے لگا۔ "اگر ڈیوڈ
واقعی بیمار ہے تو اُس نے کاغذات
کانڈی کے ہاتھ روانہ کردیے ہونگے
اتنے میں جکٹ کے کانوں میں گوردن
فلاٹ کی آواز آئی۔ جو شراب کے گیت
گاتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا۔
جکٹ۔ چپ رہو شرابی آدمی چپ رہو
گوردن۔ شرابی۔ میں شرابی۔ وہ
شرابی۔
جکٹ۔ ہاں شرابی۔ اگر تمہیں کچھ
ہوش ہے۔ تو چپ چاپ بیٹھ جاؤ
اور جو کچھ میں کہتا ہوں توجہ سے سنو
گوردن۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کہتے ہو۔
آہ شرابی۔ ہاں شرابی۔
جکٹ۔ دیکھو گوردن تمکو اپنے
فرض کا ذرا بھی خیال نہیں۔ تم تمام
دن نشے میں پڑے رہتے ہو۔
گوردن (حیران ہوکر) میں نشے میں
ہوں۔ میں آہ شرابی
جکٹ۔ چپ رہو نکمے آدمی ہوش
کی باتیں کرو۔ دیکھو تمہارے کپڑوں
کو کیچڑ لگا ہوا ہے۔ معلوم ہوتا ہے
کہ تم شراب پی کر نالیوں میں گرتے
رہے ہو۔
گوردن۔ نہیں کیا شک ہے کہ میں . . .
جکٹ۔ اگر تمہارا یہی حال رہا تو میں
تمہارا ساتھ چھوڑ دونگا۔

گورن جکیٹ - میرے دوست مسٹر
جکیٹ یہہ کرنا - کیا میں مجرم ہوں کہ
تم . . . .
جکیٹ - دیکھئے جب میں بھی پھانسی
ہے -
گورن - نہیں مسٹر جکیٹ خدا کیواسطے
مجھ پر رحم کرو -
جکیٹ - تم عیسائی ہو کہ نہیں -
گورن - یہہ کیا کہا ہے مکون کہتا ہے
کہ میں عیسائی نہیں ہوں -
جکیٹ - اگر تم عیسائی ہو تو ایک عیسائی
کو بغیر اقرار کرنے کے کیوں مرنے
دینے لگے ہو -
گورن - میں ابھی اسکے پاس جاتا ہوں
مگر مجھے بڑی پیاس لگی ہوئی ہے
سلیے مجھے کچھہ پانی پلاؤ -
جکیٹ نے گورن فلاٹ کو ٹھنڈے
پانی کا ایک گلاس بھر کر دیا - اور
بدمست پادری چڑہ گیا -
گورن - اچھا اب یہہ تو بتاؤ - وہ
ہمسایہ کون ہے -
جکیٹ - ہمارے ساتھہ کے کمرے والا
جوجان کنی کی حالت میں ہے -

گورن - تو اسکو تھوڑا سا شراب اور
شہد کیوں نہیں پلادیتے -
جکیٹ - جاؤ اس کو اسوقت روحانی
تعلیم کی ضرورت ہے -
گورن - کیا میں اس قابل ہوں
. . . .
جکیٹ - کیوں نہیں -
گورن - تو لیجئے میں جاتا ہوں -
جکیٹ - ٹھیر جاؤ میں تم کو ایک
بات بتا دیتا ہوں -
گورن - آپ نے کیا بتانا ہے - میں
سب کچھہ جانتا ہوں -
جکیٹ - تمہیں کچھہ خبر نہیں کہ میرا
کیا مطلب ہے -
جکیٹ - دیکھو تمہاری پوشاک تمہیں
اسبات کا اختیار دیتی ہے - کہ خدا
اور بادشاہ کے نام پر قبض سے
وہ کاغذات جو ابھی اسکو واگنن
سے آئے ہیں لے لو -
گورن - کیوں کاغذات کیوں
لے لوں -
جکیٹ - ایک سو پونڈ حاصل کرنے
کے لئے -

گورن ۔ آہ ۔ اگر یہ سچ ہے ۔ تو لیجئے
میں جاتا ہوں ۔
حکیٹ ۔ ذرا ٹھیر جاؤ ۔ مریض تمہیں
کہیگا کہ میں اپنے گناہوں کا اقرار
کر چکا ہوں ۔
گورن ۔ تو اگر اس نے اپنے گناہوں
کا اقرار کر لیا ہے تو پھر ۔ ۔ ۔ ۔
حکیٹ ۔ اسے کہہ دینا کہ تم جھوٹ
کہتے ہو ۔ وہ آدمی جس کے آگے تم
نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا ہے ۔
پادری نہیں ۔ بلکہ تمہاری طرح بدچلن
شاہ ہے ۔
گورن ۔ تو وہ خفا ہو جائیگا ۔
حکیٹ ۔ جب وہ نزع کی حالت
میں ہو تو اسکے خفا ہونے کا کیا
ڈر ہے ۔
گورن ۔ آپ بیشک بجا فرماتے ہیں
حکیٹ ۔ تو کسی نہ کسی طرح تمہیں وہ
کاغذات حاصل کر لینے چاہییں ۔
گورن ۔ اگر اس نے انکار کیا تو ۔
حکیٹ ۔ تو اسکو لعنت و ملامت کرنی ۔
دھمکی دینی ۔ غرضیکہ جس طرح سے ہو ۔
گورن ۔ بہت بہتر میں زبردستی کرکے
لے لوں گا ۔
حکیٹ ۔ جب کاغذات لیلو تو تم نے
دیوار پر دستک دینی ۔
گورن ۔ اور اگر کاغذ نہ مل سکے ۔
حکیٹ ۔ تو بھی دیوار پر دستک دینی
چاہیئے ۔
حکیٹ ۔ ہاں صاحب ہر صورت تمہیں ۔ ۔ ۔
گورن مریض کے کمرہ میں چلا گیا ۔ اور
حکیٹ نے سوراخ کے ساتھ کان
لگا دیئے ۔ جب گورن فلاٹ مریض
کے کمرے میں داخل ہوا تو مریض سر
اٹھا کر اسکی طرف حیرت سے دیکھنے لگا
گورن ۔ بھائی صاحب بندگی عرض ہے
ڈیبوڈ ۔ پادری صاحب آپ
یہاں کیا کرنے آئے ہیں ۔
گورن ۔ میں نے سنا تھا کہ تم بڑے بیمار
ہو اور میں تمہیں روحانی تعلیم دینے
کے لئے آیا ہوں ۔
ڈیبوڈ ۔ میں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں
مگر مجھے آپ کی کچھ ضرورت نہیں ۔
کیونکہ اب میں کسی قدر اچھا ہوں ۔
گورن ۔ کیا اب تمہیں کچھ آرام ہے
ڈیبوڈ ۔ ہاں صاحب اب مجھے ذرا

آرام ہے۔
گوردن۔ نہیں صاحب نزع کے وقت
شیطان مریض کو دھوکا دیا کرتا ہے
کہ بغیر اپنے گناہوں سے توبہ کرنے
کے جاں بحق ہو۔
ڈیوڈ۔ تو شیطان کو دھوکا لگا
ہے کیونکہ میں ابھی ابھی اپنے گناہوں
کا اقرار کر چکا ہوں۔
گوردن۔ کس کے روبرو۔
ڈیوڈ۔ اوگنن کے ایک لائق
پادری کے روبرو۔
گوردن۔ وہ پادری کہاں ہے؟
ڈیوڈ۔ کیا وہ پادری نہیں ہے۔
گوردن۔ نہیں۔
ڈیوڈ۔ تم کیونکر جانتے ہو کہ
وہ پادری نہیں۔
گوردن۔ میں اسے جانتا ہوں۔
ڈیوڈ۔ تم اس آدمی کو جو ابھی
یہاں سے گیا ہے جانتے ہو۔
گوردن۔ ہاں صاحب میں اس کو
جانتا ہوں۔ چونکہ نہ وہ پادری تھا
اور نہ تمہیں کچھ آرام ہے۔ اس لئے
تمہیں میرے روبرو اپنے گناہوں کا
اقرار کرنا چاہیئے۔
ڈیوڈ۔ بہت اچھا میں اپنے گناہوں
کا اقرار کرونگا۔ مگر جس پادری کے
روبرو میرا دل چاہے گا۔
گوردن۔ اب کسی اور پادری کو
بلانے کا وقت نہیں میں جو یہاں
ہوں۔ تم میرے سامنے اپنے گناہوں
کا اقرار کیوں نہیں کرتے۔
ڈیوڈ۔ جب میں کہتا ہوں کہ اب
مجھے آرام ہے۔ تو وقت کیوں نہیں
گوردن (سر ہلا کر) دیکھو صاحب ڈاکٹروں
نے تمہیں لاعلاج کر دیا ہے اور تمہارے
بچنے کی صورت نہیں۔ خفا ہونے کی
کچھ ضرورت نہیں۔ سب کو اپنی اپنی
باری پر مرنا ہے۔ لو اب اپنے گناہوں
کا اقرار کرو۔
ڈیوڈ۔ پادری صاحب اب میں
اچھا ہوں۔
گوردن۔ یہ تمہاری غلطی ہے۔ دیکھو
چراغ گل ہونے سے پہلے ذرا روشن
ہو جاتا ہے اور یہی حال روح کا ہے
لو اب انکار نہ کرو۔ جلد ہی جلد ہی
اپنے گناہوں کا اقرار کرو۔

ڈیوڈ - تو تجھے سب سازشوں کا بھی اقرار کرنا پڑیگا۔
گورن - ہاں - اور جب تم اپنے گناہوں کا اقرار کر چکو تو کاغذات مجھے دیدیجئے تاکہ خداوند تمہارے گناہ معاف کرے
ڈیوک (غضبناک ہوکر) کون سے کاغذات۔
گورن - وہ کاغذ جو وہ آدمی جسکو تم پادری کہتے ہو - ابھی ابھی ادگنن سے لایا ہے۔
ڈیوڈ (ایک ٹانگ چارپائی کے نیچے رکھکر) تمہیں کس نے کہا ہے - کہ وہ پادری مجھے کچھ کاغذات دے گیا ہے۔
گورن (دہشت زدہ ہوکر) جس نے مجھے بتایا ہے اس کو اس بات کا یقین ہے - لو اب اپنے گناہوں کا اقرار کرو - اور لاؤ مجھے کل کاغذات دیدو
ڈیوڈ (گورن فلاٹ کا گلا دبا کر) تم بڑے شریر ہو - لو اب بتاؤ کہ بیمار کون ہے۔
گورن فلاٹ بڑا مضبوط آدمی تھا اُس نے جھٹکا دیکر ڈیوڈ کو الگ کردیا - اور ڈیوڈ نے اپنے کپڑوں کے نیچے سے ایک تلوار نکال لی اور گورن فلاٹ دہشت زدہ ہوکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔
ڈیوڈ - لو اب تم اپنے گناہوں کا اقرار کرو - ورنہ ابھی ہلاک کردونگا
گورن - (چلاکر) تو تم تیمار ہو - نہ حالت نزع میں ہو۔
ڈیوڈ - اب تمہارا کام سوال کرنا نہیں جواب دینا ہے۔
گورن - کس بات کا جواب دینا
ڈیوڈ - بتاؤ تم کون ہو۔
گورن - یہ تم دیکھ رہے ہو کہ میں کون ہوں۔
ڈیوڈ - تمہارا نام کیا ہے - ؟
گورن - پادری گورن فلاٹ
ڈیوڈ - تو تم درحقیقت ایک پادری ہو۔
گورن - میرا تو یہی خیال ہے -
ڈیوڈ - لیبن میں تم کیا کرنے آئے ہو۔
گورن - میں جلاوطن کیا گیا ہوں
ڈیوڈ - تو اس سے تمہیں کیونکر

آئے ہو۔
گورن۔ اتفاق سے۔
ڈیوڈ۔ یہاں تم کب سے ہو۔
گورن۔ پندراں دن سے۔
ڈیوڈ۔ تم میری تاک میں کیوں رہے ہو۔؟
گورن۔ میں تو تمہاری تاک میں نہیں رہا ہوں۔
ڈیوڈ۔ تو تمہیں اس بات کا کیونکر پتا لگا ہے کہ میرے پاس کچھ کاغذات ہیں۔؟
گورن۔ مجھے کسی نے بتایا تھا۔
ڈیوڈ۔ تمہیں کس نے بتایا ہے
گورن۔ جس نے مجھے یہاں بھیجا ہے
ڈیوڈ۔ وہ ہے کون۔
گورن۔ میں نہیں بتا سکتا۔
ڈیوڈ۔ تمہیں بتانا پڑیگا۔
گورن۔ میں چلا کر مدد کی درخواست کروں گا۔
ڈیوڈ۔ اور میں ابھی تمہاری گردن کاٹ کر الگ رکھ دونگا۔
گورن فلاٹ نے دہائی دی اور ڈیوڈ نے تلوار کی نوک اسکے گلے میں ذرا سی چبھو دی۔
ڈیوڈ۔ بتاؤ اس کا کیا نام ہے۔
گورن۔ آہ اب مجھ میں۔۔۔۔۔
ڈیوڈ۔ تو جلدی بتاؤ ورنہ۔۔۔
گورن۔ چکیٹ۔
ڈیوڈ۔ بادشاہ کا مسخرہ۔
گورن۔ ہاں صاحب وہی وہی۔
ڈیوڈ۔ تو وہ ہے کہاں۔
ایک آواز۔ لیجئے صاحب میں یہاں ہوں۔ چکیٹ تلوار کھینچکر دروازے میں کھڑا ہو گیا۔

تیئیسواں باب

چکیٹ کی تلوار

نکلس ڈیوڈ اپنے جانی دشمن کو پہچان کر ذرا خوف زدہ ہو گیا تو پادری گورن فلاٹ ڈیوڈ کی گرفت سے الگ ہو کر کہنے لگا کہ
میرے دوست چکیٹ خدا کیواسطے میری مدد کرو۔
چکیٹ۔ ڈیوڈ صاحب آپ ہیں۔ میں آپکو یہاں ملنے پر بہت

خوش ہوا ہوں۔

جکٹ۔ (پھر گوردن فلاٹ سے خطاب کرکے) پادری صاحب آپ کا یہاں ہونا صرف اسی حالت میں ضروری تھا جب ہم نے سنا تھا کہ ڈبوڈ صاحب بیمار رہیں۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ آپ تندرست ہیں اس لئے مناسب یہ ہے کہ تم دہلیز پر کھڑے ہو جاؤ اور کسی کو اندر نہ آنے دو تاکہ ہماری باتوں میں کوئی مخل نہ ہو۔

گوردن فلاٹ تو چاہتا ہی تھا کہ کسی طرح اس خونخوار مریض کے ہاتھوں سے امان پاؤں۔ اس لئے جھٹ کمرے سے باہر نکلکر دروازے پر کھڑا ہو گیا اور اتنے میں ڈبوڈ نے بھی اپنی تلوار سنبھال لی۔ اور جکٹ پر حملہ کرنے کیلئے تل کر کھڑا ہو گیا۔

جکٹ۔ بندہ پرور پوشاک بہن لو۔ میں آپکو کچھ زیاں نہیں پہنچانا چاہتا۔ کیا تمہیں خبر ہے میں یہاں کیا کرنے آیا ہوں۔

ڈبوڈ۔ آپ باقی ماندہ کوڑے کہانے آئے ہیں جن سے آپ پیچھے ہٹ کر بچ کر نکلے تھے۔

جکٹ۔ نہیں صاحب اُن کوڑوں کی تعداد مجھے اب تک یاد ہے۔ اور میں تمکو گن گن کر لگا دونگا کچھ فکر نہ کرو۔ میں اس شجرہ نسب کی خاطر آپکی خدمت میں حاضر ہوا ہوں جو کاملی بوڈ صاحب کے پاس لیکر گیا تھا۔ اور تمہیں دے گیا ہے۔

ڈبوڈ (خوف زدہ ہو کر) کونسا شجرہ نسب۔

جکٹ۔ جسکے رو سے ہنری گابز شارلی مین کا وارث ثابت ہوتا ہے

ڈبوڈ۔ آہ تم تو جاسوس ہو۔ میرا خیال تھا کہ تم ایک مسخرے کی مانند ہو پر ہی صرف مقرر ہوئے ہو۔

جکٹ۔ میرے دوست اگر تمہیں منظور ہے تو میں بحیثیت جاسوس تمہیں پھانسی پر چڑھا دونگا۔ اور بحیثیت مسخرہ تمہاری ہنسی اڑاؤنگا۔

ڈبوڈ۔ تم مجھے پھانسی پر کیونکر چڑھاؤ گے۔

جکٹ۔ یہ بڑی آسان بات ہے

میں سب کچھ سچ سچ بتا دونگا۔ دیکھو
صاحب میں ابھی گذشتہ مجلس میں
موجود تھا۔

ڈیوڈ۔ تم

حکلٹ۔ ہاں صاحب میں تمہاری
کوٹھری کے سامنے والے کمرہ میں
چھپا ہوا تھا میں رات بھر وہیں چھپا
رہا تھا۔ اور میں نے سب کچھ اپنی
آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا
تھا۔ میں نے ڈیوک اجو کی تخت
نشینی کا تماشا بھی دیکھا تھا جو کسی قدر
مذاق کرنے کے قابل تھا۔

ڈیوڈ (غصے سے دانت پیس کر)
آہ تمہیں اس تجربے کا پتہ ہے۔

حکلٹ (ہاں صاحب مجھے یاد ہے تم نے
ایک قانونی رکاوٹ پر بڑی دانائی
سے بحث کی تھی۔ مگر ایسا دانا ہونا کچھ
بری بات ہے۔ کیونکہ پھانسی پر لٹکائے
جانے کا خدشہ بھی لگا رہتا ہے۔ مجھے
تم پر رحم آیا تھا۔ کہ ایسا دانا آدمی کہیں
مفت میں نہ مارا جاوے۔ یہی وجہ تھی
کہ میں برابر تمہارے ساتھ ساتھ یہاں
آیا تھا۔ تمہارے اس ہوٹل میں داخل

ہونے کے ایک گھنٹہ بعد میں بھی یہاں
آگیا تھا۔ اور میں نے تمہارے سامنے
والے کمرہ میں رہائش اختیار کی ہوئی
ہے۔ میں نے درمیان والی دیوار
میں ایک سوراخ کیا ہوا ہے۔ اور
تمہاری حرکات و سکنات کو برابر
تاڑتا رہتا ہوں۔ میں نہیں چاہتا
کہ تمہارے جیسا دانا اور جوان آدمی
مفت میں مارا جاوے۔ میں چاہوں
تو تمہیں بچا سکتا ہوں۔

ڈیوڈ۔ کس طرح۔

حکلٹ۔ بس تم ان سازشوں سے
کنارہ کرو۔ کاغذات مجھے دیدو اور
میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضور پادشاہ
سے تمہاری صفائی کرا دونگا۔

ڈیوڈ۔ اور اگر میں کاغذات نہ
دوں تو۔

حکلٹ۔ تو پھر میں تمہیں قتل کر دونگا
اگر تم مجھے کاغذات دیدو تو تم بچ
جاؤ گے تمہیں مجھ پر اعتبار نہیں ہوتا
کیونکہ تمہاری سرشت میں فریب
اور بدی کو بہت دخل ہے اس
میں کچھ شک نہیں کہ مجھے تم سے

نفرت ہے اور ممی آنی کا بھی جانی
دشمن ہوں۔ اگر تم مجھے کاغذات دیدو
تو میں تمہیں بچالوں گا۔ اور ممی آنی
سے اپنا بدلہ لیلوں گا۔
ڈیوڈ۔ میں تمہیں کاغذات کبھی
نہیں دونگا۔
جیکٹ۔ تو لیجئے بندگی میں جاتا ہوں
اور تمہیں پھانسی پر لٹکانے کا بندوبست
کرتا ہوں۔
ڈیوڈ۔ اب تمہیں جانے کب دیتا
ہوں۔ ٹھہر و ٹھہرو مسٹر جیکٹ ٹھہرو۔
میں تمہیں قتل تو کرلوں۔
جیکٹ۔ تمہاری جان کی خیر نہیں۔ میں
میں اس لئے تحمل کر رہا تھا کہ تمہیں
تم میرے ہاتھ سے مارے نہ جاؤ کیونکہ
میں تمہیں چشم زدن میں قتل کرسکتا
ہوں۔ اب بھی مجھے کاغذات
دیدو ورنہ میں تمہیں ہلاک کردونگا
اور یہ بھی بتا دیتا ہوں کہ تلوار تمہاری
شاہ رگ میں لگے گی۔ کہ تم تڑپو گے
جیکٹ نے ابھی یہ تقریر ختم
نہیں کی تھی کہ ڈیوڈ اس پر جھپٹ
پڑا۔ پہلے تو برابر کے وار ہوتے رہے

مگر جیکٹ ہر روز بادشاہ کے ساتھ
تیغ زنی کی مشق کر کے بڑا با کمال تیغ زن
ہوگیا ہوا تھا۔ اسلئے ڈیوڈ کو ناچار
ذرا پیچھے ہٹنا پڑا۔
جیکٹ۔ آہ اب تمہیں پتہ لگ گیا
ہے کہ تم میرے ہاتھ سے بچ نہیں سکتے
اب بھی کاغذات دیدو۔ تو تم بچ
جاؤ گے۔
ڈیوڈ پھر جیکٹ پر کود پڑا۔ اور پھر
برابر کے وار پڑنے لگے۔ آخر کار جیکٹ
نے چلا کر کہا۔ کہ لو اب مہلک وار ہے
ذرا بچنا۔ اور جیکٹ کی تلوار ڈیوڈ
کے گلے میں گھس گئی۔ ڈیوڈ زمین
پر گر پڑا۔ اور اس کی شاہ رگ سے
خون کی دھار نکلنے لگی۔ اور جیکٹ
بستر کی طرف لپکا۔ کہ کاغذات
کہیں گم کردیوے۔
جیکٹ۔ آہ میرا خیال تھا کہ تم بڑے
چالاک ہوگے مگر تم پرلے درجے کے
بیوقوف ہو۔ مجھے خبر نہ تھی کہ تم نے
کاغذات کہاں رکھے ہوئے ہیں
تم نے یہ حرکت کرکے مجھے آپ ہی
بتا دیا ہے۔

جکیٹ نے جھک کر بستر کے نیچے
سے کچھ کاغذات اٹھا لئے۔ ڈیبوڈ پھر
ایکدفعہ اٹھا مگر اٹھتے ہی دھم سے
زمین پر گر پڑا۔ اور بیچارے کی روح
قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔
جکیٹ نے کاغذوں میں سے شجرہ
نکال لیا۔ اور کاغذوں کو اپنی جیب
میں رکھکر جکیٹ نے ڈیبوڈ کی لاش
کو بستر میں لپیٹ دیا۔ اور دروازہ
کھولکر اسنے گورن فلاٹ کو آواز
دی۔
گورن فلاٹ۔ تمہارا رنگ کیوں زرد
ہو رہا ہے۔
جکیٹ۔ مجھے بیچارے مرنے والے
کی حالت پر بڑا رحم آگیا تھا۔
گورن۔ تو وہ مر گیا ہے۔
جکیٹ۔ ہاں۔
گورن۔ وہ تو ابھی بھلا چنگا تھا۔
جکیٹ۔ ہاں تھا تو بھلا چنگا۔ مگر خدا
جانے اسے کیا ہو گیا۔ کہ دھم سے زمین
پر گر پڑا اور گرتے ہی بیچارے کا دم
نکل گیا۔
گورن۔ خوب ہوا کہ جکیٹ نے مجھے
جان سے مار ڈالنے کا ارادہ کیا تھا
جکیٹ۔ تم عیسائی ہو۔ بیچارے کو معاف
کر دو۔ اب اس زہر اگلنے کے کیا
معنے ہیں۔
گورن۔ اچھا میں اسکو معاف کر دیتا
ہوں۔
جکیٹ۔ تمہیں علاوہ اسکو معاف
کرنے کے اس کے پاس بیٹھ کر دعائیں
بھی مانگنی چاہیں۔
گورن۔ کیوں صاحب مجھے کیا
ضرورت ہے۔ . . . .
جکیٹ۔ تاکہ تم پر کسی کو شبہ نہ ہو کہ
اس کے قاتل تمہیں ہو۔
گورن (خوف زدہ ہو کر) میں اس کا
قاتل کیونکر ہو سکتا ہوں۔ اس نے
مجھے قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ میں نے
تو کوئی ارادہ تک بھی نہیں کیا۔
جکیٹ۔ اس میں تو کوئی شک
نہیں کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا مگر
تم دیکھتے ہو کہ اسکے منہ سے مرنے
سے پہلے کچھ خون نکلا تھا۔ اس لئے
ممکن ہے کہ کسی کو تم پر شبہ ہو جاوے
گورن۔ بیشک آپ سچ فرماتے ہیں

چکٹ۔ تو پھر جو کچھ میں کہتا ہوں اسپر عمل کرو شام تک اسکے پاس بیٹھکر دعائیں مانگو شام کو ایک آدمی گلی کے برلے سرے پر تمہارے لئے گھوڑا لیکر کھڑا ہوگا اسپر سوار ہوکر پیرس کو روانہ ہو جانا۔ رستے میں گھوڑا فروخت کر دینا۔ اور لینا گدھا وہاں سے جہاں ہم گھوڑے اور گدھے کو چھوڑ آئے ہوئے ہیں لیلینا

گورن۔ آہ وہ محنت کش گدھا میں اپنے گدھے کو دیکھکر بہت خوش ہونگا۔ مگر میرا گذارہ کیونکر چلیگا۔

چکٹ نے اپنی جیب سے نقدی نکال کر پادری کے ہاتھ میں رکھدی

گورن۔ آہ نیک آدمی۔ کیا اچھی بات ہو۔ اگر ہم کچھ دن اور یہاں عیش اڑائیں۔

چکٹ۔ میں اب ٹھیر نہیں سکتا مجھے بہت جلدی پیرس جانا ہے۔ اور تمہیں بھی شام کو یہاں سے روانہ ہو جانا چاہیئے!

گورن۔ بہت بہتر ایسا ہی ہوگا۔ ڈیوڈ کے کمرے سے نکلکر چلنٹ سرائے کے سوار کے پاس گیا۔

چکٹ۔ مسٹر برنالٹ آپ کی سرائے میں ایک خوفناک حادثہ ہو گیا ہے۔

برنالٹ (حیران ہوکر) ہیں کیا ہوا

چکٹ۔ اس آدمی کے پاس جو ہمارے ساتھ والے کمرہ میں رہتا ہے روم سے ایک قاصد آیا تھا۔

برنالٹ۔ اسبات کو تو میں جانتا ہوں اور میں نے ہی تمہیں یہ بتایا تھا۔

چکٹ۔ ہمارے باپ نے اس قاصد کے ذریعے ....

برنالٹ۔ کیا کیا۔

چکٹ۔ جاؤ اوپر جاکر دیکھ لو پوپ صاحب نے تمہاری سرائے کو ایک کافر کی قتل گاہ بنادیا ہے۔

برنالٹ۔ ہیں کیا۔ تم نے تو مجھے کیسا کیا دیا ہے

چکٹ۔ میں جو کہتا ہوں۔ تم آپ جاکر دیکھ لو۔

چکٹ نے دس کرون سرائے دار کے ہاتھ پر رکھدیئے اور طویلے میں جاکر اپنے گھوڑے پر سوار ہوتے ہی سرائے سے

باہر نکلکر چلتا پھرتا ہوا۔
مسٹر برنالٹ نے اوپر جاکر ڈیوڈ
کا زخم دیکھا اور کہنے لگا خدا کرے کہ ہمارے
دشمن اسی طرح قتل کئے جاویں۔
پادری۔ آمین ثم آمین۔
ہم اپنے ناظرین کو اسوقت یہہ بھی
بتا دیتے ہیں کہ یہہ واقعات ان دنوں
وقوع میں آئے جب لیسی بیرل
ہیرییٹ کو پیرس میں لارہا تھا۔

تینتیسواں باب

ڈیوک انجو کو خبر ملی کہ ڈائینا ابھی زندہ ہے

ماہ اپریل کا شروع ہے اور چارلٹہ
کے عالیشان گرجا میں جہاں دیواروں
پر سفیدی ہوئی ہے۔ بادشاہ ہنری
سوم ملکہ اور اُسکے درباری جن
میں ڈیوک انجو بھی شامل ہے
بادشاہ کے ہاں ایک وارث کی پیدائش
کے لئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔
اب ہم بادشاہ کو تو گرجا میں محو
عبادت چھوڑتے ہیں اور ناظرین
کو بڑے ادب سے کہتے ہیں کہ ذرا
اپنے خیال ہی خیال میں گرجا کی بیرونی
دروازے کی طرف نگاہ اٹھاکر دیکھیں
تاکہ اُن کو معلوم ہوجاوے۔ کہ ایک
نوجوان آدمی جس کی رفتار ہی سے
بہادری اور جوانمردی ٹپک رہی ہے
قدم اٹھائے گرجا کی طرف آرہا ہے
لو معزز ناظرین وہ جوانمرد گرجا کی
چوکھٹ پر قدم رکھتے ہی قہقہ مار
کر ہنس پڑا۔
جب وہ جوانمرد کھلم کھلا ہنسنے
لگا تو بادشاہ نے یہہ خیال کیا کہ
شاید چکٹ ہوگا کیونکہ ہمارے ناظرین
جانتے ہیں کہ سوائے چکٹ کے
ایسے موقعہ پر ہنسنے کی جرأت کرنا
ذرا عجیب بات ہے۔ جب بادشاہ
نے نگاہ اٹھاکر دیکھا تو بجائے چکٹ
کے ایک جوانمرد کو جسے ہم ابھی ابھی
اپنے ناظرین سے انٹرڈیوس کرا چکے
ہنستے دیکھکر غصے سے اس ہنسنے والے
کی طرف نگاہ قہر سے دیکھا۔ مگر اس
عالی حوصلہ آدمی نے بادشاہ کی نگاہ
قہر کی کچھ پرواہ نہ کی اور سیدھا ڈیوک
انجو کی کرسی کے پاس جاکر ادب سے

دونوں الو ہو بیٹھا۔

ڈبولٹ (منہ پھیر کر) اوہو مسٹر لُسی ہیں۔

لُسی۔ حضور بندگی عرض ہے۔

ڈبولٹ۔ تم دیوانے تو نہیں ہو گئے

لُسی۔ کیوں؟

ڈبولٹ۔ یہاں آنا میرے خیال میں تو دیوانہ پن میں داخل ہے۔

لُسی۔ جناب میں بھی آپکو کہا چاہتا ہوں۔

ڈبولٹ۔ تم گذشتہ تین ہفتے کہاں رہے ہو

لُسی۔ یہی تو میں نے آپکو بتانا ہے

ڈبولٹ۔ تو جب تک ہم گرجا سے باہر نہ ہولیں تمہیں صبر کرنا پڑے گا۔

لُسی۔ یہ تو بہت بری بات ہے

ڈبولٹ۔ چپ رہو۔ لو ابھی اس جگہ عبادت کا خاتمہ ہوجاتا ہے

اسوقت بادشاہ اور ملکہ سجدہ سے اُٹھے اور پھر سب کے سب ایک ایک کرکے گرجا سے نکل گئے۔

لُسی۔ تو اب ہم آپکے مکان پر چلینگے

ڈبولٹ۔ اگر تم نے مجھے کچھ بتانا ہے تو ابھی بکواس کیجیئے۔

لُسی۔ جناب میں نے آپکو بہت سی باتیں بتانی ہیں۔

ڈبولٹ۔ (جب وہ لُسی ڈبولٹ کے مکان پر پہنچ گئے) اچھا اب بیٹھ جاؤ اور کہو جو کچھ تم نے کہنا ہے۔ مجھے خوف لگ رہا تھا کہ تم کہیں مارے نہ گئے ہو۔

لُسی۔ ہاں جناب میرے مرنے میں تو کچھ فرق نہیں رہا تھا۔

ڈبولٹ۔ میں نے تمہیں اس کام پر بھیجا تھا کہ میری معشوقہ کا پتہ لگاؤ۔ کہ وہ کون ہے۔ اچھا اب بتاؤ تم نے کیا پتہ نکالا ہے اور مجھے کیا امید ہو سکتی ہے۔

لُسی۔ جناب آپ نے جو کچھ بویا ہے وہ کاٹوگے یعنے سوائے شرمندگی اور ندامت کے آپ کو اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

ڈبولٹ (چلا کر) اسکے کیا معنے۔

لُسی۔ جو کچھ میں نے کہہ دیا ہے

ڈبولٹ۔ دیکھو لُسی صاحب ذرا بتفصیل طور پر بتاؤ نہ۔ اچھا وہ عورت کون ہے۔

لُسی۔ میرا خیال ہے کہ تم نے اسے ایک دفعہ پہچان لیا تھا۔

ڈیوک - تو وہی ہے۔
لسی - ہاں جناب وہی۔
ڈیوک - تو تم اسکو ملے ہو۔
لسی - ہاں صاحب۔
ڈیوک - اُس نے تم سے کچھ باتیں بہی تو کی ہونگی۔
لسی - ہاں اس میں کچھ شک نہیں کہ آپکو بدلل طور پر بتایا گیا تہا کہ وہ مرگئی ہے۔ اور مجھے ہیں اسبات کا یقین بہی تہا۔
جب مسٹر لسی نے یہ کہا ڈیوک کا رنگ زرد ہوگیا۔
لسی - دیکھو صاحب آپنے ایک نوجوان لڑکی کو مایوس کرنا چاہا۔ اور وہ موت سے بچگئی۔ یہہ خیال کرو کہ تم نے اسکو بہت ستایا ہے وہ بیچاری ان دنوں اور مایوس ہوہی ہے۔
ڈیوک - کیوں اب اوسے کیا ہوا ہے۔
لسی - جناب بات یہ ہے کہ ایک آدمی اُس پر عاشق ہوگیا تہا جس نے اسکی جان بچائی تہا اور وہ بچاری اب اور بہی پشیمان ہورہی ہے۔
ڈیوک - چبا چبا کر باتیں نہ کرو خدا کے واسطے جلدی بیان کرو۔
لسی - لو صاحب میں اب اسبات کا خاتمہ ہی کردیتا ہوں۔ مس میبلٹ اب میڈم ڈی ماسلر ہوگئی ہے - اور اسکو مسٹر ماسلر سے بڑی نفرت ہے۔
جب لسی یہہ کہہ کر خاموش ہوگیا تو ڈیوک کے چہرے پر ایک رنگ آنے لگا اور ایک جانے لگا۔
ڈیوک - کیا یہہ سچ ہے
لسی (غصے سے) واہ صاحب کیا کہنا ہے۔ تو میں دروغ گو ہوا
ڈیوک نہیں میرا یہہ مطلب نہیں کہ تم جہوٹ کہتے ہو۔ میں نے اوس بات پر تعجب کیا ہے کہ یہہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ میرے ایک دوست نے مجہے دہوکا دیا ہو۔
لسی - تو وہ دہوکا کیوں نہ دیتا
ڈیوک - تو اس کی جگہ اگر تم ہوتے تو تم بہی ایسا ہی کرتے۔
لسی - میں تو آپ کو صاف کہتا تہا

ہیں کہ یہ بات سخت نا مناسب ہے
ڈیوک۔ و کیونکہ ٹھیک ہیں یہ تو
نہیں کہہ سکتا کہ میرا کچھ قصور نہیں
مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ مادام لیو
نے مجھ سے دھوکا کیا ہے۔
لبسی۔ تو مادام نے آپ سے بھی
دغا کیا ہے۔
ڈیوک۔ ہاں کیونکہ اسکو میرے
ارادوں کا پتہ تھا۔
لبسی۔ اور تمہارا ارادہ اسکو...
ڈیوک۔ میرا ارادہ کسی طرح سے ڈاینا
کو اپنی معشوق بنانے کا تھا۔
لبسی۔ اپنی معشوقہ بنانے کا..
ڈیوک۔ ہاں اور مجھے ناجائز
وسیلوں سے یہ کام نکالنا منظور نہ
تھا۔
لبسی (طنزاً) خوب تو آپکا یہ ارادہ تھا
ڈیوک۔ ہاں۔ اور باوجود اسبات
کے کہ مادام لیو نے مجھے بارہا بڑی
ترغیب بھی دی ہیں اپنے ارادہ پر قائم رہا
ڈیوک۔ ہاں۔
لبسی۔ کیا زبانی زبانی۔
ڈیوک۔ نہیں خطوط کے ذریعے
کیا تم اسکا کوئی خط دیکھنا چاہتی ہو
لبسی۔ نہیں مجھے آپ کے کہنے پر اعتبار
ہے۔
ڈیوک۔ مگر اچھی طرح یقین کرنے کیلئے
مناسب ہے کہ تم مادام لیو کا کوئی خط
بھی دیکھ لو۔
یہ کہہ کر ڈیوک نے ایک سنہری
صندوقچی سے ایک خط نکال کر لبسی
کے ہاتھ میں دیدیا۔ اور لبسی با آواز
بلند پڑھنے لگی۔
خط۔ عنایت فرمائے مخلصان آپ
تسلی رکھیں کیونکہ یہ کوئی مشکل
بات نہیں آج اس خوبصورت
معشوقہ نے رات کو اپنی چچی
کے ہاں جانا ہے آپ کچھ تکلیف
نہ کریں میں نے اسکو قلعہ بھیجی
میں سے آنیکا بندوبست کر لیا
ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ
جب وہ معشوقہ آپ کو دیکھیگی تو
آپکی طرف مائل ہو جائیگی۔
نیازمند بیرن ڈی مالنیر لیو
ڈیوک۔ کیوں لبسی اب تمہاری
کیا رائے ہے۔

لبسی۔ میں حضور یہہ کہتا ہوں کہ حضور
کی خوب خدمت گذاری ہوئی ہے
ڈبوک۔ تمہارا مطلب دغا سے ہے
لبسی۔ آہ مجھے یاد نہیں رہا تھا۔ ہاں
صاحب میرا یہی مطلب ہے۔
ڈبوک۔ آہ اس بدبخت آدمی نے
مجھے دہوکہ دیا ہے۔ کہ ڈائینا مر گئی ہے
لبسی۔ اور ڈائینا کو قلعہ بینگی سے
چرا لے گیا ہے۔
ڈبوک۔ میں اس نے یہہ کام کس
طرح سے کیا تھا۔
لبسی۔ جناب ڈائینا کے باپ کو
تو یہہ کہا تہا کہ ڈبوک صاحب بڑے
ظالم ہیں اور میں آپکی بیٹی کو بچانے
کی کوشش کروں گا۔ پہر اس رات
کو وہ ڈائینا کے باپ سے ایک
خط لکہا کر لایا اور ڈائینا کو قلعہ
بینگی سے نکال کر اس نے اس
گھر میں جس کو آپ جانتے ہیں بند
کر دیا اور پہر بیچاری کو دہوکا دے کر اپنی
بیوی بنا لیا ہے۔
ڈبوک۔ کیا یہہ بدذاتی نہیں ہے
لبسی۔ بدذاتی کیا ہے پہلے درجے کی
شرارت ہے۔
ڈبوک۔ اچہا لبسی تم دیکہو گے کہ میں
اس شرارت سے کس طرح بدلہ لیتا ہوں
لبسی۔ جناب شاہزادوں کا کام بدلہ
لینا نہیں سزا دینا ہے۔
ڈبوک۔ میں اسکو سزا کیونکر دے
سکتا ہوں۔
لبسی۔ ڈائینا کو آزاد و خوش کر کے
ڈبوک۔ تو یہہ بات میرے اختیار میں ہے
لبسی۔ کیوں نہیں۔
ڈبوک۔ مگر کیونکر
لبسی۔ میں نے جو کہا ہے کہ ڈائینا
کو آزاد کر کے کیونکہ آپ جانتے
ہیں کسی کو دہمکا کر نکاح میں لانا
ناجائز ہے۔
ڈبوک۔ ہاں یہہ تو ٹہیک ہے۔
لبسی۔ پہر ، تو ڈائینا کو اس بدذات
کے پہندے سے چہوڑا دو۔ تاکہ لوگوں
کو آپکی شرافت اور عالی حوصلگی کا پتہ
لگ جائے۔
ڈبوک۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپکو ڈائینا
کے معاملات میں کچہہ خاص دخل ہے
لبسی۔ مجہے سوائے اسبات کے

اور کوئی دخل نہیں کہ لوگ یہہ نہ
کہیں کہ بہادر لبسی ایک نکمے شاہزادہ
کا نوکر ہے۔
ڈیوک۔ اچھا لبسی میں ڈوئینا
کو آزاد کرنے کی کوشش کروں گا
مگر یہہ بات ہوگی کیونکر۔
لبسی۔ یہہ بڑی آسان بات ہے۔
ڈوئینا کے باپ کو کہو کہ اسباب کی
درخواست کرے۔
ڈیوک۔ مگر وہ تو انجو باہر نکلتا
ہی نہیں۔
لبسی۔ نہیں صاحب وہ ان دنوں
پیرس میں ہے۔
ڈیوک۔ کیا آپکے مکان پر ٹھہرا
ہوا ہے۔
لبسی۔ نہیں صاحب اپنی بیٹی کے
پاس آپ کو چاہیے کہ اس کی مدد کرو
تاکہ آپ کو تعریف کرنے کے بجائے
آپ کی تعریف کیا کرے۔
ڈیوک۔ تو میں اس کو کس وقت
مل سکتا ہوں۔
لبسی۔ جب آپ پیرس میں واپس آئیں۔
ڈیوک۔ بہت اچھا۔

لبسی۔ تو یہہ بات قرار پا گئی ہے نہ
ڈیوک۔ ہاں صاحب۔
لبسی۔ آپ بحیثیت ایک شریف آدمی
قسم کھاتے ہیں۔
ڈیوک۔ ہاں میں بحیثیت ایک ڈیوک
اسبات کا اقرار کرتا ہوں۔
لبسی۔ تو آپ واپس کب آئینگے۔
ڈیوک۔ آج شام کو۔ کیا تم بھی میرے
ساتھ چلوگے۔
لبسی۔ نہیں جناب اب تو میں اس
مکان پر جاؤنگا۔
ڈیوک۔ تو کل شاہی محل میں واپس
آجانا۔
لبسی۔ بہت اچھا۔
لبسی ڈیوک کو سلام کرکے گھوڑے
پر سوار ہوکر اور پانچ منٹ کے اندر
اندر ڈوئینا اور اس کے باپ کو آملا۔

چھتیسواں باب

شاہی محل میں جلیٹ کی آؤبھگت

شاہی محل پر سنسانی چھائی ہوئی
تھی۔ کیونکہ بادشاہ ابھی کل کی عبادت

کی تھکان کے مارے بیدار نہیں ہوا
تھا۔ کہ دو آدمی جن میں سے ایک
کا قد ذرا لمبا تھا محل سے باہر کی
جانب پھاٹک پر ایک ساتھ پہنچے۔
چھوٹا ۔ مسٹر چکٹ کہئے تمہارا کیا حال ہے
چکٹ ۔ اہلو نسبی صاحب ہیں
نسبی ۔ آپ بادشاہ کو ملنے آئے ہیں
چکٹ ۔ اور میرا خیال ہے ۔ کہ آپ
بھی . . . .
نسبی ۔ نہیں صاحب میں ڈیوک
انجو کو ملنے آیا ہوں ۔ کیونکہ آپ
جانتے ہیں ۔ کہ حضور بادشاہ مجھ پر
کچھ ایسے مہربان نہیں ہیں ۔
چکٹ ۔ یہ بادشاہ کا اپنا قصور ہے
ورنہ آپ تو چپٹے ہی . . . . .
نسبی ۔ کیا آپ یہیں دور سے آئے ہیں
میں نے سنا تھا کہ ان دنوں آپ
سفر کر رہے ہیں
چکٹ ۔ ہاں میں شکار گیا ہوا تھا ۔
اور آپ بھی تو . . . .
نسبی ۔ ہاں میں صوبوں میں گیا تھا
آپ میرا ایک کام تو کر دو ۔
چکٹ ۔ آپ فرمائیں میں بڑی خوشی
سے آپ کی خدمت . . . . . .
نسبی ۔ آپ ذرا ڈیوک صاحب کو
جا کر کہہ دیں کہ نسبی آپکی ملاقات کو آیا
ہوا ہے ۔
چکٹ ۔ تو تم میرے ساتھ اندر کیوں
نہیں چلتے ۔
نسبی ۔ نہیں صاحب بادشاہ ناراض
ہو جائے گا ۔
چکٹ ۔ توبہ میری
نسبی ۔ آپ جانتے ہیں کہ حضور مجھ پہ
کچھ ناراض رہتے ہیں ۔
چکٹ ۔ کچھ پرواہ نہ کرو کہ کسی دن
سب کی صفائی ہو جائیگی
نسبی ۔ آہ مسٹر چکٹ تم تو کوئی . .
چکٹ ۔ چلو میرے دوست حضرات کو
چکٹ اور نسبی دونوں پھاٹک سے
گذر کر شاہی محل میں داخل ہوئے
چکٹ بادشاہ کے کمرے کی طرف
چلا گیا اور نسبی ڈیوک انجو کی
خوابگاہ کی طرف ۔
جب چکٹ بادشاہ کے کمرے کے
نزدیک پہنچا تو بادشاہ نے بیدار ہوکر
گھنٹی بجائی اور غلام خادم دوڑے آئے

حاضری چنی گئی اور اشتہا افزا شربت کی ایک بوتل بھی معہ دو خوبصورت گلاسوں کے میز پر رکھی گئی۔

چپلٹ کمرے میں داخل ہو کر میز پر بیٹھ گیا اور بغیر کوئی بات کرنے کے ناشتہ تناول کرنے لگا۔

بادشاہ (خوش ہوکر) ہیں چپلٹ شریر کہاں سے آگیا ہے۔ اس بدمعاش کو یہاں سے نکال دو۔

چپلٹ۔ کیوں میرے بیٹے کیا ہو گیا۔

بادشاہ۔ آہ شریر آدمی تم آگئے ہو۔ تمہاری غیر حاضری میں میں بڑے امن سے رہا ہوں۔

چپلٹ۔ اچھا بک بک نہ کرو۔ بتاؤ تم نے میری غیر حاضری میں کیا کچھ کیا ہے۔ اور ملک کا کیا انتظام کیا ہے۔

بادشاہ۔ دیکھو چپلٹ باتیں نہ بناؤ۔

چپلٹ۔ کیا تم نے اپنے کسی دوست کو پھانسی پر چڑھایا ہے زہر دیا ہے۔ پھر کہو البوکیولس صاحب ہیں۔ معاف فرمانا میں نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔

بادشاہ (مسکرا کر) دیکھو چپلٹ میں خفا ہو جاؤں گا۔ تم اتنے دنوں کہاں رہے ہو۔ میں نے پیرس بھر کو تمہاری تلاش میں چھان مارا ہے۔

چپلٹ۔ آپ نے شاہی محل کی بھی تلاشی لی تھی۔

(جب چپلٹ نے یہ کہا مانسریو بھی آموجود ہوا۔)

بادشاہ۔ اہو مسٹر مانسریو بھی آگئے ہیں۔ کیوں صاحب آپ کب شکار کھیلیں گے۔

مانسریو۔ جب حضور کی مرضی ہو میں نے سنا ہے۔ سینٹ جرمن میں بڑے جنگلی سور ہیں۔

چپلٹ۔ جنگلی سور بڑا خوفناک ہوتا ہے۔ مجھے اچھی طرح سے یاد ہے کہ چارلس نہم ایک دفعہ شکار میں ایک سور کے ہاتھوں مر ہی چلا تھا مگر بھالے بھی بڑے تیز ہوتے ہیں میرا خیال ہے۔ کہ ہنری تم اور تمہارا سردار ضرور کسی نہ کسی بھیڑیے کو بھی ملے ہوں گے۔

بادشاہ۔ کیوں۔

اتنے میں لبسی آیا اور مانسریو
سے کہنے لگا کہ آپ کو ڈبولک صاحب
بلاتے ہیں۔
مانسریو۔ مجھے۔
لبسی۔ ہاں صاحب آپکو ہی۔
مانسریو۔ تو آپ میرے ساتھ چلیں گے
لبسی۔ میں پہلے جاکر شاہزادہ صاحب
کو بتاتا ہوں کہ آپ آئے ہیں۔
یہ کہکر لبسی جلدی جلدی قدم
اٹھاکر ڈبولک کے کمرہ میں داخل ہوا
ڈبولک۔ اچھا کیا کہتا ہے۔
لبسی۔ جناب آتا ہے۔
ڈبولک۔ اسکو کچھ شبہ تو نہیں ہوا
لبسی۔ نہیں صاحب اگر اس کو کچھ شبہ
ہو جاوے تو کیا ہے وہ آپ کا ماتحت
ہے۔ کیا آج وہ کل سے کم مجرم معلوم
ہونے لگ گیا ہے۔
ڈبولک۔ نہیں صاحب۔
لبسی۔ اس نے دغا کر کے ایک شریف
زادی کو آپ کے ہاں سے نکالا اور
پھر دھمکی دیکر اس کو اپنے مکان میں
لایا۔ یہ بہت بری بات ہے
آپ کو چاہیئے کہ اس شادی کو ناجائز
قرار دینے کی کوشش کریں۔
ڈبولک۔ میں نے پہلے ہی سے تم سے
وعدہ کر لیا ہوا ہے۔
لبسی۔ اور مجھے آپ پر اعتبار ہے۔
ڈبولک۔ آپ نے ڈنیا کو بھی تو
کہا ہوگا۔
لبسی۔ ہاں صاحب وہ دونوں باپ
بیٹی آپ کے منتظر بیٹھے ہیں۔
ڈبولک۔ مسٹر لبسی میں ضرور ڈنیا
کو آزاد کرونگا۔
لبسی نے ڈبولک کے ہاتھ پر بوسہ
دیا اتنے میں مانسریو آگیا اور لبسی
برآمدے میں چلا گیا جہاں بہت سے
شریف آدمی کھڑے تھے۔ لبسی برآمدے
میں کھڑے ہو کر اسبات کا آرزومند
رہا کہ ابھی ڈبولک اپنے وعدہ کو
پورا کرنے کیلئے مجھے بلاتا ہے۔ حتی کہ
ڈبولک کے کمرے کا دروازہ کھلا اور
لبسی بیرن مانسریو کی آواز سنکر
کچھ اداس سا ہو گیا۔ کیونکہ بیرن
کی آواز سے خوشی ٹپک رہی تھی۔
تھوڑی دیر کے بعد مانسریو سلام کر کے
کمرے سے باہر نکل گیا اور ڈبولک

لے با آواز بلند کہا شب بخیر کے وقت
خدا حافظ۔

لبسی (آپ ہی آپ) میرے وحشت
ایسی چھٹی وارد۔

ھانسر لیو۔ تو حضور اسبات پہ تلی
ہوگئی ہیں کہ ....

ڈیوک۔ ہاں ہاں اس راز کا اب
خاتمہ ہو جانا چاہیئے

ھانسر لیو۔ تو آج شام کو میں اپنی
بیوی کو حضور بادشاہ سے انٹروڈیوس
کراؤنگا۔

ڈیوک۔ بہت اچھا۔

ھانسر لیو۔ (سر آمدے والے شرفا
سے خطاب کر کے) حضرات میں آپکو
ایک بھاری راز بتاتا ہوں حضور شاہزادہ
صاحب نے مجھے اجازت دیدی ہے
کہ ڈاؤنا بنت بیرن میرٹ کو
جو اب میری بیوی ہے درباریوں
سے ملاؤں۔

(لبسی کے دل پر ان الفاظ نے
خنجر کا کام کیا اور اس نے آگے بڑھکر
شاہزادے کو نگاہ حسرت سے دیکھا۔
ڈیوک نے خوف زدہ ہو کر دوانا

منہ کو لٹکا ہوا (لبسی) شاہی محل سے نکلکر
اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ڈاؤنا
کے مکان کو جہاں خوبصورت ڈاؤنا
اور اس کا بوڑھا باپ لبسی کے منتظر
بیٹھے تھے روانہ ہوا کوئی پانچ منٹ
کے اندر لبسی اس مکان پہنچ گیا۔
اور ڈاؤنا اور اس کا باپ یہ دیکھ
کر کہ (لبسی) کے چہرے سے غم
کے آثار نمودار ہو رہے ہیں حیرت
سے اسکی طرف دیکھنے لگے۔

لبسی۔ بیگم صاحبہ آہ میں بڑا بدنصیب
ہوں میں بڑا کم قسمت ہوں۔
میرا خیال تھا کہ میں آپکے واسطے
کچھ کرونگا۔ مگر مجھ سے کچھ نہیں ہو سکا
آہ بیگم صاحبہ اب تم ڈاؤنا شہزادے
کی بیوی ہو اور اس بات کو
سب لوگ جانتے ہیں۔ آج ہانسر لیو
تمہیں حضور بادشاہ کی ملاقات کو
بھی لے جائیگا۔ آہ میں بڑا ستم
رسیدہ ہوں میں بڑا بیدل ہو گیا
ہوں آہ ڈاؤنا اب میں تجھ سے پہلے دیکھ کا
اشتیاق اور شوق رکھتا ہے
یہ کہکر لبسی اس مکان سے باہر نکل آیا

اور ڈائینا اور اُس کا باپ حیران رہ گئے۔

بتیسواں باب

ڈیوک اور مانسر یو کا مکالمہ

اب ہم اپنے معزز ناظرین کو یہ بتاتے ہیں۔ کہ ڈیوک اور مانسر یو کے درمیان کیا باتیں ہوئیں۔ اور ڈیوک کا مزاج مانسر یو کے حق میں اتنی جلدی کیوں بدل گیا۔ جب مانسر یو ڈیوک کے سامنے آیا تو ڈیوک نے اُسکو نگاہ قہر سے دیکھا۔

مانسر یو۔ مجھے حضور نے بلایا ہے

ڈیوک۔ تمہیں کچھ فکر نہیں کرنی چاہیئے۔ میں جانتا ہوں کہ تم نے میری بڑی خدمتگذاری کی ہے بارہا تم نے مجھے سازشوں سے پیش از وقت خبر کی ہے۔ اور دل وجان سے میری مدد کرتے رہے ہو۔ تم نے اپنی جان کو معرض خطر میں ڈالکر بھی میری خدمت کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

مانسر یو۔ حضور یہ کیا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ڈیوک۔ اس آخری تمہید میں بھی تم نے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مانسر یو۔ کیا حضور کیا۔

ڈیوک۔ یہ مس مبر بیڈ کو نکال لے جاتا ہے۔

مانسر یو۔ آہ۔ الہی تیری پناہ

ڈیوک۔ تم بیچاری پر رحم کرنا چاہیئے ہو کیوں یہ ٹھیک ہے؟

مانسر یو۔ کیا حضور اس پر رحم نہیں کرتے۔

ڈیوک۔ مجھے اس حرکت کا بڑا رنج ہوا ہے اور تمہاری خدمتوں نے مجھے مجبور کیا ہے۔ کہ تمہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مانسر یو۔ آہ حضور آپ بڑے نیک ہیں۔ اس لڑکی کے رنج میں آپکی نسبت مجھے زیادہ دخل ہے۔

ڈیوک۔ کیوں۔

مانسر یو۔ اس لئے کہ آپ کا مطلب اس لڑکی سے بدسلوکی کرنے کا نہ تھا۔

ڈیوک۔ اس میں کیا شک ہے۔

مانسر یو۔ تو یہ میرا ہی قصور ہے آپ بالکل بے گناہ ہیں۔

ڈیولک۔ تم جانتے ہو کہ اس دغا کی موت نے مجھے اور بھی . . . . .

مالنسریو۔ (شرمندہ ہوکر) حضور مجھے اجازت دیں کہ میں کل واقعات مفصل بیان کر دوں۔

ڈیولک۔ تو کون کہتا ہے کہ مفصل ذکر نہ کرو۔

مالنسریو۔ ہاں منع تو آپ نہیں کرتے مگر مجھے آزادی سے بات چیت کرنے کی اجازت دینا آپ کے حق میں ذرا اچھی بات بھی نہیں۔

ڈیولک (غصے سے) این چہ معنی دارد؟

مالنسریو۔ میرا خیال ہے کہ حضور مجھے . . . . . .

ڈیولک۔ کیا کیا کہتے کیوں نہیں میں نے تمہیں کیا۔

مالنسریو۔ آپ مجھے یہ سمجھانے لگے ہیں کہ ڈائینا زندہ ہے۔ اور ان کو جو اس کے قاتل خیال کئے گئے ہوئے ہیں۔ پشیمان نہیں ہونا چاہیئے

ڈیولک۔ یکھو صاحب تم نے میری بڑی خدمتیں کی ہوئی ہیں۔

اور تم میرے وفادار خدمتگذار ہو مگر اس کے کیا معنے کہ تم نے مجھے اس عورت کی موت پر شک ہے کہا۔

مالنسریو۔ حضور مجھے اسبات کا الزام لگاتے ہیں۔

ڈیولک۔ (چلاکر) دغاباز آدمی تم نے مجھے دھوکا دیا ہے تم میرے قلعہ سے میری معشوقہ کو نکالکر لے گئے۔

مالنسریو۔ دہشت زدہ ہوکر) ہاں آپ نے جو مجھے کہا ہے ٹھیک ہے

ڈیولک۔ کیوں بدبخت آدمی اس کے کیا معنے ہیں۔

مالنسریو۔ حضور طیش میں نہ آیئے اور اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ حضور کا مخاطب ایک شریف اور تابعدار ہے۔

جب مالنسریو نے یہہ کہا۔

ڈیولک ہنسنے لگا۔

مالنسریو۔ میرا عذر معقول ہے کیونکہ میں اس کا عاشق ہوں۔ یا مجھے اس کے ساتھ عشق تھا۔

ڈیولک (غرور سے) مجھے بھی تو اس سے عشق تھا۔

مانسر یو۔ اس میں کیا شک ہے
مگر اُسے تو آپ سے محبت نہ تھی۔
ڈبوک۔ اور تم سے اُسے عشق تھا
مانسر یو۔ شاید ہوگا۔
ڈبوک۔ تم جھوٹ کہتے ہو۔ اور
تم جانتے ہو کہ تم جھوٹ بک رہے ہو
تم نے بھی میری طرح سے جبر سے کام
لیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ آغا
محروم رہا ہے۔ اور خدمت گذار
کامیاب ہوگیا ہے۔
مانسر یو۔ جناب مجھے تو اس سے
عشق تھا اور ہے۔
ڈبوک۔ اس بات کی مجھے کیا پرواہ
ہے۔
مانسر یو۔ دیکھو صاحب آپکو
اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے مجھے
اس سے عشق تھا اور میں آپکا خدمت
گذار نہیں ہوں۔ میری بیوی میری
ہے اور کوئی اسکو مجھ سے جُدا
نہیں کر سکتا۔ مجھے اسکو اپنے
نکاح میں لانے کی آرزو تھی جس
کو میں نے پورا کر لیا۔
ڈبوک۔ تم نے اسکو حاصل کر لیا ہے

مگر تمہیں اُسکو چھوڑنا پڑیگا۔
مانسر یو۔ آپ غلطی پر ہیں دیکھو
کسی نوکر کو نہ بلاؤ۔ اگر آپ نے
مجھے کوئی تکلیف دی تو میں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ڈبوک۔ نہیں صاحب تمہیں اس
بیوی کو چھوڑنا پڑیگا۔
مانسر یو۔ یہہ نہیں ہو سکتا یہ
ناممکن ہے۔
ڈبوک۔ نہیں صاحب آپ کو
اس عورت کو چھوڑنا پڑیگا مجھے سب
باتوں کا پتہ ہے۔ اور میں اس ازدواج
کو توڑ دونگا کل مس میریڈر
اپنے باپ کو ملجائیگی اور آپ جلاوطن
کئے جاوینگے۔ دیکھو تم نے اپنی کل
جایداد فروخت کردی ہے اور دیکھو میں
اس ازدواج کو توڑ دونگا جس
طرح میں اس بلوری گلاس کو توڑنے
لگا ہوں۔
یہہ کہہ کر ڈبوڈ نے ایک گلاس
زمین پر دے مارا۔ اور گلاس پاش
پاش ہوگیا۔
مانسر یو۔ آپ غلطی پر ہیں۔ نہ میں
اپنی بیوی کو چھوڑونگا۔ نہ اپنی جایداد

فروخت کرونگا۔ اور نہ فرانس سے
باہر جاؤنگا۔
ڈبوک۔ یہہ ناممکن ہے۔
مانسریو۔ نہیں۔ نہیں صاحب میں
فرانس کے بادشاہ سے معافی مانگ
لونگا۔ میری مراد اس بادشاہ سے
ہے جسکے سر پر سینٹ جینی ڈبوکے
گرجا میں تاج رکھا تہا۔ اور مجھے امید
ہے کہ یہہ نیا بادشاہ میری درخواست
کو رد نہیں کریگا۔
جب مانسریو نے اشارتاً ڈبوک
پر یہہ چوٹ کی ڈبوک کا رنگ زرد
ہوگیا۔
ڈبوک۔ اچہا اچہا یہہ درخواست
اچہا جو کچہہ کہنا ہے آہستہ آہستہ کہو
میں سن رہا ہوں۔
مانسریو۔ میں ایک خدمتگار کیطرح
بڑی عاجزی سے حضور کی منت کرونگا
میری اس دغابازی کا باعث عشق
ہے۔ اور آپ جانتے ہیں۔ کہ حضرت
عشق اپنے مرید سے جو چاہیں کرا سکتے
ہیں۔
ڈبوک۔ آہ تم نے مجھے دغا دیا۔

مانسریو۔ حضور مجھے آزردہ نہ کرو۔
میں نے آپ کو ایک خوبصورت اور
دولتمند شاہزادہ خیال کیا۔ اور میں
جانتا ہوں کہ اب آپ میں اور بادشاہ
میں ایک سامنے کے برابر کا فرق
رہ گیا ہے۔ جو بہت جلد اٹھ جائیگا
میں نے آپ کی آئندہ کی بہبودی
کا خیال کیا۔ اور میں نے جانا۔ کہ
آپ کو اس موتی کا جو میں آپکے ہاں
سے چرائے چلا ہوں۔ کوئی احتیاج
نہ ہوگا۔
ڈبوک۔ آہ! آہ!۔
مانسریو۔ حضور نے مجھے معاف
کردیا ہے نہ۔
ڈبوک نے اسوقت نگاہ اٹہاکر
دیکہا تو اسکی نظر سپاہ دریسی کے فوٹو
پر پڑی جو دیوار پر لٹک رہا تہا اور
اس وفادار جوانمرد کا فوٹو دیکہکر
ڈبوک کا حوصلہ بڑہ گیا۔
ڈبوک۔ میں نہیں معاف نہیں
کرسکتا۔ یہہ میرا اپنا کام نہیں۔ مجھے
ایک بوڑھے کی مدد کرنی ہے۔ جو
اپنی دختر کے لئے رو رہا ہے۔ اور

وہ دختر تم سے بدلہ لینا چاہتی ہے
کہ تم نے اُس کو مجبور کر کے اپنی بیوی
بنایا۔ اور تم جانتے ہو کہ شاہزادہ
کا کام انصاف کرنا ہے۔
مانسریو۔ اگر انصاف شہزادوں
پر فرض ہے تو شکرگذاری بھی کچھ
چیز ہے۔ بادشاہ کو ہمیشہ اُن لوگوں کا
مشکور رہنا چاہئیے۔ جنکی مدد سے
اس نے تاج حاصل کیا ہے۔
ڈیوک (دہشت زدہ ہو کر) آہ مانسریو
تم نے۔ اچھا میرے پیارے کونٹ
میں تم کو معاف کر دیتا ہوں۔ اور جو
کچھ تمہاری مرضی ہو مجھے منظور ہے۔
مانسریو۔ تو حضور کو ابتک ڈائینا
سے عشق ہے۔
ڈیوک۔ نہیں خواہ قسم لے لو۔
مانسریو۔ تو پھر میں ڈاینا کو کیونکر
چھوڑ دوں میں ایک شریف آدمی
ہوں۔ کسی کو میرے ذاتی معاملات
میں دخل دینے کی کیا مجال ہے۔
ڈیوک۔ مگر ڈاینا کو تم سے محبت نہیں
مانسریو۔ تو کیا ہے۔
ڈیوک۔ میری خاطر سے تم ڈاینا کو
چھوڑ دو۔
مانسریو۔ یہ نہیں ہو سکتا۔
ڈیوک۔ تو پھر کیا ....
مانسریو۔ آپ سوچ سکتے ہیں۔
ڈیوک۔ تم میرا راز فاش کر دوگے۔
مانسریو۔ ہاں میں بادشاہ کو جسے
ہم نے آپکی خاطر سے تخت سے اتارنا
ہے سب کچھ بتا دونگا۔ جب نیا بادشاہ
بری طرح سے پیش آوے تو مجبوراً
پرانے کی طرف رجوع ہونا ہی پڑیگا
ڈیوک۔ یہ تو بڑی بھاری شرارت
ہے۔
مانسریو۔ اس عشق کے ہاتھوں
میں یہ شرارت کرنے پر مجبور ہوں۔
ڈیوک۔ اور یہ تمہاری بزدلی ہے۔
مانسریو۔ عشق نے مجھے بزدل بنایا
تو میں بڑی خوشی سے بن جاؤنگا۔
جناب ضد نہ کرو اور اپنے مدتوں کے
خدمت گذار کا تو پاس کرنا چاہئیے۔
ڈیوک۔ اچھا اب تم کیا چاہتے ہو۔
مانسریو۔ یہ کہ مجھے معاف کر دو۔
ڈیوک۔ اچھا میں تمہیں معاف کر
دیتا ہوں۔

مانسریو۔ اور بیرن میرپیڈ سے میری صفائی کرادو۔

ڈیوک۔ اچھا میں کوشش کرونگا

مانسریو۔ اور میری شادی کی دستاویز پر دستخط کردو۔

ڈیوک۔ اچھا یہہ بھی ہو جائیگا

مانسریو۔ اور جب اپنی بیوی کو شاہی خاندان کی ملاقات کے لئے لاؤں تو حضور اسے خندہ پیشانی سے ملیں۔

ڈیوک۔ بس تم یہی کچھ چاہتے ہو

مانسریو۔ ہاں جناب۔

ڈیوک۔ تو میں نے تم سے اقرار کرلیا ہے۔

مانسریو (آپ ہی آپ) اب اس بات کا پتا لینا باقی ہے کہ ڈیوک کو یہہ راز بتایا کس نے ہے۔

چھتیسواں باب

چکیٹ اور بادشاہ

شام کو مانسریو نے اپنی بیوی کو ملکہ کی خواصوں میں شامل کیا۔

ھنری دن کا تھکا ہوا ماندہ تھا اور سرشام سو گیا۔ کوئی چار گھنٹے خواب میں رہنے کے بعد ھنری کی آنکھ کھل گئی۔ اور بہتیرا بن بن کرلیٹا مگر نیند نہ آئی پر نہ آئی۔

ھنری اپنی خوابگاہ سے نکل کر چکیٹ کے کمرہ میں گیا۔ اس موقعہ پر ہم ناظرین کو یہہ بھی بتا دیتے ہیں۔ سینٹ لک کے چلے جانے کے بعد چکیٹ اس کمرہ میں سویا کرتا تھا۔ جہاں سینٹ لک قید تھا چکیٹ گہری نیند سوتا تھا۔ بادشاہ نے چکیٹ کو دو تین آوازیں دیں۔ اور چکیٹ آنکھیں کھولکر کہنے لگا کہ کون ہے۔

بادشاہ۔ چکیٹ میرے دوست میں ہوں۔

چکیٹ۔ تم کون ہو۔

بادشاہ۔ میں ھنری ہوں۔

چکیٹ۔ مچھلیوں نے تمہیں بہت تنگ کیا ہوگا۔ میں نے تمہیں کہا تھا نہ کہ بہت نہ کھاؤ۔

بادشاہ۔ ارے کمبخت میں نے تو مچھلیاں چکھی بھی نہیں تھیں۔

چلکٹ ۔ تو کسی نے تمہیں زہر دیدیا
ہوگا۔ آہ! تمہارا رنگ کیسا سرخ
ہو رہا ہے۔
بادشاہ ۔ ارے بیوقوف آدمی یہ
تو میرا برقعہ ہے۔
چلکٹ ۔ تو تم بیمار نہیں ہو۔
بادشاہ ۔ نہیں۔
چلکٹ ۔ تو مجھے جگاتے کیوں ہو۔
بادشاہ ۔ میں دق ہوا ہوں۔
چلکٹ ۔ دق ہوئے ہو تو جس آدمی
کو صبح کے دو بجے جگاتے ہو اُسکے
لئے کچھ تحفہ بھی تو لانا چاہیئے تمہارا۔
بتاؤ میرے واسطے کیا لائے ہو۔
بادشاہ ۔ میں تمہارے ساتھ باتیں
کرنے آیا ہوں۔ لانا کیا تھا۔
چلکٹ ۔ یہ تو اچھی بات نہیں۔
بادشاہ ۔ چلکٹ ۔ مارولو کل
شام یہاں آیا تھا۔
چلکٹ ۔ کیا کرنے۔
بادشاہ ۔ مجھے خبر دینے کے لئے
اسکے مجھ سے اور کیا کام ہوسکتا ہے۔
چلکٹ ۔ تو مجھے اسی لئے آ جگاتے ہو۔
بادشاہ ۔ تمہیں خبر ہے نہ کہ مارولو

افسر پولیس کے فرائض ادا کرتا ہے
چلکٹ ۔ نہیں مجھے تو اسبات کی
کچھ خبر نہیں۔
بادشاہ ۔ تو تمہیں مارولو کی
نگہبانی پر کچھ شک ہے۔
چلکٹ ۔ ہاں ۔ اور میرے پاس دلائل
بھی ہیں۔
بادشاہ ۔ تمہارے پاس کیا دلائل
ہیں۔
چلکٹ ۔ اگر میں دلیل بتا دوں تو
تمہاری تسلی ہوجائیگی نہ۔
بادشاہ ۔ بشرطیکہ کافی ہوئی۔
چلکٹ ۔ جب میں تمہیں ایک دلیل
دیدونگا تو مجھے آرام کرنے دوگے
بادشاہ ۔ کیوں نہیں۔
چلکٹ ۔ ایک دن نہیں۔ ایک شام
میں نے تمہیں رو فایل منٹل میں
مارا تھا تمہارے ساتھ کیولس اور
سکابرگ بھی تھے۔
بادشاہ ۔ تم نے مجھے مارا تھا۔
چلکٹ ۔ ہاں تم تینوں کو۔
بادشاہ ۔ ارے بیوقوف آدمی
یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ تم نے مجھے ۔ ۔

حکٹ (ہاتھ ملکر) ہاں صاحب آپکو
یاد ہوگا۔ کہ میں نے کس زور کے
چابک لگائے تھے۔
بادشاہ۔ نالائق۔
حکٹ۔ تم اس بات کا اقرار کرتے
ہو کہ میں سچ کہتا ہوں۔
بادشاہ۔ چپ رہو تمکیسے آدمی
بکتے کیوں ہو۔
حکٹ۔ اچھا پھر دوسرے دن تم
نے مارول کو طلب کیا۔
بادشاہ۔ ہاں میں نے اسکو بلایا
تھا اور جب وہ آیا تھا تو تم کمرے میں چھپے
حکٹ۔ اور تم نے اس کو اس سازش
کی خبر دی تھی جو تمہارے ایک دوست کے رو
برو ہوا تھا۔
بادشاہ۔ ہاں۔
حکٹ۔ اور تم نے اس کو حکم دیا تھا
کہ مجرموں کا پتہ لگائے۔
بادشاہ۔ ہاں۔
حکٹ۔ کیا اس نے کچھ پتہ نکالا۔
بادشاہ۔ نہیں۔
حکٹ۔ تو جاؤ ذرا اب جاکر
سو رہو دیکھو تمہاری پولیس کیسی ہے

یہہ کہہ کر حکٹ نے رضائی میں
منہہ لپیٹ لیا اور خراٹے بھرنے لگا
دوسرے دن کونسل بیٹھی جس میں
کمبوس۔ ماگون۔ ڈی اپرنن
سکا برگ تھے۔ حکٹ میر مجلس کی
کرسی پر بیٹھ گیا اور کاغذ کی کشتیاں
بنا بنا کر ایک قطار میں رکھنے لگا۔
مارول طلب کیا گیا اور بیچارہ اتفقہ
صورت بنکر حاضر ہوا۔
مارول۔ کیا اسوقت میں شاہی کونسل
کے روبرو کھڑا ہوں۔
بادشاہ۔ ہاں تم میرے وفادار
دوستوں کے سامنے کھڑے ہو۔ جو
کچھ تم نے کہنا ہے بڑے شوق سے کہو
مارول۔ میں نے حضور کو ایک خوفناک
سازش کی خبر دی ہے۔
کونسل۔ ہیں سازش۔
مارول۔ ہاں ضرور۔
کونسل۔ کوئی ہسپانی سازش تو نہیں
اسوقت ڈیوک انجو جو کونسل
میں بیٹھنے کے لئے بلایا گیا تھا موجود
ہوا۔
بادشاہ۔ پیارے بھائی مارول ہیں

ایک سازش کی خبر دینے آیا ہے۔
ڈیوک اجیرت سے ادہر اُدہر دیکھ کر
ہیں سازش۔
مارولو۔ ہاں حضور۔
چکٹ۔ تو ہمیں سب کچھ بتادو۔
ڈیوک۔ ہاں صاحب مفصل
طور پر بیان کردو۔
هزی۔ جلدی کرو۔
مارولو۔ جناب میں ایک مدت سے
سازش کنندوں کی گہات میں ہوں
جو دوکاندار کچھہ درباری مزدور طالبعلم
اور پادری ہیں۔
چکٹ۔ اوہ یہ تو کچھہ بات ہی نہیں
مارولو۔ میں جانتا ہوں کہ بادشاہ
کے برخلاف جو سازش ہو اس کا نتیجہ
خانہ جنگی ہوتی ہے۔
بادشاہ۔ بے شک تمہارا اقبال
درست ہے۔
مارولو۔ میں نے بہت سے آدمی ان
بدخواہوں کی تاک پر لگائے ہوئے
ہیں۔ اور ایک آدمی اس کام پر
مقرر کیا ہوا ہے۔ کہ ان پادریوں کا
پتا لیوے جو دیہات میں جاکر لوگوں

کو حضور کے برخلاف اٹھنے کی ترغیب
دیتے ہیں۔ ان پادریوں کو ایک کمیٹی
خرچ دیتی ہے۔ اور مجھے ان لوگوں کے
مقصد کا پتہ لگ گیا ہے۔ اس میں
کچھہ شک نہیں کہ میرے آدمی لالچی
ہیں مگر ان باغیوں کی کمیٹی کا پتہ
لے لونگا۔
بادشاہ۔ اوہ روپیہ کی کیا پرواہ ہے
اچھا ہمیں ان بدخواہوں کے مقصد
کا تو پتا بتادو۔
مارولو۔ ان کا مقصد جنگ کرنے
کا ہے۔
بادشاہ۔ کس کے ساتھ۔
مارولو۔ فرانسیسی پراٹسٹنٹوں کے
ساتھ۔
چکٹ۔ تم نے اس راز کو دریافت
کرنے کے لئے کتنا روپیہ خرچ کیا ہے
مارولو۔ ایک سو ساٹھہ ہزار لور
دایک سکہ جو تقریباً آٹھہ آنے کے
برابر ہوتا ہے۔)
چکٹ (بادشاہ سے) اگر آپ مارولو
کے کل رازوں کا پتہ لینا چاہتے ہیں۔
تو میں آپکو ایک ہزار کراؤن کے عوض

میں بتا سکتا ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بادشاہ ۔ اچھا بتاؤ ۔

جکلٹ ۔ یہہ وہی سازش ہے جو گذشتہ دس سال سے آپ کے برخلاف ہو رہی ہے ۔ اور اُس کو پیرس کا بچہ بچہ جانتا ہے ۔

مارولو ۔ جناب بس ۔ ۔ ۔ ۔

جکلٹ میں نے جو کچھہ کہا ہے سچ کہا ہے میں اس بات کو ثابت کر سکتا ہوں

مارولو ۔ اچھا مجھے انکی کمیٹی کی انعقاد کی جگہ کا پتہ بتا دو ۔

جکلٹ ۔ پیرس کی گلیاں ۔

مارولو ۔ جکلٹ صاحب مذاق کر رہے ہیں ۔ اچھا آپ اُنکا کوئی نشان بتائیں

جکلٹ ۔ وہ اہل پیرس کی طرح وضع کے کپڑے پہنتے ہیں ۔ اور چلتے وقت اپنی ٹانگیں ہلاتے ہیں ۔

جب جکلٹ نے یہ کہا سب کے سب ہنسنے لگے اور مارولو کہنے لگا ان کی انعقاد مجلس کی وہ جگہ ہے جسکو مسٹر جکلٹ نہیں جانتا ۔

بادشاہ ۔ اچھا وہ کونسی جگہ ہے

مارولو ۔ سینٹ جینی دیو

کا گرجا ۔

ڈیلوک ۔ یہہ غلط ہے ۔

مارولو (غرور سے) نہیں صاحب یہہ بالکل ٹھیک ہے ۔

بادشاہ ۔ اچھا انہوں نے کیا فیصلہ کیا ہے ۔

مارولو ۔ کہ کچھہ سردار مقرر کر کے صوبوں میں بھیجے جانے چاہئیں اور تمام پروٹسٹنیوں کو ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بادشاہ یہہ سنکر ہنسنے لگا ۔

مارولو ۔ یہہ کہ تمام پروٹسٹنٹوں کو ایک ہی دن قتل کیا جاوے ۔

ڈیلوک ۔ بس یہی راز ہے ۔

مارولو ۔ نہیں جناب ۔

جکلٹ ۔ اگر بادشاہ نے اسبات پر ایک سو ساٹھ ہزار اور خرچ کئے تو شرم کی بات ہوگی ۔

مارولو ۔ انہوں نے سردار مقرر کر لئے ہیں

جب مارولو نے یہہ کہا ڈیلوک کا رنگ زرد ہو گیا ۔

بادشاہ ۔ اچھا ان کے نام بتاؤ ۔

مارولو ۔ ایک تو وہ شخص ہے جو کا

نام دریافت کرنے کے لئے بیس نے
دس ہزار لور دیئے تھے۔
بادشاہ۔ بہت خوب اس کا
نام کیا ہے۔
مارولو۔ پادری گورن فلاٹ۔
جلکٹ۔ آہ بچارا۔
بادشاہ نے نام لکھکر۔ گورن فلاٹ
مارولو۔ بس مجھے یہی کچھ معلوم ہے
اگر آپ اکیلے ہوتے تو میں کچھ اور
بھی بتاتا۔
بادشاہ۔ تو شوق سے بیان کرو
یہ سب لوگ میرے دوست ہیں
کوئی غیر نہیں ہے۔
مارولو۔ نہیں مجھے ایسے بڑے
بڑے آدمیوں کے نام بتانے میں
ذرا عقل سے کام لینا چاہیئے۔
بادشاہ۔ کیا وہ مجھہ سے زیادہ
اختیار رکھتے ہیں۔
ڈبوک۔ تو ہم چلے جاتے ہیں۔
بادشاہ نے مارولو کو اشارہ
سے اپنے نزدیک بلا لیا اور ڈیوک
کو اشارہ کیا کہ آپ بیٹھے رہیں۔
مارولو بادشاہ کے کان میں
کچھہ کہنے کو تھا کہ ایک شور سا سنائی
دیا۔
بادشاہ کو دیڑا اور جلکٹ نے دریچہ
میں سے جھانک کر کہا کہ ایہ ڈی
گائز تشریف لایا ہے۔
ڈیوک انجو۔ ہیں ڈیوک گائز
بادشاہ۔ یہہ بڑی عجیب بات
ہے کہ ڈیوک گائز پیرس میں
سے رکھو مارولو سے کیا تم کسی
بابت کچھہ کہنے لگے تھے۔
مارولو۔ ہاں جناب یہہ ڈیوک
مجلس میں بحیثیت ممبر مجلس بیٹھا
تھا۔
بادشاہ۔ اور کون کون تھا۔
مارولو۔ مجھے اور کچھہ خبر نہیں ہے
جلکٹ بادشاہ سے۔ ڈیوک کا
نام لکھنے کی کچھہ ضرورت نہیں کیونکہ
اس نام کو آپ بھول نہیں سکتے۔
اتنے میں ڈیوک گائز خندان
کنان آگیا۔

سنتیسواں باب

ڈیوک گائز قلعہ میں کیا کرنے آیا

ڈیوک گائز کے پیچھے پیچھے بہت سے

افسر درباری امیر اور شریف تھے۔ اور ان کے پیچھے عام لوگوں کی ایک بڑی بھاری بھیڑ تھی۔ یہہ لوگ خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ اور انہی نعروں کو سنکر جیکٹ نے دریچے میں سے دیکھا تھا۔

بادشاہ۔ آہ امیرے بھائی زادے بھائی تم ہو۔ یہہ تمہارے ساتھ شور کیسا ہے میرا اقبال ہے کہ میں نے جنگی سپاہیوں کے گھوڑوں کے سموں کی آوازیں سنی ہیں

ڈیوک۔ جناب پیرس میں جنگی سواروں کا شور بادشاہ ہی کی خاطر سے ہے اور لڑائی میں وہ لوگ اپنے جرنیل کی خاطر سے شور کیا کرتے ہیں۔ میرا اقبال ہے کہ یہہ شور رعیت کے لئے ہے کسی شاہزادے کے لئے نہیں۔

بادشاہ (دانت پیس کر) کیا تم لاچارٹی کے محاصرے سے آج ہی واپس آئے ہو

ڈیوک (ذرا غرور سے) ہاں صاحب آج ہی آیا ہوں۔

بادشاہ۔ آپ کا ہماری ملاقات کو آنا ہماری عزت افزائی ہے۔

ڈیوک۔ میں جانتا ہوں کہ حضور ہنسی مذاق کر رہے ہیں۔ بھلا میری ملاقات اس شخص کی عزت کا کیا باعث ہو سکتی ہے۔ جو عزت کا منبع ہے۔

بادشاہ۔ ڈیوک گائز میرا یہہ مطلب ہے۔ کہ ہر ایک کیتھلک جب کسی لڑائی سے واپس آتا ہے تو پہلے کسی گرجا میں جا کر دعا مانگتا ہے اور خلوص دل سے خدا کی ملاقات کا شرف حاصل کرتا ہے اور پھر بادشاہ کو ملنے آتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ خدا کی پرستش کرنا اور بادشاہ کی خدمت گذاری سب پر فرض ہے۔

جب بادشاہ نے یہ کہا ڈیوک گائز کے بشرے پر غرور کے آثار نمودار ہو گئے اور بادشاہ نے منہہ پھیر کر اپنے بھائی کی طرف دیکھا تو ڈیوک انجو کا رنگ زرد پڑ گیا ہوا تھا۔

بادشاہ۔ بہر حال میں تمہیں دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کیونکہ تم جنگ و جدل کے تمام خطروں سے بچ گئے ہو میں نے سنا تھا کہ جنگ کی حالت بہت خطرناک ہو گئی ہے۔ مگر مجھے امید تھی کہ خطرہ تم سے کوسوں بھاگ گیا۔

جب بادشاہ نے ڈیوک کی چبا
چبا کر تعریف کی ڈیوک نے حضور
بادشاہ کو جھککر سلام کی۔
بادشاہ۔ میرے چچا زاد بھائی میں
تمہاری منت کرتا ہوں۔ کہ ایسی خطرہ
میں نہ پڑا کرو۔ تم ہم کاہلوں کو نہیں
کہلانے اور سونے کے سوائے اور کوئی
کام نہیں اپنے دلبرانہ چال چلن سے
بہت شرمندہ کرتے ہو۔
ڈیوک۔ جناب میں جانتا ہوں
کہ آپ بڑے پرہیزگار ہیں اور عیش و
عشرت کا بھوت آپ کو ذرہ بھی اور
شاہی خرابیوں سے روک نہیں سکتا
اور یہی وجہ ہے کہ ہم آپ کے پاس
ایسا بھروسہ کرکے آئے ہیں۔
بادشاہ۔ بھروسہ؟ تو آپ ہمیشہ
مجھپر بھروسہ نہیں کرتے۔
ڈیوک۔ آج ہمنے آپ پر کچھ خاص
بھروسہ کیا ہے اور میں آپ کے پاس کچھ
تجویز کرنے آیا ہوں۔
بادشاہ۔ تو آپ کوئی تجویز پیش
کرنی ہے اچھا فرمائیے وہ کیا تجویز ہے
ڈبوک۔ میرا مطلب ایک عجیب
مدعا ظاہر کرنیکا ہے۔ جو جنگ مقدس
کے آغاز سے میرے دل میں پیدا
ہو رہا ہے۔
بادشاہ۔ اچھا فرمایئے۔
ڈیوک۔ جناب کسی عیسائی کو نیکو شاہ
کا نام حاصل کرنا کچھ کسی مرد کے کمال
نہیں۔ بلکہ اسے مذہب اور رعیت
کی بہبودی میں بڑی سرگرمی دکھانی
چاہیئے۔
بادشاہ۔ کیا پادریوں کے خیال پر
وحشیانہ بن گئے ہیں۔
ڈیوک۔ جناب یہ لوگ جو میرے
ساتھ آپکی خدمت میں حاضر ہوئے
ہیں انہوں نے میری سرگرمی کی عوض
میں میری ایسی عزت کی ہے میں نے
اس سے پہلے بھی حضور کو ایک دفعہ
کہا تھا کہ رومن کیتھلک کی خاطر سے
ایک عہدنامہ لکھا جانا چاہیئے۔
جکٹ۔ ہاں ہاں تو آپکا مطلب
بناوٹ سے ہے یعنی وہ سینٹ
جینی ....
ڈبوک گابونے جکٹ کی طرف
نگاہ قہر سے دیکھا اور ڈبوک کا نجو

لے تو سر سے لیکر پاؤں تک کانپ
رہا تھا ڈیولک گابنز کو اشارا کیا کہ
ان باتوں کو جانے دو۔
حکیٹ (بادشاہ کے کان میں) اپنے
بھائی کی طرف تو دیکھو۔
ڈیولک گابنز۔ دیکھو جناب کیتھلک
مذہب کے ہواخواہوں نے ایک کمیٹی
بنائی ہے جس کا نام مجلس اتفاق ہے
اور اس کمیٹی کا مدعا بادشاہ اور مذہب
کی حفاظت کرنا ہے مگر آپ جانتے
ہیں کہ صرف کمیٹی کا قایم ہونا ہی ہما
مطلب کیلئے ضروری نہیں ہے کیونکہ
فرانس جیسے ملک میں بغیر بادشاہ کے
حکم کے لکھو کھا آدمیوں کا جمع ہونا
ذرا مشکل بات ہے۔
بادشاہ خوف زدہ ہوکر۔ ہیں لکھو کھا
آدمیوں کی . . . .
حکیٹ۔ لکھو کھا کیا چند ایک روز کا ذکر
بہت عمدہ عمدہ تجاویز کر سکتے ہیں۔
بادشاہ۔ ہیں لکھو کھا آدمی اچھا
میرے ملک میں ان لاکھوں سے لڑنے
کے لئے پرٹسٹنٹ کتنے ہیں۔
حکیٹ۔ پورے چار۔

بادشاہ اور اسکے دوست ہنسنے لگے
مگر ڈیولک کے ماتھے پر بارے غصے
کے شکن پڑ گئے۔ اور اس کے طرفدار
اپنے منہ ہی منہ میں حکیٹ کو
کوسنے لگے۔
بادشاہ (ذرا متانت سے) اچھا
ڈیولک صاحب کیا کیا جائے۔
ڈیولک۔ جناب میں چاہتا ہوں
کہ آپ اس مذہبی جوش میں ہم
سے کہیں زیادہ سرگرمی کا فکر کریں
اور اس جماعت کا ایک سردار
مقرر کریں۔
بادشاہ (اپنے احباب سے)
کیوں بھائی تمہاری کیا رائے ہے
حکیٹ۔ شیر کا چمڑا اچھا کر لیٹ گیا
بادشاہ۔ حکیٹ اب جو معنی ہو
حکیٹ۔ جناب لوگ کہتے ہیں کہ رات
کو انسان کی سوچ بڑھ جاتی ہے
اس لئے میں سوچنے لگا ہوں اور
اور صبح اٹھ کر آپ کی بات کا جواب
دونگا۔ یا آپ کے چچا زاد بھائی
کو بتاؤنگا۔ کہ سردار کون کرنا چاہئیے
ڈیولک نے حکیٹ کی طرف نگاہ

غور سے دیکھا۔ مگر جیکٹ نے آنکھیں
بند کرلیں اور خراٹے بھرنے لگا۔
ڈیوک۔ کیوں حضور آپ نے کیا
فیصلہ کیا ہے۔
بادشاہ۔ میرے بھائی تمہاری تجویز
ٹھیک ہے اس جماعت کے سرکردوں
کو ساتھ لیکر میرے پاس آنا پھر میں
دیکھونگا۔ کہ سردار کس کو بنانا چاہیے۔
ڈیوک۔ تو ہم پھر کب آئیں۔
بادشاہ۔ کل۔
ڈیوک گائیز چلا گیا اور ڈیوک
انجو بھی رخصت ہونے کے لئے
اٹھا مگر بادشاہ نے ڈیوک انجو
کو بٹھا لیا۔ اور کہا کہ میں نے تم سے
کچھ مشورہ کرنا ہے۔

اڑتیسواں باب

بادشاہ اور ڈیوک انجو

بادشاہ نے اپنے دوستوں کو
رخصت کردیا اور سوائے جیکٹ
اور ڈیوک انجو کے جو اپنے دل
ہی دل میں پشیمان ہو رہا تھا کہ میں
میرے بھائی کو جیسا کچھ شبہ نہ ہو گیا
ہو۔ اور کوئی حضور کے پاس نہ رہا۔
بادشاہ۔ پیارے بھائی دیکھو میں
بڑا خوش نصیب ہوں۔
ڈیوک۔ جناب اگر آپ خوش
قسمت ہیں تو یہ آپ کی فیاضی
اور قابلیت کا نتیجہ ہے۔
بادشاہ۔ ہاں میں بڑا خوش
نصیب ہوں کیونکہ جو بات میری
سمجھ میں نہیں آتی میرے امیروں
کی عقل رسا اسکو تاڑ جاتی ہے
کیوں ہے۔ میرے بھائی ڈیوک گائیز
نے کیا عمدہ تجویز پیش کی ہے میں
ڈیوک نے اشارے سے ہوں
میں ہاں ملائی اور جیکٹ نے آنکھیں
کھولکر بادشاہ کے چہرے کی
طرف نگاہ غور سے دیکھا۔
بادشاہ۔ اس میں کچھ شک نہیں
کہ کیتھلک مذہب کے کل ہوا خواہوں
کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع کرکے
تمام فرانس کو کیلے سے لیکر
ڈلک تک اور بوٹنی سے لیکر
بوگنڈی تک متفق کرنا بڑی مفید

بات ہے۔ کیونکہ ہم انگلستان ہالینڈ یا ہسپانیہ پر بغیر کسی وقت کے جب چاہیں حملہ کر سکیں گے

ڈبوک۔ بیشک آپ بجا فرماتے ہیں

بادشاہ۔ میرے خیال میں ایسی تجویز پیش کرنے والے کو بہت سا روپیہ انعام دینا چاہیئے۔

حکیٹ نے پھر آنکھیں کھولکر بادشاہ کی طرف غور سے دیکھا۔

بادشاہ۔ میں بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ ایسی تجویز کرنا اور پھر اسپر عمل کرنا بڑی ہی مفید بات ہے میں ضرور ایسی تجویز پیش کرنیوالے کی قدر کرونگا۔ کیونکہ اس نے اس پر عمل کرنا بھی شروع کر دیا ہے۔ کیوں پیارے بھائی یہ سچ ہے۔

ڈبوک۔ بیشک۔

بادشاہ۔ یہہ بڑی اچھی بات ہے، کہ جب میرے ماتحتوں کے خیال میں کوئی بات آتی ہے تو وہ مجھپر ظاہر کر دیتے ہیں۔ پیارے بھائی کیا یہہ تجویز ڈبوک گابز نے آپ نکالی ہے۔

ڈبوک۔ نہیں جناب یہ تو کوئی بیس برس گذرے ہیں کہ کارڈی نل ورین نے نکالی تھی اور خانہ جنگی کے باعث اسپر عمل در آمد نہ ہو سکا۔

بادشاہ۔ آہ بچارا کارڈ نل مر گیا ہے۔ مگر اُس کا بھتیجا اُس کا وارث ہے۔ مجھے ضرور اُسکو کچھہ فایدہ پہنچانا چاہیئے۔

ڈبوک۔ جناب آپ غلطی پر ہیں کارڈی نل کو بھتیجے ڈبوک گابز نے یہہ تجویز اپنی عقل سے نہیں نکالی اور نہ اپنے مرحوم چچا کی تجویز کو نمانہ کیا ہے بلکہ اسبات میں کسی اور کو بھی دخل ہے۔

بادشاہ۔ تو اسکے بھائی کارڈی نل نے یہہ تجویز . . . .

ڈبوک۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ کارڈی نل کو بھی اسبات میں کچھہ دخل ہوگا۔ مگر میرا مطلب کسی اور سے ہے۔

بادشاہ۔ تو وہ ممی آنی ہوگا

ڈبوک۔ آپ ممی آنی کو تہا مدبر جانتے ہیں۔

بادشاہ - اور میں نے غلطی کہائی ہے۔ بہلا ایسے قصاب کے خیال میں ایسی مفید بات کب آسکتی ہے۔ مگر وہ کون ہے جس نے اس کام میں میرے چچازاد بہائی کی مدد کی ہے۔

ڈیوک - وہ حضور کا بہائی ڈیوک انجو ہے۔

بادشاہ - تو یہہ تجویز تم نے نکالی ہے۔ تمہیں ایسے وقت میں جبکہ پادری میرے برخلاف وعظ کر رہے ہیں۔ شاعروں نے میری درگت بنائی شروع کی ہوئی ہے۔ اور جو دوست میری سکیموں پر ہنستے ہیں یہہ مفید مطلب بات کیونکر سوجہی تہی۔ پیارے فرینکس تمہیں تو میں کبہہ ایسا نہیں جانتا تہا۔ آہ فرینکس میرا خیال تہا کہ تم میرے دشمن ہو۔ آہ میرے پیارے بہائی میں غلطی پر تہا۔

یہہ کہکر ہنری بچوں کی طرح پہوٹ پہوٹ کر رونے لگا اور جیلت نے پہر آنکہیں کہولکر ادہر ادہر نگاہ دوڑائی۔

بادشاہ - تجویز بہت عمدہ ہے کیونکہ بغیر کچہہ خرچ کرنے کے لاتعداد فوج ملجائیگی۔ مگر ڈیوک گائیز نے کہا ہے کہ ایک سردار مقرر کرنا چاہیئے۔

ڈیوک - اس میں کیا شک ہے۔

بادشاہ - میرے ہواخواہوں میں سے تو کوئی اس قابل نہیں کہ اس عہدہ جلیلہ پر قایم کیا جاوے کیونکہ کیوس بہادر تو ہے۔ مگر اس کو اپنے دستہ ہی نہیں چہوڑتے۔ ماگرون بہی بڑا دلیر آدمی ہے مگر اسے سونگہنے ترش خراش کے اور کچہہ نہیں آتا۔ سکا برگ دانا بہی ہے اور بہادر بہی مگر کاہل ہے ڈی ایپرنن بہی بلا کا مستعد چلتا آدمی ہے مگر کچہہ ایسا قابل اعتبار نہیں میرے خیال میں تو ڈیوک گائیز کو سردار بنانا چاہیئے۔

ڈیوک (ذرا گہبرا کر) کیا حضور کیا

بادشاہ - میرا یہہ مطلب ہے کہ اس عہدہ پر کسی عالی رتبہ آدمی کو مقرر کرنا چاہیئے۔

ڈیوک - جناب یہہ کام بہت سخت

بچار کرنے کا ہے۔
بادشاہ۔ اور سردار ایسا آدمی ہونا
چاہیئے جو بڑا بہادر اور دانا ہو۔
ڈبولک۔ اس میں کیا شک ہے۔
بادشاہ۔ کیا ڈبولک گابز اس
قابل نہیں ہے۔
ڈبولک۔ مگر اسکو پہلے ہی سے بڑے
اختیارات حاصل ہیں۔
بادشاہ۔ تو کیا ہوا۔ جتنا وہ طاقتور
ہوگا اتنی ہی مجھے تقویت پہنچیگی۔
ڈبولک۔ دیکھیے صاحب وہ پہلے ہی سے
سپہ سالار ہے۔ اسکا بھائی کارڈی
نل یعنے پوپ کا مصاحب ہے اور
محی آنی ان دونوں کا کارندہ ہے۔
ایک خاندان کے آدمیوں کو اتنے
اختیارات دینے نامناسب ہیں۔
بادشاہ۔ تم نے خوب سوچا ہے
میرے دل میں بھی کبھی کبھی خیال
آتا تھا۔
ڈبولک۔ اگر یہہ تینوں گابز ایسے ہی
ہوتے تو کوئی بات نہ تھی۔ کیونکہ اس
حالت میں یہہ تینوں فرانس کو ترقی
دیتے۔

بادشاہ۔ وہ لورین خاندان کے ہیں
ڈبولک۔ اور لورین خاندان شروع
سے ہمارے برخلاف چلا آیا ہے۔
بادشاہ۔ فوبلکس۔ تم بڑے دانا
ہو میرا خیال تھا کہ تم کچھ ایسے مدبر
نہیں ہو۔ کوئی دن خالی جاتا ہوگا۔
جب یہہ تینوں گابز پر کسی نہ کسی طرح
مجھ سے کوئی اختیار چھین نہ لیتے ہوں
آہ فوبلکس کیا اچھی بات ہوئی۔
اگر مجھے اس سے پہلے تمہارے خیالوں
کا پتا لگ جاتا۔ آہ! مجھے بعد از وقت
تمہارے چال چلن کا پتہ لگا ہے۔
ڈبولک۔ خیر کیوں۔
بادشاہ۔ کیونکہ میں اب جنگ و جدل
سے تھک گیا ہوا ہوں۔ اور مجبوراً گابز
کو اس مجلس کا سردار بناؤنگا۔
ڈبولک۔ تو یہہ آپ کی غلطی ہے۔
بادشاہ۔ تو میں اور کس کو اس عہدہ
پہ مقرر کروں۔ اور کون ہے جو اس
بات کو پسند کریگا کیونکہ تم جانتے ہو
یہہ بڑا خطرناک عہدہ ہے۔ اور پھر یہہ
بھی تو ہے کہ اگر میں نے کسی اور کو اس
عہدہ جلیلہ پر مقرر کیا تو تینوں گابز نے کی

جان کے دشمن ہو جائینگے۔
ڈیوک۔ تو آپ اس عہدہ پر کسی ایسے آدمی کو مقرر کریں جو آپکی مدد سے انکی کچھ پرواہ نہ کرے۔
بادشاہ۔ مجھے تو ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا۔
ڈیوک۔ آپ اپنے گرد اگرد نگاہ دوڑا کر دیکھیں تو شاید کوئی ایسا آدمی نکل آئے۔
بادشاہ۔ یہاں تو سوائے تمہارے اور جکٹ کے اور کوئی نہیں۔
ڈیوک۔ تو پھر آپ ......
ھنری نے ڈیوک انجو کی طرف نگاہ غور سے دیکھا اور کہنے لگا دیکھو پیارے بھائی یہ بڑا مشکل کام ہے۔ واعظوں کی تقریروں کو کون نظر انداز کیا کریگا۔ اور پیرس کی گلیوں میں ظالموں سے کون لڑا کریگا۔ یہ فرض ڈیوک کا بُش ہی کچھ اچھی طرح سے پورا کر سکتا ہے۔ کیوں پیارے ڈیوک کیا تم اس عہدہ پر مقرر ہو کر اپنا فرض اچھی طرح سے ادا کروگے۔
ڈیوک۔ آپ کی خاطر سے مجھے امید ہے کہ میں ....
بادشاہ۔ (خوش ہوکر) شاباش نیک بھائی شاباش۔
ڈیوک۔ تو آپ ناراض تو نہیں کہ میں اس عہدے کو منظور کرنے لگا ہوں۔
بادشاہ۔ ناراض ہونے کی کونسی بات ہے میں تو بہت خوش ہوں۔
ڈیوک۔ اگر آپ مجھے اس قابل خیال کرتے ہیں اور مجھ پر بھروسہ کر سکتے ہیں تو ....
بادشاہ۔ بھروسہ؟ جب تم سردار ہو گئے تو مجھے کیا ڈر ہے۔ کیونکہ پھر مجھے اس مجلس سے کچھ نقصان اٹھانیکا اندیشہ نہیں۔
ڈیوک۔ آہ جناب۔
ڈیوک۔ اچھا آپ مجھے سردار مقرر کرتے ہیں۔
بادشاہ۔ ہاں دل و جان سے۔
ڈیوک۔ اور آپ چاہتے ہیں کہ میں اس عہدہ کو منظور کروں۔
بادشاہ۔ ہاں کیونکہ مجھے یہ کھٹکا لگا ہوا ہے کہ کہیں ڈیوک کا بُش کا

کچھ فکر نہ کرو اس سے میں سمجھ لونگا۔

بادشاہ۔ کب۔

ڈیوک۔ ابھی۔

بادشاہ۔ کیا تم اس کو ملنے جاؤ گے یہ تو تمہارے شان کے خلاف ہے

ڈیوک۔ نہیں جناب وہ میرا منتظر بیٹھا ہے۔

بادشاہ۔ کہاں۔

ڈیوک۔ میرے کمرے میں۔

بادشاہ۔ تمہارے کمرہ میں۔ میرا خیال ہے کہ وہ چلا گیا ہوگا۔ کیونکہ جب وہ یہاں سے نکلا تھا۔ تو لوگوں نے تحسین و آفرین کے نعرے بلند کئے تھے۔

ڈیوک۔ مگر وہ بڑے پھاٹک سے واپس آیا تھا۔ کیونکہ بادشاہ کی ملاقات کا شرف حاصل کرکے ڈیوک کا نیاز حاصل کرنا اس کا فرض تھا۔

بادشاہ۔ میں بہت خوش ہوا ہوں کہ تم نے اس عہدہ کو منظور کرلیا ہے۔ تو اب جاؤ اور جس طرح تمہاری مرضی ہو یہ بات کل بندوبست کرو۔

فرینکس نے اپنے بھائی کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ اور سیڑھیاں اترا یا جب فرینکس چلا آیا تو هنری نے غصے سے اپنے ہونٹ کاٹے اور برآمدے میں سے ہوکر ایک ایسی جگہ میں جا چھپا جہاں سے وہ ڈیوک گائیز اور فرینکس کی گفتگو سن سکتا تھا۔

چکیٹ۔ (آپ ہی آپ) یہ بھی تو کچھ عجیب خاندان ہے۔ .....

انتالیسواں باب

بادشاہ نے کان لگا کر کیا سنا

ڈیوک انجو جانتا تھا کہ قلعہ میں کئی ایک ایسے کمرے ہیں جہاں سے آواز باہر نہیں جا سکتی مگر اس نے بادشاہ کی مغموم اور متغیر حالت کا خیال کرکے احتیاط سے کام لینا کچھ ایسا ضروری خیال نہ کیا۔

ڈیوک گائیز۔ جناب آپکا رنگ ایسا زرد کیوں پڑ گیا ہے۔

ڈیوک انجو۔ کیا میرے رخساروں کی زردی صاف دکھائی دیتی ہے

گائیز۔ ہاں۔

انجو۔ مگر بادشاہ نے تو کوئی شبہ نہیں کیا۔

گائیز۔ ہاں اس نے شک نہ کیا ہوگا مگر تمہیں اس نے ٹھیرا لیا تھا۔

انجو۔ ہاں۔

گائیز۔ تو اس نے تمہیں کیا کہا ہے

انجو۔ اس نے اس تجویز کو تو پسند کیا ہے۔ مگر تمہیں سردار نہیں بنانا چاہتا۔

گائیز۔ تو تمہیں ناکامیابی ہوگی۔

انجو۔ ہاں میرے پیارے ڈیوک میرے خیال میں یہ سازش رائیگاں جائے گی۔

گائیز۔ شاید عملدرآمد ہونے سے پہلے ہی تمہیں حسرت کا منہ دیکھنا پڑے۔

اسوقت ہی کو کچھ شور سا سنائی دیا۔ اور اس نے منہ پھیر کر دیکھا تو چکٹ اس کے پاس کھڑا رہا۔

بادشاہ۔ بدبخت آدمی تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔

چکٹ۔ چپ رہو میرے بیٹے مجھے بھی سننے دو۔

گائیز۔ میرے خیال میں بادشاہ کو صاف انکار کر دینا چاہیئے تھا۔ شاید اس کا مطلب مجھے محروم کرنے ....!

انجو۔ میرا تو یہی خیال ہے۔

گائیز۔ تو بادشاہ اس تجویز کو بھی ضائع کر دیگا۔

انجو۔ اس میں کیا شک ہے مگر میں نے تمہارے مدد کی ہے۔

گائیز۔ کس طرح۔

انجو۔ بادشاہ نے مجھے اس سازش کو سرسبز کرنے یا جڑھ سے اکھیڑ دینے کا اختیار دیدیا ہے۔

گائیز۔ (حیران ہو کر) کیونکر۔

انجو۔ کیونکہ حضور نے مجھے اس مجمع کا سردار مقرر کردیا ہے۔

گائیز۔ غضبناک ہو کر۔ آہ تو .....

چکٹ۔ (آپ ہی آپ) خوب ہوا ہے۔ کہ کتے ہڈی پر پڑنے لگے ہیں مگر تھوڑی دیر کے بعد چکٹ کا خیال بدل گیا۔ کیونکہ ڈیوک گائیز کا

غصہ فرو ہو گیا۔

گابز۔ اگر آپ نے واقعی یہ عہدہ جلیلہ حاصل کر لیا ہے۔ تو آپ نے بڑی دانائی سے کام لیا ہے۔

انجو۔ ہاں میں نے یہ عہدہ تو حاصل کر لیا ہے۔ مگر میں بغیر تم سے مشورہ کرنے کے کچھ نہیں کر سکتا۔

گابز۔ کیوں۔

انجو۔ کیونکہ مجھے پتہ نہیں کہ اس کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

گابز۔ لیجئے میں تمہیں بتا دیتا ہوں یہ تو خدا ہی جانتا ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ مگر یہ تم جانتے ہو کہ یہ مجمع جسکے تم سردار مقرر کئے گئے ہو دوسری فوج ہے۔ اور اصل فوج کی کمان پہلے ہی سے میرے ہاتھ میں ہے۔ میرا بھائی پوپ کا مصاحب ہے۔ اور جب تک ہم اتفاق سے رہینگے کوئی ہمارے آگے دم نہیں مار سکے گا۔

انجو۔ اور میں تخت کا وارث ہوں جسکو تم مان چکے ہو۔

گابز۔ اس میں کیا شک ہے مگر تمہیں اوروں کا بھی تو خیال کرنا چاہیئے۔

انجو۔ جناب ایسے خیال میں نے بارہا دوڑائے ہوئے ہیں۔

گابز۔ سب سے پہلے تو شاہ نیوار کا حق ہے۔

انجو۔ اوہ اوسکی کیا پرواہ ہے۔ وہ تو عشق کے ہاتھوں مجنوں ہو رہا ہے۔

گابز۔ نہیں صاحب آپکا خیال غلط ہے وہ بادشاہ بننے پر تلا ہوا ہے اگر تمہارے بھائی کی قسمت نے دغا دی تو تم نے دیکھنا کہ وہ پیرس میں ایک صف شکن فوج لیکر آتا ہو کہ نہیں۔

انجو۔ اگر بھائی کی قسمت نے دغا دی تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلکٹ سنتے ہی سنو

گابز۔ ہاں بھائی اگر تمہارے بھائی پر کچھ حادثہ ہو گیا تو کیونکہ تمہارے خاندان پر حادثوں کا ہونا کوئی عجیب اور نئی بات نہیں۔ تم جانتے ہو کہ باوجود بھلا چنگا ہونے کے زہر کے اثر سے چند منٹوں میں اس

جہان فانی سے کوچ کر گیا تھا۔
جیکٹ۔ کیوں ھنزی! سنتے ہو۔ نہ
انجو۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ
ہمارے خاندان کے شاہزادے
وقتاً فوقتاً حادثوں کے شکار ہوتے
رہتے ہیں۔ مگر میرا بھائی ھنزی بڑا
مضبوط ہے۔ اور جنگ وجدل سے
بھی اب اس نے فرصت پالی ہوئی
ہے۔ اس کا کام اب تمام دن خوش
وخورم رہنا ہے۔
گائیڈ۔ بیشک صاحب یہ عیش وعشرت
بھی تو خطرے سے خالی نہیں۔ تمہیں
یاد ہوگا۔ کہ تمہارا باپ ھنزی
دوئم کس طرح مرا تھا۔ کیا وہ لڑائیوں
سے فرصت نہیں پاچکا ہوا تھا۔
پھر اپنے بھائی فرینکس کا خیال
کرو۔ بھلا کان کی درد بھی کوئی مہلک
بیماری ہوتی ہے۔ جناب من کسی
نے اس کے کان میں زہر ڈال دیا
تھا اس قاتل کو تم جانتے بھی ہو
انجو (حیران ہوکر) آہ۔ ڈبوئے۔۔
گائیڈ۔ دیکھو جناب بادشاہ کا
خطاب ہی ایسا ہے کہ جس آدمی کو
یہ حاصل ہوا ہے ہر وقت ڈرتے
رہنا چاہیے۔ انٹنی بوربون کی طرف
خیال کرو جو کندھے پر کے ایک داغ
سے مر گیا تھا۔ پھر جینی البرٹ کی
موت کا واقعہ یاد کرو جو دستانوں
کو سونگھنے سے مر گئی تھی۔ چارلس
نہم کا واقعہ یاد کرو جو نہ آنکھ کی بیماری
سے موا تھا نہ شانے کے درد سے
بلکہ اسکے منہ میں ۔۔۔۔۔۔
انجو (متحیر ہوکر) ہیں تم نے یہ کیا
کہا ہے۔
گائیڈ۔ ہاں جناب اسکے منہ میں کسی
نے کوئی زود اثر زہر ڈال دیا تھا۔
انجو۔ ڈبوئے صاحب آپ تو
جرائم کا ذکر کر رہے ہیں۔
گائیڈ۔ جرائم کا ذکر کون کر رہا ہے
جناب میں تو آپ کو بعض حادثے
بتا رہا ہوں۔ کیا یہ بھی ایک حادثہ
نہیں تھا۔ جو چارلس نہم پر شکار
میں ہوا تھا۔ تمہیں خبر ہے کہ میں
کس شکار کا ذکر کرنے لگا ہوں۔
میرا مطلب خوک کے شکار سے ہے
جو تمہارے بھائی پر کود پڑا تھا۔ اور

وار بھی خالی گیا تھا۔ اگر اسوقت هنزی نیوار خوک کو بہانے سے نہ مارڈالتا تو تمہارے بہائی کے جو گھوڑے سے گر پڑا تھا مرنے میں کیا فرق رہا تھا۔

انجو۔ جناب مجھے چارلس نہم کی موت سے کیا فائدہ پہونچا جبکہ بادشاہ کا نام هنزی سوئم ہے۔

گائیز۔ کیوں تمہیں اتنا فایدہ تو پہونچا ہے۔ کہ تمہارا نمبر نزدیک آگیا ہے۔

انجو۔ اچھا ڈیوک صاحب آپنے ان حادثوں سے کیا نتیجہ نکالا ہے۔

گائیز۔ جناب مینے یہہ نتیجہ نکالا ہے کہ ہر ایک بادشاہ پر کوئی نہ کوئی حادثہ ہوتا ہے۔ اور تم هنزی سوم کے حادثے میں حصہ لوگے حاصل اب تو ضرور ہے کیونکہ تم سردار مقرر کئے گئے ہو۔

انجو۔ تو میں اس عہدہ کو منظور کرلو

گائیز۔ ہاں صاحب ضرور۔

انجو۔ تو تم۔

گائیز۔ اور اسباب کی کچھ فکر نہ کرو میرے ماتحت تیار ہیں۔ اور آج رات کو پیرس میں ہل چل مچ جائیگی بادشاہ (چکٹ سے) آج رات پیرس میں یہہ لوگ کیا کرینگے۔

چکٹ۔ تم بھی بڑے درجے کے بیوقوف ہو علانیہ طور پر سازش کرینگے۔ اور کیا کرینگے۔

انجو۔ بہت خوب تو گویا آج شام تک ....

چکٹ۔ دیکھو هنزی شام کو پیرس کی گلیوں میں جانے کی جرأت نہ کرنا۔

بادشاہ۔ میں تو ضرور جاؤنگا۔

چکٹ۔ تو تمہیں ان حادثوں کا خیال نہیں رہا۔ جن کا ڈیوک گائیز نے ابھی ذکر کیا ہے

بادشاہ۔ اوہ اسباب کی کیا پروا ہے۔ میرے ساتھ بہت سے محافظ ہونگے۔ کیوں چکٹ تم بھی چلوگے

چکٹ۔ تم نے مجھے کوئی کافر خیالی کیا ہے۔ میں تو اس سازش میں

حصہ لونگا - یہ اچھی بات ہوئی کہ
کہ تمہیں اپنے خاندان کے بعض ممبروں
کی موت کے جرائم کا پتہ لگ گیا
ہے - دیکھا نہ تمہارا آبہائی کیسا ..

. . . .

بادشاہ - ہاں صاحب اس کو
بہت جلد پتا لگ جائیگا کہ ....

چالیسواں باب

"سازش کی شام"

رات کے آٹھ بجے ڈیوک گائیز
نے شہر کے روساء و دیگر شرفا کو سازش
میں شریک کرنا تھا - سرِ شام ہی سے
پیرس کی تنگ و تار گلیوں میں خلقت
کا ہجوم ہو گیا - شہر کے آدمیوں نے
بڑے عمدہ عمدہ کپڑے زیب تن
کئے ہوئے تھے - جیسے کوئی تقریب
میں شریک ہونے کے وقت جسم
پر کرتا ہے اور چہرہ لپیٹے سر سے لے کر
پاؤں تک ملبوس ہوا تھا -
خلقت جوق در جوق گرجوں کی
طرف روانہ ہوئی - اور عورتوں اور
بچوں کے شور نے اس نظارے کو
اور بھی ڈراؤنا بنا دیا -
رو ڈی آربر میں تمام گلیوں سے
زیادہ بھیڑ بھاڑ تھی اور اس ہنگامے
کا مرکز بلیو ایٹیل کے ہوٹل کی نظر
معلوم ہوتی تھی - جس کے پاس ایک
آدمی ننگی تلوار لئے کھڑا تھا اور جس
ہاتھ میں ایک رجسٹر پکڑے پکار پکار
کہہ رہا تھا کہ اے بہادر کیتھلکو آؤ
اس ہوٹل میں داخل ہو جاؤ یہاں بہت
بہت شراب اور انڈے ملینگے - آؤ
بہادرو آؤ - تھوڑی دیر کے بعد
سازش کی کارروائی شروع ہو گی
اور صبح کو تم دیکھ لوگے - جو پہلے یہ
شخص لائیگا - آؤ بہادرو آؤ - جو لوگ
نام لکھ سکتے ہیں مجھ سے قلم لے
کر اس رجسٹر پر دستخط کرو - اور جو
لکھنا نہیں جانتے مجھے اپنے نام
بتاتے جاؤ کہ میں فہرست میں لکھ لوں
ایک لانبے سے آدمی نے اپنی
کہنیوں کی مدد سے خلقت کے ہجوم
میں سے رستہ بنایا اور جھٹ بڑھ کر
موٹے موٹے الفاظ میں رجسٹر پر

چکٹ لکھا۔ اور پھر لاھری دی۔
یہ آدمی جو بیلی ڈھیل کے دروازے
پر کھڑا تھا لاھری تھا سمجھنے
لگا۔ کہ کیوں صاحب کسی اور چیز
میں بھی دستخط کرتے ہیں کہ بس۔
لاھری نے اس مذاق کو نہ سمجھا۔
وہ چکٹ سے ذرا تندی سے پیش
آیا۔
چکٹ نے ترکی بہ ترکی جواب دیا۔
اور بات کچھ بڑھ چلی تھی کہ ہجوم میں
سے کسی نے چکٹ کے شانے پر
ہاتھ رکھا اور چکٹ نے منہ پھیر کر دیکھا
تو بادشاہ بھیس بدلے کھڑا تھا اور
کیولس اور ماگرن بھی بھیس
بدلے حضور کے پاس موجود تھے۔
بادشاہ۔ واہ یہ تو بہت بڑی
بات ہے۔ کہ ایک رومن کیتھلک
ایک دوسرے سے ایسا سلوک کریں
چکٹ۔ جناب اس بات میں دخل
نہ دو۔ جس کا آپ سے کچھ تعلق نہیں
اتنے میں خلقت کا اور بھی ہجوم
ہو گیا۔ اور لاھری اور چکٹ
کے درمیان بڑا فاصلہ ہو گیا۔

چکٹ (بادشاہ سے) حضور یہاں
کیوں آئے ہیں۔
بادشاہ۔ کیا کوئی خطرہ ہے۔
چکٹ۔ اتنے بڑے مجمع میں اگر
کوئی کسی کے پہلو میں اپنا تیز چاقو
گھونپ دے تو قاتل کو کون پکڑ
سکتا ہے۔
بادشاہ۔ کیا کسی نے مجھے پہچان لیا
چکٹ۔ اگر نہیں پہچانا تو تاڑ بھی لیگا
بہتر ہو کہ آپ ابھی قلعے کو واپس
چلے جائیں۔
بادشاہ۔ یہ کیسا شور ہے۔ اور
لوگ کیوں ادھر بھاگے جا رہے ہیں
چکٹ نے نگاہ دوڑا کر دیکھا تو
سوائے خلقت کے ہجوم کے کچھ
نظر نہ آیا۔ تھوڑی دیر کے بعد خلقت
نے رستہ دیا اور ایک پادری جو
گدھے پر سوار تھا دکھائی دیا۔
پادری نے کچھ کہنے کو منہ کھولا
اور گدھا بھی اپنے آقا کے ساتھ
رینکھنے لگا۔
چکٹ (چلا کر) ارے یارو پادری
صاحب کی تقریر سنو۔

کیولس۔ نہیں یہ تو کوئی پادری
گدھے پر سوار ہے۔
ماگوٹ۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے
بادشاہ۔ بھائی ان میں سے واعظ
کون ہے۔ کیونکہ گدھے اور سوار
نے ایک ساتھ بولنا شروع کر دیا ہے
چکٹ۔ جناب جوان تو بلا کا متکلم
ہے اور پادری صاحب فرانسیسی
زبان بہت اچھی طرح سے بول سکتے
ہیں۔ لو سنو وہ کچھ کہنے لگا ہے۔
پادری۔ پیارے بھائیو پیرس
بڑا عالیشان شہر ہے پیرس فرانس
کا فخر ہے اور اہل پیرس بلا کے بانکے ہیں
یہ کہہ کر پادری مذہبی گیت گانے
لگا اور گدھے نے بھی اپنے مالک
کے ساتھ ترانا چھیڑ دیا۔ حاضرین
یہ حال دیکھ کر کھل کھلا کر ہنس پڑے
پادری۔ پیزنگ (گدھے کا نام
تھا) چپ رہو اپنی زبان کو روکو
پہلے مجھے تو اپنا حصہ ختم کر لینے دو
تم نے بعدہ درخشانی کرنی۔
گدھا خاموش ہو گیا۔
پادری۔ پیارے بھائیو دنیا غم کی
ایک ایسی وادی ہے جہاں انسان
اپنی پیاس صرف چشم تر کے چشمے
سے بجھا سکتا ہے۔
بادشاہ۔ سارے اسقف شراب
پیا ہوا ہے۔
چکٹ۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے
پادری۔ پیارے بھائیو میں جلا
وطن کیا گیا تھا اور آٹھ دن میرا اور
پیزنگ کا گذارہ خیرات پر رہا ہے
بادشاہ۔ پیزنگ کون ہے۔
چکٹ۔ اس سازش کا سردار چپ
رہو مجھے سننے دو۔
پادری۔ مجھے بچہ کش نے جلا وطن
کیا تھا تم جانتے ہو کہ میرا اشارہ کس
طرف ہے میں اور پیزنگ۔ ولن
دی الی راؤ سے اس سازش میں
شریک ہونے کے لئے تین دن میں
آئے ہیں۔ میں اس وقت آنکھوں سے
تو سب کچھ دیکھ رہا ہوں مگر میری
سمجھ میں کچھ نہیں آیا کہ اسکے کیا معنے
ہیں کیا میرے پیارے بھائی آج
بچہ کش کو تخت سے اٹھانے لگے
ہیں۔ ادھر ہی گا گزرے میرے

ہمارے بھائیوں میں پیرس سے دو
دوستوں کے ساتھ روانہ ہوا تھا۔
ایک تو فریڈرک میرا لڑکا ہے۔ اور
دوسرا چکیٹ بادشاہ کا مسخرہ ہے
کیا آپ لوگ مجھے بتا سکتے ہیں۔
کہ چکیٹ کا کیا حال ہے۔
جب پادری نے چکیٹ کا حال پوچھا
چکیٹ مسکرانے لگا۔
بادشاہ (چکیٹ سے) کیوں بھائی یہ
تو تمہارا کوئی دوست ہے۔
کیوں نہیں۔ اور سا گورن سننے لگے ہو
بادشاہ نے کہا کہ بھائی یہ تو بڑا
خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔
چکیٹ۔ جناب یہی وہ گورن فلاٹ
ہے جس کا مارو نے حضور کے
آگے ذکر کیا تھا۔
بادشاہ۔ سینٹ جینی دیو کا
فتنہ انگیز۔
چکیٹ۔ ہاں حضور۔
بادشاہ۔ تو میں اسے پھانسی
پر چڑھا دونگا۔
چکیٹ۔ یہ ناممکن ہے۔
بادشاہ۔ کیونکر۔

چکیٹ۔ اسکی گردن ہی نہیں تو
پھر کھینچیئیگا۔
گورن۔ پیارے بھائیو میں سچا
شہید ہوں۔ اور میں خوش ہوں
کہ آپ لوگ میرا یا بالفاظ دیگر
نیک کیتھلکوں کا بدلا لینے لگے
ہیں۔ ہم نے نینٹ میں ایک کافر
کو قتل کیا ہے۔ جو بغاوت کے لئے
وعظ کرتا پھرتا تھا کیا اچھا ہو اگر
ہم کفار کا نام و نشان ہی مٹا دیں
لو بچے اپنے اوزار سنبھال لو۔
سب کے سب۔ ہاں [illegible]
سے نکالو۔
بادشاہ۔ اس کمبخت کو فنا
کرادو ورنہ غضب ہو جائیگا۔
چکیٹ۔ ذرا صبر کریں۔
یہ کہکر چکیٹ نے پورے زور
سے گورن فلاٹ کے شانے پر
لکڑی ماری۔
پادری (چلا کر) قاتل قاتل۔
چکیٹ۔ اہو پادری صاحب ہیں۔
پادری۔ چکیٹ میری مدد کرو۔
ہمارے مذہب کے دشمن مجھے قتل

کیا چاہتے ہیں۔ مگر میں کوئی مفت
میں مرجانا نہیں چاہتا ہوں۔
دیکھ چلا کہ خدا ان کفار کو غارت
کرے۔
حلیٹ۔ ارے پاجی آدمی جب میں سوچ
رہا تھا اس وقت کورٹ فلاش کی پیٹھ پر
کسی نے پھر لکڑی ماری جسکی ضرب
سے بیچارا پادری چلانے لگا۔ اور
حلیٹ نے حیران ہوکر ادھر ادھر
دیکھا کہ یہ شرارت کس نے کی ہے
مگر سوائے لکڑی کے اسے اور کچھ
نظر نہ آیا۔
یہ لکڑی ایک آدمی نے ماری تھی
جو کام کرکے خلقت کے ہجوم میں
گھس گیا تھا۔
حلیٹ۔ یہ شیطان کون ہو سکتا
ہے۔
یہ کہکر حلیٹ ایک آدمی کیطرف
جو ہجوم میں سے بھاگا جارہا تھا
لپکا۔

اکتالیسواں باب

روڈی۔ لافین تومی

ہمارے ناظرین جانتے ہیں۔ کہ حلیٹ
پڑا بھگوڑا تھا۔ اور اسکے آگے
اس آدمی کو جو پادری گورٹ
فلاش کو لکڑی مار کر بھاگ گیا تھا
دوڑ کر پکڑ لیتا تو بڑی بات تھی
مگر اس شخص نے اس خیال پر کہ کہیں مجھے
کوئی مصیبت نہ پڑ جائے۔ اس آدمی
کو بھاگنے کے لئے اس سے آگے
نکل جانے کا ارادہ کیا۔ اور روڈی
چھپی کے پرے سرے سے بھاگ
کر آگے نکل گیا۔ اور روڈس
بوڑھے الس کے سر پر پہنچ
کر چپ کر کھڑا ہو گیا۔
اس آدمی کے ساتھ ایک اور
بھی تھا اور دونوں نے ٹوپیاں کچھ
انداز سے پہنی ہوئی تھیں کہ انکے
چہرے پوری طرح نظر نہیں آتے
تھے۔ یہ دونوں بڑھے چلے گئے
اور روڈی لافین تومی
میں پہنچکر ادھر ادھر دیکھکر کھڑے
ہو گئے۔
حلیٹ نے اپنی گھات سے ذرا جھک
کر دیکھا تو ایک خراب و خستہ مکان
کے سامنے ایک بند گاڑی کھڑی

تھی۔ جس کا کوچبان اونگھ رہا تھا اور ایک عورت ناکی میں سے بڑی بے قراری سے ادھر اُدھر دیکھ رہی تھی۔ جکٹ پتھروں کی ایک دیوار کے پیچھے چھپا ہوا تھا جہاں سے وہ سر اُٹھا کر سب کچھ دیکھ سکتا تھا۔ یہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھے۔ اور اس عورت نے اپنا سفید اور خوبصورت ہاتھ چھوٹے کی طرف بڑھایا۔ جسے بڑے پیار سے اسپر بوسہ دیا۔ اور بڑے نے کوچبان کو جگایا جب اس عورت نے گاڑی کی کھڑکی سے سر نکال کر چھوٹے کو اپنا ہاتھ دیا۔ تو جکٹ نے دیکھ لیا کہ عورت نوجوان ہے۔ اور بلا کی حسین۔

چھوٹا۔ میری پیاری کیا حال ہے۔

عورت۔ میں تمہاری جدائی میں بڑی بیقرار رہی ہوں۔

بڑا۔ تم سیم صاحب کو پلیس میں کیوں لائے تھے۔

چھوٹا (بڑے سے) جناب تمہیں اپنے کوٹ کی خبر لینی چاہئیے۔ ان باتوں میں دخل دینے کی کچھ ضرورت نہیں۔

چھوٹا (عورت سے) آہ میری پیاری اگرپا کسی عاشق کا معشوق سے جدا ہونا بڑی بُری بات ہے

عورت۔ کیا آپ پلیس میں حسن و عشق کے معرکے کرنے آئے ہیں۔ اس مطلب کے لئے پیرس (دارالخلافہ فرانس) کا صوبہ اس جگہ سے جہاں تمہاری جان معرض خطر میں رہی ہے۔ کچھ چھوٹا تو نہیں یہاں تمہیں معاملات تمدن سے غرض رکھنی چاہیئے۔

بڑا۔ (چھوٹے سے) اچھا صاحب اب گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔ اور سیم صاحبہ کے ساتھ پیار کی باتیں کرو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں کوئی ہمیں تاڑ نہ جاوے۔

چھوٹا۔ اچھا میری جان اگرپا مجھے اپنے پہلو میں جگہ دو۔

اگرپا۔ جناب جگہ دوں اجازت

دوں میں تو اسبات کی آرزومند ہوں کہ آپ میرے پہلو میں بیٹھیں
چھوٹا۔ گاڑی میں بیٹھکر آہ میری جان آج کا دن کیسا مبارک ہے
اہل پیرس ــ اور میری معشوقہ آہ میری قابل قدر معشوقہ میری بغل میں ہے ــ پھر بڑے کیطرف مخاطب ہوکر ڈی آبنی ہم کہاں ہیں جب میں بادشاہ ہونگا تو میں ایک سٹ بی ادن خاندان کی بلوگار میں بناؤنگا۔
ڈی آبنی۔ جناب ہم اسوقت رو ڈی فیلٹ نومی میں ہیں ــ
چھوٹا۔ تو آؤ پھر تم بھی گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔
ڈی آبنی۔ نہیں جناب میں کچھ پیدل ہی اچھا ہوں۔
چھوٹا۔ اچھا گاڑی کا دروازہ بند کردو (پھر آہستہ سے) کاڈینی تم جانتے ہو نہ کہ کہاں جانا ہے
گاڑی آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور ڈی آبنی پیچھے پیچھے روانہ ہوا
چیکٹ (آپہی آپ) کیا جو کچھ میں نے دیکھا ہے ھنری کو میں سے آگاہ کروں نہیں مجھے کیا ضرورت ہے دو آدمیوں اور ایک عورت کا جو چھپتے پھرتے ہیں پتہ دینا بزدلی میں داخل ہے نہیں میں ہرگز نہیں بتاؤنگا ــ مجھے کیا ضرورت پڑی ہے اسکی محبت بھی کچھ عجیب ہے ــ یہ ھنری نیوار پہلے لیڈی ماؤ پر عاشق تھا۔ جب میں لیڈی کالو سی جانتا تھا مجھے بی اون خاندان سے بھی محبت ہے کیونکہ مجھے اُمید ہے کہ ایک دن یہہ خاندان ھنری گائیز کی خبر لے گا۔ اچھا میں نے آج سب کچھ دیکھ لیا ہے مگر ڈبولٹ انجو کو نہیں ــ میرا فرینکس سوم اس وقت کہاں ہوگا مجھے ضرور اس بات کا پتہ لینا چاہیئے۔
ہمارے ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ یہ دو آدمی اور ایک عورت ھنری بادشاہ نیوار اس کا ایک خاص غلام اور اسکی معشوقہ تھے۔

صرف چکٹ ہی ایک ڈیوک آف انجو
کا شناسا نہیں تھا بلکہ تینوں بھائی
گارڈنز بھی ڈیوک صاحب کی جو
اُدہر تلاش کر رہے تھے ڈیوک انجو
بڑا دور اندیش اور عیار آدمی تھا
اور ہمارے ناظرین کو پتہ لگ جائیگا
کہ اس نے اس مجمع کی نظروں سے
پوشیدہ رہنے کے لئے کیا حکمت
کی چکٹ کو جب وہ اِدہر اُدہر
جستجو کرکے روشنی میں پہونچا
تو گمان ہوا کہ ڈیوک آف انجو
ایک شراب فروش کی دوکان
کے سامنے کھڑا ہے کیونکہ اس
دوکان کے سامنے مانسرو اور
ڈیوک گارڈنز کھڑے تھے جو پادری
گورن فلاٹ کو جو اپنے گدہے
پر سوار شراب کے نشے میں بک رہا
تھا کہ لیٹن میں میں نے ایک کافر
کو قتل کیا ہے شراب پلا رہے تھے
اور چکٹ نے خیال کیا کہ ڈیوک آف
انجو بھی یہیں کہیں ہوگا۔ جب
چکٹ نے ذرا آگے بڑھکر گورن
فلاٹ کو ساغر پر ساغر خالی کرتے

اور نشے میں بکتے دیکھا تو اُس کے دل
میں اندیشہ پیدا ہوا کہ کہیں یہ
بدمست پادری بھانڈا نہ پھوڑ دے۔
چکٹ نے اس گروہ کو پریشان کرنے
کے لئے چند ایک گھوڑوں کو جو
شراب کی دوکان کے ذرا اِدہر اُدہر
ایک میدان میں بندہے ہوئے
تھے کھول دیا تھا اور اپنے چابک
کی مدد سے گھوڑوں کو دوکان کی
طرف بھگایا۔ گھوڑوں کی آمد سے
یہ گروہ تتر بتر ہوگیا۔ اور چکٹ
نے گورن فلاٹ کے گدہے کی
باگ پکڑلی۔ اور اُسکو ایک طرف
لیجا کر کہنے لگا۔

چکٹ۔ آہ شرابی آدمی۔ آہ دغاباز
آدمی۔ تم شراب پی کر ایک قرش کی
اپنے دوست سے زیادہ قدر کرتے ہو
گورن (حیران ہوکر) آہ چکٹ صاحب
آپ ہیں

چکٹ۔ تم کیسے آدمی ہو میں نے تمہیں عمدہ
عمدہ شراب پلائی۔ میں نے تمہیں
خرچ کے واسطے نقدی دی۔ اور تم
میرا راز فاش کر دینے لگے ہو۔

گوردن - آہ مسٹر چکیٹ -
چکیٹ - بد ذات تم میرا راز فاش کرنے لگے تھے -
گوردن (ہنستے ہیں) آہ پیارے دوست
چکیٹ - چپ رہو کمینے آدمی تم بُرے پادری ہو تمہیں کچھ سزا دینی چاہیئے -
یہہ کہہ کر چکیٹ نے پادری گوردن فلاٹ کو جو چکیٹ سے کہیں زیادہ زور آور تھا مگر بدمست ہونے کی وجہ سے دم نہیں مار سکتا تھا - ایک گھونسہ مارا -
گوردن - پیارے دوست اپنی جانی یار کو مارتے ہو -
چکیٹ گوردن فلاٹ کے شانے پر ایک مٹھہ مار کر ہاں شریر آدمی -
گوردن - کاش میں اسوقت صوفی ہوتا -
چکیٹ - تو تم ضرور مجھے اچھی طرح سے پیٹتے
گوردن - آہ میرے پیارے دوست مجھسے ایسا سلوک کرتے ہو -
چکیٹ - جس سے زیادہ محبت ہوتی ہے اس کو سدھارنے کیلئے زیادہ مارا جاتا ہے - جاؤ اب گوردن اصطبل میں جاکر سو رہو -
گوردن - رشکوں کی گھڑی لگاکر مجھے اسوقت کچھ نظر نہیں آتا -
چکیٹ - اچھا میں تمہاری رہبری کرتا ہوں -
یہہ کہہ کر چکیٹ نے گدھے کی باگ پکڑلی اور گوردن فلاٹ کو ہوٹل میں لے گیا جہاں اس بدمست پادری کو گدھے سے اتار لیا اور اس کمرے میں لے گئے - جسے ہمارے ناظرین اچھی طرح جانتے ہیں -
سرائے والا چکیٹ سے آپ نے اچھا کیا ہے -
چکیٹ - گوردن فلاٹ سو گیا ہے -
سرائے دار - ہاں جناب پڑے خراٹے بھر رہا ہے -
چکیٹ - بہت اچھا - جب وہ بیدار ہو تو اسکو یہہ نہ بتانا کہ اسے یہاں کون لایا تھا - بس اس کو یہہ واقعہ ایک خواب معلوم ہو -
سرائے دار - بہت اچھا مگر پادری صاحب کو کیا ہوا ہے -

چکٹ۔ اسکی شامت آگئی ہے معلوم ہوتا ہے کہ لیفٹ ہیں یہہ ہی آنی کے کارندہ سے جھگڑ رہا تھا جسکو کمبخت نے جان سے مار ڈالا تھا۔

سرائے دار۔ توبہ میری۔

چکٹ۔ اور ہی آنی نے قسم کہائی ہے کہ ہیں اس پادری کا کام تمام کرکے چھوڑونگا۔

سرائے دار۔ جناب آپ فکر نہ کریں پادری صاحب کو کہیں باہر نہیں جانے دونگا۔

چکٹ۔ بہت اچھا پھر اے سے نکلکر آپ ہی آپ کہا اب مجھے ڈیوک انجو کا پتہ لینا چاہیئے۔

بیالیسواں باب

شاہزادہ اور اوس کا دوست

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈیوک گائیز نے ڈیوک انجو کو کہا تہا کہ شام کو آپ نے پیرس کی گلیوں میں ضرور آنا۔ ڈیوک نے اکیلے ہی اتنے بڑے ہجوم میں جانے کا ارادہ کیا اور اپنے بہادر بسی کے مکان پر گیا کہ اپنے شیر دل دوست کو ساتھ لیکر جاؤں۔

ڈیوک کے دل میں بسی کیطرف سے بہی خوف پیدا ہو رہا تہا کیونکہ اس نے بہادر بسی کو ہا نسر یو کی خاطر سے ہمارے ناظرین بہی جانتے ہیں کہ دہوکا دیا تہا۔ بسی ایسا آدمی تہا۔ جسکے دل پر عیش و عشرت کی نسبت غم کا زیادہ اثر ہوتا تہا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ جن لوگوں کی سرشت میں نیکی ہوتی ہے۔ وہ نفس پرستی کے ایسے دلدادہ نہیں ہو جاتے جیسا کہ کوئی رنج اُنہیں بیدل کر دیتا ہے۔ ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ بسی نے خوبصورت ڈائنا کو بہ حیثیت مسز مانسر یو ملکہ کی خواصوں اور ملکہ سے ملاقات کرتے دیکہا تہا جہاں ملکہ اور اوسکی خواصوں نے اس لاجواب معشوقہ کو حسد کی آنکھ سے دیکہا

لُسی اس ملاقات کے دوران میں
ڈائینا کی طرف حسرت بھری نگاہوں
سے دیکھتا رہا تھا۔ اور ڈائینا نے
اس جان نثار عاشق کی طرف نگاہ
اُٹھا کر دیکھا بھی نہ تھا۔

اب ہم اپنے معزز ناظرین کو لُسی
کے دل پر جو کچھ اُس وقت گذر رہی
تھی جبکہ وہ دزدیدہ نگاہوں سے ڈائینا
کی طرف شاہی محل میں کھڑا دیکھ
رہا تھا۔ بتاتے ہیں۔

لُسی (آپ ہی آپ) آہ میں شاید
ایک محبت بھری نگاہ کا مشتاق کھڑا
ہوں۔ عورتوں نے جب اپنے باپ
یا کسی اور سرپرست کو خوش کرنا ہوتا
ہے۔ تو بڑی دانائی سے کام لیتی
ہیں۔ اور جب ان حیلہ جو معشوقوں
نے کسی کا شکریہ ادا کرنا ہوتا ہے
تو بزدلی اور تغافل شعاری اُن کا
شیوہ ہو جاتا ہے۔ آہ ان سنگدل
معشوقوں کے آگے کسی بدنصیب عاشق
کے دل کا شیشہ چکنا چور کر دینا
کوئی بڑی بات نہیں۔ ڈائینا کو
چاہیئے تھا کہ مجھے صاف کہہ دیتی کہ میں
آپ کی خدمت گذاری کا شکریہ ادا
کرتی ہوں۔ مگر مجھے آپ سے عشق نہیں
شاید ڈائینا اس بات کو پسند کرتی
ہے کہ میری یاس میں اُمید لگی رہی
اور میں حسرتوں کے ہجوم میں جاں بحق
ہوں مگر اس کا یہ خیال باطل ہے۔
کیونکہ اب مجھے اس سے محبت نہیں
اپنے دل ہی دل میں یہ کہہ کر لُسی
بادل ناخواستہ شاہی محل سے نکل
گیا۔ اور رستے میں آپ ہی آپ کہنے
لگا۔

لُسی (آپ ہی آپ) آہ میں دیوانہ ہوں
کہ میں ایک ایسی عورت پر جو مجھ کو نفرت
کی نگاہوں سے دیکھتی ہے سو جان
سے فدا ہو رہا ہوں۔ لیکن ڈائینا
کو مجھ سے نفرت کیوں ہے۔ کیا
اس کو بدشکل مانسر لو سے محبت
ہو گئی ہے۔ اگر میری مایوسی کا باعث
یہ مانسر لو ہے۔ تو میں اس کو
ہلاک کر سکتا ہوں۔ لیکن نہیں مجھے
ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر
ڈائینا کو مانسر لو سے محبت ہے
تو میں جب مانسر لو کو [illegible] کر دونگا۔

خوبصورت ڈائنا کی نفرت اور بھی بڑھ جائیگی۔ مجھے پلوٹارک کے ہیرو کی طرح اس محبت کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے مرنا چاہیئے۔ کیا میں اس سے کم ہوں۔ مجھے ایک زمانہ بہادر بسی کہتا ہے۔ اس طرح کے خیالوں میں ڈوبا ہوا بسی اپنے مکان پر پہونچ گیا اور اپنے کمرہ میں جاکر ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور بیٹھے بیٹھے طرح طرح کے خیالوں میں ڈوبا رہا حتی کہ ایک آدمی اندر آگیا اور کہنے لگا۔

نامعلوم۔ بسی صاحب آپ کو شدت کا بخار ہو رہا ہے۔

بسی۔ آہ ریمی تم ہو۔

ریمی۔ ہاں کونٹ صاحب میں ہوں۔ آپکو اب بستر پر لیٹ جانا چاہیئے۔

بسی بستر پر لیٹ گیا۔ اور ریمی دوسرے دن پھر بسی کے پاس رہا اور دوسرے دن کہیں چلا گیا۔

بسی۔ آہ غریب ڈاکٹر بہت تھک گیا تھا اور اس کو تازہ ہوا کی بھی ضرورت تھی۔ علاوہ بریں گورٹیوڈ اسکی منتظر ہوگی۔ گو گرٹیوڈ ہے تو ایک خادمہ مگر اسے ڈاکٹر سے محبت ہے اور محبت کرنے والی خادمہ نفرت کرنے والی مالکہ سے بہت اچھی ہے۔

دن گذر گیا اور ریمی نہ آیا۔ بسی کے دل میں غصے نے جگہ پائی اور آپ ہی آپ کہنے لگا۔ آہ میرا خیال تھا کہ ریمی بھی کچھ چیز ہے۔ مگر اب مجھے معلوم ہوگیا ہے کہ دوستوں پر بھی کچھ اعتبار نہیں کرنا چاہیئے۔ شام کے وقت بسی کے کانوں میں ساتھ والے کمرہ میں کسی کے باتیں کرنے کی آوازیں آئیں اور ایک نوکر نے آکر کہا کہ ڈیوک انجو صاحب آئے ہیں۔

بسی (چیں بجبیں ہوکر) اچھا ڈیوک صاحب کو آنے دو۔

ڈیوک اندر آیا اور یہ دیکھ کر کہ کمرے میں کوئی بتی نہیں جل رہی کہنے لگا۔ کہ بسی صاحب یہاں تو بہت اندھیرا ہے۔ بسی نے کچھ جواب نہ دیا اور چار پائی میں اپنا منہ لپیٹ لیا۔

ڈیوک۔ کیا تم سچ مچ بیمار ہو کہ جواب نہیں دیتے۔

بسی۔ ہاں میں بہت بیمار ہوں۔

ڈیوک- تو یہی وجہ ہے کہ میں نے
تمہیں دو روز سے نہیں دیکھا-
تبی- ہاں جناب-
ڈیوک نے ان روکھے پھیکے جواب
سے ذرا بیدل ہو کر ادہر اُدہر ہو کر
جیا ٹکنا شروع کر دیا-
ڈیوک- تمہارا امکان تو بہت محمدہ ہے
تبی نے کچھ جواب نہ دیا-
ڈیوک- ذرا کیہ خادم سے اُسے
بہت پیارا ہے ڈاکٹر مرن کو کیوں
نہیں بتایا گیا- جب ہر خادم چلا گیا
کیوں تبی تم کچھ ناراض ہو-
تبی- خدا جانے-
ڈیوک- تم فراخدلی سے کیوں
جواب نہیں دیتے-
تبی- تو جناب میں کیا کہوں-
ڈیوک- تو تم کچھ ناراض ہو
تبی- کیوں- کس بات پر شاہزادہ
ناراض ہونا مجھے بیفائدہ ہے-
ڈیوک- ذرا شرمندہ ہو گیا-
تبی- ہم بیفائدہ باتوں میں وقت
ضائع کر رہے ہیں- میرا خیال ہے
کہ آپ کو میری کچھ ضرورت نہیں ہے

ڈیوک- آہ تبی صاحب-
تبی- میرا خیال ہے کہ آپ جسکو کسی سے
محبت نہیں دوستانہ طور پر ملتے ہیں
ڈیوک- تبی صاحب- این چہ
معنی دارد-
تبی- اچھا جناب جلدی بتاؤ- کہ
آپ کو کیا کام ہے- کیوں مجھے جو
آپکا دوست اور خدمتگذار ہوں-
ہر طرح سے آپکی خدمت کرنی چاہیئے
ڈیوک- تبی صاحب مجھے آپ سے
کوئی کام نہیں- میں صرف سیر کرنے
کیلئے اپنے محل سے نکلا تھا- پیرس
کی گلیوں میں سازش کا شور مچا ہوا
ہے- اور میں چاہتا ہوں کہ آؤ ہم
بھی یہ تماشا دیکھیں-
تبی- تو آپ کے پاس آدیلی نہیں ہے
ڈیوک- آدیلی وہ باجا بجانیوالا
تبی- جناب آپ اوسکی کل صفات
کا ذکر کبھی نہیں کرتے میرا خیال
ہے کہ اسنے حضور کی بہت خفیہ سیتیں
کی ہوئی ہیں- علاوہ بریں دوسرے
کمرے میں جناب کے بہت سے دوست
بیٹھے ہوئے ہیں- کیا آپکو کوئی

باتیں کرنے کی آواز نہیں سنائی دیتی۔
اسوقت دروازہ کھلا۔ اور ڈیوک
غصے سے کہنے لگا۔ کون ہے جو بغیر
ہماری اجازت کے مخل ہوا ہے۔
ریمی۔ جناب میں ہوں ریمی
ڈیوک۔ ریمی کون ریمی۔ یہ ریمی
کون ہے۔
ریمی۔ جناب میں ڈاکٹر ہوں۔
بُسی۔ یہ صرف ڈاکٹر ہی نہیں بلکہ
میرا دوست بھی ہے (پھر ریمی سے)
کیوں ریمی تم نے سن لیا ہے۔ نہ کہ
ڈیوک صاحب کیا کہتے ہیں۔
ریمی۔ ہاں جناب۔ حضور نے کہا
ہے۔ کہ آپ حضور کے ساتھ چلیں
لیکن . . . .
ڈیوک۔ لیکن کیا۔
ریمی۔ لیکن بُسی صاحب نہیں
جا سکتے۔
ڈیوک۔ کیوں تو۔
ریمی۔ اسلئے کہ باہر بڑی سردی
ڈیوک۔ سردی ہے۔
ریمی۔ ہاں جناب سردی ہے۔ اور
میرا فرض ہے کہ میں کونٹ صاحب کو

اسوقت باہر جانے سے منع کروں۔
کیونکہ آپ میرے زیر علاج ہیں۔
ڈیوک (غصے سے) بہت اچھا اگر
کچھ نقصان پہنچتا ہے تو نہ سہی دیہر
بُسی سے) کیوں صاحب آپ پھر
نہیں چلیں گے۔
بُسی۔ حضور میں کیا کروں۔ مجھے
ڈاکٹر منع کرتا ہے۔
ڈیوک۔ نہیں مرن کو بلانا چاہیے
وہ بڑا لائق ڈاکٹر ہے۔
بُسی۔ جناب میں اپنے دوست
کو مرن سے کہیں اچھا جانتا ہوں
ڈیوک۔ تو اچھا الوداع۔
بُسی۔ الوداع حضور۔
ریمی (جب ڈیوک چلا گیا) تو
لیجئے صاحب اگر آپ باہر جانا چاہتے
ہیں۔ تو اٹھئے۔
بُسی۔ کیوں۔
ریمی۔ کیونکہ اس کمرہ میں بڑی
گرمی ہے۔
بُسی۔ تم نے تو ابھی کہا تھا کہ باہر
بڑی سردی ہے
ریمی۔ تو اب ہوا گرم ہو گئی ہے۔

بسی (حیران ہوکر) یہہ بڑی عجیب بات ہے۔

ریمی۔ ہاں صاحب! اب آپکو تازہ ہوا سے بڑا فائدہ پہونچیگا۔

بسی۔ ایں چہ معنی دارد۔

ریمی۔ جناب آپ کو ان دواؤں کی تاثیر کا پتہ نہیں۔ جو میں نے آپ کو پلائی ہوئی ہیں۔ اُٹھئے صاحب اُٹھئے ڈیولک انجو کے ساتھہ سیر کو جانا اچھا نہیں تہا۔ میرے ساتھہ سیر کرتے ہیں آپ کو بڑا فایدہ پہونچیگا۔ کیا آپ کو مجہہ پر اعتبار نہیں رہا۔ اگر یہہ بات ہے تو مجھے رخصت کیجئے۔

بسی۔ اچھا بہائی جو تمہاری مرضی ہے۔ یہہ کہہ کر بسی کانپتا ہوا اُٹھا اور اس کا رنگ بلا کا زرد ہو رہا تہا۔

ریمی۔ گل رخسار نوبرے زرد ہو رہے ہیں۔

بسی۔ ہم جائینگے کہاں۔

ریمی۔ ایک ایسی جگہ پر جہاں میں نے آج ہی ہوا کو صاف کیا تہا۔

بسی۔ تو یہہ ہوا۔

ریمی۔ یہہ ہوا اچھی نہیں۔

بسی نے کپڑے پہن لئے۔ اور ڈاکٹر اور بسی ہوٹل سے باہر نکل گئے۔

تنتالیسواں باب

روڈی لاجسنی کی وجہ تسمیہ

ریمی نے اپنے مریض کا بازو پکڑ لیا۔ اور اوس کو روکلیہی کے رستے شہر پناہ کی طرف لیگیا۔

بسی۔ یہہ بڑی عجیب بات ہے کہ تم مجھے شہر سے باہر لیے چلے ہو اور کہتے ہو کہ آپ کو فایدہ پہونچیگا۔

ریمی۔ جناب ذرا صبر کریں۔ ہم روپک ون کا ذرا چکر کر رہے ہیں اور اس چکر کے بعد ہم روھانت ھارنیٹی میں جائینگے۔ اور آپ دیکھینگے کہ یہہ کیسی عمدہ گلی ہے

بسی۔ تو میں نے پہلے یہہ گلی کبہی نہیں دیکہی۔

ریمی۔ تو کیا ہوا میں آپ کو اس گلی کی خوبیاں دکھا کر ایک چہوٹے سے گہرے میں لیچلونگا۔

دو مانٹ مانٹی میں پہنچکر لسبی
اور ربیجی دائیں ہاتھ ہو لئے۔
ربیجی۔ یہہ روڈی کا کپنی ہے
جس کو کبھی اجنٹنی کہتے تھے اور
اب جسنی کہتے ہیں۔
لسبی۔ یہہ تو ہوا مگر ہم جا کہاں
رہے ہیں۔
ربیجی۔ کیا آپکو وہ چھوٹا سا گرجا نظر
آتا ہے۔ دیکھئے کیا خوبصورت
گرجا ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپنے
اس سے پہلے یہہ گرجا کبھی نہیں دیکھا
لسبی۔ ہاں میں نے پہلے تو کبھی
نہیں دیکھا۔
ربیجی۔ اچھا باہر سے تو آپ نے
دیکھ لیا ہے چلئے اب اندر چلکر دیکھئے
کہ دریچے کیسے عمدہ بنے ہوئے ہیں
جب ربیجی نے یہہ کہا وہ کچھ ایسے
انداز سے ہنسا کہ لسبی کو کچھ شک
ہوگیا کہ ڈاکٹر کا مطلب مجھے یہاں
لانے سے گرجا اور اوسکی خوبصورتی
دکھانے کا نہیں بلکہ اس بات میں
کوئی بھید مخفی ہے گرجا میں چراغ
جل رہے تھے۔ جو شام کی عبادت

کے لئے جلائے گئے تھے۔ ربیجی مریم
کا ایک بت دیکھنے لگا جو گرجا سے باہر
بنا ہوا تھا۔ اور لسبی اپنے دل ہی
دل میں سوچنے لگا کہ یا الہی یہہ کیا
معاملہ ہے
لسبی۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا مطلب
مجھے یہاں لانے سے کچھ اور ہے۔
ربیجی۔ نہیں جناب۔
لسبی۔ تو آؤ نہ پھر چلیں۔
ربیجی۔ ذرا ٹھیر جاؤ۔ عبادت ختم
ہو لینے دو۔
لسبی۔ لو اب تو جلسہ عبادت ختم ہوگئی
ہے۔ اور پادری صاحب نماز سے
فارغ ہوگئے ہیں۔
ربیجی۔ تو کیا پانی نہیں لوگے۔
لسبی جب کھڑا ہوگیا اور ربیجی نے
ایک عورت کو جو دور کھڑی ہوئی
تھی اشارے سے بلایا۔ وہ عورت
نزدیک آئی۔ اور لسبی گرینڈ ڈیوک
کو پہچان کر حیران ہوگیا۔ گو ڈیوک
لسبی کو سلام کرکے آگے نکلگئی۔
اور اسکے بعد ایک اور عورت آئی
جسنے برقعہ پہنا ہوا تھا ربیجی اس عورت

کی طرف دیکھنے لگا اور لبسی سمجھ گیا کہ ڈاکٹر کا مجھے یہاں لانے سے کیا مطلب تھا۔

لبسی اس عورت کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ اور ابھی لبسی کے پیچھے پیچھے گو بڑ بوڈا آگے جا رہی تھی اور اسنے آگے بڑھ کر ایک دروازہ کھولا اور برقعہ پوش عورت اور لبسی اندر داخل ہوئے اور گریکوڈ اور ابھی کہیں غایب ہو گئے۔

اسوقت شام کے کوئی ساڑھے سات بجے تھے چونکہ مئی کا آغاز تھا اسلئے ہوا کسی قدر گرم ہو رہی تھی اور شگوفے کھل رہے تھے۔ دروازہ کے اندر قدم رکھتے ہی لبسی نے اپنے آپ کو ایک چھوٹے سے باغ میں پایا۔ جسکی چار دیواری بہت بلند تھی۔ اور جس کی روشیں اگرچہ بہت چھوٹی چھوٹی تھیں مگر نہایت صاف اور خوبصورت تھیں۔

ڈائنا لکڑی کے بنچ پر بیٹھ کر ایک جو اسنے باغ میں قدم رکھتے ہی توڑ لیا تھا۔ اپنے ہاتھ میں ملنے لگی اور جب لبسی جو اسوقت مارے خوشی کے آپے سے باہر ہو رہا تھا ڈائنا کے پاس پہنچا تو ڈائنا نے سر اٹھایا۔ اور کہنے لگی۔

ڈائنا۔ لبسی صاحب میرا خیال ہے کہ آپ اور ڈی لاجسنی کے گرجا میں جہاں آپ نے مجھے بھی دیکھا تھا اتفاق سے نہیں دیکھا۔

لبسی۔ نہیں صاحب ابھی مجھے بغیر جتانے کے اپنے پاس لے آیا اور مجھے تمہارے سر کی قسم ہے کہ مجھے کچھ خبر نہ تھی کہ میں کہاں جا رہا ہوں۔

ڈائنا (آنسو بہا کر) تم نے میرا دل دکھا دیا ہے کیا تمہارا یہ مطلب ہے کہ تم اسباب کی خبر ہوتی تو تم نہ آتے

لبسی۔ اوہ میم صاحب ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ڈائنا۔ تم حق بجانب ہو۔ تم نے میری خاطر سے کیا کچھ کیا اور میں نے تمہارا شکریہ تک ادا نہیں کیا مجھے معاف کر دو اور میرے شکریہ کو قبول کرو۔

لبسی۔ میم صاحب۔

میم صاحب کہکر لبسی خاموش ہو گیا۔

کیونکہ اس کے موںہہ سے ایک لفظ
بھی نہ نکل سکا۔
میں نے تمہیں یہ ثابت کرنا چاہا
تھا کہ میں نا شکر گذار نہیں ہوں
اور نہ تغافل شعار ہوں۔ اسلئے
میں نے ربی کی منت کی تھی۔ کہ
تمہیں یہاں لائے۔ اگر تم ناراض
ہوئے ہو تو مجھے معاف کر دو۔
بسی۔ میم صاحب میں نے کیا ناراض ہونا
ہے۔
ڈائینا۔ میں جانتی ہوں کہ تمہیں میری
خدمت کرنے کیلئے کن کن دقتوں
کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ میں تمہارے
عشق سے بھی واقف ہوں اور
تمہاری قدر کرتی ہوں۔ مگر میرا خیال
تھا کہ تم میرے خیالوں کا غلط اندازہ
لگایا ہو گا۔
بسی۔ میم صاحب میں تو آج تین روز سے
بیمار رہوں۔
ڈائینا۔ میں اسباب کو جانتی ہوں
اور میں تم سے بھی زیادہ بیمار رہی ہوں
کیونکہ ربی نے مجھے دھوکا دیا تھا
اور کہا تھا کہ . . . .

بسی۔ تمہاری تغافل شعاری نے
مجھے بیمار کر دیا ہے۔ آہ میم صاحب یہ
سچ ہے۔
ڈائینا۔ تو میں نے تمہاری ملاقات
کی خواہش بیجا نہیں کی۔ میں نے تمہیں
شکریہ ادا کرنے کے لئے بلایا ہے
اور میں تہ دل سے تمہارا شکریہ ادا
کرتی ہوں۔ کیونکہ جو کچھ میں نے کہا
ہے۔ خلوص دل سے کہا ہے۔
بسی نے کچھ جواب نہ دیا صرف اپنا
سر ہلا دیا۔
ڈائینا۔ کیا تمہیں شک ہے کہ میں
ظاہر داری کر رہی ہوں۔
بسی۔ میم صاحب جنہیں تم سے محبت ہے
جب چاہیں اپنے عشق کا اظہار کر
سکتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ میں
اس شام کو شاہی محل میں تھا اور
میں محبت بھری نگاہوں سے تمہاری
طرف دیکھ رہا تھا۔ آہ تم نے میری
طرف آنکھ اٹھا کر دیکھا بھی نہ شاید
تم نے مجھے پہچانا نہ ہوگا۔ کیونکہ تم
نے مجھے دو ہی دفعہ تو دیکھا تھا۔
ڈائینا نے اس چبھتی ہوئی تقریر کا

ایسے حسرتناک انداز میں جواب دیا کہ لُسی کا دل بھر آیا۔

لُسی۔ میم صاحبہ مجھے معاف کردو۔ تم کوئی غیر معمولی عورت ہو اگرچہ تمہارے کام معمولی عورتوں کیسے ہیں۔ آہ یہ شادی۔ ....

ڈائنا۔ میں اس ازدواج پر مجبور کی گئی تھی۔

لُسی۔ ہاں یہ تو سچ ہے مگر اُس کا توڑنا بڑی آسان بات تھی۔

ڈائنا۔ آسان نہیں بلکہ ناممکن

لُسی۔ کیا تمہیں اسبانٹ کا پتہ نہیں تھا کہ ایک جاں نثار دوست تمہارا محافظ تھا۔

ڈائنا۔ اور اس دوست نے مجھے اور بھی مایوس کر دیا۔

لُسی۔ آہ میم صاحبہ آپ نے اسبانٹ کا کچھ خیال نہ کیا کہ جب تم غیر کے ہو کر رہو گی تو اس غاکسد کا کیا حال ہوگا۔ شاید آپ نے مانسریو کے نام کو پسند کیا ہے۔

ڈائنا۔ کیا یہ تمہارا خیال ہے۔ اچھا یوں ہی سہی۔

یہہ کہہ کر ڈائنا نے اشکوں کی جھڑی لگا دی اور لُسی بے قرار ہو کر ادہر اُدہر ٹہلنے لگا۔

لُسی۔ میم صاحبہ میں پہرآپ کے دشمنوں سے دور ہو جانے لگا ہوں۔

ڈائنا۔ افسوس۔

لُسی۔ میم صاحبہ آپ کی خاموشی کا کافی جواب ہے۔

ڈائنا۔ اور میں اپنی خاموشی پر کچھ کہہ بھی سکتی ہوں۔

لُسی۔ قلعہ میں آپنے میری طرف دیکھا اور اب آپ مجھ سے کبھی بات بھی نہیں کریں گی۔

ڈائنا۔ قلعہ میں مانسریو کے پاس کھڑا تھا جو حاسد ہے

لُسی۔ حاسد۔ تو اس کو کس بات کی ضرورت ہے اس نے کس کس کا حسد کرنا ہے اسکی قسمت پر ایک عالم رشک کیا تا ہے۔

ڈائنا۔ میں آپ کو بتا دوں وہ بلا کا حاسد ہے کیونکہ گذشتہ دنوں اس نے ایک آدمی کو ہمارے نیچے گھر کے گرد پھرتے دیکھا تھا۔

بسّی۔ تو آپ نے روسینٹ انٹنی
والا مکان چھوڑ دیا ہے۔
ڈائنا۔ (حیران ہو کر) تو وہ تم نہیں تھے
بسّی۔ بیگم صاحبہ جب سے کہ تمہاری شادی
کا راز کھولا گیا ہے۔ جب سے کہ تم شاہی
قلعہ میں ملکہ کی ملاقات کو گئی ہوئیں
بیمار پڑا ہوں۔ اسی سے تو میں کہتا
ہوں کہ تمہارے خاوند کو مجھ پر کیا
رشک ہو سکتا ہے۔
ڈائنا۔ اچھا کونٹ صاحب
تو آپکو اس آدمی کا شکریہ ادا کرنا چاہیے
کیونکہ میں نے تمہیں جاتا تھا اور یہی وجہ
ہے کہ میں نے ڈاکٹر دیمی کی مدد سے
تمہاری ملاقات کا خط اٹھایا ہے
بسّی۔ بیگم صاحبہ مجھے تمہارے سر کی
قسم ہے۔ میں نہ تھا۔
ڈائنا۔ اچھا اب میں اس مطلب کی
طرف آتی ہوں جسکے لئے میں نے تمہیں
بلایا ہے۔ مانسریو اس آدمی کے
ہاتھوں جو رات کو ہمارے نئے مکان
کے گرد پھرتا رہا ہے مجھے پیرس سے
نکال دینے لگا ہے۔ لو ہاتھ بڑھا کر
یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔ کیونکہ
کل میں میریڈر کو روانہ ہو جاؤنگی۔
بسّی۔ تو بیگم صاحبہ کل آپ چلی جائینگی
ڈائنا۔ ہاں صاحب سوائے اس
بات کے اور کوئی چارہ نہیں۔ کیونکہ
مانسریو بڑا بدگمان ہو رہا ہے
اور مجھے بھی پیرس سے نفرت ہے
میں میریڈر میں جا کر شاید میں ذرا خوش
ہو جاؤں۔ کیونکہ وہاں مسٹ اور
مسز سینٹ لک ہیں۔ اور میرا
بوڑھا باپ میرے ساتھ چلے گا۔ لو
بسّی صاحب الوداع۔
بسّی (دونوں ہاتھوں سے اپنا منہ
ڈھانپ کر) آہ اب مجھے کوئی۔۔۔
ڈائنا۔ کیا کیا تم کیا کہتے ہو۔
بسّی۔ بیگم صاحبہ میں یہ کہتا ہوں کہ
مانسریو تمہیں میری بدنصیبی سے یہاں
سے روانہ کر دینے لگا ہے تاکہ میں اور
آپ ایک شہر میں نہ رہیں۔ تاکہ میں
تمہیں دیکھ نہ سکوں۔ اچھا بیگم صاحبہ
اگر مجھے اس دشمنی کے ہاتھوں مایوس
ہو کر مرنا ہے۔ تو میں اس کو بھی زندہ
نہیں چھوڑونگا۔
ڈائنا۔ آہ بسّی صاحب ۔۔۔۔۔

لسی۔ ظالم مانسر یو اس پر قناعت
نہیں کرتا کہ تمہارے جیسی لاجواب
معشوقہ اسکی بیوی ہے اور لوگوں
پر رشک کھاتا ہے۔ اس بد ذات کا
بس چلے تو ساری خدائی کو نہ چھوڑے۔
ڈائنا۔ کونٹ صاحب جوش میں
نہ آؤ وہ بیگناہ ہے۔
لسی (غصے سے) ظالم مانسر یو
بیگناہ ہے۔ تم اسکو بچانا چاہتی ہو
ڈائنا دونوں ہاتھوں سے اپنا منہہ
ڈھانپ کر۔ آہ لسی اگر تمہیں پتہ ہوتا
کہ.............
لسی۔ مجھے پتہ ہوتا میم صاحبہ تمہارا
خاوند غلطی پر ہے اور اس نے لوگوں
کو حقیر جاننا شروع کیا ہے۔
ڈائنا۔ نہیں لسی تم غلطی پر ہو
اس کا کچھہ قصور نہیں۔
یہہ کہہ کر ڈائنا نے لسی کے ہاتھ
کو چھوا اور درختوں کی آڑ میں ہو گئی
ڈائنا نے گرٹ بوڈ کو لسی کی
طرف جو اس کو پکڑنے دوڑا تھا۔
دھکیل دیا۔ گرٹ بوڈ چلانے لگی
اور دیجی نے دوڑ کر لسی کو پکڑ لیا
اور اُسے بنچ پر بٹھا دیا۔

چوالیسواں باب

ڈی ایرنن کا دامن چاک ہوا اور سکابرگ نیل میں رنگا گیا

جسونتن لاھری اپنے رجسٹر پر دستخط
کر رہا تھا۔ جس وقت پادری گورن
فلاٹ کو کورن اینڈ نس کیطرف
لے جا رہا تھا اور جس وقت شیر دل
لسی اپنی معشوقہ سے باتیں کر رہا
تھا۔ بادشاہ اس سازش سے فارغ
ہو کر اور اپنے بہائی ڈیوک انجو
کو جو روسبینٹ کانور میں سے
معہ ڈیوک گائز اور اپنے احباب
کے گذر رہا تھا۔ دیکھتے پر بگڑ کر شاہی
قلعہ کو واپس روانہ ہوا۔ حضور کے
ہواخواہ بہی آپ کے ساتھہ روانہ
ہوئے مگر تہوڑی دور پر گئے تھے کہ
ڈی ایرنن اور سکابرگ آنکھہ
بچا کر نکل گئے۔ اور بھیڑ میں کہیں گم
ہو گئے۔ ڈی ایرنن اور سکابرگ
بادشاہ سے جدا ہو کر کوئی دو سو گز

کے فاصلے پر گئے ہونگے کہ ابرٹن
نے ازراہ شرارت ایک آدمی کی
ٹانگوں میں اپنی تلوار رکھدی اور
وہ آدمی دہم سے زمین پر گر پڑا۔
سکابرگ نے ایک لیڈی کی چھپی
اُتار کر الگ پھینکدی مگر اسکے خاوند
نے جو اس کے پاس کھڑا تہا۔ دوڑ کر
سکابرگ کو پکڑ لیا۔ اور چلا چلا کر مدد
کی درخواست کرنے لگا چند ایک
آدمیوں نے سکابرگ کے کپڑے اُتارنے
شروع کردیئے اور بزدل ابرٹن دو
چار گھونسے کہا کر ننگے سر بہاگ نکلا۔
جس موقعہ پر لوگوں نے سکابرگ
کی درگت بنانی شروع کردی وہاں
ایک رنگریز کی دوکان تہی اور سکابرگ
دہول دہپڑ کہاتا ہوا ایک نیل کے
مٹکے کے پاس گرا مٹکا اُلٹ گیا۔
اور سکابرگ صاحب نیل میں
رنگے گئے۔

اس اثناء میں ھنری قلعہ بیٹالس
سے آکر اپنے کمرہ میں معہ اپنے ہوا خواہوں
کے داخل ہوچکا تہا۔ بادشاہ ایک
آرام کرسی پر بیٹھا ہوا تہا ماگون

نارکیس (شکاری کتے کا نام ہے)
کے ساتھ کھلاڑیاں کر رہا تہا اور کیبولس
چپ چاپ بیٹھا تہا۔
بادشاہ۔ بہائی یہ بہی سازشیں ہوتی
رہتی ہیں۔
کیبولس۔ جناب ہر ایک ملک کا یہی حال
ہے۔ بادشاہ کے بیٹے بہائی چچا زاد بہائی
اور دیگر شرفا اگر سازشیں نہ کرتے رہیں
تو وہ ہیں کس کام کے۔ یہہ کہہ کر
کیبولس نے منہ پہیر لیا۔
بادشاہ۔ دیکہو ماگون کیبولس
کیسی چوٹیں کرتا ہے۔
ماگون۔ حضور آپ نارکیس کیطرف
خیال کریں۔ کیسا عمدہ کتا ہے جب
آپ اسکے کان کہینچتے ہیں تو چلاتا
ہے۔ اور جب آپ اسکو دق کرتے
ہیں تو کاٹتا ہے۔
بادشاہ۔ لیجئے آپ کتے سے ہمارا
مقابلہ کرنے لگے ہیں۔
ماگون۔ نہیں جناب میں نارکیس کو
آپ پر ترجیح دیتا ہوں۔ کیونکہ اس
کو اپنا بچاؤ کرنا آتا ہے اور آپ
یہہ بہی نہیں جانتے۔

یہہ کہہ کر ماگرن نے بھی منہ پھیر لیا۔

بادشاہ۔ یہہ خوب ہے کہ میرے دوست جن کے بدلے لوگ مجھہ سے نفرت کرتے ہیں۔ مجھے ظالم اور سست کہتے ہیں میری ایسی قدر کرتے ہیں۔ کاش چیکٹ اس وقت یہاں ہوتا۔

اسوقت دروازہ کھلا اور ڈی اپرنن ننگے سر آموجود ہوا۔

ھنری۔ توبہ الٰہی یہ کیا معاملہ ہے۔

اپرنن۔ دیکھئے حضور آپکے دوستوں کی لوگ کیا قدر کرتے ہیں۔

ھنری۔ تم سے ایسا سلوک کس نے کیا ہے۔

اپرنن۔ آپ کی رعیت نے میرا مطلب ڈیوک انجو کے احباب سے ہے جنکو آپ ڈیوک گابز فرنکس وغیرہ وغیرہ کہتے ہیں۔

ھنری۔ تو تم نے انہیں کچھہ نہیں کہا

اپرنن۔ جناب میں اکیلا اتنے آدمیوں کے آگے کیا کر سکتا تھا۔ انہوں نے مجھے پہچان لیا کہ حضور کا دوست ہے اور میری گت بنانی شروع کردی

بادشاہ۔ سکابرگ کہاں تھا۔

اپرنن۔ سکابرگ گیا۔

بادشاہ۔ کیا سکابرگ نے تمہاری کچھہ مدد نہ کی۔

اپرنن۔ حضور اس بیچارے کو اپنی پڑی ہوئی تھی۔ میری کیا مدد کرتا۔

بادشاہ۔ کیوں اسکو کیا ہوا تھا۔

اپرنن۔ میں نے اسکو ایک رنگریز کے قبضہ میں چھوڑا تھا جسکی بیوی کی اس نے ٹوپی اتاری تھی۔ اس رنگریز کے ساتھہ چار پانچ آدمی اور تھے۔ اور بیچارے کی خوب گت بن رہی تھی

بادشاہ۔ توبہ الٰہی۔ تم نے سکابرگ کو کہاں چھوڑا تھا۔ میں اسکی مدد کے لئے جاتا ہوں۔ ادھر کیولس اور ماگرن کی طرف اشارہ کرکے۔ میرے دوست مجھے چھوڑ دیں میں تو نہیں چھوڑنا چاہتا

ایک آواز۔ حضور کو خدا خوش رکھے میں یہاں آگیا ہوں۔

سب کے سب آواز تو سکابرگ کی ہے۔ مگر وہ شیطان آپ کہاں ہے

وہی آواز۔ حضرات میں یہیں ہوں

جب بادشاہ اور حضور کے دوستوں نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی۔ تو کمرے

کے کونے میں انہیں ایک سایہ نظر آیا
بادشاہ۔ سکابرگ تم کہاں سے
آئے اور تمہارا رنگ کیسا ہو گیا ہے۔
سکابرگ۔ سر سے لیکر پاؤں تک گہرے
نیلے رنگ میں رنگا ہوا تھا۔
سکابرگ۔ آہ بدبختوں نے۔ لوگ میرے
پیچھے دور تک دوڑتے آئے تھے۔
بادشاہ۔ مگر تمہیں ہوا کیا ہے۔
سکابرگ۔ آہ جناب انہوں نے مجھے
ایک حوض میں گرا دیا۔ میں نے جانا کہ
پانی ہے۔ مگر وہ تھا نیل۔
کیولس (ہنسکر) نیل بڑی قیمتی شے
ہے۔ اگر تم بیس کروڑ بھی کسی کو دیتے
تو بھی کوئی رنگریز نیل میں تمہیں ایک
غوطہ نہ لگانے دیتا۔
سکابرگ۔ کاش میری جگہ تم ہوتے۔
بادشاہ۔ تم نے ان میں سے کسی
کو جان سے نہ مار دیا۔
سکابرگ۔ جناب میں نے ایک پر تلوار کا
وار کیا تھا۔ پھر مجھے انہوں نے پکڑ
لیا اور نیل کے حوض میں مجھے دھکیل
دیا۔ جہاں سے میں بڑی مشکل سے نکلا
بادشاہ۔ تو تم ان کے ہاتھوں سے
بچے کیونکر۔
سکابرگ۔ حمام میں بڑی بزدلی
کر کے۔
بادشاہ۔ کیا نامردی کر کے۔
سکابرگ۔ میں نے چلا کر ڈیوک دی انجو
کی دوہائی دی۔
ایبرنن۔ آہ میں نے بھی یہی حکمت کی تھی۔
بادشاہ۔ کیا تمہیں کوئی اور بھی مکر
کرنا پڑا۔
سکابرگ۔ نہیں حضور یہ فریب کافی
تھا اور جب میں نے ڈیوک انجو کی
دوہائی دی۔ تواب آپ بتائیں ہمارے
پاس سے کون گزرا تھا۔
بادشاہ۔ میں کیونکر بتا سکتا ہوں
سکابرگ۔ جناب اسوقت ملعون
بسی ہمارے پاس سے گزرا۔
بادشاہ۔ تو بسی نے تمہارا مطلب
نہ سمجھا۔
سکابرگ۔ سمجھا کیوں نہ۔ میں حوض
میں گرا ہوا تھا۔ اور خنجر کی تیز نوک میرے
گلے کے نزدیک تھی۔
بادشاہ۔ تو بسی نے تمہاری مدد کی
سکابرگ۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اسکو

بڑی جلدی ہے کیونکہ اُس نے کھڑے
ہوکر دیکھنا تو درکنار منہہ پھیر بھی نہ دیکھا
بادشاہ- شاید اُس نے تمہیں پہچانا
نہ ہوگا- کیونکہ تمہارا رنگ نیلا تھا-
سکابرگ- بیشک آپ بجا فرماتے ہیں
بادشاہ- میرے خیال میں تمہی
کا کچھہ قصور نہیں- کیونکہ اسکی بجائے
اگر میں ہوتا تو بھی تمہیں مشکل سے
پہچان سکتا-
سکابرگ- کچھہ پرواہ نہیں- ہم دو تو
پھر کبھی ملینگے- جب میں نئی سلطنت
میں گرا نہیں ہونگا-
ایبرنن- اگر مجھے پوچھو تو اس آقا کو
سزا دینی چاہیئے-
کیبولس- تمہارا اشارہ ڈیوک انجو
کی طرف ہے جسکی تعریف کے گیت
آج پیرس میں بھر میں گائے جا رہے ہیں
ایبرنن- بات یہ ہے کہ آج تو ڈیوک
تمام پیرس کا مالک بنا پھرتا ہے-
بادشاہ- آہ میرا بھائی- میرا بھائی
سکابرگ- ہاں جناب آپ چلا چلا کر
میرا بھائی میرا بھائی تو کہتے ہیں مگر اسکو
سزا نہیں دیتے- مجھے یقین ہے کہ وہ
کسی سازش میں شریک ہے بلکہ کسی
سازش کا سرغنہ ہے-
بادشاہ- تمہارے آنے سے پہلے
ان لوگوں میں بھی کہہ رہا تھا- اور انہوں
نے میری بات کا جواب یہہ دیا کہ منہہ
پھیر لئے-
ماگرون- جناب ہم نے اسلئے تو منہہ
نہیں پھیر لئے تھے کہ ڈیوک کسی سازش
میں شریک ہے- بلکہ اسلئے کہ آپ
اس کا کچھہ نہیں کر سکتے-
کیبولس- جناب ہمیں بچا لو- ہمیں
نہیں بلکہ اپنے آقا کو بچا لو- دیکھئے
ڈیوک کا بزکل قلعہ میں آئیگا اور
آپکو کہے گا کہ کوئی سردار مقرر کرد اگر
آپنے ڈیوک انجو کو یہہ عہدہ دے
دیا تو وہ اہل پیرس کی مدد سے جو
کچھہ چاہے گا کر لیگا-
بادشاہ- تو اگر میں اس بات کے
برعکس کروں تو میری مدد کروگے-
کیبولس- ہاں حضور-
ایبرنن- بشرطیکہ آپ مجھے اسوقت
پوشاک بدل لینے دیں-
بادشاہ- جاؤ میرے کمرہ میں جا کر میری

غلام سے جس چیز کی نہیں ضرورت ہے
لے لو۔
سکابرگ۔ اور مجھے جناب اس وقت
غسل کرنا ہے۔
بادشاہ۔ جاؤ ویسے غسل خانہ میں
جا کر نہاؤ۔
ایپونن۔ تو میں امید کرتا ہوں کہ حضور
ضرور میرا بدلہ لینگے۔
بادشاہ۔ ذرا سوچکر۔ کبولس
پوچھو تو کہ ڈیوک صاحب محل میں
آگئے ہیں۔
کبولس کمرے سے باہر نکل گیا اور
واپس آکر کہنے لگا کہ ڈیوک صاحب
ابھی نہیں آئے۔
بادشاہ۔ اچھا کبولس اور ماگون
تم نیچے جاکر ڈیوک کا رستہ دیکھو۔
کبولس۔ اچھا جب وہ آجائے تو
بادشاہ۔ جب وہ آجائے تو کلی دروازے
بند کردینے۔
ماگون۔ آفرین ہے حضور۔
ایپونن۔ جناب میں دس منٹ کے
اندر اندر واپس آجاؤنگا۔
سکابرگ۔ اور میرا آنا زنگ کی خوبی
پر منحصر ہے۔
بادشاہ۔ اچھا اپنی طرف سے
جلدی کرنی۔
سب کے سب چلے گئے۔ اور بادشاہ
جو اکیلا رہ گیا تھا۔ ایک بت کے
آگے سجدہ کرنے لگا۔

پینتالیسواں باب

چلیٹ کی حکومت

شاہی قلعہ کے دروازے بارہ
بجے بند ہو جایا کرتے تھے۔ مگر بادشاہ
نے حکم دیا کہ آج رات ایک بجے تک
دروازے نہ بند کرنے اور سوا بجے
کبولس اوپر آیا۔
کبولس۔ جناب ڈیوک آگیا ہے
بادشاہ۔ ماگون کیا کر رہا ہے
کبولس۔ جناب وہ اس بات کی تاک
میں کھڑا ہے۔ کہ ڈیوک کہیں
پھر باہر نہ چلا جاوے۔
بادشاہ۔ تو اچھا ہوا۔
کبولس۔ جناب اب کیا۔۔۔
بادشاہ۔ ڈیوک کو سو جانے دو
اسکے ساتھ کون کون ہے۔

کیولس۔ حضور مانسر یو اور ڈیوک صاحب کے دیگر ہوا خواہ۔

بادشاہ۔ کیا لیئی بھی ہے۔

کیولس۔ نہیں جناب وہ تو نہیں

بادشاہ۔ یہ بھی اچھا ہوا۔

کیولس۔ جناب اب کیا حکم ہے۔

بادشاہ۔ سکابرگ اور اپرنن سے کہو کہ جلدی کریں اور مانسر یو کو کہو کہ حضور نے تمہیں بلایا ہے

پانچ منٹ کے بعد سکابرگ اور ڈی اپرنن آ گئے اور اون کے بعد مانسر یو حاضر ہوا۔

مانسر یو۔ حضور مجھے اڑدل کے کپتان نے کہا کہ حضور تمہیں بلاتے ہیں۔

بادشاہ۔ ہاں صاحب میں نے تمہیں بلایا ہے۔ کیونکہ شام کو جب میں باہر گیا تھا۔ تو میں نے دیکھا تھا کہ رات بڑی صاف ہے اور ستارے خوب چمک رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کل شکار کیلئے بہت اچھا دن ہوگا تم ابھی ونسنس کو روانہ ہو جاؤ اور کل کیلئے تیاریاں کر رکھو۔

مانسر یو۔ جناب میرا خیال ہے کہ کل نواب کا ڈیوک گائیز اور ڈیوک انجو سے کوئی سروکار مقرر کر رکھا اور وہ

بادشاہ۔ وغیرہ وغیرہ سے تو کیا ہے۔

مانسر یو۔ جناب وقت نہیں ملیگا کہ............

بادشاہ۔ جو لوگ وقت استعمال کرنا چاہتے ہیں اور جب چاہتے ہیں وقت نکال لیتے ہیں۔ بس تم ابھی روانہ ہو جاؤ۔ کل دس بجے تک سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہو جائے۔ جاؤ کیولس تم قلعہ کے دروازے کھولدو۔ اور جب مانسر یو چلا جائے تو دروازے بند کر کے واپس آؤ۔

مانسر یو طوعاً و کرہاً کمرے سے باہر نکلا اور آپ ہی آپ کہنے لگا۔

بادشاہ بھی تو ایک قسم کے پاگل ہو تے ہیں۔ کیولس نے دروازے کھولدیئے مانسر یو چلا گیا۔ اور کیولس پھر دروازے بند کر کے ادھر آیا۔

بادشاہ۔ لو اب تم چاروں چپ چاپ میرے پیچھے چلے آؤ۔

اپرنن۔ جناب ہم کہاں چلینگے۔

بادشاہ ۔ جو میرے سامنہ آئینگے
اون کو پتہ لگ جائیگا۔
بادشاہ نے ایک لنٹرن پکڑ لی اور
چور زینے پر جو ڈیوک کے کمرہ
میں جاتا تہا روانہ ہوا۔ ایک غلام
پہرے پر کہڑا تہا۔ مگر پیشتر اسکے کہ غلام
نے ہاتہ سے کچہہ کہا ہو۔ بادشاہ نے
اسے اشارے سے چپ کرا دیا اور
کلیولس نے اس کو ایک کوٹھڑی
میں بند کر کے تالا لگا دیا۔
بادشاہ نے دروازہ کہولا۔ ڈیوک
انجو بڑا خوش بیٹہا ہوا تہا
کیونکہ شام کے وقت تمام پیرس
نے اسکی اور اسکے احباب کی قدر
کی تہی اور بادشاہ کے طرفداروں
کی سبکی ہوئی تہی۔ میز پر ڈیوک
گائیز کا خط جو اس نے ماسٹر
کے ہاتہہ روانہ کیا تہا پڑا ہوا تہا
جب ہنری نے چور دروازہ کہولا
تو ڈیوک بڑا حیران ہوا اور
بادشاہ کو دیکہہ کر اوسکی حیرانی اور
بہی بڑہ گئی۔ بادشاہ نے اپنے بہائی
کو اشارہ کیا کہ باہر ٹہیرو۔ اور آپ
چیں بجبیں ہو کر ڈیوک کے بستر
کی طرف بڑہا۔

ڈیوک ۔ حضور نے مجہے اسوقت
بڑی عزت بخشی ہے مگر ۔۔۔۔

بادشاہ ۔ تم ڈر گئے ہو۔ کیوں سچ
ہے۔ بس صاحب جہاں تم ہو وہیں
بیٹہے رہو۔

ڈیوک ۔ مگر جناب مجہے ۔۔۔۔
یہہ کہکر ڈیوک نے میز سے
ڈیوک گائیز کا خط اٹہا لیا۔

بادشاہ ۔ ابہی آپ مطالعہ کر رہے
تہے۔

ڈیوک ۔ ہاں جناب۔

بادشاہ ۔ کوئی عجیب داستان ہوگی
جس نے تمہیں اب تک بیدار رکہا ہے

ڈیوک ۔ نہیں صاحب کوئی عجیب
داستان تو نہیں۔ ایونگ کوریر
(ایک اخبار کا نام ہے) ہے

بادشاہ ۔ اور میں سمجہہ گیا ہوں
وینیس کا اخبار۔ مگر یہ تو کچہہ اور
معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اخبار
ایسے لفافہ میں تو بند نہیں ہوتا۔
ڈیوک نے خط چہپا لیا۔

بادشاہ (ہنسکر) پیارے بھائی
یہ تو کوئی عجیب ......
ڈیوک (بات کو ٹالنے کیلئے) کیا
حضور نے مجھ سے کوئی خاص مشورہ
کرنا ہے۔

بادشاہ۔ جو کچھ میں نے آپ کو کہنا
ہے گواہوں کے روبرو کہونگا (مجھے
اپنے ساتھیوں کو آواز دیکر) میں
تمہیں حکم دیتا ہوں کہ ہماری باتیں
توجہ سے سنتے جاؤ۔

ڈیوک۔ (غصے سے) جناب ایسے
عالی رتبہ آدمی کو دق کرنے کیلئے
آپ کو یہ مناسب نہیں تھا کہ شاہی
قلعہ میں ایسے مہمان بلاتے یہ بات
ہوٹل دی انجو میں ہونی چاہیئے
تھی۔ کہ میں ایسی آزادی سے جواب
دینے کے قابل ہوتا۔

بادشاہ۔ یہ تمہاری غلطی ہے
خواہ تم کیسے عالی جاہ ہو۔ میرے
ماتحت ہو۔ اور چونکہ میں بادشاہ ہوں
اسلئے سب گھر میرے ہی ہیں۔

ڈیوک۔ جناب میں اسوقت قلعہ
میں ہوں جو میری ماں کا گھر ہے۔

بادشاہ۔ اور تمہاری ماں میرے گھر
میں ہے ان باتوں کو جانے دو اور مجھے
یہ کاغذ دیدو۔

ڈیوک۔ کونسا کاغذ۔

بادشاہ۔ جو تم ابھی پڑھ رہے تھے
جو تمہاری میز پر پڑا ہوا تھا۔ اور جو
تم نے چھپا لیا ہے۔

ڈیوک۔ ذرا سوچو۔

بادشاہ۔ کس بات پر۔

ڈیوک۔ اس بات پر کہ جو درخواست
آپ نے کی ہے۔ سوائے پلیس
افسر کے اور کوئی ایسی درخواست
کرنیکا مجاز نہیں ہے۔

بادشاہ۔ نہیں صاحب یہ خط دیدو

ڈیوک۔ ایک عورت کا خط تمہیں
دیدوں۔

بادشاہ۔ بعض عورتوں کے خط
بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔ جیسکہ
ہماری ماں لکھا کرتی ہے۔

ڈیوک (مایوسی سے) بھائی جان
. . . .

بادشاہ۔ نہیں صاحب یہ خط مجھے
دیدو۔ ورنہ میں کپتان کو حکم دونگا۔

تم سے زبردستی چھین لیوے۔

ڈیوک۔ بستر سے کود کر آگ کی طرف بڑھا اور آگ کے درمیان کھڑا ہو گیا۔

ڈیوک۔ آپ کو اپنے بھائی سے ایسا سلوک کرنا مناسب نہیں۔

بادشاہ۔ بھائی نہیں جانی دشمن بھائی نہیں ڈیوک انجو جو ڈیوک گائز کے ساتھ آج پیرس کی گلیوں میں سازشیں کرتے پھرا۔ بھائی نہیں ایک عیار آدمی جو مجھ سے ایک خط جو اسے لورین خاندان کے شاہزادوں نے بھیجا ہے چھپانا چاہتا ہے۔

ڈیوک۔ آپ کو پولیس نے غلط خبر دی ہے۔

بادشاہ۔ میں نے لفافے پر لورین کی مہر دیکھی ہے۔ بس جناب مجھے یہ خط دیدو ورنہ میں ......

یہ کہکر بادشاہ نے ڈیوک کو بازو سے پکڑ لیا۔ اور ڈیوک چلانے لگا کو میری مدد کرو میرا بھائی مجھے قتل کر دینے لگا ہے۔

بادشاہ۔ بھائی یہ تمہاری غلطی ہے میں تمہیں مارنا نہیں چاہتا۔ ہاں تمہیں یہ بتلا دینا چاہتا ہوں کہ میں تمہارا آقا ہوں اور تم خدمتگذار۔ اگر تم نے پہلے کبھی اس بات کا خیال نہیں کیا۔ تو تمہیں اب بتانا ہوگا۔

ڈیوک۔ میں اس بات کو جانتا ہوں کہ آپ مالک ہیں۔

بادشاہ۔ تو بس مجھے پھر یہ خط دے دو۔ دیکھو اب میں تمہیں بہ حیثیت بادشاہ حکم دیتا ہوں۔ درخواست نہیں کرتا۔

ڈیوک نے خط اپنے ہاتھ سے رکھ دیا اور بادشاہ نے بغیر پڑھنے کے اپنی جیب میں رکھ لیا۔

ڈیوک۔ بس صاحب۔

بادشاہ۔ نہیں صاحب جبتک میں انبساط نہ مٹا لوں۔ آپ کو یہیں ٹھیرنا پڑیگا۔ یہ کمرہ کوئی قید خانہ تو نہیں کہ آپ گھبرا گئے ہیں آج رات تو میرے دوست آپ کو زیر حراست لیجائینگے۔ اور آپ کے ساتھ ایک گارد کی جائیگی۔

ڈیوک۔ لیکن کیا میں اپنے دوستوں
سے نہیں مل سکونگا۔
بادشاہ۔ کن دوستوں سے۔
ڈیوک۔ ماسٹر یو-بیبرک
انڈراگز اور بسی سے۔
بادشاہ۔ ہاں صاحب بسی سے
ضرور۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
ڈیوک۔ کیا بسی نے حضور کو
ناراض کیا ہے۔
بادشاہ۔ ہاں۔
ڈیوک۔ کب۔
بادشاہ۔ مجھے نہیں بلکہ برادر فرانسو
کو اور آج رات۔
ڈیوک۔ بسی نے ؟ نہیں حضور کو
غلطی لگی ہوگی۔
بادشاہ۔ نہیں صاحب۔
ڈیوک۔ جناب بسی تو اپنے گھر
کے دروازے سے نکلا ہی سو وہ تو
بخار میں مبتلا ہو رہا ہے۔
سکابرگ۔ اگر اس کو بخار ہے۔ تو
اُس کو کل ہی شب ہوا ہوگا۔
ڈیوک۔ تم کو کس نے کہا ہے۔ کہ بسی
وہاں تھا۔
سکابرگ۔ میں نے اسے خود دیکھا تھا
ڈیوک۔ تم نے بسی کو گھر سے باہر
دیکھا ہے۔
سکابرگ۔ ہاں جناب وہ بھلا
چنگا پھر رہا تھا۔ اور اسکے ساتھ اس
کا ساتھی ریمی تھا۔
ڈیوک۔ یہ بڑی عجیب بات ہے
میں نے بسی کو تو بستر پر چھوڑا تھا
اُس نے مجھے دہوکا دیا ہے۔
بادشاہ۔ بہت اچھا اُس کو بھی
سزا دی جائیگی۔
ڈیوک۔ اگر بسی میرے چلے
آنے کے بعد گھر سے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بادشاہ۔ سچ مچ میرا بھائی کہتا ہے
غور سے سنتے جاؤ ہم بسی کا بھی
بندوبست کرینگے۔ اب میں تمہیں
حکم دیتا ہوں کہ میرے بھائی کی
اچھی طرح سے حفاظت کرنی اور اس
بات کا بھی خیال رکھنا کہ تمہارا قیدی
ایک شہزادہ ہے۔
کیبولس۔ جناب آپ کچھ فکر نہ کریں
بادشاہ۔ اچھا صاحبان الوداع
ڈیوک۔ اچھا اگر میں سچ مچ ایک

قیدی ہوں۔ کیا میرے دوست مجھے ملنے نہیں آسکتے۔ اچھا مجھ پر اتنی مہربانی تو کرو کہ مجھے رات بھر اپنے کمرے میں سونے کی اجازت دو۔ بادشاہ اس درخواست کو منظور کرنے کا تھا کہ اسکی نگاہ ایک مسلح آدمی پر پڑ گئی۔ جو دروازے پر کھڑا تھا اور جسنے اشارا کیا کہ یہہ بات نہ کرنی۔ یہ حکیٹ تھا۔

بادشاہ۔ نہیں جناب آپ یہیں کچھ اچھے ہیں۔

ڈیوک۔ حضور۔۔۔۔۔۔

بادشاہ (غور سے) نہیں صاحب یہ بات میری مرضی پر منحصر ہے۔

حکیٹ (آپ ہی آپ) میں نے خیال کیا تھا کہ میں فرانس کا بادشاہ ہوں

چھیالیسواں باب

حکیٹ کی لیسی سے ملاقات

دوسرے دن صبح کے نو بجے کے قریب لیسی جلفری کھا رہا تھا۔ اور ریمی سے گذشتہ رات کے واقعات پر باتیں کر رہا تھا۔

لیسی۔ کیوں ریمی تم نے رات کو کسی جگہ پر ایک شریف آدمی کو دیکھا تھا جسے نیل کے حوض میں غوطے دے رہے تھے۔

ریمی۔ ہاں جناب مگر مجھے اس کا نام نہیں آتا۔

لیسی۔ مجھے ضرور اسکی مدد کرنی چاہیئے تھی۔ کیونکہ شریفوں پر یہ فرض ہے کہ کسی مصیبت زدے کی مدد کریں لیکن افسوس ہے کہ میں اپنے دھندوں میں پھنسا ہوا تھا۔

ریمی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے ہمیں پہچان لیا تھا کیونکہ ہم اپنے معمولی لباس میں تھے۔ اسنے ہماری طرف کچھ اشارا بھی کیا تھا۔

لیسی۔ تو ہمیں ضرور اس کا پتہ لینا چاہیئے۔ کیونکہ میں ایسی باتوں کا ضرور پتہ لیا کرتا ہوں۔

ریمی۔ اب مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ وہ کون تھا۔

لیسی۔ کس طرح۔

ریمی۔ میں نے اسے قسم کھاتے سنا تھا۔

لُسی - ایسی حالت میں تو ہر کوئی قسم کھاتا ہے۔

ریمی - مگر اس نے اہل جرمن کی طرح قسم کھائی تھی۔

لُسی - ہاں۔

ریمی - ہاں صاحب۔

لُسی - تو وہ سکابرگ ہوگا۔

ریمی - ہاں صاحب وہی تھا۔

لُسی - تو میرے پیارے ریمی تم چلنے تیار کر لو۔

ریمی - کیوں جناب۔

لُسی - اس لئے کہ تھوڑی دیر کے بعد یا تمہیں میرے زخموں کو باندھنا پڑیگا یا سکابرگ کے زخموں کو۔

ریمی - دیکھو صاحب عقل سے کام لو۔ ابھی تم کو ذرا صحت ہوئی ہے۔ اور ڈامنا نے تمہیں شفا بخشی ہے مگر روز روز وہ تمہارا علاج نہیں کریگی۔

لُسی - نہیں ریمی۔ مجھے منع نہ کرو مجھے کسی بہادر آدمی سے لڑے ہوئے مدت ہوگئی ہے تم مجھے فکر نہ کرو میں بڑی خوشی سے میدان میں جاؤنگا کیونکہ مجھے

[illegible]

. . . .

ریمی - ذرا ٹھیرو۔ دیکھو تمہیں سمجھانا پڑیگا ایک خوبصورت عورت نے مجھے ہدایت کی ہوئی ہے کہ لُسی کو کسی سے لڑنے نہ دینا کیونکہ اُس نے کہا تھا کہ لُسی کی زندگی کی میں مالک ہو چکی ہوں۔

لُسی - آہ ریمی تم بڑے نیک ہو۔

ریمی - تو تم مجھے اسلئے نیک کہتے ہو کہ میں نے تمہیں مسٹر مالشربو سے ملایا تھا جب تم مسٹر منور سے جدا ہو جاؤگے تو مجھے پھر شاید نیک نہیں کہوگے۔

لُسی - ریمی تم نے کیا کہا ہے۔

ریمی - کیا تمہیں خبر نہیں کہ وہ انجو کو جانے والی ہے اور مجھے بھی گولوچہ سے جدا ہونے کی فکر لگ رہی ہے۔ آہ . . . .

لُسی - تو تمہیں گرٹرلوڈ سے عشق ہے

ریمی - میرا تو یہی خیال ہے کہ مجھے . .

لُسی - اور وہ تم سے جدا ہو چلی ہے

ریمی - ہاں۔

لُسی - تو ریمی ہم ڈامنا کو ملنے کیلئے کب روانہ ہونگے۔

[illegible]

لبسی۔ کیوں۔

ربی۔ سب سے پہلے تو میرا خیال ہے کہ ڈیوک انجو کو تمہاری کچھ ضرورت ہے۔

لبسی۔ تو اس کے بعد۔

ربی۔ اب تک تو مانسریو کو کچھ تم پر شک نہیں مگر جب تم اس کی بیوی کے یہاں سے روانہ ہوتے ہی پیرس سے کہیں باہر گئے تو اسکو فوراً شبہ ہو جائیگا۔

لبسی۔ مجھے مانسریو کی پرواہ ہی کیا ہے۔

ربی۔ آپکو نہ ہوگی۔ مجھے تو ہے کیونکہ میرا کام تمہارے زخموں پر مرہم پٹی کرنیکا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ ماسٹر خاوند کا وار فقط سخت پڑیگا۔

لبسی۔ میرے دوست اگر میری قسمت میں مانسریو کے ہاتھوں مرنا لکھا ہے۔ تو یونہی سہی۔

ربی۔ اچھا پھر۔

لبسی۔ اچھا پھر مانسریو مجھے قتل کر دیگا

ربی۔ تو تمہارے مرنے کے بعد مسز مانسریو اپنے خاوند کے ہتھے چڑھ جائیگی اور پھر تمہاری روح کو بڑا اضطراب ہوگا

لبسی۔ آہ ربی تمہارا خیال ٹھیک ہے مجھے زندہ رہنا چاہیئے۔

ربی۔ بہت اچھا۔ مگر تمہیں صرف اتنا ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ مانسریو ڈیوک انجو کا ان دنوں دشمن ہوا ہے۔ کیونکہ تم جانتے ہو رشک بڑی بری چیز ہے۔ جب تم بیمار تھے۔ تو ڈیوک اور آدمی مسز مانسریو کی تاک میں لگے رہتے تھے۔ مگر تم نے مانسریو سے اس بات کا ذکر نہ کرنا اور اس سے بہت اچھی طرح پیش آنا۔

لبسی۔ بہت اچھا ربی تمہارا خیال درست ہے۔ میں اس سور کا اب حسد نہیں کرونگا۔ اور اس سے بہت اچھی طرح پیش آیا کرونگا۔ اسوقت کسی نے دروازے پر دستک دی۔

لبسی (چلا کر) کون ہے۔

خادم۔ ایک شریف آدمی ہے جو آپ سے ملنا چاہتا ہے۔

لبسی۔ اتنی سویرے مجھے ملنے والا کون ہے۔

خادم۔ جناب ایک لانبا سا آدمی ہے۔ جس نے سبز مخمل کی پوشاک پہنی ہوئی ہے۔

بسی۔ سکابرگ نہ ہو۔
بسی۔ وہ کہتا ہے کہ کوئی لانبا سا آدمی ہے۔
بسی۔ اچھا صاحب کوئی تو ہو گا بہر حال میں اچھا اُس کو آنے دو۔
کوئی ایک منٹ کے بعد ملاقاتی آ گیا
بسی۔ اہو مسٹر چکٹ ہیں۔
چکٹ۔ ہاں کونٹ صاحب بندہ ہی ہے۔
بسی دوسرے کمرے میں چلا گیا اور چکٹ کہنے لگا کہ میں آپ سے ایک سودا کرنے آیا ہوں۔
بسی (حیران ہو کر) تو فرمایئے آپ نے کیا سودا کرنا ہے۔
چکٹ۔ اگر میں آپکی خدمت کروں تو آپ مجھے کیا دینگے۔
بسی (غرور سے) جناب دینا تو خدمت کی ضرورت پر منحصر ہے۔
چکٹ ملا ایک کرسی پر بیٹھ کر جناب یہہ تو بری بات ہے کہ آپ نے مجھے یہ بھی نہ کہا کہ تشریف رکھیے۔
جب چکٹ نے یہ لافرکی بسی کا غرور اور بھی بڑھ گیا۔

چکٹ۔ کیوں صاحب آپنے سازش کی بابت کچھہ سنا ہے۔
بسی۔ ہاں بندہ پرور میں نے بہت کچھہ سُنا ہے۔
چکٹ۔ میں آپ کو یہہ بتا دیتا ہوں کہ مغرور عیسائیوں نے اپنے پیارے مذہب کی حمائت کرنے کیلئے کفار کو قتل کرنیکا ارادہ کیا ہے۔ کیا تم بھی اس میں شامل ہو۔ میں تو اسکی بڑی قدر کرتا ہوں اور میں نے رات کو رجسٹر پر دستخط بھی کر دیئے تھے۔
بسی ۔۔۔۔ جناب۔ لیکن ۔۔۔۔
چکٹ۔ کیوں نہیں ہاں یا نہیں کہدیجئے
بسی مجھے اپنی حیرانی کا اظہار تو کر لینے دو۔
چکٹ۔ جناب میں نے تو آپ سے پوچھا ہے کہ آپکا اس سازش میں کچھہ دخل ہے کہ نہیں۔
بسی۔ بندہ پرور میں ان سلسلہ وار سوالوں کو ناپسند کرتا ہوں اور مجھے ایسا سوال کرنیوالا بھی برا معلوم ہوتا ہے۔ جو کچھ آپ نے کہنا ہے جلدی کہدو کیونکہ میں چند منٹوں سے زیادہ آپ کو یہاں بیٹھنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔

چکٹ۔ جناب چند ایک منٹ تو زیادہ
وقت ہوتا ہے۔ ایک منٹ میں بہت
سی باتیں ہو سکتی ہیں۔ مگر لیجئے اب
میں اصلی مدعا کی طرف آتا ہوں اور
میں کہتا ہوں کہ اگر آپ کا اس سازش
میں کچھ دخل نہیں ہے تو بھی آپ کو
اس میں حصہ لینا پڑیگا۔ کیونکہ ڈیوک
انجو کا اس میں بہت دخل ہے۔
لبی۔ ڈیوک انجو کا۔۔۔ آپ کو
کس نے بتایا ہے۔
چکٹ۔ جناب اسنے مجھے آپ کہا تھا۔
اب اس سازش میں حصہ لینے پر مجبور
کئے جاؤ گے کیونکہ تمہیں لوگ ڈیوک
کا دایاں ہاتھ کہتے ہیں۔
لبی پھر کیا
چکٹ۔ تو بس پھر آپ کا بھی یہی حال
ہوگا جو ڈیوک کا ہوا ہے
لبی۔ ڈیوک کا کیا ہوا ہے۔
چکٹ۔ (کرسی سے اٹھکر اور لبی کی
نقل کر کے) جناب میں سوالوں کو
پسند کرتا ہوں اور نہ کسی بہت سے سوال
کرنے والے کو۔
لبی (ہنس کر) مسٹر چکٹ میں تمہاری منت
کرتا ہوں۔ کہ بتاؤ ڈیوک کہاں ہے۔
چکٹ۔ جناب وہ زیر حراست ہے۔
لبی۔ کہاں۔
چکٹ۔ اپنے کمرے میں میرے چار دو ستوں
کا اس پر پہرہ لگا ہوا ہے جن میں سے
ایک سکا برگ ہے جسے آپنے رات
کو بنل میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ دوسرا ایونس
جو مارے خوف کے کانپ رہا ہوگا تیسرا
کیولس ہے جو مارے غصے کے سرخ ہو رہا
ہے۔ اور چوتھا ماکون ہے اسوقت
اگر کوئی ڈیوک کو دیکھے تو اسے بڑا
ہی مزہ آئے کیونکہ ڈیوک کا منہ مارے
خوف کے ذرا سا نکل آیا ہوا ہے۔
لبی۔ تو میری آزادی بھی خطرے
میں ہے
چکٹ خطرے میں کیا۔ تمہارے نام کا
وارنٹ نکل چکا ہے۔ جب چکٹ نے
وارنٹ کا نام لیا۔ شیورل لبی کانپ اٹھا
چکٹ کیوں لبی تم بیسٹیل قلعہ جہاں
شاہی قیدی رکھے جاتے ہیں اگر پسند
کرتے ہو سوچنے کے لئے اس سے اچھی
جگہ اور کوئی نہیں ہے اور پھر لارنٹ داروغہ
جیل اپنے قیدیوں کو بہت عمدہ کھانا

بسی۔ تو میں قید کیا جاؤنگا۔
جکٹ۔ جناب میرے جیب میں ایک ایسی چیز ہے جس پر لکھا ہے کہ بسی کو جیلخانہ میں لیجاؤ۔ یہ حیث ہے بسی کے نام کا وارنٹ نکالکر۔ تو صاحب دیکھو اسپر کیا لکھا ہے۔
بسی نے وارنٹ کو دیکھتے ہی پہچان لیا ہے۔ کہ کیولس کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے۔
بسی۔ تو آپ واقعی میری ایک بڑی بھاری خدمت کرنے لگے ہیں۔
جکٹ۔ ہاں صاحب۔
بسی۔ کیا میرا یہ خیال درست ہے کہ آپ اس مہربانی کی وجہ یہ ہے کہ آپکو بادشاہ سے محبت ہے اور حضور کو مجھ سے نفرت۔
جکٹ۔ کونٹ صاحب میں آپکو بچانے لگا ہوں۔ آپ کو یاد ہوگا۔ کہ میں نے ایک دفعہ آپ سے کچھ درخواست کی تھی۔
بسی۔ آہ مجھے یاد آگیا ہے......
جکٹ۔ پھر اب........
بسی۔ میں بڑی خوشی سے......
جکٹ۔ تو ایکدن آپ میری درخواست کو پورا کرینگے۔
بسی۔ بسر وچشم۔
جکٹ۔ تو اب گھوڑے پر سوار ہوکر نکلجاؤ۔ میں واپس جاکر اُنکو یہ وارنٹ دیتا ہوں۔
بسی۔ تو آپ مجھے گرفتار کرنے نہیں آئے تھے۔
جکٹ۔ مجھے کیا ضرورت پڑی تھی کہ...
بسی۔ آہ میں اپنے آقا کو چھوڑ چلا ہوں
جکٹ۔ کچھ فکر نہ کرو۔ وہ آپ تمھیں چھوڑ چلا ہے۔
بسی۔ مسٹر جکٹ تم بڑے نیک ہو
جکٹ چلا گیا۔ اور بسی نے ریمی کو آواز دی اور ریمی چشم زدن میں آموجود ہوا۔
بسی۔ ریمی گھوڑے......
ریمی۔ جناب گھوڑوں پر زین ڈالے گئے ہیں۔
بسی اور ریمی دونوں نیچے اُتر آئے
ریمی۔ جناب کہاں کا ارادہ ہے۔
بسی۔ نارمنڈی تو بہت نزدیک ہے
ریمی۔ اور فلانڈرز بہت دور ہے۔

لبی۔ تو پھر ....

ربمی۔ انجو بہت اچھی جگہ ہے۔

لبی۔ سر فرا خوش ہو کر ہاں ربمی تمہارا خیال درست ہے۔

ربمی۔ جب دونوں سوار ہو کر روانہ ہو چکے۔ یہ تو غضب ہو گیا ہے۔

لبی۔ گھوڑے کو تیز کر دو۔ شاید ہم اسے مل پڑیں۔

سینتالیسواں باب

حکٹ کا شطرنج اور کیولس کا پیالہ اور گولی

حکٹ۔ لبی جیسے بہادر آدمی کو بھگا کر خوش خوش قلعہ میں واپس آیا ڈیوک گائز اس رجسٹر کا ملاحظہ کر کے جس پر رات کو اہل پیرس نے دستخط کئے تھے۔ اور سازش کے بڑے بڑے کارکنوں کو اسبات کی تاکید کر کے کہ جس افسر کو بادشاہ مقرر کریں تمہیں اسکے آگے سر تسلیم جھکانا ہوگا۔ ڈیوک انجو کو ملنے گیا۔ جب ڈیوک گائز نے ڈیوک انجو کے غلام سے پوچھا تو غلام نے جواب دیا کہ میں خود بڑا حیران ہو رہا ہوں کہ ڈیوک صاحب کہاں گئے ہیں۔ کیونکہ مجھے انکو دیکھے ہوئے دیر ہو گئی ہے۔ ڈیوک گائز نے غلام کو حکم دیا کہ اچھا اردلی کو بلاؤ۔ اس سے کل حال معلوم ہو جائیگا غلام اردلی کو بلا لایا اور اردلی نے کہا کہ میں کل رات کو جب ہم پیرس کی گلیوں میں ہرزہ گردی کر رہے تھے ایک گروہ کی بھیڑ میں ڈیوک صاحب سے جدا ہو گیا تھا۔ اور ابھی میں نے ایک آدمی کو شاہی محل میں بھیجا تھا کہ ڈیوک صاحب کی خبر لاوے غلط سے مجھے یہہ خبر دی ہے کہ ڈیوک صاحب ابھی سو رہے ہیں۔

ڈیوک گائز۔ گیارہ بجے تک تو بھلا ایک جنگی آدمی کو کب زیب دیتا ہے۔ اردلی تم آپ جا کر ڈیوک صاحب کی خبر لاؤ۔

اردلی۔ مجھے اسبات کا یقین نہیں آیا تھا کیونکہ یہہ تو صاف جھوٹ ہے کہ ڈیوک صاحب کہیں گلچھرے اڑا رہے ہونگے۔ اسلئے میں نہیں جاتا تھا

کہ وہاں جاکر آپکی عیش میں مخل ہوں۔
گائڈ ۔ نہیں صاحب ڈیوک صاحب
ایسے بیوقوف نہیں ہیں ۔ کہ آج
عیش و عشرت میں مشغول ہوں ۔ تم
شاہی محل میں جاؤ مجھے اُمید ہے کہ
ڈیوک صاحب وہیں ہیں۔
آردلی ۔ جناب میں آپکے حکم کی تعمیل
تو کرتا ہوں مگر میں ڈیوک صاحب سے
کہونگا کیا ۔
ڈیوک ۔ تم نے ڈیوک صاحب سے
یہ کہنا کہ شاہی قلعہ میں مجلس فرور
ہوتی ہے مگر اس سے پہلے ہم اپنی کمیٹی
میں مشورہ کرلیں کیونکہ اس وقت جبکہ
بادشاہ کسی ایک کو سردار مقرر کردیگا ۔
اعتراض کرنے کا موقعہ نہ ملیگا ۔
آردلی ۔ بہت اچھا جناب میں ڈیوک
صاحب کو یہاں بلا لاتا ہوں ۔
گائڈ ۔ یہ بھی کہدینا کہ ڈیوک صاحب
آپکا منتظر بیٹھا ہے ۔ لو اب میں ذرا
مٹسی کو کہیں دیکھتا ہوں ۔
آردلی ۔ اگر ڈیوک صاحب مجھے
نہ ملے تو ۔
گائڈ ۔ اگر ڈیوک صاحب قلعہ میں
نہ ہوئے تو جلد واپس آجانا ۔ کیونکہ خواہ
ڈیوک صاحب ملیں یا نہ مجھے تو ضرور
ایک بجے کے قریب قلعہ میں جانا ہے
آردلی ۔ شاہی محل کو روانہ ہوا ۔ اور
محل میں داخل ہوتے ہی ڈیوک کے
کمروں کی طرف بڑھا ۔ ڈیوک صاحب
کے کمرے کے دروازے کے سامنے
جکیٹ بیٹھا شطرنج کھیل رہا تھا ۔ آردلی
نے جکیٹ کے پاس سے چپ چاپ
گذرنا چاہا ۔ مگر جکیٹ نے ٹانگیں پھیلا
کر رستہ روک دیا ۔
جکیٹ ۔ ایلو آردلی صاحب ہیں ۔
آردلی ۔ مسٹر جکیٹ آپ کیا کر رہے ہیں
جکیٹ ۔ شطرنج کھیل رہا ہوں ۔
آردلی ۔ اکیلے ہی ۔
جکیٹ ۔ ہاں صاحب چالیں سوچ رہا ہوں
کیوں تم کھیلنا چاہتے ہو ۔
آردلی نہیں صاحب ۔
جکیٹ ۔ آپ کو گانے کا بہت شوق ہے
اور گانا ایسا مشکل علم ہے کہ جو لوگ
اس فن کو سیکھنا چاہتے ہیں ۔ اور کسی
کام نہیں رہتے ۔
آردلی ۔ آپ تو بڑی غور سے چالیں سوچ

رہے ہیں۔
جکٹ۔ ہاں صاحب میں بادشاہ کی حالت پر غور کر رہا ہوں کیونکہ شطرنج میں بادشاہ سوائے ایک قدم کے بڑھنے یا پیچھے ہٹنے کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ اور اس کے گرد اگرد بڑے بڑے بہادر صف بستہ ہوتے ہیں جو جدھر چاہیں کود پھاند سکتے ہیں۔ کیوں مسٹر آرلی ایسا بادشاہ بادشاہ کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے
آرلی۔ جکٹ اس کے کیا معنی ہیں کہ تم حضور ڈیوک صاحب کے کمرے کے سامنے بیٹھے کھیل رہے ہو۔
جکٹ۔ جناب میں کیولس کا جو اندر گیا ہوا ہے انتظار کھینچ رہا ہوں
آرلی۔ ہیں کیولس کس کمرے میں گیا ہوا ہے۔
جکٹ۔ ڈیوک صاحب کے کمرے میں
آرلی۔ ڈیوک صاحب کے کمرہ میں کیا کام ہے۔ وہ تو ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں۔
جکٹ۔ جب سے پہر آرلی کے کان میں کیولس حضور شاہزادہ صاحب سے معافی مانگ رہا ہے کیونکہ کل وہ دونوں ایک بات پر جھگڑ پڑے تھے۔
آرلی۔ ہاں۔
جکٹ۔ بادشاہ نے کیولس کو مجبور کیا تھا کہ شاہزادہ صاحب سے معافی مانگو مسٹر آرلی اب دونوں بھائی ایک دوسرے کو بڑا پیار کرتے ہیں۔
آرلی۔ بیشک۔
جکٹ۔ مسٹر آرلی میرا خیال ہے کہ اب امن کا زمانہ پھر واپس آنے والا ہے
آرلی۔ جکٹ کو سلام کر کے کمرے میں داخل ہوا۔ جہاں کیولس بیٹھا ہوا بالی اور گرلی سے کھیل رہا تھا۔
آرلی۔ ایلو مسٹر کیولس ہیں۔
کیولس۔ میرے دوست آرلی ہیں اس کھیل میں ایسا باکمال کب تک ہو جاؤنگا۔ جیسے کہ تم باجہ بجانے میں علامہ دہر ہو۔
آرلی۔ اتنی مدت کے بعد بھی مجھ باجا سیکھتے ہوئی ہے۔
ڈیوک صاحب کہاں ہیں میرا خیال ہے کہ آپ حضور کے پاس تھے۔
کیولس۔ ہاں میں ڈیوک صاحب کے پاس تھا مگر وہ سکا بڑ گیا۔ وہ لڑ پڑا ہی

اس سے پوچھ لو کہ ڈبوک صاحب کہاں ہیں۔

آرلی۔ تو سکابرگ بھی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کبولس۔ ہاں صاحب بادشاہ نے فیصلہ کر دیا ہے۔ اندر جا کر ڈبوک کو ڈبولٹ کو بل لو اور اسے کہنا کہ باہر آپ کے محافظ حضور کے منتظر بیٹھے ہیں۔

آرلی نے دوسرے کمرے کا دروازہ کھولا اور دیکھا کہ سکابرگ ایک کرسی پر بیٹھا کمرے میں ادھر ادھر گیند پھینک رہا ہے اور اس کا کتا دوڑ دوڑ کر گیند کو پکڑ رہا ہے۔

سکابرگ۔ آہ مسٹر آرلی میں اپنا دل بہلا رہا ہوں کہ جب تک میرے دوست تنائیں اداس نہ ہو جاؤں۔

آرلی۔ ڈبوک صاحب کہاں ہیں

سکابرگ۔ ڈبوک صاحب ایرنن اور ماگرن کو معافی دے رہے ہیں۔ تم شوق سے اندر چلے جاؤ۔

آرلی۔ کہیں مخل نہ ہوں۔

سکابرگ۔ نہیں صاحب کچھ ڈر نہیں۔ آپ شوق سے اندر چلے جائیں۔

یہ کہہ کر سکابرگ نے آرلی کو دوسرے کمرے کی طرف دھکیل دیا جہاں ایرنن ایک آئینے کے سامنے کھڑا مونچھوں کو بل دے رہا تھا اور ماگرن ایک دریچے کے پاس بیٹھ کر ایک ناگہ کی گرہیں کھول رہا تھا۔

ڈبوک ایک آرام کرسی پر پاس دل اندو گیں بیٹھا ہوا تھا۔ آرلی کو دیکھ کر ڈبوک اپنے دوست کی تعظیم کے لئے کرسی سے اٹھا۔

ماگرن اے ڈبوک سے دیکھو صاحب یہ مجھے منظور نہیں۔

آرلی۔ آہی تو سوال یہی ہے یعنی دارد کہ حضور کے آپ ایسا دق کر رہے ہیں۔

ایرنن۔ آرلی صاحب مزاج کیسا ہے

ماگرن (آرلی سے) مہربانی کر کے مجھے اپنا خنجر تو ذرا لا دو۔

آرلی۔ دیکھو صاحب نہیں اسباب کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تم شہزادہ صاحب کے پاس کھڑے ہو۔

ماگرن۔ پیارے دوست ہم اس بات کو جانتے ہیں۔ اور اسیلئے ہم نے کہا ہے

کو ذرا اپنا خنجر لا دو۔ کیونکہ ڈیوک صاحب کے پاس اسوقت کوئی خنجر نہیں

ڈیوک د بیدلی سے۔ مسٹر آدلی میں یہاں پر بہ حیثیت قیدی ہوں۔

آدلی۔ میں قیدی۔ حضور کسکی قید میں ہیں

ڈیوک اپنے بھائی کی قید میں۔ دیکھو محافظ مجھے کیسا دق ....

آدلی۔ آہ مجھے اس بات کی خبر نہ تھی۔

ایک آواز۔ مسٹر آدلی تمہیں حضور ڈیوک صاحب کو خوش کرنے کے لئے اپنا باجہ لے آنا چاہیئے تھا تم تو بھول گئے مجھے مگر میں نے منگا بھیجا تھا۔ یہ لو اب حضور کو خوش کرو۔

اپونن۔ مسٹر چکپٹ کہئے آپ کے شطرنج کی چال اسوقت کیسی پڑی ہوئی ہے

چکپٹ۔ میں بادشاہ کو مات ہونے سے بچا لونگا۔ مگر ذرا مشکل ہے اپونن۔ مسٹر آدلی مجھے باجے کی عوض میں اپنی کٹاری دیدو۔

آدلی نے کٹاری چکپٹ کے ہاتھ میں دے دی۔

کیولس (کمرے سے نکلکر) لیجئے صاحب ایک اور چوہا پھندے میں پھنس گیا۔

چکپٹ۔ اور اس سے کٹاری کا لے لینا بڑا مفید ہے۔ کیونکہ میں یہ کٹاری لیکر سازش میں کچھ حصہ لے سکتا ہوں۔

اڑتالیسواں باب

سردار کی آؤ بھگت

سردار کے چنے جانے کا وقت آ گیا پیرس کی گلیاں اہل شہر سے کھچا کھچ بھر گئیں بادشاہ شاہی محل کے بڑے کمرے میں سر تخت جلوہ افروز ہوا اسکے ہوا خواہ تخت کے گرد اگرد کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ کو تخت پر جلوہ افروز ہوئے ابھی کچھ بہت دیر نہ ہوئی تھی کہ ماسبریو حضور میں حاضر ہوا۔

چکپٹ۔ جو بادشاہ کے پاس کھڑا تھا دیکھو ٹھہری۔

بادشاہ۔ کس طرف۔

چکپٹ۔ شکار کے سردار ماسبریو کی طرف جس کا رنگ زرد ہو رہا ہے اور جسکے کپڑوں پر کیچڑ لگا ہوا ہے۔

بادشاہ نے ماسبریو کو اشارے سے نزدیک بلایا۔

بادشاہ۔ یہہ کیا بات ہے۔ کہ میں
اسوقت تمہیں یہاں دیکھتا ہوں میں
نے تمہیں پونسنس میں بھیجا تھا۔
مانسریو۔ جناب صبح کے سات بجے
سب کچھہ ٹھیک ٹھاک کیا گیا تھا لگر
دوپہر تک نہ حضور آئے نہ کوئی خبر
آئی۔ اسلئے میں نے خیال کیا کہ کہیں
کوئی حادثہ نہ ہوگیا ہو اور یہی وجہ
ہے کہ میں واپس آگیا ہوں۔
بادشاہ۔ ہاں۔
مانسریو۔ جناب اگر مجھے غلطی لگی ہے
توحضور معاف فرمادیں۔ کیونکہ میرا واپس
آنا حضور کی محبت کی وجہ سے ہے۔
بادشاہ۔ میں اس بات کو منظور کرتا ہوں
کہ تم میری خاطر سے واپس آگئے ہو۔
مانسریو۔ اگر حضور حکم دیں تو میں ابھی
پیرونسنس کو روانہ ہوجاتا ہوں۔
بادشاہ۔ نہیں نہیں واپس جانے
کی اب کچھہ ضرورت نہیں مجھے خیال
آیا تھا کہ آج شکار کھیلا جاوے مگر
تمہارے چلے جانے کے بعد میرا
ارادہ بدل گیا۔ اب تمہیں واپس نہیں
جانا چاہئے۔ کیونکہ میں اپنے وفادار
سرداروں کو اسوقت اپنے پاس
رکھنا چاہتا ہوں۔
مانسریو۔ (آداب بجا لاکر) حضور
میں کہاں ٹھیروں۔
چکٹ (بادشاہ کے کان میں) کیا آدھ
گھنٹہ تک آپ مانسریو کو میرے
حوالے کرسکتے ہیں۔
بادشاہ۔ کس واسطے۔
چکٹ۔ میں بھی اسکو ذرا دق کرونگا
کیونکہ اسوقت مانسریو کو دق
کرنا کچھہ مناسب نہیں ہے۔
بادشاہ۔ اچھا تمہاری مرضی۔
مانسریو۔ (دوبارہ) کیوں حضور۔
مجھے کہاں ٹھیرنے کا حکم ہے۔
بادشاہ۔ میری کرسی کے پیچھے چلے
جاؤ جہاں میرے دوست بیٹھے ہوئے
ہیں۔
چکٹ (مانسریو کے لئے جگہ خالی
کرکے) آیئے صاحب ان لوگوں کو دیکھ
اور ان کی بو سونگھئے۔ یہہ دیکھئے موچی
ہیں۔ یہہ چیرنگ اگر آپ نے ان کو خوش
نہ کیا تو میں آپ کو یہاں سے اٹھادونگا
مانسریو نے کچھہ جواب نہ دیا اور حیرت

سے ادہر اُدہر دیکھنے لگا۔
چکٹ ۔ (بادشاہ کے کان ہیں) آپکو پتہ ہے کہ اسوقت آپکا شکاری کیا ڈہونڈھ رہا ہے۔
بادشاہ ۔ نہیں۔
چکٹ ۔ تمہارے بہائی کو دیکھ رہا ہے
بادشاہ ۔ اور شکار غائب ہے۔
چکٹ ۔ مانسریو سے اسوقت یہہ پوچھو کہ کونٹس کہاں ہے۔
بادشاہ ۔ کیوں۔
چکٹ ۔ تم پوچھو تو سہی۔
بادشاہ ۔ (مانسریو سے) کیوں جی کونٹس صاحبہ کہاں ہیں اسوقت دربار میں کیوں تشریف نہیں لائیں۔
مانسریو ۔ (حیران ہوکر) جناب کونٹس بیچارہ ہے پیرس کی آب وہوا اسے موافق نہیں آئی اور کل جنابہ ملکہ صاحبہ سے اجازت لیکر کونٹس اپنے باپ کے ساتھ میبر یٹ کو روانہ ہوگئی تھی۔
چکٹ ۔ کونٹس جیسی عورتوں کیلئے شہر پیرس کچہہ اچہا نہیں۔
جب چکٹ نے یہہ کہا مانسریو کا رنگ زرد ہوگیا اور غضبناک نگاہوں سے چکٹ کی طرف دیکھنے لگا۔
چکٹ ۔ میرا خیال ہے کہ بچاری کونٹس رستے ہی میں تخفکان سے مرجائیگی۔
مانسریو ۔ جناب اس کا باپ جو اسکے ساتہہ ہے توپہر کیا خطرہ ہے
چکٹ ۔ باپ کا ساتہہ ہونا کیا فایدہ دے سکتا ہے۔ کیونکہ باپ بیٹی کو خوش نہیں کرسکتا۔ اگر بیرن صاحب آپ کونٹس صاحبہ کے ساتہہ ہوتے تو اور بہی بڑی بات تہی۔ مگر خوش قسمتی سے ....
مانسریو ۔ (چلاکر) کیا کیا۔
چکٹ ۔ کیا کیا۔
مانسریو ۔ مگر خوش قسمتی سے ... چہ معنی دارد۔
چکٹ ۔ آہ میں نے ہزف کا استعمال کیا تہا۔
مانسریو ۔ مارے غصے کے آپے سے باہر ہوگیا۔
چکٹ ۔ ہنری سے پوچہو وہ مردم شناس آدمی ہے۔
بادشاہ ۔ ہاں صاحب میں مردم شناس تو ہوں مگر اس ذومعنی کے کیا معنی ہیں

چکٹ۔ کس بات کے۔
بادشاہ۔ کس بات کے۔
بادشاہ۔ مگر خوش قسمتی سے کے۔
چکٹ۔ خوش قسمتی سے کے۔
چکٹ۔ خوش قسمتی ہے۔ یا خوبیٔ قسمت
اچھا میں تشریح کر دیتا ہوں خوش قسمتی
ہے ہمارے کچھ دوست ایسے ہیں جو
اگر کونٹس صاحبہ کو کہیں مل پڑیں
تو بچاری کو بہت خوش کر بینگے ہمارے
دوست بھی اسی رستے جا رہے ہیں
جدہر سے کونٹس گئی ہوگی۔ آہ مجھے
یہاں سے نظر آ رہے ہیں۔ کیوں
ھنری تمہیں نہیں نظر آتے تم تو نفرو
کے قائل ہو۔ وہ دیکھو وہ کونٹس
سے میٹھی میٹھی باتیں کرتے جاتے ہیں
اور کونٹس محبت بھری نگاہوں
سے اُن کی طرف دیکھ رہی ہے۔
بادشاہ۔ یہ عجب دل لگی ہے۔
چکٹ۔ نہیں صاحب دل لگی نہیں
مجھ سے قسم لے لو۔ (پھر مانسرو سے)
معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں ہر بات کی
خبر ہے۔ کیونکہ تم اب بھی میرے ان
دوستوں کو یہاں ڈھونڈ رہے تھے۔

مانسرو۔ کب۔
چکٹ۔ کب کیا۔ ابھی ابھی۔ ہاں
تم جو اس وقت بلا کے زرد ہو رہے
ہو ابھی ابھی . . . .
مانسرو۔ دیکھو مسٹر چکٹ . . .
چکٹ۔ ہاں صاحب میں پھر کہتا ہوں
کہ تمہارا رنگ اس وقت بہت زرد
ہو رہا ہے۔
مانسرو۔ کیا آپ مجھے اپنے ان
دوستوں کے نام بتا سکتے ہیں۔
چکٹ۔ دیکھو مانسرو تم جیوالوں
کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا کرتے ہو
خاصکر بیچارے بے زبان ہرنوں کو
مانسرو۔ (ادہر اُدہر دیکھ کر ڈبولے)
انجو کہاں ہے۔
چکٹ۔ آہ اب تمہیں پتہ لگ گیا کہ
مانسرو۔ وہ تو آج گیا ہے۔
چکٹ۔ آج گیا ہے۔ کل رات کو یہاں
سے روانہ ہوا ہو تو (پھر بادشاہ سے)
کیوں حضور آپکا بھائی کب گیا تھا
بادشاہ۔ کل رات کو۔
مانسرو۔ میں ڈبولے . . . . . .
بادشاہ۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ

کہ وہ چلا گیا ہے۔ مگر کل رات سے
اس کا کچھ پتہ نہیں اور نہ اس کے
دوست جانتے ہیں کہ وہ کہاں ہے
مانسر لو۔ (گھبرا کر) آہ۔ آہ کاش
مجھے اس بات کا پتہ ہوتا۔
جکٹ۔ اگر تمہیں پتہ ہوتا تو تم کیا
کرتے اگر ڈیوک رسٹنبیں کونسٹ
کی بے عزتی کرے تو تم اس کا کیا کر سکتے
ہو وہ ایک عالی قدر شاہزادہ
ہے۔
مانسر لو نے شاہی محل سے نکل جانے
کا ارادہ کیا مگر وہ اٹھا ہی تھا کہ جکٹ
نے اسے پکڑ لیا۔
جکٹ۔ چپ چاپ کھڑے رہئے دیکھو
کہیں بادشاہ کی کرسی نہ ہل جائے۔
تمہاری بیوی شاہزادہ صاحب کے
ساتھ بڑی خوشی کے ساتھ باتیں
کر رہی ہوگی اور آرلی نشا رجا کر
اسکو اور بھی خوش کر رہا ہوگا۔
مانسر لو مارے خوف کے کانپنے لگا
جکٹ۔ چپ رہو کونٹ صاحب
چپ رہو اپنی خوشی کو چھپائے
رکھو لو دیکھو اب بادشاہ تقریر
کرنے لگا ہے۔
مانسر لو طوعاً و کرہاً خاموش بیٹھا
رہا۔ ڈیوک گائز دربار میں حاضر ہوا
اور ادب سے دوزانو بیٹھ کر ادہر
ادہر ڈیوک انجو کو دیکھنے لگا۔
بادشاہ تقریر کرنے کیلئے کھڑا ہوا
اور دربار پر گہری خاموشی چھا گئی

انچاسواں باب

بادشاہ نے سردار مقرر کیا

بادشاہ۔ حضرات بادشاہ کا فرض
ہے کہ آسمانی اور دنیاوی صداؤں
پر کان لگائے رکھے یعنی اس قادر مطلق
کے احکام کی بھی تعمیل کرے اور خلق
خدا کی فریادوں کو بھی بڑی توجہ سے
سنے۔ میں بہت خوش ہوں کہ آپ لوگوں
نے کوشش کرکے یہ قابل قدر تجویز کی
ہے۔ جس کو جاہل آدمی سازش کہتے
ہیں۔ اور میں اپنے چچازاد بھائی
ڈیوک گائز کا جس نے مجھے بتایا تھا کہ
رومن کیتھلک مذہب کی جماعت کیلئے
ایک کمیٹی بنائی گئی ہے جس کا

سردار منظور کرنا مجھے واجب ہے۔ تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا خیال ہے کہ اس بات میں میرے سارے پیرس نے حصہ لیا ہے اور لکھو کہا آدمی اس پاک جماعت میں داخل ہوئے ہیں میرے خیال میں اس جماعت کا سردار کوئی ایسا عالی رتبہ ہونا چاہیئے۔ جو علاوہ عالی رتبہ ہونے کے رومن کیتھولک مذہب کی بڑی قدر کرتا ہو۔ لیجئے اب میں اس سردار کا نام آپ لوگوں کو بتا دیتا ہوں (کچھ دیر ٹھہر کر) وہ سردار ھنری فرانس اور پولینڈ کا بادشاہ ہے
جب بادشاہ نے تقریر ختم کی ڈیوک گائز کے چھکے چھوٹ گئے۔ اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے اُس کا بھائی پیچھے سے ڈیوک کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔
کارڈی نل۔ غضب کس میرا خیال ہے کہ ہم اسوقت بڑی خوفناک حالت میں ہیں۔ چلو یہاں سے بھاگ چلو کیونکہ اسوقت دربار کچھا کھچ بھرا ہوا ہے اور بھاگ جانے میں خوبی وقت پیش نہیں آئیگی۔

اس اثنا میں بادشاہ اس کاغذ پر جو ھارولسر نے پہلے ہی سے مرتب کیا ہوا تھا۔ دستخط کر چکا تھا۔ اور حضور نے دستخط کر کے قلم ڈیوک گائز کے ہاتھ میں دیدیا۔
بادشاہ۔ میرے پیارے بھائی میرے نام کے نیچے دستخط کر کے قلم اور کاغذ کارڈی نل کو دیدو کہ وہ بھی دستخط کرے۔ جب تم دونو دستخط کر چکو تو قلم اور کاغذ می آنی کو دیدیجئے۔
می آنی اور کارڈی نل پہلے ہی سے نکل گئے ہوئے تھے۔ بادشاہ کو ھکیٹ نے کہا کہ می آنی اور کارڈی نل تو کبھی کے چلے گئے ہوئے ہیں۔
بادشاہ (ڈیوک گائز سے) اچھا تو قلم مالسٹرو کو دے دو۔
ڈیوک نے دستخط کر کے قلم اور کاغذ مالسٹرو کے ہاتھ میں دیدیئے اور اُٹھ کر دربار سے نکلنے کو تھا کہ بادشاہ نے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔
بادشاہ۔ جب دستخط کر چکے ہو میرے چچازاد بھائی میں نے تمہاری ہدایت پر

عمل کیا ہے۔ اور اہل بیرس اب تک ایک
فوج بن گئے ہیں جس کا سردار ہونا
میرا فرض تھا۔

ڈیوک۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ مگر ایک اور فوج بھی ہے جس کا
سردار سب سے بہادر آدمی ہونا چاہیئے۔
لہٰذا اب تم جاؤ اور اس فوج کی کمان کا
کام کرو۔

ڈیوک۔ حضور مجھے کس وقت روانہ
ہونا چاہیئے۔

بادشاہ۔ ابھی اسی وقت۔

چکیٹ۔ ہذی ہذی۔ کیا کرنے
لگے ہو۔

بادشاہ نے چکیٹ کی بات کا کچھ خیال
نہ کیا اور ڈیوک گائز کو اشارا کیا
کہ چلے جاؤ۔ اور ڈیوک گائز چلا
گیا۔ اور دربار سے نکلتے ہی بیرس سے
بھی نکل گیا۔

ڈیوک کے جاتے ہی سب لوگ
دربار سے نکل گئے۔ اور بادشاہ کے
ہوا خواہ حضور کے پاس کھڑے ہو کر
کہنے لگے "آہ حضور کے دل میں کیسا
عمدہ ارادہ بھرا ہوا تھا۔

چکیٹ۔ واہ صاحب آپ ایسے خوش
ہوئے ہیں جیسے کوئی سونے کا
ڈھیر حاصل کر کے خوش ہوتا ہے۔

بادشاہ۔ مسٹر چکیٹ تمہاری تسلی
نہیں ہوئی نالائق آدمی میرا مطلب
لوگوں کو خوش کرنے کا تھا۔

چکیٹ۔ اور تمہیں اسباب کی فروخت سے

بادشاہ۔ اقرار کرو کہ میں نے بہت
عمدہ کام کیا ہے۔

چکیٹ۔ ہاں میں اقرار کرتا ہوں کہ
آپ نے ایک ایسا کام کیا ہے جس
کو میں عمدہ نہیں کہہ سکتا۔

بادشاہ۔ تمہیں رشک آتا ہے کہ
میں بادشاہ ہوں۔

چکیٹ۔ تمہیں بادشاہ کون کہتا ہے
تمہیں میرا رشک کرنا چاہیئے۔ مجھے
تو کچھ ضرورت نہیں کہ ......

بادشاہ۔ تو بادشاہ کون ہے۔

چکیٹ۔ سوائے تیرے ہر ایک آدمی
سب سے پہلے تمہارا بھائی ڈیوک انجو

بادشاہ۔ میرا بھائی جس کو میں نے
قید کیا ہوا ہے۔

چکیٹ۔ تم نے قید کیا ہوا ہے مگر تاج

اسکے سر پر رکھا گیا ہیرا ہے۔
بادشاہ۔ کس نے اسکے سر پر تاج
رکھا تھا۔
حکٹ۔ کارڈی نل گاٹز نے تمہاری
پولیس بھی ہوشیار ہے کہ نشتر آمیز سول
سے گرجا سینٹ جینی وئیو میں ایک
آدمی کے سر پر تاج رکھ کر نذریں دیں
اور تمہیں خبر تک نہیں۔
بادشاہ۔ اور تمہیں خبر ہے۔
حکٹ۔ ہاں۔
بادشاہ۔ جس بات کی مجھے خبر نہیں
تمہیں کیونکر اسکا پتہ لگ گیا ہے۔
حکٹ۔ اسلئے کہ مادولین تمہاری
پولیس کا افسر ہے۔ اور اپنی پولیس کا
میں خود مالک ہوں۔ بادشاہ یہ سنکر
متعجب ہو گیا۔
حکٹ۔ اب تمہیں ڈیوک آف گیز
کو بادشاہ سمجھنا چاہئیے۔ اور اسکے
بعد ڈیوک گاٹز کو۔
بادشاہ۔ غصے سے ہیں ڈیوک
گاٹز......
حکٹ۔ ہاں ڈیوک گاٹز کو۔
بادشاہ۔ جسے میں نے شہر سے نکال

دیا ہے۔ اور فوج کی کمان پر مقرر
کر دیا ہے۔
حکٹ۔ تو تم پولیٹکس میں بہت کچے
گئے تھے۔ اور چالرس تو کارکو کی
نسبت شاہی محل سے بہت نزدیک
ہے تم نے بڑی عقل کی ہے۔ کہ ڈیوک
گاٹز کو سپہ سالار بنا دیا ہے۔ کیونکہ
تم نے تیس ہزار آدمی اس کے زیر فرمان
کر دیئے ہیں اسکی فوج تمہاری فوج
کی طرح نہیں واقعی ظاہری کے لئے
شہر کے بانکوں کی فوج بہت عمدہ
ہے اور ڈیوک گاٹز کو جنگجو بہادروں
کی فوج چاہیئے تھی تاکہ جب چاہے
بادشاہ کی فوج کا اور بادشاہ کا ایک
ہی لقمہ کرے۔
بادشاہ۔ قابل قدر بد بخت تم ایک بات
بھول گئے ہو۔
حکٹ۔ تو تمہارا مطلب یہ ہے بادشاہ
سمجھے۔
بادشاہ۔ نہیں صاحب تمہیں اس بات
کا خیال نہیں رہا کہ جب ویلیش فلپ اِن
کا شاہزادہ فرانس کا بادشاہ ہے۔ تو
اسکے بھائی کو تخت و تاج کی ہوس

نہیں ہوسکتی۔ ہاں ڈیوک گائز۔۔
چلبٹ۔ اور یہی تمہاری سمجھ تو غلطی ہے
بادشاہ۔ کیونکر۔
چلبٹ۔ اسلئے کہ ڈیوک گائز
تم سے کہیں اعلیٰ خاندان سے ہے۔
بادشاہ (ہنسکر) شاید ہوگا۔
چلبٹ۔ شاید نہیں سچ سچ۔
بادشاہ۔ تم تو پاگل ہو بیلے کچھ
بڑھ ہو۔
چلبٹ۔ اچھا حضرت تم پڑھنا جانتے
ہو۔ لو اسکو پڑھو۔
یہہ کہہ کر چلبٹ نے وہ شجرہ نسب
جسکو ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ
چلبٹ نے لینز ہیں ڈیوڈ نکلس
سے چھپنا تہا۔ بادشاہ کے آگے
رکھدیا اور بادشاہ پوپ کے دستخط
دیکھکر آئینے کی طرح ششدر رہگیا
چلبٹ۔ کہیں حضرت اب کہو کہ
ڈیوک گائز تم سے اعلیٰ خاندان
نہیں رکھتا۔
بادشاہ۔ تم نے یہہ شجرہ کس سے لیا
تھا ؟
چلبٹ۔ میں ایسی چیزوں کو ڈھونڈا

نہیں کرتا۔ بلکہ ایسی چیزیں مجھے
ڈھونڈتی پھرا کرتی ہیں۔
بادشاہ۔ تم نے یہ کہاں سے لیا ہے
چلبٹ۔ ایک وکیل کے بستر کے نیچے
بادشاہ۔ اس وکیل کا نام کیا ہے
چلبٹ۔ نکلس ڈیوڈ۔
بادشاہ۔ وہ وکیل کہاں تھا۔
چلبٹ۔ لینز میں۔
بادشاہ۔ تو کس نے یہ شجرہ اس
بستر کے نیچے سے نکالا تہا۔
چلبٹ۔ میرے ایک مہربان دوست نے
بادشاہ۔ تمہارا دوست کون ہے
چلبٹ۔ ایک پادری۔
بادشاہ۔ اُس کا نام کیا ہے۔
چلبٹ۔ گورن فلاٹ۔
بادشاہ۔ ہیں وہ شریر پادری جس نے
اس رات سینٹ جینی ویو میں
ایک باغیانہ تقریر کی تہی۔
چلبٹ۔ تمہیں بروٹس کا حال
نہیں یاد۔ جو اپنے آپکو ایک پاگل ظاہر
کرتا تہا۔
بادشاہ۔ تو وہ بڑا بہاری مدبر ہے
کیا اسنے وکیل سے یہ شجرہ لیا تہا۔

چکٹ - ہاں اور جبرا۔

بادشاہ - تو وہ بڑا بہادر ہے۔

چکٹ - ہاں جناب وہ بڑا شیر مرد ہے

بادشاہ - باوجودیکہ شجو حاصل کرنے کے اُسنے کچھ انعام نہیں مانگا۔

چکٹ - وہ اپنے گھر میں خاموش بیٹھا ہے - بلکہ اُسنے مجھے کہا تہا کہ کسی سے میرا ذکر بھی نہ کرنا۔

بادشاہ - تو وہ بڑا امتیں آدمی ہے

چکٹ - ہاں صاحب۔

بادشاہ - اچھا چکٹ جب کوئی جگہ نکلی تو تمہارا دوست بڑا پادری بنایا جاویگا۔

چکٹ - حضور کی مہربانی (میرا اپنے دل میں) اگر وہ بھی آپ کے ہاتھوں سے بچ گیا تو۔

پچاسواں باب

"الزام بہ الزام"

سلزش کا دن جیسا کہ ہمارے ناظرین جانتے ہیں سازش کنندوں کے حق میں منحوس گذرا۔ بادشاہ کے طرفدار تو خوش خوش پہرنے لگے۔ مخالف کہتے تھے کہ لوفر کو پہندے کا پتہ لگ گیا ہے اور حضور کے طرفدار کہتے تھے کہ شیر اپنی گھات سے کود پڑا۔

لورین خاندان کے تینوں شاہزادے جیسا کہ ہمارے ناظرین جانتے ہیں۔ پیرس کو خیرباد کہہ گئے۔ اور اُنکا بہنوئی کونٹ مانسرلو انجو کی طرف روانہ ہونے لگا۔ مگر ابھی اُسنے قلعہ سے نکلنے کا ارادہ ہی کیا تھا۔ اور ابھی مشکل سے بیرونی پہاٹک کے پاس پہونچا ہوگا کہ چکٹ نے اُس کو روک لیا۔

چکٹ - جناب آپ ایسے گہبرائے ہوئے کہاں جا رہے ہیں۔

مانسرلو - حضور شاہزادہ صاحب کے پاس

چکٹ - شاہزادہ صاحب کے پاس؟

مانسرلو - ہاں صاحب میں بڑا بیتاب ہو رہا ہوں کیونکہ اس زمانے میں کسی شاہزادے کو بیٹھے نہیں جانا چاہیئے

چکٹ - میں بھی بیتاب ہو رہا ہوں۔

مانسرلو - کس بات پر

چکٹ - حضور شاہزادہ صاحب کیلئے

مانسرلو - کیوں۔

چلکٹ۔ تم نے نہیں سنا۔

ماسٹر بو۔ کیا۔

چلکٹ۔ کہ شاہزادہ صاحب فوت ہو گئے ہیں۔

ماسٹر بو۔ ہیں یہ کیا تم نے تو کہا تھا کہ آپ سفر کر رہے ہیں۔

چلکٹ۔ مجھے غلط خبر ملی تھی اور اب مجھے پتہ لگا ہے کہ آپ نے ملک عدم کا رستہ لیا ہے۔

ماسٹر بو۔ یہ خبر دردناک تم نے کہاں سے سنی ہے۔

چلکٹ۔ کیا کل ڈیوک قلعہ میں نہیں آیا تھا۔

ماسٹر بو۔ کیوں نہیں۔ میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔

چلکٹ۔ تو کل سے وہ باہر نکلا ہی نہیں۔

ماسٹر بو۔ قلعہ سے۔

چلکٹ۔ ہاں۔

ماسٹر بو۔ آدلی کہاں ہے۔

چلکٹ۔ کہیں غائب......

ماسٹر بو۔ شاہزادہ صاحب کے دوست

چلکٹ۔ وہ بھی کہیں گم ہو گئے ہیں۔

ماسٹر بو۔ مسٹر چلکٹ تم مذاق کر رہے ہو

چلکٹ۔ نہیں صاحب تم پوچھ لو۔

ماسٹر بو۔ کس سے

چلکٹ۔ بادشاہ سے۔

ماسٹر بو۔ مجھ میں تو اتنی طاقت نہیں کہ حضور سے کوئی بات پوچھوں۔

چلکٹ۔ تو تمہیں یقین کیونکر آئے

ماسٹر بو۔ اچھا مجھے دریافت کرنا چاہیے یہ کہکر ماسٹر بو چلکٹ سے رخصت ہو کر حضور بادشاہ کے کمروں کیطرف روانہ ہوا۔

ماسٹر بو۔ بادشاہ کے غلام سے۔ حضور کہاں ہیں میں نے آپ سے کچھ پوچھنا ہے

غلام۔ ڈیوک انجو کے کمرہ میں۔

ماسٹر بو۔ ڈیوک صاحب کے کمرہ میں تو ڈیوک مر نہیں گیا۔

غلام۔ مجھے تو ڈیوک کی موت کا یقین نہیں ہے۔

ماسٹر بو بڑا حیران ہوا کیونکہ ڈیوک انجو کا باوجود قلعہ میں ہونے کے دربار میں حاضر نہ ہونا اسے عجیب معلوم ہوا اب ہم ماسٹر بو کو تو حیرانی میں چھوڑتے ہیں۔ اور اپنے معزز ناظرین کو ڈیوک انجو کے پاس لیچلتے ہیں۔

دربار کے برخاست ہونے کے بعد
کیولس سکابوگ ماگون اور برین
ڈیوک انجو کو دق کرنا چاہتے ہیں۔
باوجود اسبات کے چاروں بہت تھک
گئے ہوئے ہیں۔ ڈیوک کے پاس
چلے گئے۔

ماگون۔ کیوں کیولس اب تمہیں
پتہ لگ گیا ہے نہ کہ ہمارا دوست ھنری
کیسا دانا اور لائق مدبر ہے۔

کیولس۔ ذرا کھولکر بتاؤ۔

ماگون۔ جب تک اسکول میں سازش
کا کچھہ خلو تھا بالکل خاموش رہا۔ اب
بڑی دلیری سے اسی مضمون پر بحث کرتا
ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس
سازش کنندوں کا کچھہ ڈر نہیں رہا۔

کیولس۔ اچھا۔

ماگون۔ اب چونکہ اوسے سازش
کنندوں کا کچھہ ڈر نہیں رہا۔ اسلئے
وہ انہیں سزا بھی ضرور دیگا۔

کیولس۔ پھر

ماگون۔ تو ان سازش کنندوں پر
مقدمہ کھڑا کیا جائیگا۔ اور ہم تماشا دیکھینگے

کیولس۔ مگر جرم کا ثبوت بہم پہونچانا
ذرا مشکل ہے۔

ماگون۔ میرے خیال میں تو ملکی معاملات
میں ثبوت کی کچھہ ضرورت نہیں۔

جب ماگون نے یہ کہا آر لی شاہزادہ
صاحب کی طرف دیکھنے لگا۔

ماگون۔ اگر بادشاہ کی جگہ میں ہوں
تو ان موٹے موٹے آدمیوں کو تو چھوڑدوں
کم از کم ایک دو کو تو نمونہ بناؤں۔

کیولس۔ میرے خیال میں تو بتلوں
والی سزا کی رسم پھر جاری کرنی چاہیئے

ماگون۔ وہ کیا تھی۔

کیولس۔ ۱۵۵۰ء میں یہ قاعدہ نکلا
تھا کہ مجرم کو معہ یا دو تین بلیوں کے
تھیلے میں بند کرکے دریا میں پھینکدیتے
ہیں۔ جب بلیاں پانی کو محسوس کرتی
تہیں تو مجرم پر حملہ کردیتی تھیں۔ پھر
بچارے کا جو حال ہوتا تھا۔ تم اندازہ
لگا سکتے ہو۔

ماگون۔ تو تم علم کی جان ہو۔

کیولس۔ عالی رتبہ آدمیوں کو یہ سزا نہیں
دی جاسکتی۔ کیونکہ قانون انہیں سوائے
پھانسی پر چڑھانے کے اور کسی بات
کی اجازت نہیں دیتا۔ ہاں ان کے

لگون لپٹوں کو (مثلاً کسی کا باجا بجانیوالا)
ضرور یہ سزا دینی چاہیئے۔
آرلی (غصے سے) صاحبان بس۔۔۔
ڈیوک۔ آرلی چپ رہو۔ اسوقت
وہ جو چاہیں بک سکتے ہیں۔
اسوقت بادشاہ نے ولیئر پر توجہ کیا
اور ڈیوک حضور کی تعظیم کے لئے اٹھ
کر کہنے لگا "جناب آپکے طرفدار
مجھے ستوق کر رہے ہیں۔
ھنری نے ڈیوک کی فریاد اس
کان سے سنی اور اس کان سے اڑا دی
اور کیولس کو بوسہ دیکر کہنے لگا۔
بندگی عرض ہے (پھر ماگرون سے)
کہیئے صاحب کیا حال ہے۔
ماگرون۔ جناب میں بہت تھک
گیا ہوں۔ جب میں نے ڈیوک
کی حفاظت کا ذمہ اٹھایا تھا تو
میں نے خیال کیا تھا کہ ڈیوک
ہمیں خوش کریگا مگر معلوم ہوتا ہے کہ
ڈیوک آپکا حقیقی بھائی نہیں۔
ڈیوک۔ دیکھئے حضور آپکے طرفدار
مجھے آپکے روبرو ہی دق کرنے سے باز
نہیں آتے۔

بادشاہ۔ چپ رہو ماگرون میں اپنے
قیدی کو دق نہیں کرنا چاہتا۔
ماگرون۔ قیدی تو ہوا۔ مگر میں بھی تو
آپ کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔
بادشاہ۔ جو خطاب تم ظاہر کرنے لگے
ہو اچھا نہیں میرا بھائی مجرم ہے بلکہ
ڈبل مجرم ہے۔
ماگرون۔ اگر وہ مجرم نہو تو۔
بادشاہ۔ کیوں نہیں۔
ماگرون۔ تو اسنے کیا جرم کیا ہے۔
بادشاہ۔ مجھے ناراض کرنا کوئی چھوٹا
سا جرم ہے؟
ڈیوک۔ حضور خانگی معاملات میں گداگروں
کا ہونا مناسب نہیں۔
بادشاہ۔ آپکا خیال ٹھیک ہے اچھا
بھائی تم سب باہر چلے جاؤ۔
ماگرون۔ میں آرلی کو بھی یہاں نہیں
رہنے دونگا۔
بادشاہ۔ (جب وہ چلے گئے) بیٹھئے
ڈیوک صاحب اب تو ہم اکیلے ہیں۔
ڈیوک۔ میں مدت سے اس موقعہ
کے انتظار میں تھا۔
بادشاہ۔ اور میں بھی۔۔۔ آہ۔۔۔

تم میرا تخت و تاج لینا چاہتے ہو۔ تم نے اس پاک مجلس کو ایک ذریعہ بنایا تھا اور پیرس کے ایک کونے میں تاج تمہارے سر پر رکھا گیا تھا۔

ڈیوک۔ افسوس ہے کہ حضور مجھے کچھ کہنے کی اجازت نہیں دیتے۔

بادشاہ۔ تم جھوٹ بولنا چاہتے ہو اور تمہیں اس وقت ضرور جھوٹ بولنا چاہیئے۔ کیونکہ سچ بولنے میں تمہیں پھانسی پر چڑھائے جانے کا اندیشہ ہے۔ آہ کمبخت تم بڑے عیار ہو۔

ڈیوک۔ بھائی جان کیا آپ مجھے ڈرا ڈرا مارنا چاہتے ہیں۔

بادشاہ۔ تو میں جھوٹ کہہ رہا ہوں اچھا صاحب میں جھوٹا ہی سہی آپ ہی بتائیں کہ آپ نمک حرام اور بیوقوف نہیں ہیں۔

ڈیوک۔ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ حضور کیا کہہ رہے ہیں۔

بادشاہ۔ لیجئے صاحب میں صاف صاف بتا دیتا ہوں۔ تم نے میرے برخلاف سازش کی ہے۔ جیسکہ تم نے میرے بھائی چارلس کے برخلاف کی تھی۔ فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت تمہارا مددگار بنوا تھا۔ اور اب تمہارا حامی ویارڈ بولٹ گائز ہے اور جب تم نے سانپ کی طرح زمین سے لگ لگ کر حملہ کیا تھا۔ اور اب تم نے ایک شیر کی طرح جھپٹ پڑنے کا بندوبست کیا جب تم نے زہر سے کام لیا تھا اور اب تمہارا ارادہ خنجر سے اپنا مطلب نکالنے کا ہے۔

ڈیوک (غصے سے)۔ زہر زہر جناب اسکے کیا معنی ہیں۔

بادشاہ۔ میرا مطلب اس زہر سے ہے۔ جس سے تم نے اپنے بھائی چارلس کا کام تمام کیا تھا بندہ پرور اس زہر کا پتہ لگ گیا ہوا ہے۔ کیونکہ ہماری ماں نے اس کا بہت دفعہ استعمال کیا ہے۔ تم نے پاک مجلس کا سردار بنکر میرے گلے کا ہار ہونا چاہا۔ دیکھو فرینکیس تم مجھے قتل نہیں کر سکتے تمہاری سازشوں اور شرارتوں کا تو مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ اور اگر تمہارے دل میں تلوار سے کام لینے کا ارادہ ہے تو بہتر ہے کہ تم اسی کمرہ میں مجھ سے

دو ہاتھ کرو تاکہ میں تمہیں ایک ہی وار
میں قتل کر دوں۔ اب میں تمہیں یہ
کہنے آیا ہوں کہ ان فاسد ارادوں کو
چھوڑ دو۔ اور آدمی بنجاؤ ورنہ میں تمہیں
پھانسی پر چڑھا دونگا۔ آج رات میں
تمہیں کمرے میں اکیلا چھوڑتا ہوں
اور تمہیں ایک رات کی فرصت دیتا
ہوں کہ اپنی حالت پر غور و خوض کرلو
ڈیوک حضور نے مجھے شبہ میں ایسا
دق کیا ہے کہ ....

بادشاہ۔ شبہ میں نہیں۔ اپنی ضمیر
سے پوچھ لو کہ یہ بالکل سچ ہے کہ نہیں
ڈیوک حضور اتنی تو مہربانی کریں
کہ میری قید کی کوئی حد مقرر کریں۔

بادشاہ۔ جب تمہاری موت کا فتویٰ
چڑھ جائیگا۔ حد ضرور مقرر ہو جائیگی
ڈیوک۔ کیا میں اماجان سے بھی
نہیں مل سکتا ہوں۔؟

بادشاہ۔ کس مطلب کیلئے جناب
دنیا میں کشت و خون کے رسالے
کی طرف نہیں کا پیالہ تھیں ایک
تو میرے بھائی کی قتل میں کام آئی
ایک لنڈن میں ہے۔ اور دوسری

فلورنس میں علاوہ میں اپنے مرحوم
بھائی کی طرح بیوقوف اور سست
نہیں ہوں۔ لیجئے ڈیوک صاحب

الوداع

بادشاہ اپنے احباب سے حضرات
ڈیوک صاحب نے رات کو اکیلے
رہنے کی درخواست کی ہے کیونکہ
اسے اپنی حالت پر غور و خوض کر کے
کل مجھے ایک بات کا جواب دینا ہے
آپ دوسرے کمرے میں بیٹھیں
اور گاہ بگاہ ڈیوک کے کمرے
میں جاکر دیکھتے رہیں کہ کہیں بھاگ
نہ جائے۔ اگر ڈیوک بد مزاجی سے
کام لیوے تو مجھے خبر کرنی۔ کیونکہ
فیل خانے کا داروغہ کہلاتا ہے
اور مسٹر کارنٹ (داروغہ فیل) اپنے
بد دماغوں کو بہت بہت اچھی طرح
درست کیا کرتا ہے۔

ڈیوک (مایوس ہو کر) جناب کچھ
تو خیال کریں کہ میں آپ کا ...

بادشاہ۔ تم چارلس نہم کے بھی
تو بھائی ہی تھے

ڈیوک۔ کم از کم مجھے اپنے بیٹے

سے ملنے دو۔

بادشاہ۔ تمہاری خاطر سے میں نے اپنے دوستوں کو جدا کیا ہوا ہے۔

یہہ کہہ کر ھنری کمرے سے باہر نکلگیا۔ اور ڈیوک انجو مایوس ہو کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

اکانواں باب

ڈیوک نے وقت ضایع نہ کیا

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ بادشاہ کی زبانی اپنے گناہوں اور جرائم کا حال سنکر ڈیوک کے دل پر کیا گذری۔ ڈیوک کے ساتھیوں نے اپنے بچاؤ کے واسطے شاہزادہ کا کچھہ خیال نہ کیا۔ اور پیرس سے نکلگئے اور جب ڈیوک اکیلا رہ گیا۔ تو چارلس نہم کی روح اسکے سامنے کھڑی ہوگئی۔ اور عالم خیال میں بیدل شاہزادے کو ملامت کرنے لگی۔

ہمارے ناظرین جانتے ہیں۔ کہ ڈیوک کے خیال کے مطابق سوائے بہادر بسی کے اس کا اور کوئی طرفدار پیرس میں نہ تہا۔ اور بسی بھی اس پر ناراض تہا۔ کیونکہ ڈیوک نے مائنسریو کی خاطر بسی کی دل شکنی کی تہی۔

ڈیوک کا کمرہ جس میں وہ مقید تہا سطح زمین سے پچاس فٹ بلند تہا اور محافظ باری باری کمرہ میں داخل ہو کر ادہر ادہر نگاہ دوڑا اور دوڑ اکر چلے جاتے تھے۔

ماگون اپنی باری پر ڈیوک کے کمرے سے واپس آکر بولے۔ لیجئے صاحب اب میں ڈیوک کو دیکھنے نہیں جاؤنگا

کیولس۔ اور وہ ایسا خوبصورت بھی نہیں کہ کوئی اسے دیکھنے جاوے

سکابرگ۔ مگر ہمیں چوکس رہنا چاہئیے کیونکہ ڈیوک بڑا مکار آدمی ہے

کیولس۔ اس میں کیا شک ہے کہ ہمارا قیدی بڑا عیار ہے۔

سکابرگ۔ اگر اسے بہاگ نکلنا ہو تو ہمارے برآمدے سے نکل جائیگا۔ اور دیوار پہاڑ لیگا۔

کیولس۔ دیوار کس طرح پہاڑ لیگا۔

سکابرگ۔ دیوار نہ پہاڑ بھی سہی دیکھو

جو ہیں۔
کیولس۔ شاباش بہادر سکابرگ
بہت ٹھیک ہے۔ کیا تم پچاس فٹ
کی بلندی سے کود سکتے ہو۔
سکابرگ۔ میرے خیال میں تو پچاس
فٹ کی بلندی ....
ماگون۔ پھر وہ آدمی جو ذرا بھدا ہے
اور بلا کا بزدل۔
کیولس۔ سکابرگ تم کہتے ہو کہ
تمہارے آگے پچاس فٹ کی بلندی
....
سکابرگ۔ تم ٹھیک کہتے ہو کہ میں سوائے
بھوت پریت کے کسی چیز سے نہیں ڈرتا۔
کیولس۔ کیونکہ ان لوگوں کی روحیں
جنہیں تم نے قتل کیا ہوا ہے۔ تمہیں خواب
میں آ کر ڈراتی ہیں
ماگون۔ میں نے قیدیوں کے بھاگ جانے
کی بابت بڑی عجیب عجیب باتیں سنی
ہوئی ہیں۔ اور قیدی چادروں کی مدد
سے بڑی اونچی اونچی فصیلوں سے کود جایا
کرتے ہیں۔
کیولس۔ یہ بات نوٹ کرنے کے قابل
ہے۔ میں نے یارڈ میں ایک قیدی کو
اپنی آنکھوں سے اس طرح کودتے
دیکھا تھا۔
ماگون۔ خوب تم نے اپنی آنکھوں سے
دیکھا تھا۔
کیولس۔ مگر جب وہ زمین پر گرا تھا
بیچارے کا دم نکل گیا تھا۔
سکابرگ۔ اچھا صاحب اگر ڈیوک
تاکی میں سے کودے تو ہم اسکو گرتے
ہی پکڑ لینگے۔ وہ ہمارے ہاتھوں سے
بچکر جا کہاں سکتا ہے۔
ڈیوک۔ خوفناک خیالوں میں ایسا
محو ہوا کہ کانپ جانے لگا
کبھی اسکی آنکھوں کے سامنے خوفناک
وہم پھانسی گھر کھڑے کر دیتے تھے اور
کبھی عالم خیال میں تلوار اس کی
گردن پر پھر جاتی تھی۔ ڈیوک بار
بار کھڑکی کی طرف آتا تھا اور بار بار
آسمان کی طرف آنکھیں پھاڑ پھاڑ
دیکھتا تھا۔
ڈیوک توہمات کا شکار ہو رہا تھا۔
کہ آسمان پر بادل چھا گئے اور رعد
گرجنے لگا۔ ڈیوک سے بڑا ڈرا
کرتا تھا اور بیچارہ سہم جانے لگا

خدا جانے ڈیوک کے دل میں کیا
خیال آیا کہ دیوانہ وار کرسی سے اٹھا
اور اسباب کو توڑنے پھوڑنے لگا۔
کیبولس نے یہ شور سنکر دروازہ
کھولکر دیکھا تو ڈیوک کرسیوں کو
توڑ رہا تھا اور شیشے کے گلاسوں کو
اٹھا اٹھا کر دیوار سے مار مار کر چکنا چور
کر رہا تھا۔ کیبولس نے یہ حال دیکھکر
دروازہ بند کر دیا اور اپنے ساتھیوں سے
جاکر کہنے لگا کہ ڈیوک تو پاگل ہو گیا
ہے۔ گلاس کا ایک ٹکڑا دیوار سے ٹکرا
اور ڈیوک کے ماتھے پر لگا اور ڈیوک
فرش پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد
تاکی میں سے ایک گول سی چیز ڈیوک
کے پاؤں کے پاس آگری اور بزدل
شاہزادے نے خیال کیا کہ کسی دشمن
نے پتھر مارا ہے۔
ڈیوک نے اٹھکر اس گول سی چیز کو
اٹھا لیا اور غور سے دیکھنے سے اسکو معلوم
ہوا کہ اسکے گرد کاغذ لپٹا ہوا ہے ڈیوک
نے اس کاغذ کو کھولا اور اس کاغذ پہ
یہ لکھا ہوا تھا۔
"کیا تم اپنے کمرے میں بیٹھے بیٹھے وق
ہو گئے ہو کیا تم آزادی کی ہوا
کھانا چاہتے ہو اچھا اس چھوٹے
سے کمرے میں جاؤ جہاں تمہاری
بہن نے پھول کو چھپا رکھا تھا
طاق دروازہ کھلنے پر تمہیں
ریشم کی ایک سیڑھی ملیگی اس
سیڑھی کو تاکی کی چوکھٹ سے باندھ
کر دوسرا سرا نیچے گرا دینا۔ دو آدمی
سیڑھی کو نیچے سے پکڑینگے تم
بغیر کسی خوف کے اتر آنا تمہارے واسطے
تیز رفتار گھوڑا نیچے کھڑا کیا ہوا
ہے جو تم کو ایک محفوظ جگہ میں لے
جائیگا۔

راقم ایک دوست

ڈیوک (خط پڑھکر) دوست میرا
تو کوئی دوست نہیں یہ کون ہے
جس نے مجھے آزاد کرنیکا بندوبست
کیا ہے۔ یہ کہکر ڈیوک نے تاکی سے
سر نکالکر دیکھا مگر اسے کچھ نظر نہ آیا
ڈیوک۔ کہیں دھوکا بازی نہ ہو
(پھر آپ ہی آپ) اچھا میں یہ دیکھوں
کہ اس کمرے میں کوئی سیڑھی بھی
ہے کہ نہیں۔

ڈبولک اس چھوٹے سے کمرہ میں گیا
اور طاق کو کھولا تو سیڑھی وہاں رکھی
ہوئی تھی اسوقت گھڑیالی نے دس
بجائے اور ڈبولک کو خیال آگیا کہ
ابھی میرے محافظوں میں سے کوئی
نہ کوئی اندر آئیگا پانچ منٹ کے بعد
ماگرن اندر آیا اور معمولی دیکھ
بھالکر چلا گیا۔

سکابرگ۔ ماگرن تم خاموش
کیوں ہو۔ اس خونخوار خوک نے
تمہیں کچھ کہا تو نہیں کہ ہم تمہارا بدلہ
لیوئیں۔

ماگرن۔ نہیں صاحب میرا خوک تو
مغلوب ہوگیا ہوا ہے۔

ڈبولک (آپ ہی آپ) اچھا خدا
نے مدد کی تو تمہاری خبر لونگا۔

باونواں باب

دو مردے از غیب بیروں آید
وکارے بکند

جب ڈبولک پھر اکیلا رہ گیا تو اُس نے
ریشمی سیڑھی کو اچھی طرح سے دیکھا
کہ مضبوط ہے۔

ڈبولک (آپ ہی آپ) سیڑھی تو
اچھی مضبوط ہے۔

پھر ڈبولک نے جانچا کہ سیڑھی
کتنی لمبی ہے اور آپ ہی آپ کہنے
لگا لمبائی میں بھی کافی ہے۔

ڈبولک (آپ ہی آپ) اگر میں
سیڑھی کو تالی کے تختے سے باندھ کر
نیچے اُترنے کا ارادہ کروں اور جب
کچھ اتر جاؤں تو ممکن ہے کہ میرے
محافظ اندر آکر سیڑھی کو کاٹ دیں اور
میں نیچے گر کر مر جاؤں (پھر آپ ہی
آپ) نہیں نہیں یہ نہیں ہوسکتا۔
میں ایسا بیوقوف نہیں ہوں کہ دروازہ
کو بغیر اندر کی طرف بند کرنے کے نیچے
اترنا شروع کردوں۔ مگر یہ آدمی کون
ہے جس نے مجھے رہا کرنے کا بندوبست
کیا ہے۔ شاید لُسی ہوگا۔ کیونکہ اس
کے سوائے میرا ایسا کوئی دوست نہیں
ڈبولک کو [illegible] قت یاد نہ رہا کہ لُسی
سے میں نے کہ [illegible] ول کیا ہوا ہے اور نہ
ہی اسکو اس [illegible] کی خبر تھی کہ لُسی بھی
خوبصورت ڈا [illegible] کا عاشق ہے۔
ڈبولک نے [illegible] بازہ اندر کی طرف سے

بند کر دیا اور تاکی میں سے سر نکالکر
ادھر اُدھر نگاہ دوڑا کر دیکھنے لگا۔ ہم
پہلے ہی لکھ چکے ہیں کہ آسمان پر
بادل چھائے ہوئے تھے اور رعد
گرج رہا تھا۔ جب ڈبوک نے تاکی
میں سے سر نکالکر دیکھا تو کالی گھٹا
کے خوفناک نظارے نے اسکو اور
بھی بزدل بنا دیا۔ مگر قیدی کو سب سے
زیادہ آرزو آزادی کی ہوتی ہے۔
اسلئے ڈبوک نے دل مضبوط کیا اور
ریشمی سیڑھی کا ایک سرا تاکی کے تختے
سے باندھ کر نیچے اُترنے لگا۔ ابھی
اُس نے سیڑھی پر قدم رکھا ہی تھا
کہ اُسکے دل میں یہ خیال پیدا ہوا
کہ کہیں میرے کسی دشمن نے مجھے
اس قید سے نکال کر کھلے میدان
میں قتل کرنیکا ارادہ نہ کیا ہو۔ اس
خوفناک خیال کے آتے ہی ڈبوک
نے اوپر چڑھنے کا ارادہ کیا۔ مگر کسی نے
نیچے سے سیڑھی کو جھٹکا دیا۔ اور ڈبوک
کی پھر ڈھارس بندھ گئی۔
آخر کار ڈبوک نے نیچے اُترنا شروع
کیا اور جب نزدیک پہونچا تو کسی نے
اسکو بغل میں لے لیا اور دوسرے نے
اسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔ پھر ڈبوک
اور اُسکے رہا کنندے گھوڑوں کی
طرف بڑھے اور جب تینوں سوار
ہو چکے تو وہ اجنبیوں میں سے ایک نے
کہا کہ گھوڑوں کو تیز کر دو۔

ڈبوک (جو اپنے رہا کنندوں کو
پہچان نہ سکا) بہادرو میں تمہارا
شکریہ ادا کرتا ہوں۔

نامعلوم۔ گھوڑے کو تیز کر دو۔

تھوڑی دیر کے بعد یہ تینوں سوار
جیلخانہ کے پاس سے گذر کر جانب جنگل
کو روانہ ہوئے اور کوئی بیس منٹ
کے عرصہ میں ولینن کے جنگل
میں پہنچ گئے۔

ڈبوک پھر ڈر گیا کہ کہیں ان لوگوں
کا ارادہ مجھے جنگل میں لیجاکر قتل کرنے
کا نہ ہو۔ اور جنگل سے گھوڑوں کے
ہنہنانے کی آوازیں آئیں۔ اور جب
یہ سوار ذرا آگے بڑھے تو ڈبوک
کو آٹھ مسلح سوار جنگل میں کھڑے نظر
آئے۔

ڈبوک۔ اسکے کیا معنے ہیں۔

نا معلوم ہے کہ ہم بچ گئے ہیں۔

ڈبولٹ۔ (آواز پہچان کر) ہیں ہنری تم ہو۔

ہنری۔ تم حیران کیوں ہو گئے ہو (پیرا بیرے ساتھی سے) ڈی آینجی

ڈی آینجی۔ حضور۔

ہنری۔ کیا اسوقت دو ایسے گھوڑے ہیں۔ جو بغیر دم لیتے کے بارہ کوس سرپٹ جا سکیں۔

ڈبولٹ۔ میرے پیارے سپاہی تم مجھے لیجاؤ گے کہاں۔

ہنری۔ جہاں تمہاری مرضی ہو۔ ہمیں جلدی کرنی چاہئے کیونکہ بادشاہ کے پاس بہت عمدہ عمدہ گھوڑے ہیں۔ اور وہ ہمیں گرفتار کر سکتا ہے

ڈبولٹ۔ تو میں اب آزاد ہوں۔ اور جہاں چاہوں جا سکتا ہوں۔

ہنری۔ کیوں نہیں۔

ڈبولٹ۔ تو انگوس کو جانا اچھا ہے

ہنری۔ بہت اچھا۔

ڈبولٹ۔ مگر تم کہاں ......

ہنری۔ جب ہم انگوس کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نیوار کو روانہ ہونگا جہاں نیک صاد گو بیٹھے ......

ڈبولٹ۔ پیرس میں آپ کیا کرنے آئے تھے۔

ہنری۔ میں اپنی بیوی کے تین گوہر فروخت کرنے آیا تھا۔

ڈبولٹ۔ خوب۔

ہنری۔ اور میں نے یہ بھی دریافت کرنا تھا۔ کہ اس سازش کا کیا نتیجہ نکلا ہے۔

ڈبولٹ۔ سازش تو یونہی گئی ہے

ہنری۔ میں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ڈبولٹ۔ کس بات پر۔

ہنری۔ اگر تم اس سازش کا سردار ہونا منظور کر لیتے تو میرے تباہ ہونے میں کیا فرق رہ جاتا کیونکہ یہ سازش مجھے برباد کرنے کے لئے کی گئی تھی۔ جب میں نے سنا کہ بادشاہ نے تمہیں اسباب سے انکار کرنے پر قید کر دیا تو میں نے خدا کی قسم کھائی دیکھا تہ خانے سے تمہیں کیسا صاف نکالا ہے

ڈبولٹ۔ (آپ ہی آپ) یہ کیسا سادہ آدمی ہے اسکو دھوکا دینا بڑی آسان

بات ہے۔

ترپنواں باب

دوست

جب پیرس میں یہ کچھ ہو رہا تھا۔ میڈم مانسریو اپنے باپ کے ساتھ میڈرڈ کو جا رہی تھی۔ دوران سفر میں میڈم مذکور کو خوبصورت نظارے اور سیر سپاٹے نے بہت خوش کیا۔ ہم سفر میں میڈم اور اسکے باپ کے ساتھ ساتھ نہیں جانا چاہتے۔ ہاں یہاں یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میڈم بار بار منہ پھیر کر پیچھے دیکھتی جاتی تھی۔ اور بیرن اسکو کہتا تھا کہ میری پیاری بیٹی کچھ فکر نہ کرو۔ مانسریو اگر آوے بھی تو ہمارا کچھ نہیں کر سکتا۔

آٹھویں دن میڈم مانسریو اور بیرن میڈرڈ اپنی منزل مقصود پر پہنچ گئے۔ اور مسز اور مسٹر سینٹ لک نے بڑے تپاک سے انکا استقبال کیا۔ دوسرے دن بیرن اور مسٹر سینٹ لک شکار کھیلنے گئے اور جینی اور ڈائنا ایک درخت کے سرسبز گھاس پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگیں

جینی۔ میری پیاری بہن مجھے اپنا کل حال سناؤ کہ تم پر کیا گذری کیونکہ ہم نے تمہیں مردہ خیال کیا تھا۔ اسوقت سوائے ہمارے اور کوئی نہیں۔ اور تم اپنا حال دل کھولکر بیان کر سکتی ہو۔

ڈائنا۔ میں کیا کہوں۔

جینی۔ تم یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ تم خوش ہو کیونکہ تمہاری خوبصورت آنکھیں جو اشکوں سے تر رہتی ہیں اور تمہارے زرد رخسار سے صاف بتا رہے ہیں کہ تم مغموم رہتی ہو۔ بتاؤ پیاری بہن۔ تم نے مجھے بہت سی باتیں بتائی ہیں۔

ڈائنا۔ ہاں بہن میں نے تمہیں کچھ بھی نہیں بتایا تھا۔

مانسریو کا نام سنکر ڈائنا کانپنے لگی۔

جینی۔ دیکھو پیاری۔ تم بتاتی کیوں نہیں ہو۔

ڈائنا۔ آہ میری پیاری جینی

کا نام نہ لو اس بھوت کا نام سنکر ہمارے
پھول ہماری خوشی اور ہمارا خوشبو
جنگل سب کے......
جینی۔ میرا خیال ہے کہ تم نے کہا تھا
کہ مسٹر لیسی نے تمہارے معاملے میں
بڑی دلچسپی ظاہر کی تھی۔ لیسی کا نام
سنکر ڈائنا کا رنگ سرخ ہو گیا
جینی نے ڈائنا کو بوسہ دیکر
لیسی بڑا نیک اور خوبصورت ہے
ڈائنا۔ تم غلطی پر ہو۔ لیسی کو اب
ڈائنا کی کچھ پرواہ نہیں۔
جینی۔ یہہ ممکن ہے مگر لیسی ڈائنا کو
خوش کر سکتا ہے۔
ڈائنا۔ یہہ نہ کہو۔
جینی۔ کیوں۔
ڈائنا۔ میں کہہ چکی ہے کہ لیسی کو ڈائنا
کی اب کچھ پرواہ نہیں اور اس نے
اچھا کیا ہے۔ آہ میں نے بڑی بزدلی
کی کہ......
جینی۔ تم کیا کہنے لگی تھیں۔
ڈائنا۔ کچھ نہیں میری پیاری بہین
کچھ نہیں۔
جینی۔ نہیں ڈائنا اپنے آپکو ہلکا نہ کرو۔

تم بڑی بہادر ہو بزدلی کو تم سے کیا
تعلق ہے۔
ڈائنا۔ نہیں جینی یہہ ٹھیک ہے
خطروں نے ہم پر غلبہ پا لیا۔ اور
وہم کے سمندر میں میرا دل غوطے کھانے
لگا۔ آہ اب مجھے وہ خطرے سچ معلوم
ہوتے ہیں اور وہ وہم کا سمندر ایک
چھوٹی سی جھیل دکھائی دیتا ہے
جس کو ایک بچہ بھی عبور کر سکتا ہے
آہ جینی میں نے بزدلی کی۔ آہ میں
نے ذرا بھی نہ سوچا۔
جینی۔ میری سمجھ میں کچھ بھی نہیں
آتا کہ تم کیا کہہ رہی ہو۔
ڈائنا۔ (چلاکر) میرا کچھ قصور نہیں
اس کی اپنی غلطی ہے۔ ڈالوک
انجو اسکے برخلاف تھا مگر عاشق
کو کسی کا کیا ڈر ہو سکتا ہے جینی
اگر مجھے عشق ہوتا تو میں......
جینی۔ میری پیاری سہیلی صبر کرو۔
صبر کرو۔
ڈائنا۔ جینی میں سچ کہتی ہوں
ہم نے بزدلی سے کام لیا۔
جینی۔ ہم نے۔ تم کس کا ذکر کر رہی ہو

ہم نے کیا۔

ڈائنا۔ میں نے اور میرے باپ نے دیکھو
جینی میرا باپ ایک شریف آدمی ہے
بادشاہ سے شکایت کرسکتا تھا جینی
جس آدمی سے مجھے نفرت ہو میں اسکی
کچھ اسکی کچھ پرواہ نہیں کرتی۔ آہ
اس سے مجھ کو محبت نہیں۔

جینی۔ تم جھوٹ کہتی ہو۔ تمہیں کسی سے
محبت ....

ڈائنا۔ تمہیں عشق کی خبر ہوگی جس
کو سینٹ الٹ نے باوجود بادشاہ کی
مخالفت کے اپنی بیوی بنایا جسکو
وہ پیرس سے نکال لایا اور جو اس
کو ہر وقت خوش رکھتی ہے۔

جینی۔ اور اس کو اپنے عشق کا بہت
اچھا ثمرہ ملا ہے۔

ڈائنا۔ آہ جینی میں جس کو اس
مغرور آدمی نے اپنی معشوقہ بنایا۔
آہ میں جس نے اس قیمتی سے جسکی
بابت لوگ کہتے ہیں کہ بڑا اسپار ہے
دل لگایا۔ آہ میں لاجنسی میں
اسکے ساتھ اکیلی تھی اور دیمی اور
گوڈیلوڈ ہمارے رازدان تھے اس وقت
وہ بُسی میری فرقت میں بیمار پڑا تھا
آہ اگر وہ مجھے کہتا کہ میرا علاج کرو۔ تو
میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتی
آہ جینی میں اس کے پاس سے اٹھ گئی
اور اسنے مجھے نہ روکا۔ اس کو پتہ تھا کہ
میں پیرس کو چھوڑ چلی ہوں۔ اور سرپدر
کو واپس جانے لگی ہوں۔ آہ اس کو
اسباب کا بھی پتہ تھا کہ میں اکیلی
سفر کررہی ہوں۔ آہ میری پیاری
جینی میں منہ پھیر پھیر کر دیکھتی رہی
کہ ابھی ابھی بُسی مجھے آملتا ہے مگر
کوئی نہ آیا۔ کیوں جینی اب بھی
تمہیں پتہ نہیں لگا کہ بُسی نے مجھے
بھلا دیا ہے۔ آہ جینی ......

ابھی ڈائنا نے اپنی تقریر ختم نہیں
کی تھی کہ پہیوں کے چلنے کی آواز آئی
اور کوئی آدمی پیچھے سے آکر ڈائنا
کے پاؤں پر گر پڑا۔

جینی نے اس آدمی کو پہچان لیا اور
چلی گئی۔

بُسی۔ میری جان میں آگیا ہوں۔

ڈائنا نے بھی بُسی کو پہچان لیا۔ اور
بیہوش ہو کر گر پڑی۔

چوہنواں باب

لُسی اور ڈائنا

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ محبت کے جوش سے جو غشی لُسی پر طاری ہو جاتی ہے۔ دیر پا نہیں ہوتی۔ ڈائنا کو تھوڑی دیر کے بعد ہوش آگیا۔

ڈائنا۔ کونٹ صاحب تم نے تو مجھے حیران کر دیا ہے

لُسی خاموش رہا کہ شاید ڈائنا کچھ اور کہے گی مگر ڈائنا نے اور کچھ نہ کہا اور لُسی کی بغل سے نکل کر اپنی سہیلی جینی کی طرف جو ذرا پرے کھڑی ہوئی تھی بڑھی۔

لُسی نے دوڑ کر ڈائنا کو پکڑ لیا اور کہنے لگا۔

لُسی۔ ڈائنا۔ میرے عشق کی یہ قدر کرنے لگی ہو کہ ....

ڈائنا۔ نہیں صاحب نہیں مسٹر لُسی مگر ....

لُسی۔ (آہ بھر کر) میم صاحب مگر کیا۔

ڈائنا۔ نہیں نہیں کونٹ صاحب تمہیں ....

لُسی۔ آہ میم صاحب مجھے دل کھول کر پاؤں پڑ لینے دو۔ میں ایک مدت سے اس بات کا آرزو مند تھا۔

ڈائنا۔ یہ تو ہوا۔ مگر تم دیوار پھاند کر آئے ہو یہ بات تمہاری شان کے برخلاف ہے بلکہ جہالت میں داخل ہے۔

لُسی۔ کیوں کر۔

ڈائنا۔ اگر تمہیں کوئی دیکھ لیتا تو تمہیں گرفتار کر لیتا۔

ڈائنا۔ ہمارے شکاری چوکی درست کر کے ابھی یہاں سے گذرے تھے۔

لُسی۔ میم صاحب کچھ فکر نہ کرو میں اس طرح چھپا ہوا تھا کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

جینی۔ مسٹر لُسی تم چھپے ہوئے تھے مگر کس طرح۔

لُسی (ڈائنا سے) بیشک میں تمہیں رستے میں نہیں مل سکا اس لیے میرا کچھ قصور نہیں کیونکہ تم دوسرے رستے گئیں اور میں دوسرے۔ تم کولٹ کے رستے

آ گئے ہیں اور میں چارٹس کی راہ
دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تمہیں
تمہارے باپ اور نوکروں کے سامنے
ملنا پسند نہ کیا۔ کیونکہ مجھے تمہاری
رسوائی منظور نہیں۔ میں نے منزل
بہ منزل سفر کیا۔ آخرکار تم یہاں پہنچ
گئے میں نے گاؤں میں ایک مکان
کرایہ پر لیا ہوا ہے اور جب تم میرے
مکان کے پاس سے گذرے تو میں نے
تمہیں دیکھ لیا۔

ڈانٹا۔ تو انگوس! یہ آپ کو سب
لوگ جانتے ہیں۔

لوئی۔ مجھے کون پہچان سکتا ہے
میری پوشاک تو دیکھو میں نے بھیس
بدلا ہوا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ
میں یہاں بھی ہوں۔

جینی۔ آہ لوئی۔ خوب سوچو تم بھی دو دن
ایک گاؤں میں رہے اور اہل شہر
میں سے کوئی ایک بھی اس پر یقین
نہیں کر سکتا۔

ڈانٹا۔ اپنا سر ذرا جھکا کر۔ اچھا کونٹ
صاحب آپ گاؤں سے یہاں کیونکر
آ گئے ہیں۔

لوئی۔ میرے پاس دو گھوڑے ہیں۔
ایک پر سوار ہو کر میں گاؤں سے باہر
نکلا کرتا ہوں۔ اور جب گاؤں سے ذرا
فاصلے پر پہنچ جاتا ہوں تو دوسرے گھوڑے
پر سوار ہوتا ہوں۔ میرا گھوڑا ایسا
تیز ہے کہ آدھ گھنٹے میں دس میل جاتا
ہے۔ کل بھی میں یہاں آیا تھا اور چار
گھنٹوں تک بار بار دیوار پر چڑھ کر دیکھتا
رہا تھا آخرکار میں مایوس ہو کر واپس
جانے لگا تھا۔ کہ میں نے تمہیں سیر
سے واپس آتے دیکھا۔ تمہارے
دو خدمتگار تمہارے ساتھ تھے
جب اندر چلی گئیں تو میں دیوار سے
کود پڑا۔ اور میں نے کہاں کچھ
نشان دیکھے جن سے میں سمجھ گیا کہ
یہاں میری پیاری ڈانٹا ڈانٹا
بیٹھا کرتی ہو گی۔ میں نے اس جگہ کے
پاس سے کچھ شاخیں کاٹ دیں کہ پھر
اس جگہ کو پہچان سکوں۔ چونکہ میں
رستوں پر چڑھ چڑھ کر بہت تھک
گیا ہوا تھا۔ اسلئے واپس چلا گیا۔

جینی۔ مگر لوئی تمہارا [illegible]
[illegible] ہے اور [illegible]

جڑھ چڑھ کر دیکھتے رہنا بڑی بہادری
ہے۔ لیکن اگر تمہاری جگہ میں ہوتی
تو بجے کبھی بہار نی نہ اپنے خوبصورت
ہاتھوں کو خراب کرتی لُسی اپنے
ہاتھوں کو دیکھو کیسے کھردرے ہو رہے
ہیں۔
لُسی۔ یہہ تو ٹھیک ہے مگر میں بغیر اپنے
ہاتھوں کو خراب کرنے کے پیاری ڈائنا
کو بھی تو نہیں دیکھہ سکتا تھا۔
جینی۔ اگر مجھے یہہ بات منظور ہوتی
تو میں تم سے کچھہ زیادہ سہولت سے
ڈائنا کو دیکھہ سکتی۔
لُسی۔ کیونکر۔
جینی۔ میں سیدھی محل میں چلی جاتی بیرن
میں بیٹھ رہتی بڑے تپاک سے ملتا۔
اور بیرنٹ مم مانسر لیو مجھے اپنے پہلو
میں جگہ دیتی لمحہ بسیٹ لٹ اور
اسکی بیوی مجھے دیکھہ کر بہت خوش ہوتے
اور میرے ساتھہ بیٹھکر کھانا کھاتے کیوں
لُسی۔ کیسی آسان بات تھی مگر کوئی
کیا کرے۔ ان عاشقوں کو سب سے نرالی
سوجھتی ہے۔
لُسی ڈائنا کی طرف دیکھکر اور ہنسکر

جینی مجھے کوئی پوچھتا بھی نہیں
جینی۔ تو تہذیب زمانے سے اُٹھ گئی ہے
لُسی میں محل میں نہیں جاؤنگا کیونکہ
بیرن . . . .
جینی۔ خوب اسکے یہہ معنی ہیں کہ میں
بھی . . . .
دیکھو ڈائنا کا مونہہ چوم کر پیچھے میں
جاتی ہوں۔ جینی چلی گئی۔
لُسی۔ کیوں ڈائنا جو کچھہ میں نے کیا
نامناسب تو نہیں۔
ڈائنا۔ نہ مناسب تو نہیں مگر میرا نہیں
لا جینی میں بلانا میری غلطی تھی۔
لُسی۔ الہی توبہ۔ ڈائنا اسکے کیا معنی
ہیں؟
ڈائنا۔ کونٹ صاحب بات یہ ہے کہ
مانسر لیو کو ناخوش اور نامراد کرنے کا
میرا حق ہے۔ کیونکہ اُسنے مجھہ پر جبر کیا اگر
کسی اور کی ہو کر نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ
وہ میرا مالک ہو چکا ہوا ہے۔
لُسی۔ اب مجھے بھی کچھہ کہنے کی اجازت
ہے کہ نہیں۔
ڈائنا۔ کیوں نہیں۔
لُسی۔ جو کچھہ تم نے کہا ہے تمہاری ضمیر

اسکے برخلاف ہے۔
ڈ اُمنا۔ کس طرح۔
لُسی۔ دیکھو میم صاحبہ آپ نے مجھے اپنے
حسن گلو سوز کا دیوانہ بنایا ہوا ہے
تم کہتی ہو کہ مانسر یو تمہارا مالک ہے
مگر تم نے اسکو خوشی سے نہیں قبول
کیا ہوا۔ بد قسمتی نے تمہیں اسکی بیوی
بنا دیا ہوا ہے۔ اور میں تمہیں اس
ظالم کے ہاتھوں سے بچاؤنگا۔
ڈ اُمنا نے کچھ کہنے کی کوشش
کی مگر لُسی نے اسکو بولنے نہ دیا۔
لُسی۔ میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنے
لگی تھیں۔ یہہ کہ اگر میں مانسریو کو
مارڈالونگا۔ تو تم مجھے کبھی نہیں
ملوگی کچھہ پرواہ نہیں میں رنج و غم
کا شکار ہو جاؤنگا۔ مگر تم تو خوش
ہو جاؤگی اور آزادی کے لطف اٹھاؤگی
اور ممکن ہے کہ کوئی بہادر اور خوبصورت
آدمی جو تمہارا خاوند بنے اور تم خوش
ہو کر کہا کرو "شاباش لُسی شاباش"
تم نے مجھے ظالم کے پھندے سے
چھڑایا۔
ڈ اُمنا نے لُسی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا

تم مجھے دہمکیاں دے رہے ہو
لُسی۔ دہمکیاں۔ آہ ڈ اُمنا اگر میں
تمہیں دہمکیاں دے رہا ہوں تو میری
زبان جل جائے۔ دیکھو ڈ اُمنا مجھے
تم سے عشق ہے اور میں جانتا ہوں کہ
تم بھی مجھے محبت کرتی ہو۔ چپ رہو
انکار کرنے کی کچھہ ضرورت نہیں۔ میں نے
کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ میں تم سے تمام
عمر محبت کرتا رہونگا۔ اور جب مرونگا
تمہارے عشق میں مرونگا۔ اگر کہو تو
میں ابھی چلا جاتا ہوں۔ کبھی تمہارا
گلہ نہیں کرونگا۔ ہاں اپنے دل سے
یہہ ضرور ہونگا۔ کہ ڈ اُمنا نے جسے
میں دل و جان سے پیار کرتا تھا میری
کچھہ قدر نہ کی۔ لیکن اگر تمہاری یہی مرضی
ہے تو میں ابھی چلا جاتا ہوں اور
بڑے دعوے سے کہتا ہوں کہ میں پھر
کبھی تمہیں نہیں ملونگا۔
لُسی نے یہہ باتیں کچھہ ایسے انداز میں
کہیں کہ ڈ اُمنا کو یقین ہو گیا کہ جو کچھہ
میرے عاشق نے کہا ہے کر دکھائیگا
ڈ اُمنا۔ میرے پیارے کونٹ میں
دل و جان سے تمہارا شکریہ ادا کرتی

ہوں۔ کہ تم نے اپنے عشق کا اقرار
کر کے میری محبت کی قدر کی ہے
یہ کہکر ڈائنا نے اپنا خوبصورت
ہاتھ لیبی کی طرف بڑھا دیا اور لیبی
نے نہایت پیار سے اپنی معشوقہ کے ہاتھ
پر بوسہ دیا۔
اتنے میں کسی کے پاؤں کی چاپ
سنائی دی اور جینی کو آتے دیکھکر
ڈائنا نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔
جینی۔ میرے نیک دوست مجھے خدا
وناگرمیں آپکی خوشی میں شامل ہوئی
ہوں۔ مگر اب ہمیں محل میں جانا چاہئے
کونٹ صاحب اگر آپ نہیں آنا
چاہتے تو اپنے تیز رفتار گھوڑے
پر سوار ہو جائیے مگر یہ یاد رہے کہ تمہیں
بہت نقصان پہنچیگا۔ کیونکہ تم
بہت تھک گئے ہوئے ہو اور
تمہیں بھوک لگی ہوئی ہوگی۔
آہ ڈائنا میری پیاری بہن ہم
محل میں چلیں
لیبی حسرت کی نگاہوں سے جینی اور
ڈائنا کی طرف دیکھنے لگا اور ڈائنا نے
مارے شرم کے نگاہ پھیر لی۔

لیبی۔ کیوں ڈائنا اب تجھے کچھ کہنا
تو نہیں ہے
ڈائنا۔ کل تو مجھے آپکو کچھ نہیں کہنا
لیبی۔ صرف کل تک۔
ڈائنا۔ ہاں صرف کل تک اور پھر ہمیشہ

. . . .

لیبی بہت خوش ہوا اور ڈائنا
کے ہاتھ پر بوسہ دیکر چلا گیا۔
جینی۔ پیاری بہن اب مجھ سے بھی
تھوڑی باتیں کر لو
ڈائنا۔ فرمائیے۔
جینی۔ کل میں بھی سینٹ الف اور
بیرن صاحب کے ساتھ شکار
جاؤنگی
ڈائنا۔ تو مجھے اکیلی چھوڑ جاؤگی۔
جینی۔ پیاری بہن مجھے اپنے اصول
کے مطابق کام کرنا چاہئے۔ اور بعض
باتوں کو ترک کر دینا چاہئے۔
ڈائنا۔ اسکے کیا معنے ہیں۔ کہ تمہیں
مجھ سے محبت نہیں رہی۔ کیا تم
میری محبت سے بیزار ہو گئی ہو۔
جینی۔ نہیں میں تمہاری محبت سے
تو بیزار نہیں ہو گئی ہوں۔ مگر میں

عاشقوں کی خوشی میں مخل نہیں ہونا
چاہتی
ڈائنا نے جینی کو گلے سے لگا لیا۔
جینی۔ لو سنو۔ ہمارے شکاری بگل
بجا رہے ہیں۔ اور سینٹ آلک بڑا
بیتاب ہو رہا ہے۔

چھپنواں باب

جینی نے وہ گھوڑا جس کے تین سو
پونڈ ملتے تھے مفت دیدیا

دوسرے دن جینی علی الصباح جبکہ
اہل انگلستان ابھی اچھی طرح سے بیدار
بھی نہیں ہوئے تھے۔ قصبہ مذکور سے
نکل گیا۔ اور بیقرار ڈائنا نے جو
اپنے عاشق سے بہت سویرے سے
جدا ہو چکی تھی اور اپنے محل ہیملٹ
کے سامنے ایک ٹیلے پر کھڑی ہوئی
نظارہ وہ دیکھ رہی تھی جینی کو جبکہ وہ
سڑک پر اپنے تیز رفتار گھوڑے کو
سرپٹ دوڑاتا آتا تھا دیکھ لیا۔
جب پیڑ کے درختوں کی کونپلوں
پر سورج کی دھیمی دھیمی کرنیں پڑ رہی
تھیں۔ اور جب سبزہ گھاس شبنم سے تر تھی
خوبصورت ہو رہی تھی۔ جیسے کہ کوئی نوعروس
معشوق ہو۔ موسم بہار تھا۔ صبح ہو چکی
ہوا ہو۔ جب جینی ہیملٹ پارک
کی دیوار کے نزدیک پہنچا تو ڈائنا
اس کو دوڑ کر جا ملی۔ ابھی ڈائنا
اور جینی نے آنکھیں آنسوؤں سے
ایک دوسرے کو سلام کیا ہی تھا
سینٹ آلک نے نرسنگا پھونک دیا
اور بوڑھا ہیملٹن اور وہ شکار میں
مشغول ہو گئے۔
جینی۔ ڈائنا مجھے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ میں آج ہی جنت میں آیا ہوں
کیونکہ تمہیں اپنے دیکھتا ہوں دنیا
کی بادشاہی مجھے ہیچ معلوم ہوتی ہے۔
ڈائنا۔ اور میں جینی تم سے پہلے
قضا کے آنے کی خدا سے التجا کرتی
تھی۔ اب موت سے ڈرتی ہوں
کیونکہ مرنے کے بعد مجھے تمہارا دیدار
نہیں نصیب ہوگا۔ مگر جینی تم ملنے
میں کیوں نہیں ڈرتے میرا باپ تمہیں
دیکھ کر بہت خوش ہوگا۔ اور سینٹ آلک
تمہارا دوست ہی ہے۔

بُسی۔ اگر میں ایک دفعہ قلعہ میں چلا
گیا تو ہر وقت یہیں رہنے کو پسند
کرونگا۔ یہہ خبر سارے صوبے میں پھیل
جائیگی۔ اور اگر تمہارے حاسد خاوند
نے سن لیا تو بہت جلد یہاں آجائیگا
اور پھر تمہاری وہی حالت ہوجائیگی
ڈائنا۔ بیشک تمہارا خیال درست
ہے۔
بُسی۔ دیکھو ڈائنا ہمیں اپنی
موجودہ خوشی کو قائم رکھنے کے لئے
اپنے راز کو چھپائے رکھنا چاہئیے۔
مبادا سینٹ لک کو اسبات
[illegible] لے۔ اور اسکے خاوند کو بہت
[illegible] ہوجائیگا۔ کیونکہ میں نے
اسکو لکھا ہے کہ مجھے انگرس میں ملو
میں اس کو دوران ملاقات میں سب
کچھہ بتا دونگا اور اسبات کی دوستانہ
طور پر تاکید کرونگا کہ کسی سے ذکر
نہ کرنا۔ ڈائنا۔ یہہ بھی ضروری بات
ہے کیونکہ بادشاہ کے طرفدار میری تلاش
میں ہیں۔
ڈائنا۔ کونٹ صاحب آپ بجا فرماتے
ہیں میرا باپ ایسا وہمی ہے کہ اگر اس کو
پتہ لگ گیا تو مجھے مالسربو کے
حوالہ کردیگا۔
بُسی۔ تو ہمیں کسی محفوظ جگہ میں بیٹھ
بیٹھ کر باتیں کرنا چاہئیں۔ کیونکہ مجھے اندیشہ
ہے کہ کوئی حاسد ہمیں تاڑ نہ جاوے
ڈائنا۔ تو مجھے الوداع کہو اور
اپنے گھوڑے کو ذرا روک کر
چلایا کرو۔ کیونکہ مجھے ڈر لگتا ہے۔
بُسی۔ ڈائنا کچھہ فکر نہ کرو۔ یہہ
گھوڑا بڑا حلیم ہے۔ جب میں تم سے
رخصت ہوکر واپس جانے وقت
اپنے خیالوں میں ڈوبا ہوا ہوتا ہوں
تو قابل تعریف گھوڑا بغیر باگ کے
اشارے پر چلنے کے مجھے سیدھا میرے
مکان پر لیجایا کرتا ہے۔
اتنے میں سینٹ لک کے نرسنگھے
کی آواز پھر ڈائنا کے کانوں میں
آئی اور بُسی انگرس کو روانہ ہوا۔
جب وہ شہر کے نزدیک پہونچا تو اس
نے خیال کیا کہ پھاٹکوں کے بند
کئے جانے کا وقت نزدیک آگیا ہے
اتنے میں گھوڑوں کے سموں کی آواز بھی
اسکے کانوں میں آئی۔ ہمارے ناظرین جانتے

ہیں کہ عاشق اور چور کو ہمیشہ تعاقب
کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ بُسی کے دل
میں خیال آیا کہ کہیں کوئی میرے
تعاقب میں نہ ہو۔ اتنے میں دو سوار
نزدیک آ گئے۔ اور ان میں سے
ایک دوسرے سے یوں مخاطب ہوا
ایک سوار۔ لیجئے وہ سامنے شہر
دکھائی دے رہا ہے۔ تین سو گز کر
اور لگانے تک آپ منزل مقصود
پہ پہنچ جائیں گے۔
دوسرا۔ گھوڑا بیدم ہو رہا ہے بیچارا
اب آگے نہیں بڑھ سکتا۔ میں اپنے
شہر میں پہنچنے کے لئے سو گھوڑے
مار سکتا ہوں مگر........
بُسی۔ (اپنے دل ہی دل میں) کوئی
شکار کرنے والوں میں سے ہے۔ پھر
آپ ہی آپ ہاں میں گھوڑا تو ابھی گرا
(گھوڑ سوار سے خطاب کر کے) جناب
گھوڑے کو روک لو نہیں تو ابھی آپ
کو لے کر زمین پر آ رہیگا۔ جب بسی
نے یہ کہا گھوڑا زمین پر گر پڑا اور
ذرا کی ذرا تڑپ کر بیچارے نے دم
توڑ دیا۔

سوار۔ (بسی سے) کیوں صاحب آپکو
اپنے گھوڑے کے عوض میں تین سو
پونڈ منظور ہیں۔
بُسی۔ سوار (جنبی) کے نزدیک ہو کر
آہ..........
سوار۔ جناب مجھے تھوڑی جلدی ہے
آپ نے کچھ جواب نہیں دیا۔
بُسی۔ شاہزادہ صاحب آپ ہیں
آپ میرا گھوڑا مفت لے سکتے ہیں
اسوقت ڈیوک کے ساتھی نے
جو ذرا پرے کھڑا تھا گھوڑا پکڑ لیا
ڈیوک۔ (ڈی اینجی) کیا کہنے
لگے ہو۔ یہ تو بسی معلوم ہوتا ہے
بسی۔ ہاں شاہزادہ صاحب میں
ہی ہوں۔ آپ کیا سمجھے ہیں کہ آپ
اس وقت گھوڑوں کو دوڑا دوڑا
کر مار رہے ہیں۔
ڈی آنجی۔ اوہو آپ ہیں بسی
صاحب ہیں۔ لیجئے شاہزادہ صاحب
مجھے آپ اجازت دیجئے۔
ڈیوک۔ مگر مجھے شکریہ تو ادا کر لینے
دو اور اسپ نیک کا بھی اقرار کر لینے دو
کہ میں تمہیں ہمیشہ دوست سمجھونگا

ڈمی آہنی۔ شاہزادہ صاحب میں اس بات کو جانتا ہوں کہ آپ ہمیشہ اس احسان کو یاد رکھیں گے۔ لیجیے اب الوداع۔

لیسی۔ (دل ہی دل میں) آہ ڈمی آہنی میں اسوقت۔ . . . .

ڈیوک۔ کیوں لیسی تمہیں میرے یہاں آنے کی کوئی امید اور خبر تھی میرا خیال ہے کہ جب تم یہاں ہو تو تمہیں میرے آنے کا ہر وقت خیال رہنا چاہیے تھا۔

لیسی۔ جناب اگر آپ شہر میں داخل ہونا چاہتے ہیں تو سوار ہو جیے میں بڑا عجلت سے کام لیجیے۔

ڈیوک لیسی کے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور لیسی بھی شاہزادہ صاحب کے پیچھے ہو لیا۔

لیسی۔ شاہزادہ صاحب آپ کہاں تشریف لیجانا چاہتے ہیں۔

ڈیوک۔ قلعہ میں چلتے ہیں تاکہ جھنڈا بلند کیا جاوے اور اس صوبے کے رؤسا طلب کئے جاویں۔

لیسی۔ بہت اچھا۔

یہ خبر فوراً مشہور ہو گئی کہ ڈیوک صاحب آ گئے ہیں۔ اور شہر کے عالی رتبہ آدمی حضور کو ملنے آئے۔

ڈیوک۔ میں اپنے آپ کو آپ لوگوں کی پناہ میں لایا ہوں پیرس میں میں نے بہت سے خطروں کا سامنا کیا ہے میری آزادی کا خون ہو گیا تھا مگر اپنے دوستوں کے ذریعے بچکر نکل آیا ہوں اب میرا خیال ہے کہ میری عزت اور جان وفادار سرداروں کے ہاتھ ہے۔

سب کے سب۔ ہمارے سردار کی عمر دراز ہو۔

ڈیوک۔ اب مجھے کھانے کی ضرورت ہے کیونکہ صبح سے میں نے کچھ نہیں کھایا ہوا۔

توپیں داغیں گئیں۔ شہر میں چراغ دانی کی گئی۔ اور توپوں کی دھوئیں اور خوفناک آوازوں نے ڈیوک صاحب کے آمد کی خبر جمیع بلاد میں پہنچا دی۔

باب ۵۶

ڈیوک انجو اور لیسی پر کئے
ڈیوک اور حب ڈیوک اور لیسی اکیلے

آؤ باتیں کریں۔

بسی۔ فرمایئے۔

ڈیوک۔ اُس روز جب ہم تمہیں ملنے گیا تھا تو تم بہت بیمار تھے۔

بسی۔ ہاں جناب میں بہت بیمار رہا ہوں اور شفا مجھے کچھ جادو کے طور پر ہوئی تھی

ڈیوک۔ تمہارے پاس ایک ڈاکٹر بھی تھا جو تمہارے ملاقاتیوں کو دُور ہٹاتا تھا۔

بسی۔ ہاں جناب۔ رمی کو مجھ سے بہت محبت ہے۔

ڈیوک۔ اُس نے تمہیں جبراً بستر پر لٹا رکھا ہوا تھا۔

بسی۔ حضور نے دیکھا ہوگا کہ میں بڑی خوشی سے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔

ڈیوک۔ اگر یہ بات تھی تو تم نے ڈاکٹر کو نکال کیوں دیا اور تم میرے ساتھ آگے کیوں نہ چلے چونکہ معاملہ ذرا نازک تھا اسلئے تم نے . . . .

بسی۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ میں ڈر گیا تھا۔

ڈیوک۔ ہاں۔

بسی۔ اپنی کرسی سے اٹھکر جناب یہ سفید جھوٹ ہے۔ میرے جسم کے داغ صاف بتاتے ہیں کہ خوف کبھی میرے پاس بھٹکا تک نہیں۔ اور میں ان لوگوں کو خوب جانتا ہوں جو یونہی کانپ کانپ جایا کرتے ہیں۔

ڈیوک۔ ذرا دبکر بسی جب تم پر کوئی الزام لگایا جاوے تو تم بڑے جوش میں آجاتے ہو۔ مخالف دب جاتا ہے اور تم سمجھ لیتے ہو کہ تم حق بجانب ہو۔

بسی۔ میں یہ کب کہتا ہوں کہ میں ہمیشہ حق بجانب ہوتا ہوں۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ بعض اوقات میں غلطی پر بھی ہوں۔

ڈیوک۔ اور تم غلطی پر کب ہوتے ہو

بسی۔ جب میں ناشکر گذار لوگوں کی خدمت کرتا ہوں۔

ڈیوک۔ (ذرا غرور سے) معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں اپنی حیثیت کا خیال نہیں رہا۔

بسی۔ دروازے کی طرف بڑھا مگر ڈیوک آواز دی کہ ٹھیر جاؤ۔

ڈیوک۔ کیوں صاحب کیا آپ اس

بات سے انکار کر سکتے ہیں کہ میرے ساتھ
جانے سے انکار کرنے کے بعد آپ باہر
گئے تھے۔

بُسی۔ جناب میں کسی بات سے انکار
نہیں کرنا چاہتا اور نہ ہی مجھے کوئی اقرار
پر مجبور کر سکتا ہے۔

ڈیوک۔ مگر آپ میرے ساتھ کیوں نہ
گئے۔

بُسی۔ مجھے کچھ کام تھا۔

ڈیوک۔ گھر پہ

بُسی۔ یا کہیں باہر۔

ڈیوک۔ میرا خیال ہے کہ جب کوئی
شریف کسی شاہزادہ کا مصاحب ہو تو
اس کا فرض ہے کہ ہر طرح سے شاہزادہ
کی خدمت کرے۔

بُسی۔ اگر میں نے آپ کی خدمت نہیں
کی تو اور کس طرح آپ کی خدمت کرتے ہیں

ڈیوک۔ میں اس بات سے انکار
نہیں کر سکتا کہ تم بڑے وفادار اور نیک
ہو۔ بلکہ میں تمہاری گستاخی بھی معاف
کر دیتا ہوں۔

بُسی۔ آپ بڑے نیک اور مہربان ہیں

ڈیوک۔ کیونکہ تمہارا غضب بے سبب
نہ تھا۔

بُسی۔ آہ تو آپ اقرار کرتے ہیں
کہ ....

ڈیوک۔ ہاں میں نے تم سے اقرار
کیا تھا کہ میں مانسیرو کو بے عزت
کرونگا۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں مانسیرو
سے بڑی نفرت ہے۔

بُسی۔ نہیں مجھے تو مانسیرو سے نفرت
نہیں تو ڈبل مجرم ہو کہ ایک تو تم نے
میرے ساتھ جانے سے انکار کیا
اور پھر باہر جا کر شرارتیں کیں۔

بُسی۔ میں نے کیا شرارت کی تھی

ڈیوک۔ اس میں کوئی شک نہیں
کہ تمہیں ڈی اپرنن اور سکابرگ
سے نفرت ہے۔ میں بھی ان ملعونوں
کو دیکھنا تک نہیں چاہتا۔ مگر تم ان کو
قتل کر دو۔ چھیڑ خانی کے کیا معنی ہیں

بُسی۔ میں نے آپ سے کیا چھیڑ کی تھی

ڈیوک۔ کیوں تم نے اپرنن کو چھرے
نہیں مارے تھے۔

بُسی۔ (حیران ہو کر) میں نے

ڈیوک۔ ہاں صاحب تم نے اس کے
تمام کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔

بُسی۔ خوب اچھا اب سکابرگ کی
بابت بھی کچھ فرمایئے۔
ڈبولک۔ تم اس بات سے بھی انکار
نہیں کرسکتے کہ تم نے سکابرگ کو
بلیچ میں غوطے دیئے تھے۔ اس واقعہ
کے تین گھنٹے بعد میں نے سکابرگ
کو بچشم خود دیکھا تھا اور ابھی تک
اُسکے بدن پر نیل کے داغ باقی
تھے۔ کیا تم نے اس سے مذاق کیا
تھا۔
یہ کہکر ڈبولک قہقہہ مار کر ہنسنے
لگا اور بُسی بھی ہنسی میں اُس کے
ساتھ شریک ہوا۔
بُسی۔ تو ایڈمنڈ اور سکابرگ بھی
اپنا چھیڑ کرنے والا جانتے ہیں۔
ڈبولک۔ ہاں۔
بُسی۔ اور تم مجھے اسبات پر ملامت
کرتے ہو۔
ڈبولک۔ نہیں اسبات پر تو میں
خوش ہوں مگر مجھے تم سے اور شکایت
ہے کہ تم نے مجھے قید سے نکالنے
کے لئے کچھ نہ کیا۔
بُسی۔ میں انجو میں چلا آیا تھا۔
ڈبولک۔ میرا خیال ہے کہ نزدیک
رہتے تو تم زیادہ مفید ثابت ہوتے
بُسی۔ آہ اسبات میں ہم ایک دوسرے
کے برخلاف ہیں۔ میں نے انجو
میں آنے کو زیادہ مناسب خیال
کیا تھا۔
ڈبولک۔ یہی تو تمہاری غلطی ہے
بُسی۔ مگر میں تمہارے طرفداروں
کو جمع کرنے کے لئے آیا ہوں تو
ڈبولک۔ تو بڑی اچھی بات ہے
اچھا بتاؤ تم نے کیا کچھ کیا ہے۔
بُسی۔ محل میں آپ کو بتلاؤنگا۔
اب مجھے اجازت دیجئے۔
ڈبولک۔ کیوں۔
بُسی۔ میں نے ایک آدمی کو ملنا
ہے۔
ڈبولک۔ بہت اچھا۔ مگر دوراندیشی
سے کام لینا۔
بُسی۔ دوراندیشی کی کیا ضرورت
ہے کیا یہاں ہم ہر طرح سے محفوظ
اور مضبوط نہیں ہیں۔
ڈبولک۔ تاہم احتیاط واجب ہے،
کیا تم نے بہت کچھ کرلیا ہے۔

لُسی۔ ابھی تو مجھے یہاں آئے ہوئے کُل دو ہی دن ہوئے ہیں۔

ڈیوک۔ میرا خیال ہے کہ تم یہاں بھیس بدلکر رہتے ہو۔

لُسی۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ تمہیں کہہ دو کہ میں نے کبھی ایسے کپڑے پہنے تھے۔

ڈیوک۔ تم رہتے کہاں ہو۔

لُسی۔ خندق کے پاس ایک خراب خستہ مکان میں۔ مگر شاہزادہ صاحب آپ کس طرح شاہی قلعہ سے نکلے اور جب میں آپ کو ملا تھا تو آپ کے ساتھ ڈچی آنجہی کیوں تھا۔

ڈیوک۔ اپنے دوستوں کی مدد سے

لُسی۔ آپ کے دوست . . .

ڈیوک۔ ہاں لُسی ان دوستوں کو تم نہیں جانتے۔

لُسی۔ تو وہ کون ہیں۔

ڈیوک۔ بادشاہ نیوار اور ڈچی آنجہی جسے تم نے میرے ساتھ دیکھا تھا۔

لُسی۔ ہیں شاہ نیوار۔ آہ مجھے یاد آگیا ہے کیا آپ نے شاہ نیوار کے ساتھ مل کر سازش نہیں کی تھی۔

ڈیوک۔ نہیں لُسی میں نے کبھی کوئی سازش نہیں کی۔

لُسی۔ نہیں صاحب وہ لامول اور کوکوناس . . . .

ڈیوک۔ (ذرا اشتعال زدہ ہو کر) لامول تو کسی اور جرم کی پاداش میں ہلاک ہوا تھا۔

لُسی۔ اچھا صاحب خواہ کچھ ہوا آپ یہ بتائیں کہ آپ قلعے سے نکلے کیونکر۔

ڈیوک۔ تالی کے رستے۔

لُسی۔ کس تالی کے رستے۔

ڈیوک۔ جو میری خوابگاہ میں ہے

لُسی۔ تو آپکو ریشمی سیڑھی کا پتہ تھا

ڈیوک۔ کس سیڑھی کا۔

لُسی۔ جو طاق میں پڑی ہوئی تھی

ڈیوک۔ (حیران ہو کر) تو تمہیں اس سیڑھی کی خبر تھی

لُسی۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کبھی اس کمرہ میں داخل ہوا کرتا تھا۔

ڈیوک۔ میری نہیں چارلس کے زمانے میں تو تم اس تالی کے رستے

خوش ہو گئے

لُسی۔ ہاں صاحب جس رستے آپ آئے تھے اُسی سے مگر یہ بڑی عجیب بات ہے کہ تمہیں بھی اس سیڑھی کی خبر تھی۔

ڈیوک۔ نہیں مجھے تو کسی نے بتایا تھا

لُسی۔ کس نے آپ کو اس سیڑھی کی خبر دی تھی۔ اچھا اب آپ یہاں ہر طرح سے محفوظ ہیں جیسا میں نے کہا تھا ہم انجو میں آگ لگا دینگے۔ اور شعلے بیٹرن اور انگوس تک کام کرینگے۔

ڈیوک۔ آپ نے کسی ملاقاتی کا ذکر کیا تھا۔

لُسی۔ ہاں صاحب لیجئے۔ اب میں جاتا ہوں۔ الوداع۔

ڈیوک۔ کیا گھوڑا پا لیا دیکھے

لُسی۔ اگر آپ کے ہاتھ میں ہو تو میرے پاس ایک گھوڑا بھی ہے۔ میں یہ بھی نذر کرتا ہوں۔

ڈیوک۔ بہت اچھا۔

ڈیوک نے لُسی سے مصافحہ کیا اور لُسی شاہزادہ صاحب کو سلام کر کے محل سے نکل گیا۔

باب ۵۷

ڈیوک انجو کے ارادے

جب لُسی اپنے مکان پر واپس پہنچا تو بجائے سینٹ لک کے اس کو سینٹ لک کا ایک خط ملا جس میں لکھا تھا کہ میں کل آپ کے ملنے آؤنگا۔

دوسرے دن صبح کے چھ بجے سینٹ لک لُسی کے مکان پر پہونچ گیا۔

لُسی۔ سینٹ لک امید ہے کہ تم میرے اس غریبانہ مکان کی بیری خاطر سے قدر کرو گے۔

سینٹ لک۔ میں تمہیں اس خراب خستہ مکان میں ایک بہادر فاتح جانتا ہوں۔

لُسی۔ میں نے تمہارا مطلب نہیں سمجھا

سینٹ لک۔ میرا یہ مطلب ہے کہ میری بیوی مجھ سے کوئی بات نہیں چھپاتی۔ چونکہ آپ نے مجھے بلا بھیجا ہے اسلئے میرا فرض ہے کہ آپ کو کوئی مفید مطلب مشورہ بھی دوں۔

لُسی۔ فرمائیے۔

سینٹ لک۔ جتنی جلدی تم سے ہو سکے

بسی۔ ہیں تمہارا شکریہ ادا کرتا ہوں
مگر تم جانتے ہو کہ مجھے احتیاط سے
کام لینا چاہیئے۔
سینٹ لک۔ اس بات کو میں جانتا
ہوں کہ تم ڈرتے ہو کہ جیمبیل ر
ہیں کہیں تمہارا مالسر ہو ہی سامنا
نہ ہو پڑے۔ تم اس سے مصافحہ
کرنے سے ڈرتے ہو۔ کیونکہ اس آدمی
سے جسے قتل کرنا مد نظر ہو مصافحہ
کرنا غیر مناسب ہے۔ اور تم اس بات
سے بھی ڈرتے ہو کہ کہیں تمہارے
سامنے مالسر یو ڈا ٹنا سے بغل
گیر نہ ہو کیونکہ کسی کی معشوقہ سے
کسی غیر کا ہم بغل ہونا عاشق سے
دیکھا نہیں جا سکتا۔
بسی۔ لذرا تنر شروع ہو کر آہ میرے
دوست تم ہر ایک بات کو اچھی طرح
سے سمجھ لیتے ہو۔ مگر کل تم نے توپوں
کی آواز بھی نہیں سنی تھیں۔
سینٹ لک۔ سنی کیوں نہیں تھیں
ہم بڑے حیران ہوئے تھے کہ یہ
کیا معاملہ ہے۔
بسی۔ اسکے یہ معنے تھے کہ ڈیوک
انجو آگیا ہے۔
سینٹ لک۔ (حیران ہو کر) ہیں ڈیوک
آگیا ہے۔ ہم نے تو سنا تھا کہ وہ
شاہی قلعہ میں مقید ہے۔
بسی۔ وہ نالی کے رستے بھاگ نکلا
تھا اور اب یہاں انگرس ہیں
فتنہ برپا رکھتا ہے۔
سینٹ لک۔ خوب۔
بسی۔ اب تمہیں بادشاہ سے بدلہ
لینے کا عمدہ موقعہ مل سکتا ہے ڈیوک
نے ابھی روساء کو طلب کیا تھا۔
اسنے فوج بھرتی کرنی شروع کر دی
ہے۔ اور تھوڑے دنوں کو ایک قسم
کی خانہ جنگی بپا ہو جائے گی۔
سینٹ لک۔ ارہو۔
بسی۔ جب سے ڈیوک کے مددگارو
ہیں تمہارا نام بھی لکھا تھا۔
سینٹ لک۔ ذرا سر دھری تو
میں بادشاہ کے برخلاف ہو کر لڑوں
بسی۔ نہیں بادشاہ کے خلاف
نہیں ان لوگوں کے برخلاف جو ہم
سے لڑیں۔
سینٹ لک۔ پیارے دوست میں

یہاں لڑنے کیلئے نہیں آیا ہوں لیسی۔ مگر مجھے اسبات کی تو اجازت دو کہ تمہیں ڈیوک کے سامنے پیش کروں۔

سینٹ لک۔ اس بات کی کچھ ضرورت نہیں۔ کیونکہ میں انکو پسند نہیں کرتا۔

لیسی۔ میرے پیارے دوست اگر تم اسبات کو منظور کر لو تو مجھے بڑا فایدہ پہنچیگا۔ کیونکہ مجھے ڈیوک نے پوچھا تھا کہ تم یہاں کیا کرنے آئے ہو۔ میں نے اسکو اصل بات نہیں بتانی چاہی تھی کیونکہ ڈیوک کو بھی ڈائنا سے محبت ہے۔ اور میں نے کہہ دیا تھا کہ میں یہاں کا نٹن کے امراء کو ابھارنے کے لئے آیا ہوا ہوں۔ اور ایک آج مجھے ملنے بھی آئے گا۔

سینٹ لک۔ تو ڈیوک سے کہہ دینا کہ وہ آدمی مجھے ملا ہے۔ اور اس نے کہا کہ مجھے اسبات پر غور و خوض کرنے کے لئے کچھ مہینے درکار ہیں۔ دیکھو لیسی میں ہمیشہ ڈائنا کو بچانے کے لئے تمہاری مدد کرونگا۔ اور تمہیں میری بیوی کو بچانے میں مدد حمایت کرنی چاہیئے۔ آج سے ہم دونوں ایک دوسرے سے اسبات کا اقرار کرتے ہیں۔

لیسی۔ مجھے تمہاری بات مان لینی چاہیئے۔ کیونکہ تمہیں اتنی ضرورت نہیں جتنی کہ مجھے تمہاری ہے۔

سینٹ لک۔ برخلاف اسکے میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے بچانا۔

لیسی۔ کیوں۔

سینٹ لک۔ فرض کرو کہ باغی سیرڈر کا محاصرہ کر لیں۔

جب سینٹ لک نے یہ کہا دونوں دوست ہنسنے لگے پھر چونکہ ڈیوک نے لیسی کے بلانے کے لئے ایک آدمی بھیجا تھا۔ اس لئے سینٹ لک دوستی کا وعدہ کر کے چلا گیا۔

لیسی۔ ڈیوک کے محل کی طرف روانہ ہوا۔ اور جب محل پر پہنچا تو ترب و جوار کے امراء جوق در جوق

جمع ہو رہے تھے۔ بُسّی تھوڑی دیر
تک امراء کی آؤ بھگت کرنے کے
بعد دوسرے گھوڑے پر سوار ہو کر
ہیمبلٹ کو روانہ ہوا۔ ڈیوک نے
بڑی پرتاثیر تقریریں کر کے لوگوں کے
دلوں کو تسخیر کیا اور کہا کہ بادشاہ
نے مجھے اس دلیل پر قید کر لیا تھا
کہ اہل پیرس کو تم سے بڑی محبت ہے۔
چار بجے کے قریب بُسّی ہیمبلٹ
سے واپس آیا اور گھوڑے سے
اترتے ہی ڈیوک کی خدمت
میں حاضر ہوا۔
ڈیوک۔ آؤ بُسّی تم کہاں تھے۔
بُسّی۔ ہاں جناب۔
ڈیوک۔ تم بڑے گرم ہو۔
بُسّی۔ میں نے دیر تک سواری
کی ہے۔
ڈیوک۔ تمہیں احتیاط رکھنی چاہیے
کہ کہیں بیمار نہ ہو جاؤ۔
بُسّی۔ مجھے پرواہ نہیں۔
ڈیوک۔ تم کہاں سے ہو کر آئے ہو
بُسّی۔ شہر پناہ اور قلعہ کا چکر کر کے
کہا حضور کو امراء کی طرف سے تسلی
ہو گئی ہے۔
ڈیوک۔ ہاں مجھے ہر طرح سے تسلی
ہو گئی ہے۔ مگر ایک نہیں آیا۔
بُسّی۔ کون۔
ڈیوک۔ بیرنٹ ڈی ہیبٹار۔
جب ڈیوک نے بیرنٹ کا نام
لیا بُسّی کا رنگ کسی قدر زرد پڑ گیا
ڈیوک۔ ہمیں بیرنٹ ڈی ہیبٹ
کی طرف سے غافل نہیں رہنا چاہیے
کیونکہ وہ بڑا بارعب آدمی ہے۔
ڈیوک۔ مجھے اچھی طرح سے یاد
ہے کہ ایم ڈی گاپر نے اسکو [illegible]
میں سازش کا گروہ چنا تھا۔ تم جانتے
ہو کہ گائز ہمیشہ اچھے آدمیوں کو
چنا کرتے ہیں۔ بُسّی بیرنٹ کا
یہاں آنا بڑی ضروری بات ہے
بُسّی۔ اگر وہ نہ آیا تو۔
ڈیوک۔ تو میں آپ اوسکے پاس
جاؤں گا۔
بُسّی۔ مت جائیے
ڈیوک۔ کیوں نہیں۔
بُسّی۔ (ذرا غصے سے) شاہزادے
جو کچھ چاہیں کر سکتے ہیں۔

ڈیوک۔ کیا بیرن بچھرا ابھی تم خفا ہے۔

بسی۔ مجھے کیا خبر ہو۔

ڈیوک۔ تم اسسے ملے نہیں۔

بسی۔ نہیں۔

ڈیوک۔ چونکہ صوبہ میں وہ ایک عالی رتبہ آدمی ہے اسلئے میں نے خیال کیا تھا کہ . . . .

بسی۔ میں نے اقرار کیا تھا کہ میں تمہیں ملنے آؤنگا۔ مگر میں اپنا اقرار پورا نہ کرسکا۔

ڈیوک۔ کیا بیرن کا مطلب پورا نہیں ہوگیا ہوا۔

بسی۔ کس طرح۔

ڈیوک۔ وہ اپنی لڑکی کا نکاح مانسریو سے کیا چاہتا تھا اور ڈائنا اب مادام مانسریو ہے۔

بسی نے مونہہ پھر لیا اور ڈیوک بھی ایک اور آدمی سے جو اس وقت اندر داخل ہوا تھا باتیں کرنے لگ گیا بسی کے دل میں طرح طرح کے خیال آنے لگے کہ آیا ڈیوک بیرن میریڈاک کو مدد کیلئے ملنا چاہتا ہے یا اس کا مطلب ڈائنا کو دیکھنا کا ہے۔ مگر ڈیوک کی حالت پر اچھی طرح غور و خوض کرنے سے بسی کو تسلی ہوگئی۔ بہ رات بسی نے ڈیوک اور دیگر شرفا کے ساتھ لہو و لعب میں بسر کی اور انجو کی خوبصورت لیڈیوں کے ساتھ ناچتا رہا جو اسکی ہر ایک ادا پر ہزاروں جان سے فدا ہوتی تہیں پچھلے پہر بسی نے چند ایک شرفا کو کہا کہ چلو باہر چل کر چاندنی کا لطف اٹھائیں۔ مگر انہوں نے انکار کیا اور جب بسی محل سے باہر نکلا تو ایک آدمی کو دیکھ کر بہت خوش ہوا بسی (خوش ہوکر) آہ ریمی تم ہو۔

ریمی۔ ہاں جناب۔

بسی۔ میں تمہیں لکھنے والا تھا۔ کہ یہاں آجاؤ۔

ریمی۔ سچ سچ۔

بسی۔ قسم لے لو۔

ریمی۔ یہ عجیب بات ہے۔ مجھے تو خوف تھا کہ تم خفا ہوگے۔

بسی۔ کس بات پر۔

ریمی۔ بغیر اجازت چلے آنے پر میں نے

سنانہا ڈبوک انگوہاگ ہے۔
اور مجھے خبر تھی کہ آپ یہیں ہیں۔ اس لیئے
میں نے خیال کیا تھا کہ خانہ جنگی برپا
ہو جائیگی اور مجھے زخموں پر ٹانکے
لگانے پڑینگے۔
ریمی۔ تم نے بہت اچھی بات کی
ہے۔ مجھے تمہاری بڑی ضرورت تھی۔
ریمی۔ جناب گوٹوبوڈ کا کیا حال ہے
بسی۔ جب میں ڈاٹنا کو ٹٹولونگا۔ تو
اسے پوچھونگا۔
ریمی۔ اور اسکے عوض میں میں ہر
ایک ملاقات پر گوٹوبوڈ سے میڈم
مانسریو کا حال دریافت کیا کرونگا۔
بسی۔ تم بڑے نیک ہو۔
اسوقت بسی اور ریمی بسی کی جلد
رہائش پر پہونچگئے۔
بسی لو ریمی یہہ گھر میرا ہے جس
طرح تم چاہو یہاں رہو۔
ریمی۔ جناب میں ایسا تھکا ہوا ہوں
کہ کھڑا کھڑا سو سکتا ہوں۔
دوسرے دن صبح سویرے اٹھکر
بسی ڈبوک کے محل کی طرف روانہ
ہوا۔ اور ریمی کو کہہ گیا کہ تم سٹ ہی

کچھہ دیر کے بعد آجانا۔ ڈبوک نے
ضروری باتوں کی ایک فہرست بنائی
ہوئی تھی جس پر اول یہ لکھا ہوا
تھا۔ کہ شہر پناہ اور قلعوں کا معائنہ
دوئم اہل شہر اور ان کے اسلحہ کا
ملاحظہ۔ سوم توپخانے کا معائنہ اور
چہارم خط و کتابت۔
ڈبوک۔ آہ تم اتنی سویرے
آگئے ہو۔
بسی۔ جناب میں تو رات بھر سویا ہی
نہیں۔ کیونکہ آپ کے معاملے پر سوچتا
رہا ہوں۔ اچھا آج کیا کرنا چاہیئے
کیا شکار کی تجویز ہے۔
ڈبوک۔ یہہ عجیب بات ہے۔ کہ
رات بھر تم میرے معاملات پر سوچتے
رہے اور صبح کو شکار کا ارادہ ظاہر کیا ہے
بسی۔ آہ ہمارے پاس تو شکاری
کتے بھی نہیں ہیں۔
ڈبوک۔ اور سردار بھی نہیں۔
بسی۔ سردار کی کچھہ ضرورت نہیں
اسکی عدم موجودگی میں شکار کا اور
بھی مزہ آئیگا۔
ڈبوک۔ مجھے تو اسکی بڑی ضرورت تھی

کیونکہ وہ بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

بسی۔ کس طرح۔

ڈیوک۔ یہاں اسکی بڑی بھاری ریاست ہے۔

بسی۔ مانسریو کی ؟

ڈیوک۔ اسکی ہوئی یا اسکی بیوی کی۔

جب ڈیوک نے یہ کہا بسی نے مارے غصے کے اپنے ہونٹ کاٹے۔

ڈیوک۔ میریڈر یہاں سے تین کوس کے فاصلے پر ہے۔ کیوں بسی تمہیں اچھی طرح سے خبر ہوگی کیونکہ تم بیرن کو میرے پاس لائے تھے

بسی۔ بیوقوف آدمی ہیں اس کو اسلئے لایا تھا کہ وہ میرے گلے پڑ گیا تھا۔ اور میں نے اس کو کچھ فایدہ بھی نہیں پہونچایا تھا

ڈیوک۔ سنو بسی میرے دل میں ایک بات آئی ہے۔

بسی۔ کیا۔

ڈیوک۔ یہ کہ اگر مانسریو کا ایسا پہلے زیادہ رہتا۔ تو اب تمہارا اثر تو بھاری ہوسکتا ہے۔

بسی۔ میں نے کچھ نہیں سمجھا کہ آپکا کیا مطلب ہے۔

ڈیوک۔ بسی یہ تو بڑی آسان بات ہے۔

بسی۔ آپ مفصل بیان کریں۔

ڈیوک۔ مانسریو۔ اس خوبصورت لڑکی کو اپنی بیوی بنانے کے لئے میرے قلعہ سے چرا کرلے گیا تھا۔ اب میں اسکی بیوی کو چرالاؤنگا۔

بسی۔ تم اسکی بیوی کو چرالاؤ گے

ڈیوک۔ یہ بڑی آسان بات ہے وہ یہاں ہے اور تم نے کہا تھا کہ اسے اپنے خاوند سے بڑی نفرت ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ مجھے مانسریو پر ترجیح دیگی بشرطیکہ میں اس سے اقرار کروں کہ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

بسی۔ کس بات کا۔

ڈیوک۔ اسکے خاوند کو غارت کرنے کا۔

بسی۔ تو تم مانسریو کا کام تمام کردینگے

ڈیوک۔ تم دیکھ لوگے اب مجھے میریڈر میں جانا چاہئیے۔

بسی - آپ میں اتنی جرأت ہے۔
ڈیوک - کیوں نہیں۔
بسی - تم اس بوڑھے بیدن کے سامنے
جاؤ گے جسے تم نے باوجود اقرار
کرنے کے ....
ڈیوک - میرے پاس ایک معقول
عذر ہے۔
بسی - کیا کیا۔
ڈیوک - اوہ میں بیدن سے
کہدونگا کہ میں نے اسلئے اس ازدواج
کو توڑا تھا کہ مانسیور نے مجھے
دہمکی دی تھی کہ میں بادشاہ کو بتا دونگا
کہ بیدن میریڈر سازش میں شریک
تھا۔
بسی - کیا یہہ عذر آپنے ابھی گھڑا ہے
ڈیوک - نہیں۔
بسی - تو میں سمجھ گیا ہوں۔
ڈیوک - میں بیدن کو یقین دلادونگا
کہ اس طرح میں نے تمہاری جان بچائی
ہے۔
بسی - یہہ بڑی عجیب بات ہے۔
ڈیوک - اچھا گھوڑوں پر زین ڈالنے
کا حکم دو تاکہ ہم میریڈر کو روانہ ہوں

بسی - بہت اچھا - کتنے گھوڑوں پر
زین ڈالے جائیں۔
ڈیوک - چار پانچ کافی ہونگے کیوں
تمہاری کیا رائے ہے۔
بسی - میرے خیال میں تو سو سے ایک
کم نہیں ہونا چاہیئے۔
ڈیوک (حیران ہوکر) اتنے کیوں۔
بسی - کم از کم پچیس ہوں تو حملہ کی
حالت میں تسلی بخش ہو سکتے ہیں۔
ڈیوک - حملہ کیا۔
بسی - میں نے سنا ہے کہ یہاں قرب
جوار میں بڑے گھنے جنگل ہیں - اور
یہہ کوئی عجیب بات نہیں کہ ہم پر حملہ ہو
ڈیوک - آہ کیا یہ سچ ہے۔
بسی - ہاں - اور میں تو بجائے سو کے
ڈیڑھ سو کا حکم دیتا ہوں۔
یہہ کہکر بسی دروازے کی طرف لپکا
ڈیوک - ذرا ٹھہر جاؤ - کیا تمہارے
خیال میں میں انگرس میں محفوظ ہوں
بسی - شہر کچھ ایسا مضبوط تو نہیں
مگر پہرے اچھی طرح سے بیٹھائے گئے
ہوئے ہیں
ڈیوک - تو گویا ہم محفوظ نہیں کیونکہ

ایک تم بہادر ہو۔ مگر تم اکیلے کہاں کہاں ہوگے۔

بُسّی۔ یہہ تو سچ ہے۔

ڈبوک۔ تو اگر میں محفوظ نہیں ہوں تو . . . .

اگر بہادر بُسّی کو شک ہے تو محفوظ نہیں ہوں۔

بُسّی۔ میں نے یہہ کب کہا ہے کہ مجھے شک ہے۔

ڈبوک۔ اگر میں محفوظ نہیں ہوں تو میں قلعہ بند ہوجاؤنگا۔

بُسّی۔ آپ کا خیال ٹھیک ہے۔

ڈبوک۔ تو پھر میرے دل میں ایک اور بات آئی ہے۔

بُسّی۔ صبح بڑی تو شما ہے۔

ڈبوک۔ تو بلیرن دیر بلی کو میں یہاں بلالاؤنگا۔

بُسّی۔ اچھا پھر چلو قلعے کا معائنہ کریں

ڈبوک۔ تیار ہورہا تھا کہ بسی محل سے باہر نکلا اور ریمی کو جو اُس کا منتظر کھڑا تھا ملا۔ بُسّی نے جلدی سے ایک رقعہ لکھا کہ پھولوں کے ایک چھوٹے سے گلدستے میں لپیٹ کر ریمی کو دیا اور طویلہ میں جاکر ریمی کو اپنے گھوڑے پہ سوار کرکے شہر سے باہر تک اُسکے ساتھہ جاکر کہنے لگا۔

بُسّی۔ رولینڈ (گھوڑے کا نام ہے) کو سیدھا جانے دینا سڑک کے انجام پر جنگل ہے جنگل میں ایک پارک ہے۔ پارک کے گرد ایک دیوار ہے دیوار کے پاس جاکر جہاں گھوڑا خود بخود ٹھہر جائیگا۔ وہاں کھڑے ہوکر تم نے یہہ رقعہ معہ پھولوں کے اندر پھینک دینا۔

نوٹ میں یہ لکھا ہوا تھا کہ جسکی تم منتظر ہو وہ نہیں آئیگا۔ کیونکہ وہ جس کے آنے کی کوئی امید نہ تھی آگیا ہے اور آگے سے بھی زیادہ بیتاب ہورہا ہے کیونکہ اُسے ابتک تم سے محبت ہے جو کچھ اس کا عذر لکھا ہوا ہے۔ اسکی دل و جان سے قدر کرو۔

آدھ گھنٹہ میں ریمی اپنی منزل مقصود پر پہونچگیا اور اُس نے وہ رقعہ دیوار کے پار پھینک کر چیخ ماری جسکے جواب

ہیں اندر سے ہی کسی نے چیخ ماری
ریمی اپنا کام کر کے واپس روانہ ہوا
اور لیبی کو جبکہ وہ ڈیولک کے ساتھ
باتیں کر رہا تھا آملا۔
لیبی۔ ڈیولک سے ذرا ہٹ کر تم نے
کیا دیکھا یا سنا۔
ریمی۔ ایک دیوار۔ ایک چیخ اور ساٹھ
میل کا فاصلہ۔

باب ۵۸

اہل انجو کی شکست

لیبی نے دو دن تک ڈیولک
کو لڑائی کی تیاریوں میں ایسا
مشغول رکھا کہ ڈیولک کو سینٹ
میبیٹر کا خیال بھی نہ آیا۔ اور
اسی اثناء میں لیبی وقتاً فوقتاً
شہر پناہ کا ملاحظہ کرنے کے بہانے
سے اپنے تیز رفتار گھوڑے پر سوار
ہو کر میبیٹر کو جا تا رہا اور جلد ہی
ہیں دیوار پر بار بار چڑھنے سے بہت
سی اینٹیں جا بجا سے چھوٹ گئیں۔
تیسرے دن شام کو جبکہ شہر میں
گرد و نواح سے چارہ اور غلہ آرہا تھا
سپاہیوں نے ایک دروازہ پر ایک
سوار دیکھا جس کا سفید رنگ کا
گھوڑا بڑا چالاک و تیز تھا اور شہر
میں داخل ہونے کے لئے دربانوں
سے جھگڑ رہا تھا۔ لیبی کیپٹن جنرل
انجو بن چکا ہوا تھا۔ اور اُسنے حکم دیا
ہوا تھا کہ کوئی آدمی بغیر اجازت کے
نہ شہر سے کہیں باہر جاوے اور نہ کسی
کو اندر آنے دے۔ لیبی کا مطلب یہ
تھا کہ اگر ڈیولک میبیٹر میں
کوئی قاصد بھیجے تو مجھے پتہ لگ جاوے
وہ سفید گھوڑے والا سوار گھوڑے
کو دوڑاتا آیا تھا۔ اور اُسنے بیدھڑک
شہر میں داخل ہو جانے کا ارادہ کیا
تھا۔ مگر دربانوں نے اُسے روک
لیا۔
سوار۔ میرا نام انٹراگو ہے اور
میں ڈیولک سے ملنا چاہتا ہوں
دربان۔ مسٹر انٹراگو نہیں جانتے
ہاں ڈیولک صاحب سے تم ضرور مل
پڑو گے۔ کیونکہ ہم نے تمہیں گرفتار
کر کے وہیں لیجانا ہے۔

اتنے میں بیس کے قریب سپاہی اور جمع ہو گئے۔

انٹرا گز۔ تم بڑے عجیب آدمی ہو کہ انٹرا گز جیسے بہادر کو گرفتار کرنے کا دعوے کرتے ہو۔

سپاہی۔ ہم تمہیں ضرور گرفتار کرینگے

انٹرا گز۔ میرے دوستو ذرا صبر کرو تم پیرس والوں کو نہیں جانتے۔ اسلئے میں تمہیں نمونے کے طور پر بتا دیتا ہوں کہ اہل پیرس کیسے بہادر ہیں۔

سپاہی۔ ارے اس کو گرفتار کرو بڑی باتیں بنا رہا ہے۔

انٹرا گز۔ اچھو کی میزبان بکری کے بچو تم ضرور مجھے گرفتار کرو گے۔

کپتان۔ ارے یہ کیا بکتا ہے۔

انٹرا گز۔ میں یہ کہتا ہوں کہ میرا گھوڑا صرف دس کوس سے آیا ہے اور اب میں تمہیں کچلتا ہوا نکل جاؤنگا۔

یہ کہکر انٹرا گز نے تلوار کھینچ لی اور دائیں بائیں وار کرنے لگا اور کوئی دس منٹ کے اندر اندر اس نے کوئی بیس سپاہیوں کے تلوار توڑ دیں۔

انٹرا گز۔ ریشمکر آہ تم بڑے بہادر ہو میں تمہاری جرات کا ضرور اپنے دوستوں سے ذکر کرونگا۔ مگر یہ کیا کہ تمہارے ہاتھوں میں تلواروں کے قبضے ہی قبضے رہ گئے ہیں۔ سلواب میں نے تم پر فتح پالی ہے۔ اب میں جاتا ہوں۔ تم نے ڈیوک سے کہہ دینا کہ انٹرا گز تم کو ملنے آیا تھا۔

اسوقت انٹرا گز کی آنکھیں کپتان پر پڑ گئیں جس نے بندوق پکڑی تھی اور اُس کا نشانہ کرنے لگا تھا۔ کہ انٹرا گز نے بڑھ کر کپتان کے ہاتھ پر تلوار ماری جسکے صدمے سے بندوق کپتان کے ہاتھ سے گر پڑی۔

سپاہی۔ اسے قتل کرو دیکھو بچکر نہ نکل جاوے۔

انٹرا گز۔ آہ ابھی تم مجھے اندر نہیں آنے دیتے تھے اور اب باہر نہیں نکلنے دیتے۔ تو خبردار ہو جاؤ۔ اب میں تمہارے ہاتھ کاٹنے لگا ہوں۔

کپتان۔ بہت خوب۔ کرو اب یہ بہت تھک گیا ہے۔

انڈراگو۔ اچھا پھر اپنے ہاتھوں کو بچاؤ
ابھی انڈراگو نے یہہ جملہ تمام
بھی نہیں کیا تھا کہ ایک اور سوار
آگیا۔ اور آتے کے ساتھ کہنے لگا
سوار۔ انڈراگو۔ یہاں کیا کر رہے ہو
انڈراگو۔ اہلو لیبورٹ تم ہو۔
لیبورٹ۔ چار گھنٹے ہوئے ہیں میں نے
سنا تھا کہ تم میرے آگے ہو۔ میں نے
تمہیں ملنے کی بہت کوشش کی
مگر یہہ کیا معاملہ ہے۔ کیا یہ لوگ
تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں۔
انڈراگو۔ ہاں یہ لوگ نہ مجھے اندر
داخل ہونے دیتے ہیں نہ باہر جانے
دیتے ہیں۔
لیبورٹ۔ صاحبان ایک طرف
ہو جاؤ اور ہمیں گذر جانے دو۔
سپاہی۔ ارے یہہ تو ہمیں دق
کر رہے ہیں۔ انہیں قتل کرو۔
لیبورٹ۔ تلوار سونت کر انگلش
میں تہذیب کا یہی حال ہے۔
انڈراگو۔ ایک ساتھ حملہ کر دو۔
اہل انگریس حیرت سے ایک دوسرے
کی طرف دیکھنے لگے۔

کیپٹن۔ یہہ کوئی رسالہ معلوم ہوتا ہے
ایک سپاہی۔ یہہ کوئی ہراول ہوگا۔
ایک اور۔ ہم عیالدار ہیں۔ اگر ہم
مارے گئے تو ہمارے بال بچے کیا کرینگے
جب اس سپاہی نے یہ کہا تو سب نے
بھاگنے کا ارادہ کر لیا۔
اتنے میں ڈیولک اور لبسی بھی
آگئے۔ اور ڈیولک نے دور سے ہی
دیکھ کر لبسی کو کہا کہ دیکھو یہ کون لوگ
ہیں۔ لبسی کی دوربین نگاہ نے پہچان
لیا کہ انڈراگو دبیرک اور لیبورٹ
ہیں۔
لبسی۔ اہلو ہمارے پیرس کے دوست
ہم سے لڑ رہے ہیں۔
لیبورٹ۔ نہیں صاحب یہ لوگ ہمیں
قتل کرنے لگے ہیں۔
ڈیولک۔ اپنے ہتھیار رکھ دو۔ یہہ
ہمارے دوست ہیں۔
سپاہی۔ اگر دوست ہیں تو انہیں
پاس پاس ور ڈالر اتی ہیں قاعدہ
ہے کہ ہر ایک لفظ مقرر کیا جاتا
ہے۔ جس سے دوست دشمن کی تمیز
ہوتی ہے۔ کا پتہ ہونا چاہیئے۔

ان شہزادوں نے بڑھ کر ڈیوک کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

بُسی۔ ڈیوک سے) اس شہر میں کس قدر سپاہی ہیں

ڈیوک۔ کوئی ڈیڑھ سو کے قریب

بُسی۔ تو آپ کے سپاہی بڑے بزدل ہیں کہ تین آدمیوں سے بھاگ چلے تھے

ڈیوک۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر ان شہزادوں کو میں کب چھوڑوں گا۔

باب ۵۹

رونیبل

ڈیوک انجو اور بُسی شہر پناہ اور قلعے کے برجوں کا معائنہ کر کے چلے گئے۔ انٹراگز۔ ریبیک اور لیویرٹ دیگر رؤسا و شرفا انجو کے پیچھے دوست بنگئے۔ غاصکر ان صاحبان کی جنگی بیویاں زرا خوبصورت تھیں۔ غلہ اور چارہ کے جمع ہو چکنے کے بعد جب ڈیوک نے بائیس گھوڑے تیس بگھی کے گھوڑے چالیس خچر گاڑیاں اور بہت سے چھکڑے انگرس میں داخل ہوئے۔ تو لوگ بہت خوش ہوگئے گرد و نواح میں ڈیوک کی لیاقت کی دھاک بندھ گئی۔ اور سارے صوبے کے لوگ بیساختہ کہنے لگے۔ کہ ڈیوک صاحب ایسے خالی قدر اور دولت مند ہیں کہ سارے یورپ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لوگوں نے بڑی خوشی سے ٹکس جو ڈیوک نے اخراجات جنگ کو پورا کرنے کیلئے لگائی تھی ادا کر دی اور صوبے سے سپاہی جوق در جوق جنگ میں شریک ہونے کے لئے ڈیوک صاحب کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے لگے۔

ایک دن دوپہر کے بعد ھانسریو انگرس کے دروازے پر پہنچا چونکہ وہ گھوڑے کو اُڑاتا ہوا سیل سرپٹ دوڑاتا آیا تھا۔ اسلئے گھوڑے کے مونہہ سے جھاگ نکل رہی تھی ھانسریو سیدھا ڈیوک کے محل پر گیا اور اس نے جاتے ہی ڈیوک صاحب کا پتہ پوچھا

خادم۔ ڈیوک صاحب کہیں باہر گئے ہوئے ہیں۔

ھانسریو۔ کہاں۔

خادم - یہہ مجھے نہیں خبر -
مانسر یو - مجھے تو آپ سے بڑا ضروری کام ہے -
مانسر یو - پہلے اپنے گھوڑے کو تو طویلہ میں لیجاؤ ورنہ ابھی گر پڑیگا -
مانسر یو - یہہ تو ٹھیک ہے طویلہ کہاں ہے -
اتنے میں ایک اور آدمی آگیا اور اسنے مانسر یو کا نام پوچھا جب مانسر یو نے اپنا نام بتایا تو یہہ
ڈومو (یہہ دوسرا آدمی نیجر ڈومو تھا) نے مانسر یو کو جھک کر سلام کیا
ڈومو - جناب آپ اندر چلکر آرام کریں ڈیوک صاحب کو محل سے نکلے ابھی دس منٹ ہوئے ہیں اور آپ آٹھ بجے تک واپس نہیں آئینگے
مانسر یو - آٹھ بجے تک تو میں انتظار نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے ڈیوک صاحب سے بڑا ضروری کام ہے - کیا مجھے ایک تازہ دم گھوڑا اور ایک راہبر مل سکتا ہے -
ڈومو - گھوڑے تو آپ جس قدر چاہیں موجود ہیں مگر راہبر نہیں مل سکتا کیونکہ ڈیوک صاحب کوئی پتہ نہیں دے گئے ہوئے -
مانسر یو - اچھا میں کسی تازہ دم گھوڑے پر سوار ہو کر آپ کو ڈھونڈ لونگا -
ڈیوک - اغلباً آپ کو اسبات کا تو پتہ لگ جائیگا کہ ڈیوک صاحب ادھر سے گئے ہیں -
مانسر یو - تو کیا شاہزادہ صاحب بڑے تیز گئے ہیں -
ڈومو - نہیں تو -
مانسر یو - اچھا میرے لئے ایک گھوڑا تو لاؤ -
ڈومو - آپ طویلہ میں چلکر جونسا چاہیں لے سکتے ہیں -
جب مانسر یو طویلہ میں گیا تو کوئی درجن بھر گھوڑے بندھے ہوئے تھے مانسر یو گھوڑوں کو اچھی طرح سے دیکھکر کہنے لگا مجھے یہہ درمیان والا چاہیئے
ڈومو - یہہ رولینڈ -
مانسر یو - کیا اس کا نام رولینڈ ہے
ڈومو - ہاں جناب یہہ ڈیوک صاحب کا خاص گھوڑا ہے - آپکو کسی نے دیا تھا - آج اتفاق سے

حضور اس پر سوار نہیں ہوئے۔
سائیس نے رولینبنڈ پر زین ڈال
دیا اور سالنسریو سوار ہو کر طویلے
سے باہر نکل گیا۔
سالنسریو۔ ڈیوک صاحب کدھر
گئے تھے۔
سائیس نے ایک طرف اشارا کر کے
جناب ادھر گھوڑا بغیر باگ اٹھانے
کے ایک طرف کو روانہ ہوا۔
سالنسریو۔ معلوم ہوتا ہے کہ گھوڑے
کو رستے کا پتہ ہے۔ گھوڑا بغیر اپنے
سوار کے اشارے کے شہر سے
باہر نکلکر ایک پگڈنڈی پر ہو لیا۔
اور پوری ڈلکی چلنے لگا۔ اور جب
گھوڑا جنگل میں داخل ہوا تو سالنسریو
آپ ہی آپ کہنے لگا۔
سالنسریو۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
ہم جیبریٹر کو جا رہے ہیں۔ کیا
حضور ڈیوک صاحب جیبریٹر
میں ہیں (پھر آپ ہی آپ) آہ میں نے
ارادہ کیا تھا کہ آج ڈیوک صاحب
سے ملونگا اور کل اپنی بیوی کو ملنے
جاؤنگا۔ کیا مجھے دونوں سے ایک
ہی وقت میں اور ایک ہی جگہ پر ملنا ہے
گھوڑا دائیں ہاتھ کو ہو گیا۔
سالنسریو۔ آپ ہی آپ میرا خیال
ہے کہ میں پارک کے نزدیک پہنچ گیا
ہونگا۔ اسوقت گھوڑا ہنہنانے لگا۔
جنگل سے ایک اور گھوڑے کے ہنہنانے
کی آواز آئی اور تھوڑی دیر کے بعد
پارک کی دیوار کے پاس پہنچکر سالنسریو
نے دیکھا کہ ایک گھوڑا دیوار کے ساتھ
ایک درخت سے بندھا ہوا ہے۔
سالنسریو۔ (دل کھا کر) کوئی نہ کوئی
یہاں ہے۔

باب ۹۰
سالنسریو ڈیوک کو کیا کہنے لگا

جب سالنسریو دیوار کے نزدیک
پہنچا تو اس نے دیکھا کہ اینٹیں جا بجا
سے چھوٹ گئی ہوئی ہیں۔ جیسے کہ
کسی کے بار بار پر چڑھنے سے دیوار کے
پتھر نکل جاتے ہیں۔ پھر اس نے گھوڑے
کی زین کی طرف غور سے دیکھا۔ تو
زین پر تھا اور الٹ کہنے سے ہوئے

تھے۔ جو فرینکس ڈی انگو کا نشان
تھے۔ اب یہہ نشان دیکھ کر کونٹ
کا شک مبدل بہ یقین ہوگیا اور
وہ اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا۔
دیکھ ڈیوک یہاں ضرور آتا ہوگا ۔
کیونکہ اسکا خاص گھوڑا بغیر میرے
اشارے کے مجھے یہاں تک لایا ہے
مانسریو نے گھوڑا دوسرے گھوڑے
کے پاس باندھ دیا اور آپ دیوار
پر چڑھنے لگا۔ جب مانسریو پر چڑھ
گیا۔ تو اس نے ایک درخت کے
نیچے ایک سیاہ رنگ جبہ اور ایک
لبادہ پڑے دیکھا اور ذرا فاصلے پر
اسکو ایک عورت اور ایک مرد ہاتھ
میں ہاتھ دیئے گلگشت کرتے نظر
آئے جنکی پیٹھ دیوار کی طرف تھی
بد قسمتی سے مانسریو کے دیوار
پر چڑھنے سے ایک پتھر نیچے گر پڑا
تھا۔ جسکے گرنے کے صدمے سے
یہہ عاشقوں کا جوڑا چونکا ہوگیا
عورت کے منہ سے چیخ نکلگئی۔ اور
پھر دونوں بھاگ گئے۔ مانسریو
کے ماتھے پر مارے رشک کے پسینہ
آگیا اور وہ تلوار کھینچ کر انکے پیچھے
بھاگا۔ مگر نہ اس کے کانوں میں انکے
پاؤں کی آواز آئی اور نہ کوئی نقش
قدم دکھائی دیا۔ اور ساتھہ ہی اسکو
اپنے رقیب کی بزرگی کا خیال کر
کے بیچارا مانسریو قہر درویش برجان
درویش کا مصداق ہوکر رہ گیا پھر
اُسکے دل میں یہہ خیال آیا۔ کہ
گھوڑا کھولکر لے جاؤں کیونکہ اس
طرح مجھے اپنے رقیب کا پتہ لگجائیگا
یہہ ارادہ کرکے جب مانسریو پھر
دیوار چڑھا تو کیا دیکھتا ہے۔ کہ دونوں
گھوڑے کہیں غائب ہوگئے ہیں
پیچ وتاب کھاکر مانسریو پیدل
انگریس کو روانہ ہوا۔ اور ہوٹل ڈی
پر پہونچکر اسنے دربان سے پوچھا کہ
ادہر سے کوئی سوار جسکے ہاتھ میں
ایک خالی گھوڑا تھا گذرا ہے۔
دربان۔ سوار تو کوئی نہیں گذرا۔
مگر کوئی دو گھنٹے ہوئے ہیں کہ ادہر سے
ایک گھوڑا گذرا تھا۔ جو سیدھا شاہی
محل کو گیا تھا۔ میں نے خیال کیا تھا
کہ شاید اسکے سوار کے ساتھہ کوئی

حادثہ ہو گیا ہوگا۔

مانسریو نے یہہ سنکر مارے غصے کے اپنے دانت پیسے اور سیدھا ڈیوک کے محل کیطرف روانہ ہوا جہاں خوب گلچھرے اڑ رہے تھے۔

ڈیوک اسوقت کہانے کے کمرہ میں بیٹھہ ناشتہ تناول فرما رہا تھا۔

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ ڈیوک کو مانسریو کے آنے کی خبر مل چکی ہوئی تھی۔ اسلئے ڈیوک مانسریو کو دیکھہ کر کچھہ حیران نہ ہوا۔

ڈیوک۔ مانسریو آؤ کہانا کہاؤ

مانسریو۔ حضور مجھے بہوک تو لگی ہوئی ہے۔ مگر جب تک آپکو پیغام نہیں دے لونگا۔ نہ کچھہ کہاؤنگا اور نہ سوؤنگا۔

ڈیوک۔ تم پیرس سے آئے ہو۔

مانسریو۔ ہاں حضور اور ڈیل کوچ کرکے۔

ڈیوک۔ اچھا کہو کیا خبر لائے ہو۔

مانسریو۔ حضور کی والدہ صاحبہ آ رہی ہیں۔

ڈیوک۔ (خوش ہوکر) یہہ بہت عمدہ پیغام ہے۔

مانسریو۔ تم بڑے وفادار ہو۔ اچھا لو اب تو کہانا کہاؤ۔

مانسریو۔ بادل ناخواستہ میز پر بیٹھہ گیا مگر اسکی آنکھوں کے سامنے وہ دونو شکلیں برابر پہر رہی تہیں۔

ڈیوک۔ تم بڑے تھکے ہوئے معلوم ہوتے ہو بہتر ہے کہ تم خوابگاہ میں جاکر سو رہو۔

لیورٹ۔ بیشک حضور نے ٹھیک فرمایا ہے

مانسریو۔ اچھا پہر حضور مجھے اجازت دیں اور گستاخی معاف ہو۔

انٹراگن۔ بڑے شوق سے جاکر سو رہو جب تم اس قدر تھکے ہوئے ہو تو اجازت کی کیا ضرورت ہے۔

کونٹ اپنی صحت کے جام کے ساتھہ آپ کو . . . . . .

ریبرک۔ ہاں کونٹ صاحب کو ہمارے ساتھہ ملکر دو چار دن شکار کھیلنا چاہیئے۔ کیونکہ آپ ملک کے اس حصے کو اچھی طرح سے جانتے ہیں

انٹراگن۔ کونٹ صاحب یہاں آپکے گھوڑے اور جنگل بھی ہیں۔

لیورٹ۔ اور آپکی بیوی بھی بیبی ہے۔

ڈیولک - کونٹ صاحب ہم خوک
کا شکار کرینگے۔
سب کے سب - ہاں حضور ضرور اور
کل ہی۔
ڈیولک - کیوں مالنسریو تمہاری
کیا رائے ہے۔
مالنسریو - میں ہر طرح سے حاضر
ہوں - مگر میں ایسا تھکا ہوا ہوں
کہ جنگل کا ملاحظہ نہیں کر سکتا۔
ڈیولک - اور ہمیں تم کو اپنی
بیوی کو ملنے کی بھی فرصت دینی چاہئے
سب کے سب - اچھا چوبیس گھنٹے
اس مطلب کیلئے کافی ہونگے۔
مالنسریو - بہت اچھا صاحبان -
ڈیولک - اچھا پھر اب جاکر سو رہو
مالنسریو ڈیولک کو سلام کرکے
اپنی خوابگاہ میں چلا گیا۔

باب ۶۱

بادشاہ کو اپنے بھائی کے بھاگ جانے کی خبر ملی

جب مالنسریو خوابگاہ میں چلا گیا
تو ڈیولک کے کھانے کے کمرہ
میں مجلس بدستور گرم رہی۔
ڈیولک - اچھا لیوبرٹ اب پیرس سے
بھاگنے کا قصہ بیان کرو جو تم نے
مالنسریو کے آجانیکی وجہ سے ادہورا
چھوڑ دیا تھا۔
لیوبرٹ نے اپنا فسانہ بیان کرنا
شروع کر دیا۔ مگر ہمارے ناظرین جانتے
ہیں کہ بحیثیت مورخ یہ قصہ لیوبرٹ
کی نسبت ہم کو زیادہ واضح طور پر معلوم
ہے۔ اسلئے بجائے لیوبرٹ کی زبانی
ہے کہ ہم خود اس قصہ کا ذکر کریں۔
آدھی رات گذر چکی تھی کہ ھنری
سوم محل میں شور برپا ہوجانے کی وجہ
سے بیدار ہوا - اور اس نے کان
لگا کر سنا تو اس کے طرفدار قسمیں
کھا رہے تھے - اور جوش میں آ آ کر
کہہ رہے تھے کہ بادشاہ کیا ہے کا
ھنری اٹھکر بیٹھ گیا - اور اس نے
چکیٹ کو ساتھ والی چارپائی پر سویا
ہوا تھا - آواز دی۔
چکیٹ (ایک آنکھ کھول کر) ھنری
تم نے بڑی غلطی کی ہے کہ مجھے جگا دیا؟

کیونکہ میں یہہ خواب دیکھہ رہا تھا۔
کہ تمہارے ہاں ایک لڑکا پیدا ہؤا
ہے۔
هنری۔ سنو تو سہی۔
چکٹ۔ کیا سنوں۔ تم نہ مجھے دن
کو آرام سے رہنے دیتے ہو نہ رات کو۔
هنری۔ کیا تمہیں کچھہ سنائی نہیں
دیتا۔
چکٹ۔ اوہو مجھے کسی کے چلانے کی
آواز آرہی ہے۔
هنری۔ کیا یہ ہی سن رہے ہو کہ
وہ بادشاہ کیا کہیگا۔
چکٹ۔ ان دونوں باتوں میں سے
ایک ضرور ہوئی ہے۔ یا تو تمہارا
کتا بیمار ہوگیا ہے یا کفار نے کشت
وخون کا بازار گرم کردیا ہے۔
هنری۔ اچھا کپڑے پہننے میں میری
مدد کرو۔
چکٹ۔ پہلے تو چارپائی سے اٹھنے
میں میری مدد کرو۔
اسوقت ساتھہ والے کمرے سے
آواز آئی کہ آہ ہماری قسمت کیسی ہوگئی
ہے۔

بادشاہ۔ کیوں چکٹ ہمیں مسلح
ہوجانا چاہیئے۔
چکٹ۔ پہلے چلکر دیکھہ تو لو کہ کیا بات
ہے۔
بادشاہ اور چکٹ جو پریشان تھے
گیبرئیل کی طرف روانہ ہوئے
چکٹ۔ میرا خیال ہے کہ تمہارے
قیدی نے خودکشی کرلی ہے۔
بادشاہ۔ نہیں تم غلطی پر ہو
چکٹ۔ اچھا چلو تو سہی۔
چکٹ اور بادشاہ دونوں ڈیوک
کے کمرے میں داخل ہوئے تو الی
کھلی پڑی تھی اور ریشمی سیڑھی لگی
ہوئی تھی جس کو دیکھہ کر بادشاہ
کا رنگ زرد ہوگیا۔
چکٹ۔ آہ هنری تم ایسے بیوقوف
نہیں ہو جیسا کہ میں تمہیں خیال
کرتا تھا۔
بادشاہ نے حیران ہوکر کہا کہ قیدی
بھاگ گیا ہے۔
جب بادشاہ نے یہ کہا کیتھلین اور
ماگون دیوانہ وار ایک دوسرے
کی طرف دیکھنے لگے۔ اور ماگون نے

دیوار سے زور سے ٹکر ماری۔
بادشاہ۔ رماگون کو پکڑ کر ذرا
صبر کرو۔
رماگون۔ دیوار سے سر پٹک کر اپنا سر
پاش پاش نہیں کیا تو خودکشی کرونگا۔
بادشاہ رحجٹ سے ارے اس
کو پکڑ لو۔
جلٹ۔ رماگون اس سے تو یہ بہتر ہے
کہ خنجر سے تم اپنا گلا کاٹ لو۔
بادشاہ۔ کیولس تم ایسے ہی
ہو جاؤ گے جیسا کہ سکابرگ نہار
جبکہ وہ نیل کے حوض سے نکل کر آیا
تھا۔
جب بادشاہ نے یہ کہا سکابرگ نے
کیولس کے بال نوچنے شروع کر دیئے
بادشاہ۔ ارے سکابرگ ذرا صبر کرو
سکابرگ۔ نہیں حضور دلوانے سے
یہی سلوک کرنا چاہیئے۔
بادشاہ۔ واقعی یہ بڑی بات ہوئی
ہے۔ ملک میں خانہ جنگی بپا ہو جائیگی۔
یہ سازش کس نے بپا کی ہے۔ میں سارے
شہر کو پھانسی چڑھا دونگا۔ دس ہزار
گنیاں اس کو دونگا جو سازش کا پتا
کرنیوالے کو پتہ لگا دیگا۔ اور ایک
لاکھ گنیاں اسکو دونگا جو اس
بدذات کو پکڑ لائیگا۔
رماگون۔ کوئی انجمن والوں سے
ہوگا۔
کیولس۔ اس میں کیا شک ہے
اور ہم اہل انجمن سے ایک کو بھی
زندہ نہیں چھوڑینگے۔
بادشاہ پھر اپنی ماں کے پاس
چلا گیا۔ جب بادشاہ اپنی والدہ
کے کمرہ میں داخل ہوا۔ وہ ایک
آرام کرسی پر لیٹی ہوئی تھی اور اس
نے بادشاہ کی زبانی ڈیوک کے
بھاگ جانے کی خبر بڑی متانت سے
سنی۔
بادشاہ۔ اماجان آپ نے کچھ جواب
نہیں دیا کیا ڈیوک کا بھاگ جانا
جرم میں داخل نہیں۔
والدہ۔ میرے پیارے بیٹے آزادی
تاج سے بھی کہیں زیادہ قیمتی شے ہے
اور تمہیں یاد ہوگا کہ میں نے تاج
حاصل کرنے کے لئے بھاگ جانیکی
ہدایت کی تھی۔

بادشاہ - اماجان ڈبوک مجھے دق کر رہا ہے۔
والدہ - نہیں بیٹا وہ اپنے آپ کو بچا رہا ہے
ھنری - اماجان آپ میرے معاملات میں ایسی سرد مہری سے کام لیتی ہیں
والدہ - ھنری یہ تم نے کیا کہا ہے
ھنری - میرا یہ مطلب ہے کہ عمر کے ساتھ خیالات بھی بدل جاتے ہیں یہ کہ اب آپکو مجھ سے ویسی محبت نہیں رہی
والدہ - سرد مہری سے؟ میرے بیٹے تم غلطی پر ہو - مجھے تم سے بڑی محبت ہے مگر وہی تو جسکی تم شکایت کرتے ہو میرا بیٹا ہے
ھنری - پھر اگر یہ بات ہے تو میں کسی اور سے مشورہ کرونگا جو میری کچھ مدد بھی کرے۔
والدہ - اچھا میرے بیٹے جاؤ خدا کرے کہ تمہارا مشیر اچھی رائے دے۔
ھنری - اچھا اماں جان الوداع -
والدہ - ھنری - الوداع میں تمہیں مشورہ دینے میں بہانہ نہیں کرتی - میں جانتی ہوں کہ اب تمہیں میری کچھ ضرورت نہیں مگر اپنے مشیروں سے منت کرتی ہوں کہ تمہیں اچھی رائے دیں
ھنری - ہاں اماجان ایسا ہی ہوگا کیونکہ معاملہ ذرا نازک ہے -
والدہ - (آسمان کی طرف دیکھ کر) صرف نازک ہی نہیں اہم بھی ہے
ھنری - اماجان کیا آپ کچھ رائے لگا سکتی ہیں کہ ڈبوک کو رہا کس نے کرایا ہے۔
کیتھرائن نے کچھ جواب نہ دیا۔
ھنری - میرا خیال ہے کہ انجو والوں سے کوئی ہوگا۔
کیتھرائن نے جواب میں ذرا نفرت سے ہنس دیا۔
ھنری - کیوں اماں جان کیا میں غلطی پر ہوں۔
والدہ - بس تمہارا یہی خیال ہے - کہ یہ کام اہل انجو میں سے کسی کا ہے
ھنری - اچھا اماجان آپ اپنا خیال بھی تو ظاہر کریں
والدہ - کیوں -
ھنری - مجھے آگاہ کرنے کے لئے۔
والدہ - میں تمہیں کیا بتا سکتی ہوں میں ایک بوڑھی عورت ہوں جسے سوائے

دعا سے مانگنے کے اب اور کچھ نہیں تا
ھنری۔ نہیں اماجان آپ بڑی
دانا ہیں۔
والدہ۔ یہ غلط ہے گذشتہ صدی
کی کچھ باتیں مجھے معلوم ہیں حال
میں اچھا مشورہ نہیں دے سکتی
ھنری۔ اچھا اماجان آپ مجھے
کوئی مشورہ دینے سے انکار کرتی
ہیں میں ابھی اُن انجو والوں کو
جو پیرس میں ہیں پھانسی پر چڑھادونگا
والدہ۔ حیران ہوکر۔ تم اہل انجو کو
قتل کر دوگے۔
ھنری۔ ہاں اماجان قتل کردوں گا
جلادونگا اور شاید میرے دوست پہلے
ہی سے اس کام پر جاچکے ہوں گے۔
والدہ۔ تو تمہارے دوست اپنے
ساتھ تمہیں بھی تباہ کر دینگے۔
ھنری۔ کس طرح۔
والدہ۔ بادشاہ کی آنکھیں تو ہوتی ہیں
مگر انہیں دکھائی کچھ نہیں دیتا۔
ھنری۔ بادشاہوں کو دق کرنے والوں
سے بدلہ ضرور لینا چاہیئے۔ اور میرا خیال
ہے کہ اس معاملہ میں تمام رعایا میری

مدد کرے گی۔
والدہ۔ تم پاگل ہو۔
ھنری۔ کیوں۔
والدہ۔ تم خون کی ندیاں بہاؤ گے
بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا جائیگا۔ اور
تم دیکھو گے کہ فرینکس کے طرفدار
تمہاری نسبت تعداد میں بہت زیادہ
ہوں گے۔
ھنری۔ لیکن اگر میں بدلہ نہ لوں
تو لوگ مجھے بزدل خیال کرینگے۔
والدہ۔ کیا کبھی کسی نے مجھے بھی بزدل
کہا ہے علاوہ بریں فرینکس کے رہا کنندگان
اہل انجو نہیں ہیں۔
ھنری۔ پھر اور کون ہے۔ یا یہ
میرے بھائی کے دوستوں کا کام ہے
والدہ۔ تمہارے بھائی کا کوئی دوست
نہیں۔
ھنری۔ تو پھر ہو کون سکتا ہے۔
والدہ۔ تمہارا دشمن۔
ھنری۔ کون دشمن۔
والدہ۔ تم ایسی باتیں کرتے ہو جیسے
تمہارا کوئی دشمن نہیں تمہارے بھائی
چارلس کا دشمن!

ھنری۔ کیا آپکی مراد ھنری بنوار سے ہے۔

والدہ۔ ہاں ھنری بنوار۔

ھنری۔ وہ تو پیرس میں ہی نہیں۔

والدہ۔ کیا تمہیں خبر ہے کہ کون پیرس میں ہے اور کون یہاں نہیں۔ تم بالکل اندھے اور بہرے ہو۔

ھنری۔ تو کیا یہہ ھنری نیوار ہی کا کام ہے۔

والدہ۔ میرے بیٹے جب تمہیں کسی بات میں مایوسی ہو۔ جب تم پر کوئی مصیبت پڑے جسکے بانی کا پتہ نہ ہو تم بیساختہ کہہ اٹھا کرو کہ یہ ھنری بنوار کا کام ہے۔ آو یہ ھنری بنوار آدمی نہیں بلکہ ایک تلوار ہے۔ جو ویلیس خاندان کے سر پر لٹکتی رہتی ہے۔

ھنری۔ تو مجھے اہل انجو کی بابت اپنے احکام واپس لے لینے چاہئیں۔

والدہ۔ اسی وقت جاؤ جلدی کرو۔ میرا خیال ہے کہ اب بھی تم بعد از وقت ہوگے۔

ھنری اپنے دوستوں کا پتہ لینے کے لئے قلعہ سے باہر نکلا۔ مگر سوائے چکیٹ کے جو بیت پر کچھ شکلیں کھینچ رہا تھا اُسے کوئی نہ ملا۔

باب ۲۶

چکیٹ اور ملکہ کیتھرائن کا متفق الرائے ہونا اور بادشاہ کا اُن کی رائے سے اتفاق کرنا

ھنری۔ کیوں چکیٹ تم اپنے بادشاہ کی اسی طرح سے مدد کروگے۔

چکیٹ۔ ہاں اسی طرح سے اور یہ ایک بہت عمدہ طریقہ ہے۔

ھنری۔ ہاں۔

چکیٹ۔ میں ثابت کر سکتا ہوں۔

ھنری۔ اچھا پھر ثابت کرو۔

چکیٹ۔ تو تجھے بھی آسان بات ہے مگر ہم نے بڑی غلطی کھائی ہے۔

بادشاہ۔ کس طرح۔

چکیٹ۔ تمہارے دوست شہر میں چلا چلا کر کہہ رہے ہیں کہ انجو والوں کو قتل کرو۔ اور میرا خیال ہے کہ ان بیچاروں کا اس معاملہ میں کچھہ دخل نہیں۔ میں نے کیتھرائن

کہ تمہارے دوست اس حماقت اور
جہالت سے ایک قسم کی خانہ جنگی
برپا کرینگے جسکی ایم ڈی گائیز کو ایک
مدت سے آرزو ہے۔ شاید تمہارے
دوست ابھی قتل ہوجائیں۔ اگر وہ
قتل نہ ہوگئے تو انجو والوں کو ضرور
شہر سے باہر نکال دینگے۔ اور ڈیوک
انجو کو اس بات سے بڑا فائدہ ہوجائیگا۔
ھنری۔ کیا بات بگڑ گئی ہے۔
چکٹ۔ ہاں۔
بادشاہ۔ مگر تم نے یہ نہیں بتایا
کہ یہاں شہر پر بیٹھے کیا کر رہے ہو۔
چکٹ۔ میں ان صوبوں کا نقشہ
کھینچ رہا ہوں۔ جو تمہارے بھائی کے
جھنڈے کے نیچے جمع ہونگے۔
بادشاہ۔ چکٹ تم بری خبر لانیوالے
پرندے ہو۔
چکٹ۔ میرے بیٹے الو رات کو گاتا
ہے۔ ھنری اسوقت اندھیرا ہے
اور ایسا اندھیرا ہے کہ اسے رات کا گمان
ہوسکتا ہے۔ تو میں گاتا ہوں اور
تم سنو۔
بادشاہ۔ کیا سنوں۔

چکٹ۔ اس نقشے کی طرف دیکھو
یہ دیکھو بھونڈی سی شکل انجو ہے
جہاں تمہارا بھائی پناہ لیگا۔ انجو۔
مائنر لیو اور بیری کے زیر اہتمام جنکو
محفوظ جگہ کا کام دیگا اور دس ہزار
سوار بھی مہیا کریگا۔
بادشاہ۔ کیا یہ سچ ہے۔
چکٹ۔ یہ بالکل سچ ہے۔ نواب
اس بچھڑے کیسی شکل کیطرف دیکھو
یہ گینی ہے تم جانتے ہو کہ گینی مدت
سے بغاوت کا مرکز چلا آیا ہے۔ یہاں
سے آٹھ ہزار سپاہی مہیا ہوسکتے ہیں
اور سب کے سب بلا کے جنگجو اور
قوی۔ عمدا ان پھر بیرن اور نیوار
کا خیال کرو۔ ان دونوں صوبوں میں
سولہ ہزار سپاہی ہیں لو اب میزان
کرو۔ میزان کل چونتیس ہزار ہوئے۔
بادشاہ۔ تو کیا تمہارا خیال ہے کہ
شاہ نیوار میرے بھائی کی مدد کریگا۔
چکٹ۔ کیوں نہیں۔
بادشاہ۔ کیا شاہ نیوار کو میرے
بھائی کی رہائی میں بھی کچھ دخل ہے
چکٹ (بادشاہ کی طرف غور سے دیکھ کر)

یہہ تمہارا اپنا خیال نہیں۔
بادشاہ ۔ کیوں نہیں ۔
جکٹ ۔ یہہ کسی بڑے دانا آدمی کا خیال ہے
بادشاہ ۔ اچھا خواہ کسی کا خیال ہو
تم میرے سوال کا جواب دو۔
جکٹ ۔ میں نے اسے یہاں دیکھا تھا
بادشاہ ۔ تم نے ھنری نیوار کو
یہاں پیرس میں دیکھا تھا۔
جکٹ ۔ ہاں۔
بادشاہ ۔ تم نے میرے جانی دشمن
کو یہاں دیکھا اور مجھے خبر تک نہ کی۔
جکٹ ۔ میں کوئی تمہارا جاسوس نہیں
ہوں ۔ اچھا پھر بیس یا پچاس ہزار
سپاہی کا بڑا خاندان کے زیر حکم ہیں
بادشاہ ۔ مگر ھنری نیوار اور ڈیوک
گائیز کی تو آپس میں بڑی دشمنی ہے ۔
جکٹ ۔ مگر یہ دشمنی ان دونوں کے
ملکر تم سے لڑنے کی مانع نہیں ہو سکتی
کیونکہ تم کو مغلوب کرکے وہ آپس میں
فیصلہ کر لینگے۔
بادشاہ ۔ تمہارا اور والدہ صاحبہ کا
خیال درست ہے ۔ مجھے اڈول کی فوج
کو بلانا چاہیئے۔

جکٹ ۔ اسکو کیولس نے کیا ہوا ہے
بادشاہ ۔ تو محافظ دستہ بھی
جکٹ ۔ وہ سکابرگ کے ساتھہ ہوگا
بادشاہ ۔ تو نوکر چاکر
جکٹ ۔ وہ ماگرن کے ساتھ گئے ہیں
بادشاہ ۔ یہہ سب کام بغیر میرے حکم
کے ہوگئے ہیں۔
جکٹ ۔ اور تم سوائے اپنی یا کسی اور
کی کھال ادھیڑنے کے کوئی حکم دیا بھی
کب کرتے ہو ۔ گورنمنٹ کی بابت تو
تم جانتے ہو کہ تم ساتویں یا آٹھویں
آدمی ہو یعنی اس ملک میں سات یا
آٹھ اور بادشاہ ہیں۔
اتنے میں تین سوار معہ پیادوں اور
سواروں کے آگئے۔
بادشاہ ۔ ایلو وہ آگئے ہیں سکابرگ
کیولس ادھر آؤ ۔ میں مدت سے تمہارا
انتظار کر رہا ہوں ۔ تم نے کیا کچھ کیا ہے
پھر میرے بغیر حکم کے کہیں نہ جانا۔
ماگرن ۔ جو ابھی آیا تھا اب کچھ ضرورت
نہیں ۔ کیونکہ معاملہ طے ہوگیا ہے۔
بادشاہ ۔ طے ہوگیا ہے۔
اپرنن ۔ خدا کا شکر ہے کہ کسی کو پتہ بھی

نہیں لگا۔

بادشاہ۔ تو تم نے انہیں قتل کر ڈالا ہے۔ اچھا اب مردے تو واپس آ ہی نہیں سکتے۔

ایونن۔ قتل کی نوبت ہی نہیں آئی کیونکہ بزدل بھاگ گئے ہیں۔

بادشاہ ڈر کے مارے خوف کے کانپ کر کس کے ساتھ بھاگے ہیں۔

ایونن۔ انٹراگز کے ساتھ

سکابرگ۔ انٹراگز جاتے جاتے کیولس کے ایک غلام کو بھی قتل کر گیا ہے۔

بادشاہ۔ آہ افسوس۔ اب ضرور خانہ جنگی بپا ہو جائیگی۔

کیولس (حیران ہو کر) اس میں کیا شک ہے۔

چکٹ (بادشاہ سے) اب تمہیں ہوش آیا ہے۔

ایونن۔ مسٹر چکٹ تم بھی تو ہمارے ساتھ برابر کہتے ہو کہ انجو الو کو قتل کرو۔

چکٹ۔ یہ اور بات ہے میں مسخرہ ہوں۔ اور تم بادشاہ کے مشیر ہو۔

بادشاہ۔ اچھا اب آرام کرو کیونکہ لڑائی کیلئے تمہیں بہت سے موقعے ملیں گے۔

ایونن۔ اب کیا ارشاد ہے۔

بادشاہ۔ اب جس طرح تم نے لوگوں کو ابھار لیا ہے اسی طرح انہیں دبا کر پولیس کی فوج اور دیگر خدام کو بلاؤ اور شہر کے دروازے بند کر کے سو رہو تاکہ صبح کو اہل شہر کو گمان نہ ہو کہ رات کو جو کچھ ہوا ہے شراب کے ہاتھوں ہوا ہے۔

بادشاہ کے مصاحب چلے گئے۔ وہ باہر نکل گئے۔ اور ھنری اپنی والدہ کے پاس گیا۔

والدہ۔ اچھا کیا ہوا ہے۔

بادشاہ۔ جو کچھ آپ نے کہا تھا۔

والدہ۔ تو وہ بھاگ گئے ہیں۔

بادشاہ۔ ہاں اماجان۔

والدہ۔ اور کیا ہوا ہے۔

بادشاہ۔ یہی کچھ تھوڑا ہے۔

والدہ۔ شہر کا کیا حال ہے۔

بادشاہ۔ شہر میں شور تو بپا ہو گیا ہے مگر مجھے اہل شہر کی طرف سے کوئی

اندیشہ نہیں۔

والدہ۔ تو تمہیں صوبوں کا خطرہ ہے

بادشاہ۔ ہاں اماجان کیونکہ بغاوت
وہیں سے اٹھیگی۔

والدہ۔ تو تم کیا کروگے۔

بادشاہ۔ میرا تو یہی ارادہ ہے
کہ . . . .

والدہ۔ کیا۔

بادشاہ۔ لاچارلی سے پہلا طلب
سر کے انجو پر چڑھائی کی جاوے۔

والدہ۔ تو ایم ڈھی کا ایر کہاں گیا۔

بادشاہ۔ اگر ضروری ہوا تو میں
اُسے گرفتار کر لونگا۔

والدہ۔ تو تمہارا یہ خیال ہے۔ کہ
جبر سے کام نکل آئیگا۔

بادشاہ۔ پھر میں اور کیا کروں۔

والدہ۔ تمہاری رائے اچھی تو نہیں ہے

بادشاہ۔ آپکی کیا رائے ہے۔

والدہ۔ ایک سفیر بھیجو۔

بادشاہ۔ کس کے پاس

والدہ۔ اپنے بھائی کے پاس۔

بادشاہ۔ اماجان اُس دغا باز کے
پاس ایلچی بھیجوں۔ اس میں تو میری بڑی
سبکی ہوگی۔

والدہ۔ یہ تکبر اور غرور کا وقت نہیں

بادشاہ۔ تو ایک ایلچی روانہ کروں
جو صلح کی درخواست کرے۔

والدہ۔ درخواست کیا اگر ضرورت
پڑے تو گرہ سے کچھ خرچ بھی کرے۔

بادشاہ۔ میں اماجان اسکے کیا معنی
ہیں۔؟

والدہ۔ اگر اُن لوگوں کو جو تمہارے
برخلاف جنگ کرنے کے ارادہ سے
گئے ہیں اس بات سے روکنا منظور
ہو تو تم کیا کرو۔

بادشاہ۔ میں ہنسار روپیہ دینے
سے فرق نہ کروں۔

والدہ۔ بس یہی بات تو ایک ہی ہے

بادشاہ۔ اماجان آپ بجا فرماتی
ہیں۔ مگر جائیگا کون۔

والدہ۔ اپنے دوستوں میں سے ایک
کو روانہ کردو۔

بادشاہ۔ میرے مصاحبوں میں سے تو
کوئی بھی ایسا نہیں جو یہ کام کرسکے۔

والدہ۔ تو پھر ایک بڑھی عورت سے کہو۔

بادشاہ۔ کیا اماجان تم خود جاؤگی۔

والدہ۔ میرے پیارے بیٹے میں بہت بوڑھی ہوچکی ہوں اور کوئی امید نہیں کہ واپس آکر زندہ رہوں۔ مگر یہ سفر اتنی جلدی طے کروں گی کہ تمہارے بہائی کے مصاحبوں کو اپنی طاقت کا اندازہ لگانے کا بھی موقعہ نہیں ملے گا۔

بادشاہ۔ والدہ کا ہاتھ چوم کر، آہ اماجان تم بڑی نیک ہو۔ تم ہر طرح سے میری مدد کرتے ہو۔

کیتھائن۔ اپنے دل ہی دل میں، اسی سے تو میں فرانس کی مالکہ مختار ہوں۔

باب ۶۳

سینٹ لک کے اوصاف میں سے ایک شکرگذاری بھی تھا

دوسرے دن صبح سویرے مانسیلو بیدار ہوا اور کپڑے پہن کر طویلے میں گیا۔
مانسیلو۔ سائیس سے، کیا حضور کے گھوڑے اکیلے طویلے میں واپس جانے کے عادی ہیں۔
سائیس۔ نہیں جناب۔

مانسیلو۔ مگر رولینڈ تو کل آگیا تھا۔
سائیس۔ جناب رولینڈ بڑا زیرک ہے۔
مانسیلو۔ کیا اس سے پہلے بھی رولینڈ نے کبھی ایسا کیا ہے۔
سائیس۔ نہیں جناب رولینڈ پر ڈیوک صاحب خود سوار ہوا کرتے ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ حضور بڑے باوصف شہسوار ہیں شائد آجتک کبھی گھوڑے سے گرے ہونگے۔
مانسیلو۔ میں گرا تو نہیں تھا کیونکہ میں بھی ڈیوک صاحب کی طرح سوار ہوں۔ میں کل رولینڈ کو ایک درخت سے باندھ کر ایک مکان میں گیا تھا جب میں واپس آیا تو رولینڈ وہاں نہ تھا میں نے خیال کیا کہ یا تو کسی نے چرالیا ہے یا کسی نے تلف کیا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں نے تمہیں پوچھا تھا کہ رولینڈ کس طرح طویلے میں واپس آیا تھا۔
سائیس۔ جناب وہ آپ ہی یہاں آگیا تھا۔
مانسیلو۔ یہ بھی عجیب بات ہے۔ تم کہتے ہو کہ حضور اکثر دفعہ اس گھوڑے

پر سوار ہوا کرتے ہیں۔

سائیس۔ جناب قریباً ہر روز

ہانسر ہو۔ کل حضور کچھ دیر کے بعد آئے تھے۔

سائیس۔ آپ سے ایک گھنٹہ پہلے

ہانسر ہو۔ آپ کس رنگ ڈھنگ کے گھوڑے پر گئے تھے۔ کیا آپ سرخ رنگ کے توسن پر نہیں گئے تھے۔ جسکے ماتھے پر تارا ہے۔

سائیس۔ نہیں جناب حضور تو کل اس سبزے پر گئے تھے۔

ہانسر ہو۔ کیا حضور کے درباریوں میں سے کوئی صاحب ایسے گھوڑے پر سوار ہوا کرتے ہیں۔

سائیس۔ اس بات کی مجھے کچھ خبر نہیں۔

ہانسر ہو۔ ذرا لگبر کر اچھا رولینڈ پر زین ڈالو۔

سائیس۔ رولینڈ پر۔

ہانسر ہو۔ ہاں کیوں ڈیوک نے منع کیا ہوا ہے۔

سائیس۔ نہیں جناب مجھے یہ حکم ملا ہوا ہے کہ ہانسر ہو جو گھوڑا چاہے تیار کر دیا کرو۔

ہانسر ہو۔ جب سائیس گھوڑے پر زین ڈال چکا۔ تمہاری تنخواہ کیا ہے۔

سائیس۔ جناب بیس کرون۔

ہانسر ہو۔ کیا تم دوسو کرون حاصل کرنا چاہتے ہو۔

سائیس۔ بڑی خوشی سے مگر کس طرح

ہانسر ہو۔ اس آدمی کا پتہ نکالو جو کل اس رنگ کے گھوڑے پر سوار ہوا تھا جس کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے۔

سائیس۔ جناب یہ بڑی مشکل بات ہے۔ کیونکہ یہاں بہت سے آدمی آئے ہوئے ہیں۔

ہانسر ہو۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر دوسو پونڈ یونہی تو نہیں پا سکتے۔

سائیس۔ بہت اچھا جناب میں کوشش کرونگا۔

ہانسر ہو۔ یہ لو دس کرون پیشگی لیلو۔

سائیس۔ میں کس زبان سے آپکا شکریہ ادا کروں۔

ہانسر ہو۔ ڈیوک سے کہدینا ہے کہ ہانسر ہو شکار کیلئے جنگل کا ملاحظہ کرنے گیا ہے۔

جب ڈیولاک نے یہ کہا کسی کے پاؤں
کی چاپ اُسے سنائی دی اور اس نے
منہ پھیر کر دیکھا تو بسی آ رہا تھا۔
مانسریو۔ ایلو بسی صاحب ہیں۔
بسی۔ کونٹ صاحب آپ کو یہاں ملنے
کی کوئی اُمید تھی۔
مانسریو۔ ورنہیں جو بیمار تھے۔
بسی۔ میں تو اب تک بیمار ہوں ڈاکٹر
مجھے کہیں جانے نہیں دیتا اور مجھے شہر
سے نکلے ہوئے ایک ہفتہ ہو گیا ہے
آہ آپ رولینگ پر سوار ہونے لگے
ہیں یہ ڈیولاک صاحب نے مجھ سے
خریدا تھا۔ اور آپ کو اس سے بڑی
محبت ہے۔
مانسریو۔ یہ بڑا عجیب گھوڑا ہے میں
کل بھی اس پر سوار ہوا تھا۔
بسی۔ یہی وجہ ہے کہ آج پھر سوار
ہونے لگے ہو۔
مانسریو۔ ہاں۔
بسی۔ آپ ابھی شکار کا ذکر کر رہے تھے۔
مانسریو۔ ہاں شہزادہ صاحب شکار
کھیلنا چاہتے ہیں۔
بسی۔ کہاں۔

مانسریو۔ میں بیلٹر کے پاس۔ کیا
آپ بھی چلتے ہیں۔
بسی۔ آپکی مہربانی۔ میں بیمار ہوں۔
اسوقت پیچھے سے کسی نے آواز
دی بسی صاحب بغیر اجازت کے سیر
گشت کر رہے ہیں۔
بسی۔ لیجیے الوداع میرا ڈاکٹر مجھے ملامت
کر رہا ہے۔
بسی چلا گیا اور مانسریو سوار ہوا
ریمی۔ کیا بات ہے کہ آپکا رنگ ایسا
زرد ہو رہا ہے میرا خیال ہے کہ آپ
سچ مچ بیمار ہو گئے ہیں۔
بسی۔ کیا تمہیں خبر ہے مانسریو کہاں
چلا ہے۔
ریمی۔ نہیں۔
بسی۔ میں بیلٹر میں۔
ریمی۔ تو کیا ہوا۔
بسی۔ تم بھی واہی ہو تم ہی کہدو
کہ جو کچھ اسنے کل دیکھا تھا۔ اس پر وہ
کیا نہ کریگا۔
ریمی۔ میڈم ڈی مانسریو صاف
مکر جائیگی۔
بسی۔ مگر اس نے بچشم خود دیکھا تھا۔

ریمی - وہ کہدیگی کہ میں نہ تھی۔

بُسی - اس میں اتنی جرأت کہاں ہے۔

ریمی - آہ مسٹر بُسی تم ان عورتوں کو نہیں جانتے۔

بُسی - ریمی میں تو بڑا بیمار ہوگیا ہوں

ریمی - تو گھر پر چلو۔ میں تمہارے واسطے شوربا بناؤنگا۔

بُسی - کس چیز کا۔

ریمی - مرغ اور شہد کا۔

بُسی - مجھے بھوکھ تو نہیں لگی ہوئی۔

ریمی - اسی لئے تو میں تمہیں کھانے پر مجبور کرونگا۔

بُسی - ریمی مجھے ڈر ہے کہ کمبخت مانسرو میریڈر میں عشرت پالیگا۔ مجھے اُسکے ساتھ جانا چاہیئے تھا۔

ریمی - کس واسطے۔

بُسی - ڈائنا کو بچانے کیلئے۔

ریمی - اوہ وہ اپنے آپ کو خود بچا لیگی۔ تمہیں کہیں نہیں جانا چاہیئے۔ کیونکہ تم بیمار ہو۔

بُسی - ریمی مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ کوئی ظالم ڈائنا کو تنگ کرے اور میں آرام سے گھر میں بیٹھا رہوں۔

ریمی بُسی کو مکان پر لیگیا اور بُسی مجبوراً شوربا پینے لگا۔

ایم ڈی مانسرو نے اسبات کو دریافت کرنے کیلئے کہ آیا وہ لیبنڈ کل اتفاق کے طور پر میریڈر پارک کو چلا گیا تھا۔ سپاہ اسبات کا عادی ہے۔ باگ چھوڑ دی۔ وہ لیبنڈ کل کی طرح خود بخود اس مقام پر جا پہنچا مگر اس کے وہاں کوئی گھوڑا نہیں بندھا ہوا تھا مانسرو پھر دیوار پر چڑھا مگر اب کے اُسکو کوئی نظر نہ آیا اور وہ دیوار سے اُترکر قلعہ میریڈر کے پھاٹک کیطرف روانہ ہوا۔ بیرن میریڈر نے جب اپنے داماد کو آتے دیکھا تو بڑے تپاک سے اُسے اُٹھکر ملنے گیا۔ ڈائنا ایک درخت کے نیچے بیٹھی نظم پڑھ رہی تھی اور گرٹرود ڈ اُسکی پاس والی کرسی پر بیٹھکر موزے بن رہی تھی۔ بیرن میریڈر سے ملکر مانسرو اپنی بیوی کے پاس گیا۔

مانسرو - بیگم صاحبہ کیا آپ مجھ سے تخلیہ میں باتیں کرینگی۔

ڈائنا - بڑی خوشی سے۔

بیرن (مانسر یو سے) کیا آپ کچھ دن قلعہ میں ٹھیرینگے۔

مانسر یو۔ ہاں جناب کل تک تو میں ضرور آپکی خدمت میں رہوں گا۔

بیرن میبیٹار (خدام کو مانسر یو کی مہمانداری کیلئے کچھ ضروری احکام دیئے چلا گیا۔ گوڑلوڈ محل میں چلی گئی اور مانسر یو گوڑلوڈ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

مانسر یو۔ کل پارک میں آپکے ساتھ کون تھا۔

ڈائنا۔ بڑی متانت سے کس وقت۔

مانسر یو۔ چھ بجے کے قریب۔

ڈائنا۔ کہاں۔

مانسر یو۔ اُن چھوٹے چھوٹے پودوں کے پاس۔

ڈائنا۔ میں نہ تھی کوئی اور ہوگا۔

مانسر یو۔ نہیں نہیں تمہیں۔

ڈائنا۔ آپ کس طرح جانتے ہیں۔

مانسر یو۔ مجھے اس آدمی کا نام بتادو۔

ڈائنا۔ کس آدمی کا۔

مانسر یو۔ جو تمہارے ساتھ تھا۔

ڈائنا۔ میں کیونکر بتا سکتی ہوں کوئی اور عورت ہوگی۔

مانسر یو۔ میں جو کہتا ہوں تمہیں تھیں

ڈائنا۔ آپ غلطی پر ہیں۔

مانسر یو۔ میں نے تمہیں بچشم خود دیکھا تھا۔

ڈائنا۔ آپنے مجھے دیکھا تھا۔

مانسر یو۔ ہاں اور سوائے تمہارے یہاں اور کوئی لیڈی نہیں۔

ڈائنا۔ یہ آپ کی اور بھی غلطی ہے۔ یہاں جینی بھی ہے۔

مانسر یو۔ میڈم ڈی سینٹ لک؟

ڈائنا۔ ہاں میری سہیلی۔

مانسر یو۔ اور سینٹ لک بھی یہاں ہے

ڈائنا۔ ہاں اور وہ کبھی اپنی بیوی سے جدا نہیں ہوتا۔

مانسر یو۔ مگر وہ اور میڈم اور مسٹر سینٹ لک نہ تھے۔ تم اور کوئی مرد تھا۔ جسے میں نہیں جانتا۔ میں ضرور اُس آدمی کا پتہ نکال لونگا۔ میں نے تمہاری چیخ سنی تھی۔

ڈائنا۔ بہت اچھا جب آپکے پاس کافی ثبوت ہوگا میں آپکی بات سنونگی اب میں جاتی ہوں۔

ھانسر لو۔ نہیں میم صاحبہ تمہیں ٹھہرنا پڑیگا۔

ڈائینا سر لیوڈ مسٹر اور میڈم سینٹ لک بھی آ گئے ہیں۔ سب آپکی تسلی ہو جائیگی

اسوقت مسٹر اور میڈم سینٹ لک آ گئے میڈم سینٹ لک نے ملٹیرلو کو سلام کی اور سینٹ لک نے ھانسر لو کو سلام کی اور سینٹ لک نے اس سے مصافحہ کیا۔ پھر میڈم سینٹ لک اور ھانسر لو باتیں کرتے رہے۔ اور مسٹر سینٹ لک اور ڈائینا پارک میں ادہر ادہر سیر کرنے لگے حتیٰ کہ کھانے کی گھنٹی ہوئی اور سب کے سب قلعہ میں داخل ہوئے کہانے میں ڈیوک انجو کا تذکرہ ہوتا رہا اور ڈائینا دسترخوان پر بیٹھا ہوا مدت سے ذرا ہٹ کر بیٹھی +

باب ۴۶

سینٹ لک کی تدبیر

کھانے سے فارغ ہو کر ھانسر لو نے سینٹ لک کا بازو پکڑ لیا اور قلعو سیر کرنے لگے۔

ھانسر لو۔ میں تمہیں یہاں دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں۔ کیونکہ مجھے صید گاہ کی سنسانی پسند نہیں آتی۔

سینٹ لک۔ باوجود تمہاری بیوی کے یہاں ہونے کے مجھے پوچھو تو میں اپنے معشوق کے ساتھ دو سرے جگہ جانے کو بھی پسند کرتا ہوں۔

ھانسر لو۔ اس بات سے تو میں انکار نہیں کر سکتا مگر تمہیں ملکر میں بہت خوش ہوا ہوں

سینٹ لک۔ جناب آپ بڑے خوش خلق آدمی ہیں میرا خیال ہے کہ آپ ان جنگلوں کو بہت پسند کرتے ہونگے۔

ھانسر لو۔ میں نے اپنی آدھی زندگی تو جنگلوں میں گذار دیا ہے

سینٹ لک۔ اسی سے تو میں نے کہا ہے کہ آپ جنگل کی زندگی بہت پسند کرتے ہیں مجھے یہاں سے رخصت ہونے پر بڑا رنج ہوگا۔ کیونکہ مجھے یہاں سے ضرور نکلنا پڑیگا۔

ھانسر لو۔ کیوں۔

سینٹ لک۔ جب انسان خود نکلتا

نہ ہو تو درخت کے سوکھے ہوئے
پتے کی طرح ہوتا ہے۔ کہ جدہر ہوا
اُسکو چاہے گرا دیتی ہے آپ بڑے
خوش نصیب ہیں۔
مانسرلیو۔ کیوں۔
سینٹ لک۔ کیونکہ آپ عالیشان
درختوں میں رہیں گے۔
مانسرلیو۔ اوہ میرا خیال ہے کہ میں
یہاں نہیں رہونگا۔ میں قدرتی نظارہ
کا کچھ ایسا مشتاق نہیں ہوں۔ اور
پھر یہ جنگل محفوظ بھی نہیں ہیں۔
سینٹ لک۔ کیوں محفوظ کیوں
نہیں ہیں۔ کیا آپ کا یہ مطلب ہے
کہ ویرانے میں واقع ہیں۔
مانسرلیو۔ نہیں میرا یہ مطلب
تو نہیں کیونکہ میرا خیال ہے کہ یہاں
ملاقاتی آتے رہتے ہیں۔
سینٹ لک۔ یہاں تو کبھی بھی
کوئی نہیں آیا۔
مانسرلیو۔ ہاں۔ کب سے آپ کسی
ملاقاتی کو نہیں ملے۔
سینٹ لک۔ جب سے میں یہاں آیا
ہوں۔

مانسرلیو۔ انگریزی سے کبھی کوئی
ملاقاتی یہاں نہیں آیا۔
سینٹ لک۔ نہیں۔
مانسرلیو۔ یہ ناممکن ہے۔
سینٹ لک۔ یہ بالکل سچ ہے۔
مانسرلیو۔ تو میں غلطی پر ہوں۔
سینٹ لک۔ اس میں کیا شک ہے
مگر بارک محفوظ کیوں نہیں۔ کیا
یہاں خوک ہیں۔
مانسرلیو۔ نہیں۔
سینٹ لک۔ تو بھیڑیئے ہونگے۔
مانسرلیو۔ نہیں۔
سینٹ لک۔ تو چور ہونگے۔
مانسرلیو۔ شاید اچھا یہ تو بتاؤ کہ
کیا میڈم سینٹ لک جنگل میں اِدہر
اُدہر سیر کیا کرتی ہے۔
سینٹ لک۔ ہاں میڈم بخوبی میری
طرح جنگل کو بہت پسند کرتی ہے۔
مانسرلیو۔ تم بھی اس کے ساتھ ہوتے
ہو؟
سینٹ لک۔ برابر۔
مانسرلیو۔ کیا ہر وقت۔
سینٹ لک۔ تم کیسی باتیں کرتے ہو۔

مانسریو۔ یہہ ایک ازمائیش ہے۔
سینٹ لک۔ کیا۔
مانسریو۔ میں نے سنا ہے کہ۔۔۔
سینٹ لک۔ کیا۔
مانسریو۔ تم خفا تو نہ ہوگے۔
سینٹ لک۔ نہیں۔
مانسریو۔ میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی یہاں آیا کرتا ہے۔
سینٹ لک۔ کوئی غیر آدمی۔
مانسریو۔ ہاں۔
سینٹ لک۔ تو میری کے واسطے آتا ہے
مانسریو۔ یہہ تو میں نہیں کہہ سکتا۔
سینٹ لک۔ دیکھو مانسریو خدا کے لئے مجھے سچ سچ بتا دو۔
مانسریو۔ سچ پوچھو تو میں یہہ نہیں کہہ سکتا کہ وہ تمہاری بیوی کے واسطے آتا ہو۔
سینٹ لک۔ تو اور کس کے واسطے آتا ہے
مانسریو۔ مجھے اندیشہ ہے کہ ڈائنا کے واسطے آتا ہوگا۔
سینٹ لک۔ یہہ بڑی عجیب بات ہے۔
مانسریو۔ کیا۔
سینٹ لک۔ بات یہہ ہے کہ ہم خاوند بڑے خود پسند ہوتے ہیں۔ ہر ایک اپنی ہی تعریف کرتا ہے۔
مانسریو۔ خود پسند نہیں بلکہ خود بین۔
سینٹ لک۔ تو تمہارا خیال ہے کہ یہاں کوئی آدمی آتا ہے۔
مانسریو۔ ہاں۔
سینٹ لک۔ اور میں نے اسے بچشم خود دیکھا ہے۔
مانسریو۔ تم نے بھی کسی آدمی کو پارک میں دیکھا تھا؟
سینٹ لک۔ ہاں۔
مانسریو۔ کب۔
سینٹ لک۔ کل۔
مانسریو۔ کیا وہ اکیلا تھا۔
سینٹ لک۔ نہیں میڈم مانسریو اسکے ساتھ تھی۔
مانسریو۔ کہاں۔
سینٹ لک۔ ٹھیک یہاں۔
یہہ کہہ کر سینٹ لک نے اس جگہ کی طرف جہاں تھیسی آیا کرتا تھا اشارہ کیا
سینٹ لک۔ یہہ دیکھو یہاں سے دیوار ہی ٹوٹی ہوئی ہے۔ میں آج میرن کو حکم دونگا

مانسر یو۔ تو تمہارا شک کس پر ہے
سینٹ لک۔ کس بات کا۔
مانسر یو۔ دیوار پر چڑھ کر میری بیوی
کے ساتھ باتیں کرنیکا۔
سینٹ لک۔ (ذرا سوچ کر) میرا خیال
ہے کہ۔۔۔۔۔۔۔۔
مانسر یو۔ کون کون۔
سینٹ لک۔ تمہیں ہو گے۔
مانسر یو۔ دیکھو سینٹ لک مذاق
نہ کرو۔
سینٹ لک۔ جب میری نئی نئی شادی
ہوئی تھی۔ تو میں ایسا کرتا تھا۔
مانسر یو۔ دیکھو سینٹ لک تم
مجھے دہوکا نہ دو میں نے ضرور اس
آدمی کا پتہ لینا ہے۔
سینٹ لک۔ (سر ہلا کر) سوائے
تمہارے اور کون ہو سکتا ہے۔
مانسر یو۔ سینٹ لک مذاق نہ کرو
معاملہ بڑا نازک ہے۔
سینٹ لک۔ ہاں۔
مانسر یو۔ ہاں کیا۔ مجھے اس بات
کا یقین ہے۔
سینٹ لک۔ تو وہ آدمی کس طرح
کیا کرتا ہے۔
مانسر یو۔ خفیہ طور پر۔
سینٹ لک۔ کیا ہر روز۔
مانسر یو۔ میرا تو یہی خیال ہے دیوار
کی طرف تو دیکھو۔
سینٹ لک۔ مجھے شک تو ہوا تھا۔
مگر میں نے خیال کیا تھا کہ تم ہو گے۔
مانسر یو۔ مگر میں کہتا ہوں کہ میں نہ تھا
سینٹ لک۔ میں آپکی بات پر یقین
کر لیتا ہوں۔
مانسر یو۔ تو پھر۔۔۔۔۔۔۔
سینٹ لک۔ تو پھر کوئی اور ہو گا۔
مانسر یو۔ مجھے مڑ کر دیکھنے لگا۔
سینٹ لک۔ میرے دل میں ایک
خیال آیا ہے۔
مانسر یو۔ تو بتاؤ۔
سینٹ لک۔ شاید وہ۔۔۔۔۔
مانسر یو۔ کون۔
سینٹ لک۔ نہیں وہ نہیں ہو سکتا
مانسر یو۔ اس کا نام تو لو۔
سینٹ لک۔ ڈیوک انجو۔
مانسر یو۔ پہلے میرے دل میں بھی
خیال آیا تھا۔ مگر میں نے اچھی طرح سو

دریافت کرلیا ہے کہ یہہ ڈبولے ہنجو کا کام نہیں۔

سینٹ لک- اوہ ڈبولے بڑا حرامکار ہے۔

مانسر یو- بدکار تو ہے مگر یہ اوس کا کام نہیں۔

سینٹ لک- اچھا ذرا صبر کرو۔

مانسر یو- اچھا۔

سینٹ لک- میرے دل میں ایک اور خیال آیا ہے یہہ کہ نہ یہہ تمہارا کام ہے نہ ڈبولے کا بلکہ میں ہونگا۔

مانسر یو- تم

سینٹ لک- کیوں نہیں۔

مانسر یو- یہہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ تم جو قلعہ میں رہتے ہو گھوڑے پر سوار ہوکر کہیں سے باہر آیا کرو۔

سینٹ لک- اوہ میں بڑا اوہمی آدمی ہوں۔

مانسر یو- تو تم مجھے دیکھہ کر بھاگ گئے تھے۔

سینٹ لک- یہہ بات تو ہر ایک آدمی کہہ سکتا ہے۔

مانسر یو- (غصے سے) تو تم کوئی نیا جانور

کام کررہے تھے۔

سینٹ لک- یہہ تو میں نہیں کہہ سکتا

مانسر یو- (قہرناک ہوکر) دیکھو سینٹ لک یہہ اچھی بات نہیں۔ تم آدھ گھنٹہ سے مجھے دق کررہے ہو۔

سینٹ لک- (گھڑی دیکھہ کر) یہہ غلط ہے ابھی تو بیس منٹ ہی گذرے ہیں۔

مانسر یو- تم اب بھی دق کررہے ہو۔

سینٹ لک- اور تم مجھے یہہ پولیس والوں کیسے سوالات پوچھہ پوچھہ کر اور بھی تنگ کررہے ہو۔

مانسر یو- آہ اب مجھے پتہ لگ گیا ہے

سینٹ لک- صبح کے دس بجے تمہیں کیا پتہ لگ گیا ہے۔

مانسر یو- یہہ کہ تم اس دغاباز بزدل کے رازدان ہو۔

سینٹ لک- ہاں۔ کیونکہ وہ میرا دوست ہے۔

مانسر یو- تو بجائے اسکے میں تمہیں قتل کرتا ہوں۔

سینٹ لک- تم مجھے اپنے گھر میں قتل کروگے۔ آہ مانسر یو تم کیسے بدتہذیب ہو۔ سچ ہے کہ تم نے جنگل میں پرورش

پانی ہے۔ اور تمہارے طریقے حیوانوں کیسے ہیں۔

مانسر یو۔ تم دیکھتے نہیں کہ میں غضبناک ہو رہا ہوں۔

سینٹ لک۔ غضبناک نہیں ہو رہے بلکہ ڈر رہے ہو۔

جب سینٹ لک نے یہ کہا مانسر یو نے تلوار سوت لی۔

سینٹ لک۔ آہ تم مجھے ابھار رہے ہو۔

مانسر یو۔ ہاں میں تمہیں جوش دلا رہا ہوں۔

سینٹ لک۔ تو دیوار پر سے کود کر پارک کے باہر ہو چلو۔

مانسر یو۔ اس بات کی کچھ پروا نہیں

سینٹ لک۔ تمہیں نہ پرواہ ہوگی مجھے تو ہے کیونکہ میں تم کو تمہارے مکان میں قتل کرنا نہیں چاہتا۔

مانسر یو۔ بہت اچھا۔

یہ کہہ کر مانسر یو دیوار پر چڑھنے لگا

سینٹ لک۔ دیکھو کونٹ صاحب کہیں گر نہ جانا۔ تیر اپنی جگہ سے چھوٹ گئے ہوئے ہیں۔

باب ۶۵

سینٹ لک نے مانسر یو پر وہ وار کیا جو اس نے بادشاہ سے سیکھا ہوا تھا

مانسر یو۔ کیا تم تیار ہو۔

سینٹ لک۔ نہیں میری آنکھوں کے آگے سورج ہے۔

مانسر یو۔ تو پھر جاؤ کیونکہ میں نے تمہیں قتل کرنا ہے۔

سینٹ لک۔ کیا تم ضرور مجھے قتل کرو گے اچھا انسان کچھ ارادہ کرتا ہے اور خدا کو کچھ اور منظور ہوتا ہے۔ پھولوں کے اس ڈھیر کی طرف دیکھو۔

مانسر یو۔ اچھا۔

سینٹ لک۔ میرا یہ مطلب ہے کہ یہ تمہارا بستر مرگ ہوگا۔

یہ کہہ کر سینٹ لک نے تلوار کھینچ لی۔ مانسر یو اس پر ٹوٹ پڑا۔ مگر سینٹ لک نے ہنس ہنس کر اس کے وار خالی دیئے

سینٹ لک۔ مانسر یو تمہیں تلوار کی لڑائی میں کمال تو حاصل ہے مگر تم تیس یا سینٹ لک کو نہیں قتل کر سکتے۔

جب سینٹ لک نے یہ کہا مالنیرو
کا رنگ زرد پڑ گیا۔
سینٹ لک مجھے بادشاہ نے
تلوار کی لڑائی میں بہت سے سبق
دیئے ہوئے ہیں اور ایک ایسا
وار سکھایا ہوا ہے جو کبھی نہیں چوکتا
لو اب تیار ہو جاؤ کیونکہ میں اسی
وار سے تمہارا کام تمام کرنے لگا
ہوں۔
یہ کہہ کر سینٹ لک مالنیرو پر
ٹوٹ پڑا۔ مالنیرو نے پانچ وار
خالی دیئے مگر چھٹی دفعہ تلوار اس
کے سینے میں لگی۔
سینٹ لک - آہ اب تم وہیں گرو
جہاں میں نے تمہیں کہا تھا۔
جب سینٹ لک نے یہ کہا مالنیرو
پتوں کے ڈھیر پر گر پڑا۔ اور سینٹ لک
اس کے پاس کھڑا ہو کر تماشا
دیکھنے لگا۔
مالنیرو - آہ تم نے مجھے مار ڈالا ہے
سینٹ لک - ہم نے تمہیں قتل
تو کر دیا ہے مگر مجھے اس بات کا بڑا
رنج ہے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ
تم بڑے حاسد ہو۔ مگر چونکہ تم بہادر
بھی ہو اس لئے میں تمہاری اتنی قدر
کرتا ہوں کہ اگر تمہاری کچھ خواہش ہے
تو بتاؤ اسے پورا کروں۔ کیا تمہیں
پانی کی ضرورت ہے۔
مالنیرو نے کچھ جواب نہ دیا اور
اٹھنے کی کوشش کی مگر ضعف نے
اجازت نہ دی۔
سینٹ لک (آپ ہی آپ) اچھا یہ
تو اب مر گیا ہے اسکو تو جہنم میں جانے دو
یہ کہہ کر سینٹ لک دیوار پر
چڑھ کر نیچے کود پڑا اور اس نے دیکھا
کہ ڈائنا اور جینی باتیں کر رہی ہیں
سینٹ لک (ڈائنا کے پاس جا کر)
معاف رکھیے۔ مجھے جینی سے کچھ
کہنا ہے۔
ڈائنا۔ بہت اچھا میں چلی جاتی ہوں
جینی - (جب ڈائنا چلی گئی) یہ کیا
بات ہے کہ تم گھبرائے اور اداس دکھائی
دیتے ہو۔
سینٹ لک - سچ سچ۔
جینی - کیا ہوا ہے
سینٹ لک - ایک حادثہ ہو گیا ہے

جینی۔ تم پر۔

سینٹ لک۔ نہیں ایک آدمی پر جو ابھی میرے ساتھ تھا۔

جینی۔ وہ کون تھا۔

سینٹ لک۔ جو میرے ساتھ سیر کر رہا تھا۔

جینی۔ ایم ڈی مانسریو۔

سینٹ لک۔ آہ افسوس۔

جینی۔ کیا ہوا ہے۔

سینٹ لک۔ میرا خیال ہے کہ وہ مر گیا ہے۔

جینی۔ (متحیر ہو کر) ہیں مر گیا ہے

سینٹ لک۔ ہاں۔

جینی۔ وہ تو ابھی باتیں کر رہا تھا

سینٹ لک۔ یہی تو اوسکی موت کا باعث ہے۔ کیونکہ اُسنے بہت باتیں کیں تھیں۔

جینی۔ اپنے خاوند کا ہاتھ پکڑ کر

سینٹ لک۔ نہیں ہیں تم کو وہ جگہ بھی بتا دیتا ہوں۔ جہاں وہ پڑا ہوا ہے۔

جینی۔ وہ کہاں پڑا ہوا ہے۔

سینٹ لک۔ دیوار کے پاس جہاں

جہاں اپنا گھوڑا باندھا کرتا تھا۔

جینی۔ تو تم نے اُسے قتل کیا ہے۔

سینٹ لک۔ اسبات کا دریافت کرنا کوئی مشکل نہیں ہے۔

جینی۔ بد قسمتی سے تمہیں اوس کے قاتل ہو۔

سینٹ لک۔ اس نے مجھے دق کیا۔ اور مجھ پر حملہ کیا۔

جینی۔ آہ بچارا۔ . . . . .

سینٹ لک۔ ایک ہفتے کے بعد اسے مرحوم مانسریو کہا کرینگے۔

جینی۔ مگر اب تم اس آدمی کے گھر میں نہیں رہ سکتے۔ جسے تم نے قتل کیا ہے۔

سینٹ۔ یہ تو میں نے پہلے ہی سے سوچ لیا تھا۔ اور اسی واسطے تمہارے پاس آیا ہوں۔

جینی۔ تمہیں تو کوئی زخم نہیں آیا

سینٹ لک۔ نہیں۔

جینی۔ تو ہم یہاں سے چلے جائینگے۔

سینٹ لک۔ ہاں بہت جلدی۔ کیونکہ ابھی اسبات کا سبکو پتہ لگ جائے گا۔

نواب ڈائنا بیوہ ہوگئی ہے۔
سینٹ لک۔ ہاں میرا بھی یہی خیال ہے
جینی۔ تو میں اسے بتا دوں۔
سینٹ لک۔ ہاں اسکو ابھی رنج
سے نجات دو۔
جینی۔ ہنستے کہا ہو۔ تم گھوڑوں پر زین
ڈالو مگر ہم جائینگے کہاں۔
سینٹ لک۔ پیرس میں۔
جینی۔ تو بادشاہ ......
سینٹ لک۔ اوہ اسے سب کچھ
بھول گیا ہوگا۔ علاوہ بریں اگر جنگ
شروع ہونیوالا ہے۔ تو وہ مجھے دیکھ
کر بہت خوش ہوگا۔ مگر مجھے قلم دوات
کی ضرورت ہے۔
جینی۔ کس واسطے۔
سینٹ لک۔ بسی کو لکھنے کے لئے
کیونکہ بغیر اُس کو اطلاع دینے کے
انجو کو نہیں چھوڑ سکتا۔
جینی۔ جاؤ میرے کمرے میں جا کر جو
کچھ لکھنا ہے لکھ لو۔
سینٹ لک نے جینی کے کمرہ میں
جا کر مندرجہ ذیل رقعہ لکھا۔
"میرے پیارے دوست"۔

نہیں بہت جلد اس حادثے
کا پتہ لگ جائیگا جو مانسریو
کے ساتھ ہوا ہے۔ چھوٹے
چھوٹے پودوں کے پاس ہم
دونوں دیوار کی پوشیدگی اور
گھوڑوں کے خود بخود ڈھیلے ہیں
چلے جانے پر بیکار پڑے تھے۔
اور مانسریو ہنٹوں کے ایک
ڈھیر پر مردہ ہو کر گر پڑا۔ میں
یہ لکھنا بھی ضروری خیال
کرتا ہوں۔ کہ ہم دونوں کے
پاس تلواریں تھیں۔ میں اب
پیرس میں بادشاہ کے ساتھ
صلح کرنے کیلئے جاتا ہوں کیونکہ
اس حادثے کے بعد انجو
میرے لئے محفوظ جگہ نہیں
دس منٹ کے بعد ایک نوکر یہ
رقعہ لیکر انگوس کو روانہ ہوا۔ اور
مسٹر ہینڈم سینٹ لک دوسرے
رستے پیرس کو روانہ ہوئے۔ جب یہ
دونوں مہمان روانہ ہونے لگے تو
ڈائنا کو بڑا رنج ہوا۔ اور اسباب
پر بگڑ کر کہ میں مفیدین کو مانسریو

کی موت کی خبر کیونکر دونگی۔ ڈیمنا
نے جدا ہوتے وقت سینٹ لک
سے منہہ پھیر لیا۔

سینٹ لک (اپنی بیوی سے) تمہاری
سہیلی نے اتنی بڑی خدمت کا خوب
حق ادا کیا ہے۔ دنیا میں سوائے
میرے کوئی بھی شکرگذاری کو نہیں
جانتا کہ یہہ کس جانور کا نام ہے۔

باب ۶۶

ملکہ کیتھرائین کا انگرس میں داخل ہونا

ٹھیک اسوقت جبکہ جانسر یو
پتوں کے ڈھیر پر گرا انگرس کے
بند اور محفوظ دروازوں پر بہت
سے سوار پہنچے۔ یہہ ملکہ کیتھرائین
کے اردل کے سوار تھے۔ بسی
کو ملکہ کی آمد کی خبر دی گئی اور بسی
اپنے بستر سے اٹھکر ڈیولٹ کے
پاس گیا۔ جو یہہ خبر سنکر بستر پر لیٹ
گیا۔ ملکہ نے خیال کیا کہ مجھے دیکھہ
کر محافظ دروازے کھولدینگے اور
اس مطلب کے لئے وہ گاڑی سے
نیچے اتری دربانوں نے باقاعدہ
طور پر ملکہ کے آگے سر تسلیم جھکایا مگر
دروازے نہ کھولے آخرکار ملکہ نے
ایک آدمی کو بھیجا کہ جاکر دریافت کرو
کہ یہہ لوگ دروازے کیوں نہیں کھولتے
دربانوں نے جواب دیا کہ اس شور
شر کے زمانہ میں دروازے بغیر
خاص اجازت نہیں کھل سکتے۔

اسوقت بسی معہ چند ایک شرفا
کے آپہونچا۔

بسی۔ کون ہے۔

دربان۔ جناب ملکہ کیتھرائین صاحبہ

بسی۔ بہت اچھا آپ کو باہر ٹھہرنا
کوئی اسّی قدم کے فاصلے پر ایک کھڑکی
کھلی ملیگی۔

ملکہ کا آدمی۔ جناب کو کھڑکی کے رستے
داخل ہونا تو نامناسب ہے۔

بسی نے کچھہ جواب نہ دیا اور کھڑکی کی
طرف چلا گیا۔

وہی آدمی (ملکہ سے) آپنے جناب نے
سن لیا ہے۔

ملکہ۔ ہاں۔ اور اگر کھڑکی کے رستے
ہی شہر میں داخل ہو سکتے ہیں۔ تو
کچھہ بات نہیں۔

ملکہ کی سواری کٹڑکی کی طرف روانہ
ہوئی اور بسی کے حکم سے کٹڑکی کھولی گئی
بسی ۔ میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں
ملکہ ۔ یہہ تمہاری مہربانی ہے ۔
یہہ کہہ کر ملکہ گاڑی سے نیچے اتر پڑی
اور کٹڑکی میں سے گذرنے لگی ۔
بسی ۔ ذرا احتیاط سے گذرنا کیونکہ
کٹڑکی بہت چھوٹی ہے ۔
ملکہ ۔ میں کبھی بہی کسی شہر میں اسطرح
داخل نہیں ہوئی تھی ۔
جب ملکہ شہر میں داخل ہوئی تو بسی
اور اُسکے ساتھی جنابہ کی اردل میں
چلنے لگی ۔
ملکہ ۔ میرا بیٹا کہاں ہے ۔ وہ کیوں
نہیں آیا ۔
بسی ۔ ڈیوک صاحب بیمار ہیں ۔ ورنہ
یہہ ناممکن ہے کہ آپ جنابہ کی تعظیم کے
لیئے نہ آتے ۔
ملکہ ۔ میرا پیارا بیٹا بیمار ہے ۔ جلدی
سے مجھے اوسکے پاس لیچلو ۔ کیا اوسکی
طرح سے خبرگیری ہو رہی ہے ۔
بسی ۔ ہاں ۔
ملکہ ۔ کیا وہ بہت بیمار ہے ۔

بسی ۔ ہاں اُسکو بہت صدمہ لگا ہے
ملکہ ۔ اس میں کیا شک ہے ۔
جب ملکہ کی سواری محل کے سامنے
پہونچی تو بسی دوڑکر ڈیوک صاحب
کے پاس چلا گیا ۔
بسی ۔ ملکہ صاحبہ آگئی ہیں ۔
ڈیوک ۔ کیا آپ بڑے غصے میں ہیں
بسی ۔ نہیں کھچی ہوئی ہیں
ڈیوک ۔ کیا آپنے کچھہ شکایت کی ہے
بسی ۔ نہیں برخلاف اسکے آپ ہنس
ہنس کر باتیں کر رہی ہیں ۔
ڈیوک ۔ لوگوں کی کیا رائے ہے ۔
بسی ۔ لوگ تو کچھہ ڈر گئے ہیں مگر آپکو
احتیاط سے کام لینا چاہیئے ۔
ڈیوک ۔ ہم تو جنگ پر تلے ہوئے ہیں
بسی ۔ جناب اوسوقت آپ سو باتیں
سوچیں گے تو اُسکے سامنے شاید پانچ
بہی یاد نہ رہیں ۔
ڈیوک ۔ تم نے مجھے ایسا بزدل خیال
کیا ہے ۔ کیا تم سب یہاں موجود ہو ۔
مانسریو کہاں ہے ۔
بسی ۔ میرا خیال ہے ۔ کہ وہ میریدک
میں گیا ہوا ہے ۔

اسوقت دربان نے بآواز بلند کہا
کہ علیا حضرت ملکہ صاحبہ تشریف لائی ہیں
کیتھرائین۔ ڈیولک کے کمرے میں
داخل ہوئی تو ڈیولک نے تعظیم
کے واسطے اٹھنے کی کوشش کی۔ مگر
ملکہ نے جلدی سے ڈیولک کو اپنی
بغل میں لے لیا اور اُسکے مونہہ پر
بوسونکا تار باندھ کر رونے لگی۔
(انٹوگور ڈیولک کے کان میں)
ہمیں احتیاط رکھنی چاہیئے کیونکہ ہر ایک
آنسو کے عوض میں خون بہانہ پڑیگا
کیتھرائین چارپائی پر بیٹھ گئی۔ اور
بسی کے اشارے سے سب کمرے
سے باہر نکل گئے۔
ملکہ۔ بسی کیا تم جاکر میرے ساتھیوں
کی خبر لوگے کیونکہ تم یہاں اپنے گھر
میں ہو۔
بسی۔ بہت اچھا۔
بسی بھی اپنے کمرے سے نکلگیا۔
کیتھرائین نے دریافت کرنا چاہا
کہ آیا ڈیولک واقعی بیمار ہے یا صرف
بہانہ ہی بہانہ ہے۔ مگر کیتھرائین دیکھکر
کہا گئی۔ اور زار زار رونے لگی۔

آخرکار ڈیولک کے دلپر اپنی والدہ
کے زار زار رونے نے اثر کیا اور ڈیولک
نے ملکہ سے پوچھا کہ آپ روتی کیوں ہیں
ملکہ۔ تم نے بڑا نقصان اٹھایا ہے
ڈیولک۔ قلعہ سے بہاگ گئے ہیں۔
ملکہ۔ قلعہ نہیں اوسکے بعد۔
ڈیولک۔ کس طرح۔
ملکہ۔ وہ جنہوں نے بہاگ گئے ہیں تمہاری
مدد کی . . . .
ڈیولک۔ کیا۔
ملکہ۔ وہ تمہارے جانی دشمن تھے۔
ڈیولک (اپنے دل ہی دل میں) دیکھو
سے دریافت کرنا چاہتی ہے کہ وہ
کون تھے۔
ملکہ۔ کیونکہ تمہارا رہا کنندہ بادشاہ
نیوار ہے۔
ڈیولک (آپ ہی آپ) آہ اس کو
سب باتوں کا پتہ ہو جاتا ہے۔
ملکہ۔ اور وہ فخر کرتا ہے کہ مجھے اس سے
بڑا فایدہ پہونچا ہے۔
ڈیولک۔ یہہ ناممکن ہے کیونکہ اس
کو اسبات میں کوئی دخل نہیں۔ اور
اگر اوس کو کچھ دخل ہوگی تو میں

ہر طرح سے محفوظ ہوں۔ مجھے شاہ تو
گو ملے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں۔
ملکہ۔ میں خطرہ کا تو ذکر نہیں کر رہی
ہوں۔
ڈیوک۔ (دیکھ کر کہ پردہ ہل رہا ہے)
تو آپ کا مطلب کیا ہے۔
ملکہ۔ بادشاہ کی خفگی کا کیونکہ وہ
دانت پیس رہا ہے۔
ڈیوک۔ دانت پیس رہا ہے
تو میری بلا سے مجھے کچھ ڈر نہیں۔
ملکہ۔ کیا تم یہاں محفوظ ہو۔
ڈیوک۔ اس بات کا تو آپ نے مجھے
خود ہی یقین دلا دیا ہے۔ کیونکہ اگر
بادشاہ بگڑا ہوا ہوتا۔ تو آپ جیسے
برعمال کو میرے پاس نہ بھیجتا۔
ملکہ۔ (کانپ کر) تم مجھے برعمال بناؤ گے
ڈیوک۔ (دیوار کی طرف دیکھ کر)
کیوں نہیں۔
ملکہ مارے خوف کے کانپنے لگی کیونکہ
اس کو خبر تھی کہ کبھی پردوں کے
پیچھے سے ڈیوک کو اشارے سے
خبردار دلا رہا ہے۔
ملکہ۔ میرے بیٹے تم راستی پر ہو
کیونکہ میں صلح کا پیغام لیکر آئی ہوں
ڈیوک۔ اماجان میں سن رہا ہوں
اور میرا خیال ہے کہ ہم ایک دوسرے
کی بات اچھی طرح سے سمجھ لیں گے۔

باب ۶۷

تھوڑی بات کا بہت اثر

ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ
ملکہ کیتھرائین کا مطلب کچھ اور ہی تھا
ملکہ بڑی حیران ہو رہی تھی کہ ڈیوک
سچ مچ لڑائی پر تلا ہوا ہے۔ کہ نظارہ
بدل گیا۔

ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہیں کہ لیسی
پردے کے پیچھے چھپ کر ڈیوک کو
اُبھار رہا تھا لیسی کا یہ مطلب تھا کہ
جنگ ہو کیونکہ وہ انجو میں رہ کر بالسیز نو
کی حرکات کو تاڑتے رہنا چاہتا تھا۔
ڈیوک کو لیسی کا ہی ڈر تھا۔ جو اوس
وقت اوسکے سامنے کھڑا اوسے تسلی
دے رہا تھا۔ اچانک پیچھے سے کسی نے
لیسی کا دامن کھینچا اور لیسی نے منہ پھیر
کر دیکھا تو بھی اوس کا کھینچ رہا تھا۔

بسی۔ ریمی۔ کیا معاملہ ہے۔ کہ تم مجھے
اسوقت دق کرنے لگے ہو۔
ریمی۔ ایک خط ہے۔
بسی۔ اور ایک خط کے واسطے تم
مجھے اس گفتگو سے محروم کرنا چاہتے ہو
ریمی۔ میڈیلر سے ایک خط آیا ہے
بسی۔ اوہ ریمی تم بڑے نیک ہو۔
ریمی۔ تو میں نے غلطی نہیں کی۔
بسی۔ اوہ نہیں۔ لاؤ وہ خط کہاں ہے۔
ریمی۔ قاصد کہتا ہے کہ میں سوائے
بسی کے یہہ خط کسی کو نہیں دونگا۔
بسی۔ کیا نامہ بر یہاں ہے۔
ریمی۔ ہاں۔
بسی۔ تو اُس کو لے آؤ۔
ریمی نے دروازہ کھولا اور ایک
نوکر حاضر ہوا۔
ریمی۔ لو بھائی مسٹر بسی تمہارے
سامنے کھڑا ہے۔
نوکر خط دیکر میں آپکو جانتا ہوں۔
بسی۔ کیا تمہیں یہہ خط ڈائنانے
دیا ہے۔
نوکر۔ نہیں جناب مسٹر سینٹ لک نے
جب بسی نے خط پڑھا تو پہلے اُس کا
رنگ زرد ہو گیا۔ پھر سرخ۔
ریمی نے نوکر کو رخصت کر دیا اور
بسی نے خط ریمی کے ہاتھ میں دیدیا
بسی۔ دیکھو سینٹ لک نے میرے
واسطے کیا کچھ کیا ہے۔
ریمی۔ میں بڑا خوش ہوں سینٹ لک
واقعی بڑا بہادر ہے۔
بسی۔ یہہ ایسا اچانک ہوا ہے
کہ مجھے یقین نہیں آتا۔
ریمی۔ آہ اب میری حالت بدل گئی
ہے۔ کیونکہ میڈم بسی بھی میرے
مریضوں میں سے ایک ہوگی۔
بسی۔ ہاں ضرور وہ میری بیوی
ضرور بنے گی کیونکہ مانسر یو سچ
مچ مر گیا ہے۔
ریمی۔ لکھا ہوا تو یہی ہے۔
بسی۔ ریمی یہہ سب کچھ مجھے ایک
خواب معلوم ہوتا ہے۔ آہ اب وہ
بہوت میری خوشی میں مخل نہیں ہوگا
آہ ریمی میرا دل گواہی نہیں دیتا
کہ یہہ بات سچ ہو۔
ریمی۔ یہہ بالکل سچ ہے۔ آپ خط
کو دوبارہ پڑھ کر دیکھ سکتے ہیں۔

بسی۔ مگر اب ڈائینا جب یہاں رہیں نہیں ٹھہر سکتی۔ کیونکہ اسے کسی جگہ چلا جانا چاہیئے۔ جہاں وہ مانسیر کو بھول جاوے۔

ریمی۔ اس مطلب کیلئے پیرس بہت عمدہ جگہ ہے۔ کیونکہ پیرس میں کسی کی یاد بہت جلد بھول سکتی ہے۔

بسی۔ ریمی تمہارا خیال ٹھیک ہے ہم اور ڈی بور ٹل میں اسی مکان میں چل رہینگے۔ ڈائینا اپنی بیوگی کا زمانہ وہاں چھپ کر بسر کریگی اور پھر . . . .

ریمی۔ مگر پیرس میں چلے جانے کیلئے نہیں . . . .

بسی۔ کیا۔

ریمی۔ اپنے میں جنگ کے خیال بدل دینے چاہئیں۔

بسی۔ آہ یہہ سچ ہے۔ آہ میں نے بڑا وقت ضائع کر دیا ہے۔

ریمی۔ اسکے یہہ معنے ہیں کہ آپ ابھی میریڈیہ کو روانہ ہونگے۔

بسی۔ نہیں۔ میں نہیں بلکہ تم۔ مجھے یہاں ٹھیرنا چاہیئے۔ علاوہ بریں اس

وقت ڈائینا مجھے دیکھہ کر خوش بھی نہیں ہوگی۔

ریمی۔ میں اسے کیونکر ملونگا۔ کیا میں سیدھا قلعہ میں چلا جاؤں۔

بسی۔ نہیں پہلے اس جگہ پر جانا۔ اگر ڈائنا وہاں ہوئی تو بہتر نہیں تو پھر قلعہ میں چلا جانا۔

ریمی۔ تو میں اسے کیا کہوں۔

بسی۔ کہدینا کہ بسی دیوانہ ہو رہا ہے یہہ کہہ کر بسی پھر پردوں کے پیچھے آ چھپا۔

کیتھرائین۔ پیارے بیٹے تم جانتے ہو کہ ماں اور بیٹا ایک دوسرے کی بات اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں کبھی ناکامیاب نہیں ہوتے۔

ڈیوک۔ مگر بعض وقت تو اتفاق ہو جاتا ہے۔

ماں۔ نہیں تم غلطی پر ہو۔

ڈیوک اپر دے کی طرف دیکھہ کر ہم شاید ایسا ہی ہو۔

ماں۔ مگر میں ہر صورت صلح کو پسند کرتی ہوں۔

بیٹا۔ اوہ۔

ماں۔ ہاں میرے پیارے بیٹے اُتنی
بہت اچھی شئے ہے۔ جو کچھ تمہاری
شرائط اور دعاوی ہوں کھلے بند
کہدو۔
بٹیا۔ آہ اماں جان۔ . . . . . .
میں جانتی ہوں کہ تم ملک میں خون
کے دریا نہیں بہانا چاہتے کیونکہ نہ تم
ایک مفسد فرانسیسی ہو نہ جلد جو بھائی
بٹیا۔ اماں جان مجھے میرے بھائی نے
بہت دق کیا ہے اور میں اس سے
نہ تو بہ حیثیت بھائی اور نہ حیثیت
بادشاہ کچھ معاوضہ چاہتا ہوں۔
والدہ۔ فرینکس مجھ سے تو تمہیں
کوئی شکایت نہیں۔
بٹیا۔ کیوں تم سے کوئی شکایت
کیوں نہیں۔ تم نے مجھے چھوڑ دیا۔
ماں۔ آہ تم مجھے مار ڈالنا چاہتے
ہو۔ دیکھو کسی ماں سے یہ نہیں
دیکھا جا سکتا کہ اُسکے بیٹے ایکدوسرے
کو قتل کریں۔
بٹیا۔ آہ اماں جان ایسے الفاظ منہ
سے نہ نکالو۔ تم نے تو میرا دل چھید دیا
کیتھرائن نے آنسوؤں کی جھڑی لگا دی

اور ڈیوک کے اوسکے ہاتھ پکڑ کر
اوسکو تسلی دینے لگا۔
ڈیوک۔ اماں جان جو کچھ تم چاہتی
ہو کہو۔ میں غور سے سنونگا۔
ماں۔ میرے پیارے بیٹے میں
یہہ چاہتی ہوں کہ تم پیرس میں
اپنے بھائی کے دربار میں واپس
چلو۔ وہ تمہیں بڑی خوشی سے ملیگا
بٹیا۔ نہیں اماں جان وہ مجھے تسلی
(ایک قسم کا قلعہ جہاں شاہی قیدی
رکھے جاتے تھے) میں داخل کردیگا
ماں۔ نہیں بیٹا مجھے تمہارے
سر کی قسم ہے کہ وہ تمہیں اس
طرح ملے گا گویا تم بادشاہ ہو اور
وہ ڈیوک انجو ہے۔
جب ملکہ نے یہہ کہا ڈیوک
نے پردے کی طرف دیکھا۔
ماں۔ بیٹا اس بات کو منظور کرلو
تمہارے واسطے اہلِ دل کی فوج
بھی رکھی جائیگی۔
بٹیا۔ میم صاحبہ اس سے پہلے بھی
میں تمہارے بیٹے کے چار محافظوں
کی زیر حراست رہ چکا ہوں۔

ماں۔ بیٹا یہہ نہ کہو۔ تم نے اپنی مرضی کے مطابق رسالہ بھرتی کرنا اور اگر تمہیں منظور ہو تو بسی کو اوس کا افسر بنانا۔

ڈیوک۔ پھر دیوار کی طرف اور بسی کو ہنستے دیکھ کر حیران ہوا۔

ڈیوک (آپ ہی آپ) اسکے کیا معنے ہیں۔ کیا بسی کپتان بننے پر خوش ہے۔ اگر یہہ بات ہے تو مجھے اسبات کو منظور کر لینا چاہئے۔

پچھلے لفظ ڈیوک کے موہنہ سے ذرا اونچے نکل گئے۔

بسی (اشارے سے) اسبات کو منظور کر لو۔

ڈیوک (اشارے سے) انجو کو چھوڑ کر پیرس میں چلا جاؤں۔

ماں۔ میرے بیٹے میں پھر کہتی ہوں کہ پیرس میں چلنا تمہارے حق میں مفید ہوگا۔

ڈیوک۔ اچھا میں اسبات پر سوچونگا

ماں۔ (آپ ہی آپ) میں کامیاب ہوگئی ہوں۔ ڈیوک اور کیتھرائن بغلگیر ہوکر ایک دوسرے سے جدا ہوئے

باب ۶۸

مانسریو نے آنکھیں اس طرح کھولیں اور بند کیں کہ زندہ ہے

ریمی اپنے دل میں ڈی اُٹنا کی حالت پر غور و خوض کرتا ہوا حیبیلڈ کو روانہ ہوا۔ جب پارک کی دیوار کے پاس پہونچا تو اُس کا گھوڑا جو دلکی چل رہا تھا۔ اچانک ٹھیر گیا۔ اگر ریمی اچھا بالکمال سوار نہ ہوتا تو ضرور اس وقت گھوڑے کی گردن پر آ رہتا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ جب کوئی گھوڑا دوڑنے میں اچانک ٹھیر جائے تو ضرور سوار ذرا آگے کی طرف جھک جاتا ہے۔

ریمی بڑا حیران ہوا اور اس نے ادہر اُدہر نگاہ دوڑائی کہ یہہ کیا معاملہ ہے جب ریمی نے عالم تحیر میں دیوار کی طرف دیکھا تو اُس کو دیوار سے ذرا ہٹ کر خون اور دیوار کے پاس ایک لاش سی دکھائی دی۔

ریمی (آپ ہی آپ) آہ یہہ تو مانسریو ہے۔ مگر یہہ کیا معاملہ ہے کہ خون بہا رہا

گرا ہوا ہے - اور لاش دیوار کے
ساتھ پڑی ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا
ہے۔ کہ سینٹ لک نے اس خیال
پر کہ کہیں بچارے بسمل کے مونہہ میں
خون نہ بھر بھر آئے - اسے دیوار
کے ساتھ بٹھا دیا ہوگا - آہ بچارے
کی مرتے وقت آنکھیں بھی کھلی
رہ گئی ہیں۔

ابھی ریمی نے اپنے دل ہی دل
میں یہہ کہہ رہا تھا کہ مانسر یو
کی آنکھیں جو کھلی ہوئی تھیں۔ یکا
یک بند ہوگئیں۔ اور ڈاکٹر کا
رنگ مردے سے بھی زیادہ سفید
ہوگیا۔

ریمی۔ (آپ ہی آپ) اگر مانسر یو نے
خود آنکھیں بند کیں ہیں تو وہ ابھی
نہیں مرا۔ مگر میں نے علم طب کی
کتابوں میں پڑھا ہوا ہے کہ موت کے
بعد بسا اوقات مردے سے عجیب
عجیب حرکات ظہور میں آتے ہیں
آہ یہہ شیطان مرنے کے بعد لوگوں
کو ڈرا ڈرا دینے لگا ہے - اچھا ایک
طریقے سے یہہ دریافت ہو سکتا ہے کہ
کہ مانسر یو مردہ ہے یا زندہ - میں
اپنی تلوار کی نوک اسے چبھوتا ہوں
اگر اسے حرکات کی تو زندہ ہے۔

ریمی ابھی یہی خیال کر رہا تھا کہ مانسیر یو
نے پھر آنکھیں کھول دیں۔

ریمی (ذرا حیران ہو کر) آہ یہہ تو
زندہ ہے اور میں چاہوں تو اس
کو ابھی قتل کر سکتا ہوں۔

یہہ کہہ کر ریمی غور سے مانسیر یو
کی طرف دیکھنے لگا۔

ریمی (آپ ہی آپ) مجھے مانسیر یو
کو قتل نہیں کرنا چاہیئے اگر وہ تندرست
ہوتا تو میں قتل کرنے میں ذرا بھی
دریغ نہ کرتا۔ مگر اب تو بچارا موت
کے کنارے ہے۔

مانسر یو۔ میری مدد کرو۔ میں لب
گور ہوں۔

ریمی۔ آہ اب میں کیا کروں۔ بحیثیت
ڈاکٹر میرا فرض ہے کہ اپنے ہم جنس
کو بچاؤں۔ اس میں کچھ شک نہیں
کہ مانسر یو ایسا مفسد آدمی ہے
کہ اسے ہم جنس کہنا بیجا ہے تاہم وہ
آدم زاد تو ہے مجھے اسوقت انسانیت کا

کچھہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ میں بھی
کا دوست ہوں۔ مجھے اس نیم بسمل
کی مدد کرنی چاہیے۔
مانسریو۔ (دوبارہ) خدا کے واسطے
میری مدد کرو۔
ریمی۔ میں ہر طرح سے حاضر ہوں۔
مانسریو۔ کسی ڈاکٹر اور پادری کو
بلاؤ۔
ریمی۔ ڈاکٹر تو میں یہاں موجود ہوں۔
اور میرا خیال ہے کہ میرے ہوتے
پادری کی کچھہ ضرورت نہیں۔
مانسریو۔ آہ ریمی تو یہاں کہاں۔
ریمی مانسریو کے اس سوال کا مطلب
سمجھہ گیا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین جانتے
ہیں کہ مانسریو کسی پگڈنڈی کے
نزدیک ہی میں پڑا ہوا تھا۔
ریمی۔ یہاں سے کوئی ایک میل کے
فاصلے پر مجھے سینٹ لک ملا تھا۔
مانسریو۔ آہ میرا قاتل۔
ریمی۔ اور اُسنے مجھے کہا تھا کہ پارک
کی دیوار کے پاس تمہیں ایک مُردہ ملیگا
مانسریو۔ مُردہ۔
ریمی۔ ہاں۔ کیونکہ اُس کا یہی خیال تھا

پس میں یہاں آیا ہوں اور میں نے
تمہیں یہاں پڑے دیکھا ہے۔
مانسریو۔ کیا مجھے بڑا مہلک زخم آیا ہے
ریمی۔ میں دیکھتا ہوں۔
ریمی نے مانسریو کے کپڑے اتار کے
اور دیکھا کہ زخم بڑا گہرا ہے۔
ریمی۔ کیا تمہیں بڑا درد ہوتا ہے۔
مانسریو۔ ہاں پیٹھہ میں۔
ریمی۔ اچھا مجھے دیکھنے دو کہ تمہیں
کہاں درد ہوتا ہے
مانسریو۔ کندھے کی ہڈی کے ٹھیک نیچے
ریمی (آپ ہی آپ) تلوار کی نوک
کسی ہڈی سے ٹکرائی ہوگی۔
یہہ سوچکر ریمی زخم کا اچھی طرح
معائنہ کرنے لگا۔ مانسریو کے ہاتھ
پاؤں سرد ہوگئے۔ اور اُسپر غشی طاری
ہوگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد زخمی کے
منہ سے جھاگ سی آگئی۔ ریمی نے
اپنے جیب سے کچھہ دوائی نکالی اور
مریض کا کرتہ پھاڑ کر اسکے بازو کو زور
سے باندھ دیا اُسوقت مریض نے
سانس لیا اور آنکھیں کھول دیں۔
مانسریو۔ آہ میں نے خیال کیا تھا کہ

اب میرا خاتمہ ہونے لگا ہے۔
ریمی۔ نہیں جناب ابھی نہیں اور مجھے
اُمید ہے کہ . . . .
مانسریو۔ کہیں بچ رہونگا۔
ریمی۔ ہاں۔ لو اب مجھے زخم کو باندھنے
دو حرکت نہ کرو۔ اسوقت قدرت
تمہاری مدد کر رہی ہے کیونکہ میں
خون بہانا چاہتا ہوں اور قدرت
نے بند کر دیا ہے۔ آہ قدرت بڑی
ماہر طبیب ہے۔ لو اب خون بند
ہو گیا ہے۔ اور تجھ اچھا یا برا ہونے
لگا ہے۔
مانسریو۔ بُرا ہونے لگا ہے۔
ریمی۔ چپ رہو۔ میرا کہنا اور مطلب ہے
مانسریو۔ تو کیا مجھے آرام آجائیگا
ریمی۔ ہاں۔
مانسریو۔ ریمی تم بڑے باکمال
ڈاکٹر ہو۔
ریمی۔ ہاں جبتک تمہارا علاج کرتا
ہوں۔
مانسریو۔ ریمی مجھے چھوڑ نہ دینا۔
ریمی۔ میں نے تمہارے زخم کو باندھ
دیا ہے۔ اب میں قلعے میں جاکر کسی کو مدد
کے لئے کہتا ہوں۔
مانسریو۔ جبتک میں کیا کروں۔
ریمی۔ چپ چاپ پڑے رہو کیا تمہیں
یہاں سے نزدیک کون سا مکان ہے
مانسریو۔ محل میبرٹ۔
ریمی۔ کس رستے جاؤں۔
مانسریو۔ دیوار پر چڑھ جاؤ۔ اور تم
پارک میں پہونچ جاؤ گے۔
ریمی۔ اچھا میں جاتا ہوں۔
مانسریو۔ فیاض آدمی ہیں تمہارا
کس مونہہ سے شکریہ ادا کروں۔
ریمی۔ (دل ہی دل میں) اگر تمہیں
اصل بات کا پتہ ہوتا تو یہ نہ کہتے۔
ریمی بہت جلد محل میں پہونچگیا جہاں
سب لوگ کونٹ کی لاش کی فکر
کر رہے تھے۔ کیونکہ سینٹ الف
نے اُن کو غلط پتہ دیا تھا اور جلتے
ہی ریمی نے کہا کہ چلو میرے ساتھ
چلکر مانسریو کو یہاں سے لے آؤ وہ
زندہ ہے۔
ریمی پانی اور تھوڑا سا شراب
لیکر آگے آگے روانہ ہوا۔ اور نوکر
ایک ہاتھہ گاڑی لے چلے۔

ڈائنا (حسرت سے) آہ میں آج سے
بسی کا دوست خیال کیا کرتی تھی

باب ۶۹

ڈیوک انجو میدیلڈ رس ماتم پرسی کرنے گیا اور اسنے مالشریو کو زندہ پایا

جونہی کہ ڈیوک نے اپنی ماں سے خلاصی پائی وہ بسی سے اشاروں کا مطلب پوچھنے کے لئے روانہ ہوا بسی نے جو سینٹ لک کا رقعہ بار بار پڑھ رہا تھا۔ ڈیوک کا خندہ پیشانی سے استقبال کیا۔

بسی۔ حضور نے میرے غریب خانہ تک کیوں قدم رنجہ فرمایا ہے۔

ڈیوک۔ میں تم سے کچھ پوچھنے آیا ہوں۔

بسی۔ مجھ سے۔

ڈیوک۔ ہاں صاحب تم سے۔

بسی۔ تو فرمائیگا۔

ڈیوک۔ اسکے کیا معنی ہیں کہ پہلے تم نے مجھے جنگ کی ترغیب دی اور پھر صلح پر راضی ہو جانے کا اشارا کیا

بسی۔ جناب پہلے مجھے آپکی والدہ کے ارادے کی خبر نہ تھی۔ مگر اب مجھے پتہ لگ گیا ہے۔ کہ وہ حضور کی عزت افزائی کے لئے آئی ہے۔

ڈیوک۔ کس طرح۔ یہ تم نے کیا کہا؟

بسی۔ یہی تو حضور کی خواہش ہی کیا آپ کا مطلب اپنے دشمنوں پر غالب آنے کا نہیں۔ کیونکہ مجھے اسبات کا یقین نہیں کہ آپ فرانس کی بادشاہت کے آرزو مند ہیں۔ اگرچہ یہہ بات ایک زمانہ میں مشہور رہے۔ جب بسی نے یہہ کہا ڈیوک کچھہ حیران سا رہ گیا۔

بسی۔ اس میں کچھہ شک نہیں کہ بہت سے لوگ آپ کو اسبات کی ترغیب دیتے ہونگے۔ مگر ایسا کرنے والے آپکے دشمن ہیں آپ خود ہی خیال فرماویں کہ کیا آپ کے پاس ایک لاکھہ سپاہ اور ایک کروڑ پونڈ ہیں علاوہ بریں کیا آپ اپنے بھائی کے برخلاف تلوار چلانا گوارا کر سکتے ہیں

ڈیوک۔ مگر بادشاہ نے تو میرے برخلاف ہونے میں ذرا بھی تامل

نہ کیا۔
بسی۔اس خیال پر آپ حق بجانب ہیں۔ بہتر ہے آپ تخت و تاج حاصل کریں۔ اور شاہ فرانس کا خطاب بھی میرا کیا بگڑتا ہے۔ میں تو آپ کے ساتھ ترقی کروں گا۔
ڈیوک ذرا بگڑ کر بادشاہ ہونے کی کسے آرزو ہے۔ تم تو ایک سوال پر بحث کر رہے ہو۔ جو میں نے کبھی اپنے دل سے بھی نہیں کیا۔
بسی۔تو پھر اس بات پر راضی ہو جاؤ۔ آپ کو ایک رسالہ اور پانچ لاکھ پونڈ سالانہ ملینگے۔ جبتک عہد نامہ مکمل نہ ہو جائے۔ ابھی میں جنگ کی تیاریاں بھی کرتے رہو۔ آپ کو روپیہ اور کچھ فوج بھی ملجائیگی۔ اور پھر ہم جو کچھ چاہینگے کر دکھائینگے۔
ڈیوک۔مگر جب میں پیرس میں جاؤنگا تو لوگ میری ہنسی کرینگے۔
بسی۔یہ ناممکن ہے۔ کیا آپ نے اپنی والدہ کی درخواست کو غور سے نہیں سنا۔

ڈیوک۔اس نے تو مجھے بہت کچھ دلوانے کا اقرار کیا ہے۔
بسی۔میرا خیال ہے کہ آپ کی والدہ نے آپ کو رسالہ دلوانے کا اقرار کیا ہے۔ جس کا کمان افسر میں ہونگا
ڈیوک۔ہاں۔
بسی۔تم اسباب کو منظور کر لو۔ میں کپتان ہونگا۔
امنڈرا گوز۔اور ریبرک لفٹیننٹ اور لیورٹ ایڈجوٹنٹ ہم آپکے ساتھ چلینگے۔ اور میں دیکھونگا کہ کون آپکی ہنسی کرتا ہے
ڈیوک۔تمہاری رائے ٹھیک ہے میں اسباب پر غور و خوض کرونگا
بسی۔ہاں حضور ضرور اسباب پر سوچنا
ڈیوک۔جب میں آیا تھا۔ تو تم کیا پڑھ رہے تھے۔
بسی۔ایک خط ہے۔ جو آپ کو ضرور دکھانا چاہئے تھا۔
ڈیوک۔اس میں کیا لکھا ہے۔
بسی۔جناب بری خبر ہے۔ یہ کہ صالسبری مر گیا ہے۔
ڈیوک۔ایم ڈی صالسبری

بسی۔ ہاں حضور۔ کیا ہم سب فانی
نہیں ہیں۔
ڈیوک۔ فانی تو ہیں۔ مگر اتنی جلدی
بسی۔ آہ اگر کوئی آپکو قتل کردیوے
ڈیوک۔ تو اُسکو کسی نے قتل
کردیا ہے۔
بسی۔ میرا تو یہی خیال ہے۔ اسے
سینٹ لک نے قتل کیا ہے۔ کیونکہ
وہ اس سے جھگڑ پڑا تھا۔
ڈیوک۔ اوہ اس غریب سینٹ
لک نے۔
بسی۔ مجھے کبھی بھی یہہ خیال نہیں
آیا تھا۔ کہ سینٹ لک آپکا دوست ہے
اور جب ہماری آپس میں صلح ہوجانے
لگی ہے۔ تو میرے بھائی کے دوست
میرے بھی مصاحب اور دوست ہیں
کیا تمہیں اس بات کا یقین ہے۔
بسی۔ ہاں حضور۔ یہہ دیکھئے سینٹ
لک کا رقعہ۔ میں نے ریمی کو بوڑھے
میرن کو پتہ دینے کیلئے بھی روانہ
کردیا ہوا ہے۔
ڈیوک (مسکراکر) اوہ مانسریو
بسی۔ اسکے تو یہہ معنی ہیں۔ کہ آپکو
مانسریو سے گویا نفرت تھی۔
ڈیوک۔ نہیں مجھے نہیں بلکہ تمہیں
بسی۔ مجھے تو ہے۔ گیا اسے [illegible]
مدد سے دق نہیں کیا تھا۔
ڈیوک۔ آہ اب تک تمہیں وہ بات
نہیں بھولی۔
بسی۔ مگر آپکا تو وہ مصاحب اور
کارندہ تھا۔
ڈیوک۔ اچھا میرے گھوڑے پر
زین ڈالنے کا حکم دو۔
بسی۔ کس واسطے۔
ڈیوک۔ میں میریڈر میں جاکر
میڈم مانسریو کو ملنا چاہتا ہوں
مجھے بہت دنوں سے میڈم مذکور کو ملنے
کا خیال آرہا تھا۔ مگر فرصت نہ ملی۔
بسی۔ (آپ ہی آپ) اب مانسریو
تو مرگیا ہے۔ اور مجھے کسی کا خدشہ
نہیں رہا۔ میں بھی ڈیوک صاحب
کے ساتھہ چلونگا۔ اور ہر طرح سے ڈیانا
کی حفاظت کرونگا۔
پندراں منٹ کے بعد ڈیوک اور
بسی معہ دس کے قریب دیگر مصاحبوں
کے میریڈر کو روانہ ہوئے۔

جب یہ جماعت بیرونی دروازے پر پہنچی تو دربان ملاقاتیوں کے نام پوچھنے کے لئے آگے بڑھا۔ ڈیوک

ڈیوک انجو۔

دربان نے نرسنگھا بجایا۔ دو پیچھے بعد دیگرے کھل گئے اور بوڑھا بیرن معہ ایک لیڈی کے دروازے پر آیا

ڈیوک۔ آہ وہ خوبصورت ڈائنا کھڑی ہے۔ کیوں بسی تم نے بھی اسے دیکھا ہے۔

ڈائنا اوسوقت محل سے باہر نکلی اور اسکے پیچھے پیچھے ایک گاڑی میں مانسریو بھی آیا جسکی آنکھوں سے بخار اور حسد کے مارے شعلے نکل رہے تھے

ڈیوک (اپنے ساتھیوں سے) ہیں اسکے کیا معنے ہیں۔

مانسریو۔ ہاتھ اٹھا کر، ڈیوک انجو کی عمر دراز ہو۔

ڈیبی۔ احتیاط سے کام لو ورنہ تمہیں تکلیف ہوگی۔

ڈیوک (مانسریو سے) کونٹ صاحب میں آپکو دیکھ کر بہت خوش ہوا ہوں کیونکہ ہم نے سنا تھا کہ آپ مارے گئے ہیں۔

مانسریو۔ حضور ذرا آگے آجائیں کہ میں دست مبارک پر بوسہ دوں خدا کا شکر ہے کہ میں مرا نہیں اور امید ہے کہ میں آپ کی آگے سے زیادہ گرمجوشی سے خدمتگذاری کرونگا۔

بسی۔ حیران سا ہوگیا اور اس نے دزدیدہ نگاہوں سے ڈائنا کی طرف دیکھا۔

مانسریو۔ بسی میں آپکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کیونکہ میری زندگی آپ کے وسیلے سے بچی ہے۔

بسی (یہ خیال کرکے کہ کونٹ مذاق کررہا ہے) میرے وسیلے سے؟

مانسریو۔ ہاں آپکے وسیلے سے۔ (ریمی کی طرف اشارہ کرکے) کیونکہ مجھے بچانیوالا یہ پاس کھڑا ہے۔

ریمی نے مارے شرم کے نگاہیں نیچی کرلیں۔

ڈیوک کے ماتھے پر شکن پڑ گئے بسی نے نگاہ قہر سے ریمی کی طرف دیکھا اور ریمی نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے۔

مانسریو۔ میں نے سنا ہے کہ ریمی نے ایک دن تم کو اس حالت میں دیکھا تھا

جس میں اس نے مجھے دیکھا۔ ریجی کے ذریعے ہم ایک دوسرے کے دوست بن گئے ہیں۔ اور میں یہہ بھی کہدیتا ہوں کہ جب مجھے کسی سے محبت ہو جاتی ہے۔ تو اُسے ہمیشہ عزیز رکھتا ہوں اور جب مجھے کسی سے نفرت ہو تو بھی دل وجان سے اسے حقیر جانا کرتا ہوں

ڈیولک (گھوڑے سے اتر کر) خوشخبو ڈائنا کو اجازت دو کہ ہماری مہمان نوازی کرے اور کونٹ تم آپ آرام کرو۔

مانسر یو۔ حضور مجھ سے تو جیتے جی یہہ نہیں ہو سکتا کہ آپ کی مہمان نوازی کی خدمت کسی اور شخص کے سپرد کروں۔

میرے نوکر میری ہاتھ گاڑی کو جدہر آپ چلیں گے آپکے ساتھ ساتھ لیچلیں گے

اسوقت بسی ڈائنا کے نزدیک ہو گیا اور مانسر یو مسکرانے لگا۔

بسی نے ڈائنا کے ہاتھ پر بوسہ دیا اور مانسر یو پھر مسکرا دیا۔

ڈائنا۔ ریجی سے بسی طبیعتوں میں بہت سا تغیر ہو گیا ہے۔

بسی۔ آہ افسوس۔

باب ۷۰

بڑی گاڑی اور تنگ دروازے

بسی ڈائنا سے ذرا بھی الگ نہ ہوا مانسر یو کی مسکراہٹ نے اُسے اور بھی بیخوف بنا دیا۔

بسی۔ بیم صاحبہ میں بڑا بدنصیب آدمی ہوں۔ مانسر یو کی موت کی خبر سنکر میں نے ڈیولک کو پیرس میں واپس جانے اور صلح پر راضی کر لیا مگر آہ اب تم انجو میں رہو گی اور میں۔۔۔

ڈائنا۔ او بسی ہم یہہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم بدقسمت ہیں۔ کیا تم خوشی کے دنوں اور پیار کی باتوں کو بھول گئے ہو۔

بسی۔ ڈائنا میں کوئی بات نہیں بھولا مجھے سب کچھ یاد ہے اور یہی وجہ ہے کہ میں زیادہ بیتاب ہو رہا ہوں آہ جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ میں پیرس میں جا کر تم سے سو میل کے فاصلے پر ہونگا۔ میرا دل بیٹھہ جاتا ہے۔

ڈائنا بسی کی طرف حسرت بھری نگاہوں سے دیکھہ کر۔ اگر تم پیرس جاؤ گے تو میں بھی تمہارے ساتھہ جاؤنگی۔

مانسر یو سے کہنے لگا۔
لیسی۔ کونٹ صاحب بیفایدہ کوشش نہ کرو آپکی گاڑی دروازہ میں سے نہیں گذر سکتی۔
مانسر یو۔ (ڈیوک سے) حضور آپ کنٹ ویری میں نہ جاؤ بعض پھولوں کی خوشبو بڑی زہریلی ہوتی ہے۔
اسوقت مانسر یو پر غشی طاری ہوگئی۔ اس کو کمرے میں لے گئے۔ اور لیسی ڈائنا کو بتانے گیا کہ مانسر یو بیہوش ہو گیا ہے۔
ڈائنا ڈیوک سے جدا ہو کر قلعہ کی طرف روانہ ہوئی۔
لیسی۔ ڈائنا سے کیا ہم کامیاب ہوئے ہیں۔
ڈائنا۔ ہاں۔ مگر ٹوٹیوڈ کے ملے بغیر نہ جانا۔
جب مانسر یو نے آنکھیں کھولیں تو اسنے دیکھا کہ ڈائنا چارپائی کے پاس کھڑی ہے۔
مانسر یو۔ آہ میم صاحبہ تم ہو صبح تک ہم پیرس کو روانہ ہونگے۔
ڈائنا۔ باوجود زخمی ہونے کے آپ سفر کی مصیبت برداشت کر سکینگے۔
مانسر یو۔ خواہ میں سڑک پر مر ہی کیوں نہ جاؤں میں یہاں نہیں رہنا چاہتا۔
ڈائنا۔ بہتر جس طرح آپکی مرضی ہو۔
مانسر یو۔ تو تیاری کرو۔
ڈائنا۔ میں تیاری تو ابھی کرلونگی مگر کیا میں پوچھ سکتی ہوں۔ کہ اس شتاب کی کیا وجہ ہے۔
مانسر یو۔ میم صاحبہ وجہ میں اس وقت بتاؤنگا جب آپکے پاس ڈیوک کو دکھانے کے لئے پھول نہ رہینگے اور جب دروازے میری گاڑی کے اندر جانے کے لئے کافی فراخ ہوگئے ہوں۔
ڈائنا۔ (سر تسلیم جھکا کر) بہت اچھا
لیسی۔ میم صاحبہ۔ لیکن . . . . . .
ڈائنا۔ جب کونٹ صاحب کی یہی مرضی ہے تو میرا فرض ہے۔ کہ متابعت کروں۔
جب ڈیوک بیرن میربلٹ سے باتیں کر رہا تھا مگر ٹوٹیوڈ حاضر ہوئی اور ڈیوک صاحب سے کہنے

لگی کہ میری مالکہ افسوس کرتی ہے کہ
اُسے آپ کو ملنے کی اب فرصت نہیں
(یہہ بسی کے کان میں) ڈاِٹسا آج
شام پیرس کو روانہ ہوجائیگی۔
جب ڈیوک معہ اپنے مصاحبوں
کے انگرس میں واپس آگیا تو وہ
کچھ سوچ میں پڑگیا۔ کیونکہ ڈاِٹسا
سے ملکر اُس کا دل نہیں چاہتا تہا۔
کہ وہ انجو سے چلا جاوے۔
ڈیوک۔ بسی میں غور کررہا ہوں
بسی۔ حضور کس بات پر۔
ڈیوک۔ میرے خیال میں والدہ کی
تجویز پر عمل کرنا کچھ نامناسب ہے
بسی۔ اس میں کیا شک ہے۔
ڈیوک۔ میرا خیال ہے کہ ایک
ہفتہ اور یہاں رہکر قرب و جوار کے
امراء کو مدعو کرکے ہم والدہ کو ثابت
کرا سکتے ہیں۔ کہ ہم بڑے زبردست ہیں
بسی۔ یہہ تو ٹہیک ہے مگر ۔۔۔
ڈیوک۔ میں ایک ہفتہ یہاں او
ٹہیرونگا اور اُمید ہے کہ مجہے فائدہ
ہوپہنچے گا۔
بسی۔ حضور بجا فرماتے ہیں۔ مگر ایک
ہے کہ بادشاہ بہڑک اُٹہے۔ کیونکہ آپ
جانتے ہیں کہ وہ بڑا متلون مزاج ہے
ڈیوک۔ یہہ تو ٹہیک ہے مگر میں
کسی کو بادشاہ کے پاس یہہ پیغام
دیکر کہ میں ایک ہفتہ کے بعد آؤنگا
روانہ کردونگا۔
بسی۔ مگر ایلچی کو بڑا نقصان پہنچیگا
ڈیوک۔ تمہارا یہہ مطلب ہے کہ اگر
میرا ارادہ بدل گیا تو۔
بسی۔ اور ممکن ہے کہ آپ کا ارادہ
بدل جاوے۔
ڈیوک۔ یہہ تو ٹہیک ہے۔
بسی۔ تو پہر آپ کا قاصد بہیجنا نہ
میں داخل کیا جائیگا۔
ڈیوک۔ میں اسے ایک خط لکہہ دونگا
اور اُسکو اسباب کی خبر نہ ہوگی۔ کہ وہ
کیا پیغام لیکر چلا ہے۔
بسی۔ برخلاف اسکے قاصد کو خط
نہ دو اور اسے زبانی پیغام دیدو۔
ڈیوک۔ تو میرا خیال ہے کہ کوئی
بہی نہیں جائیگا۔
بسی۔ نہیں حضور ایک یہہ البیلہی
کہ یہہ بڑک چلا جائیگا۔

ڈیولک۔ وہ کون ہے۔
لسی۔ میں ہوں اور کون ہو سکتا ہے
ڈیولک (حیران ہوکر) تم۔
لسی۔ ہاں میں ایسی مشکلات کو پسند
کرتا ہوں۔
ڈیولک۔ لسی میرے پیارے دوست
اگر تم خود کام کرو تو مجھے اور کیا چاہیئے
لسی ہنسنے لگا اور ڈیولک نے سمجھا
کہ اس کا ارادہ بدل گیا ہے۔
ڈیولک۔ میں تمہیں دس ہزار کرون
سفر خرچ دونگا۔
لسی۔ یہ حضور کی عنایت ہے مگر
ایسی خدمتوں کا معاوضہ نہیں ہو سکتا
ڈیولک۔ تو تم جاؤ گے۔
لسی۔ ہاں۔
ڈیولک۔ کب۔
لسی۔ جب آپ چاہیں۔
ڈیولک۔ جتنی جلدی ہو تھوڑی ہے
لسی۔ تو آج شام ہی ہی
ڈیولک۔ آہ لسی تم بڑے وفادار
اور ہمارے ہو۔
لسی۔ میں حضور کی خاطر سب کچھ
کر سکتا ہوں۔

میں آج رات روانہ ہو جاؤنگا۔ آپ یہاں
عیش کریں اور اپنی والدہ سے میرے لئے
بھی کچھ استدعا کریں۔
ڈیولک۔ بہت اچھا۔
لسی۔ میبلاٹ کی کسی خبر کے آنے پر
تیار ہو کر بیٹھ گیا۔ مالنسرپو شام کو
روانہ نہ ہو سکا۔ کیونکہ وہ بہت کمزور
ہو گیا۔ دوسرے دن صبح کو میبلاٹ سے
ایک قاصد نے لسی کو جاکر خبر دی کہ
مالنسرپو۔ ڈاُمنا۔ ایمی اور گرڈو لوڈ
پیرس کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور لسی بھی
سوار ہو گیا۔

باب ا ے

جب سینٹ لک قلعہ میں داخل ہوا تو بادشاہ کا مزاج کیسا تھا

کیتھرائن کے انجو کو روانہ ہونے کے
بعد۔ باوجود اس بات کے کہ بادشاہ
کو اپنے ایلچی پر پورا بھروسہ تھا وہ
اپنے بھائی کے حملہ کو روکنے کی تجویزوں
میں مشغول ہو گیا۔ حضور نے اپنے افسرو
کے نام احکام جاری کئے۔ اور چیدہ
چیدہ طرفداروں کی فہرست بنائی گئی۔

سینٹ لک کا نام بھی فہرست پر
درج کیا تھا۔ جلکٹ نے اپنے بادشاہ
کے لئے فوج بھرتی کرنی شروع کی
ایک شام جلکٹ بادشاہ کے حضور
میں جبکہ آپ ناشتہ تناول فرما رہے
تھے۔ حاضر ہوا۔
بادشاہ۔ کیا ہے۔
جلکٹ۔ سینٹ لک۔
بادشاہ۔ ایم ڈی سینٹ لک؟
جلکٹ۔ ہاں۔
بادشاہ۔ خلع ہیں۔
جلکٹ۔ ہاں۔
بادشاہ۔ یہ جواب سنکر غصے سے
بھرا ہوا دستر خوان سے اٹھ بیٹھا۔
بادشاہ۔ وہ دغا باز یہاں کیا کرنے
آیا ہے۔
جلکٹ۔ کون جانتا ہے۔
بادشاہ۔ میں جانتا ہوں کہ وہ میرے
بھائی کی طرف سے مجھے یہاں دق کرنے
آیا ہے۔
جلکٹ۔ کون جانتا ہے۔
بادشاہ۔ یا مجھ سے اپنی جائداد واگذا
کرانے آیا ہے گویا کہ اس نے کوئی قصور
نہیں کیا ہوا۔
جلکٹ۔ کون جانتا ہے۔
بادشاہ۔ آہ تم اپنے سوال کو برابر
دہرائے جا رہے ہو۔ اور کون جانتا
ہے کہہ کہہ کر مجھے دق کر رہے ہو۔
جلکٹ۔ آہ آپ اپنے خیالوں کو
بڑا بلند جانتے ہیں۔
بادشاہ۔ نہیں تجھے تو جواب دینا چاہئے
جلکٹ۔ میں کیا جواب دوں۔ کیا آپ
مجھے کوئی جادوگر خیال کرتے ہیں۔ آہ
آپ بڑے بیوقوف ہیں۔
بادشاہ۔ مسٹر جلکٹ۔
جلکٹ۔ مسٹر ھنری۔
بادشاہ۔ جلکٹ میرے دوست باوجود
میرے غصے کے تم میری ہنسی کرتے ہو
جلکٹ۔ تب غصے کو فرو کرو۔
بادشاہ۔ آہ ہر ایک مجھ سے دغا
کرتا ہے۔
جلکٹ۔ کون جانتا ہے۔
ھنری اپنی نشست گاہ میں گیا۔
جہاں درباری سینٹ لک کو گھور
رہے تھے۔ سینٹ لک کی بیوی
ساتھ تھی۔ جو ھنری لباس میں تھی

تھی۔

بادشاہ۔ آؤ تم یہاں ہو۔

سینٹ لک۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ میں تمہیں اسوقت قلعہ میں دیکھ کر بڑا حیران ہو رہا ہوں۔

سینٹ لک۔ جناب میں آپ سے بھی زیادہ متحیر ہوں۔ کہ ایسی حالت میں آپکو میرے آنیکی کوئی اُمید نہ تھی۔

بادشاہ۔ ایں چہ معنے دارد۔

سینٹ لک۔ یہ کہ آپ ذرا خطرناک حالت میں ہیں۔

درباری۔ خطرناک حالت ہے۔

سینٹ لک۔ ہاں صاحبان حضور اسوقت ایسی خطرناک حالت میں ہیں کہ آپکو ادنےٰ سے لے کر اعلےٰ تک ہر ایک طرف دشمن اور بدخواہ کی ضرورت ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

حکلٹ (بادشاہ سے) کیوں جی میں سچ کہتا تھا نہ کہ کون جانتا ہے۔

بادشاہ۔ ذرا سوچ کر۔ سینٹ لک تم نے اپنا فرض پورا کیا ہے کیونکہ ہماری خدمتگذاری تم پر فرض ہے۔

سینٹ لک۔ حضور میں جانتا ہوں کہ رعایا میں سے ہر ایک پر بادشاہ کی خدمتگذاری فرض ہوتی ہے مگر ایسی حالتوں میں بعض لوگ اپنے فرض کو بھول جاتے ہیں۔ میں اپنا فرض پورا کرنے آیا ہوں اور اُمید کرتا ہوں کہ حضور مجھے بڑی خوشی سے اپنے خدمتگذاروں میں شامل کرینگے۔

بادشاہ۔ تو تم کسی ارادے پر نہیں آئے اس میں کوئی خاص غرض تو نہیں۔

سینٹ لک۔ میں تو صرف حضور کی خدمتگذاری کے لئے آیا ہوں۔ آئندہ حضور مالک ہیں خواہ مجھے جیل خانے بھیجدیں چاہے بندوق سے اُڑا دیں۔ میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ آجکل میں تیاریاں ہو رہی ہیں ڈیوک بغاوت کا جھنڈا کھڑا کرنے والا ہے۔ اور کبھی بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے نہیں دیگا۔

بادشاہ۔ کیا ڈیوک بڑا دلیر ہو گیا ہے۔

سینٹ لک۔ جناب ایم ڈی لیجی کے

ہوتے ڈیوک کو کسی بات کا ڈر ہے
چکٹ۔ دیڑھ کر مجھے تو سینٹ لک
سے مصافحہ کرنا چاہیئے۔
بادشاہ نے بھی چکٹ کی پیروی
کی اور اپنے پرانے ہوا خواہوں کے
شانے پر ہاتھہ رکھ کر کہنے لگا۔
بادشاہ۔ سینٹ لک خوش آمدید
سینٹ لک (بادشاہ کے ہاتھہ چوم
کر) آہ میرے آقا نے مجھے پھر اپنی
خدمت میں لے لیا ہے۔
بادشاہ۔ ہاں مگر سینٹ لک تم
دبلے کیوں ہو گئے ہو۔
سینٹ لک۔ آپ کے غصے پر
کڑہ کڑہ کر۔
بادشاہ۔ آہ میڈم سینٹ
لک بھی آئی ہے۔
جینی۔ بادشاہ کے پاؤں پر گر پڑی۔
بادشاہ۔ میم صاحبہ اٹھو مجھے ان
لوگوں سے جن کا نام سینٹ لک ہو
بڑی محبت ہے۔
جینی نے بادشاہ کا ہاتھہ چوما۔ مگر
حضور نے جلدی سے اپنا ہاتھہ کھینچ لیا
چکٹ (جینی سے) بادشاہ کے عفو
کو فرو کرو۔ تم بڑی خوبصورت ہو
ہنری نے جینی کی طرف سے منہ
پھیر لیا اور سینٹ لک کی گردن
کے گرد باہیں ڈالکر کہنے لگا۔
بادشاہ۔ سینٹ لک ہماری
صلح ہو گئی ہے۔
سینٹ لک۔ حضور کو یہہ کہنا چاہیئے
کہ میرا معافی نامہ منظور ہو گیا ہے۔
چکٹ۔ میم صاحبہ نیک بیوی کو اپنے
میاں کا ساتھہ دینا چاہیئے۔
یہہ کہکر چکٹ نے جینی کو بادشاہ
اور سینٹ لک کی طرف دھکیل دیا۔

باب ۲۷

فسانے کے دو بھولے ہوئے وجود

ہمارے فسانے میں دو ایسے وجودوں
کا ذکر آچکا ہے جنکی بابت دریافت
کرنے کا ناظرین کا حق ہے۔ ہمارا مطلب
ایک مشہور و معروف پادری سے ہے
جس کے ابرو بڑے گھنے ہیں۔ اور
ہونٹ موٹے۔ اور اوس کے گدے
سے جو بڑا موٹا تازہ ہو رہا تھا پادری
توند کے سر کی طرح پھیلا ہوا ہے اور

گدھا گھوڑے کی طرح معلوم ہوتا ہے۔
کیونکہ اسکی چاروں ٹانگیں گھوڑی
کے چار پہلوؤں کا کام دیتی ہیں۔
پادری سینٹ جینی دیو کے کمرہ
میں رہتا ہے۔ اور گدھا اسکے گرجے
کے ملحقے میں تمام دن خرمستیاں
کرتا ہے۔ پادری کا نام ہمارے ناظرین
جانتے ہیں۔ کہ گوردن فلاٹ ہے
اور گدھے پیزنگ۔

دونوں کی قسمت جاگی ہوئی ہے
اور مزے کرتے ہیں پادری لوگ انکے
مشہور معروف بھائی کے گرد جمع
رہتے ہیں۔ اور جب کوئی پادری
باہر سے آتا ہے تو اسے گوردن فلاٹ
کے لے آتے ہیں۔

اجنبی پادریوں کے آگے گوردن
فلاٹ کی حد سے زیادہ تعریف ہوتی
ہے۔ اور جب گوردن دسترخوان پہ
بیٹھتا ہے۔ تو بڑا پادری حاضرین سے
کہتا ہے۔ کہ دیکھو گوردن فلاٹ کس
طرح کھاتا ہے۔ اور اجنبیوں سے کہتا
ہے کہ اگر تم گوردن فلاٹ کا وہ وعظ
سنتے جو اس نے قوم کو ابہارنے کیلئے
کہا تھا تو دنگ رہ جاتے۔

جب گوردن فلاٹ کے اس وعظ کا
ذکر آتا تھا تو وہ آہ بھر کر کہا کرتا تھا۔

گوردن۔ آہ افسوس میں نے اپنا وعظ
لکھ نہ رکھا۔

بڑا پادری۔ تمہارے جیسے آدمی کی
کسی بات کے لکھنے کی کیا ضرورت
ہے۔ تم تو الہام کے طور پر بولتے ہو۔
بس تم منہ کھولتے ہو۔ اور خدا کے حکم
تمہارے منہہ سے خود بخود نکلجاتے ہیں

گوردن (آہ بھر کر) کہا آپکی بھی رائے ہے

ہم اپنے ناظرین کو بتا دیتے ہیں۔ کہ
دراصل گوردن فلاٹ خوش نہ تھا کیونکہ
اس کو گرجا سے باہر نکلنے کی اجازت نہ
تھی۔ پہلے تو وہ خوش رہا مگر پھر مغموم
رہنے لگا۔ بڑے پادری نے اس کو
تاڑ لیا۔ اور ایک دن گوردن فلاٹ
سے کہنے لگا۔

پادری۔ میرے پیارے بھائی خدا
کے برخلاف کوئی جنگ نہیں کر سکتا
تم مذہب کیلئے لڑنا چاہتے ہو۔ بڑے
شوق سے باہر جاکر اپنا فرض ادا کرو۔
اور اپنی قیمتی جان کا خیال رکھنا۔ اور

اس ہفتے کے دن تک واپس آتا۔

گورن۔ کونسا بڑا دن۔

پادری۔ جس دن مذہب کیلئے کشت و خون کا بازار گرم ہوگا۔

گورن۔ بہت بہتر۔ مگر مجھے نقدی کی ضرورت ہے۔

پادری۔ تمہارے کل مضامین تمہارے پاس ہیں۔

گورن۔ ہاں۔

پادری۔ تو وہ مجھے دیدو۔

گورن۔ مگر کسی اور کو نہ دکھانے دینا۔

پادری۔ آہ تم بڑے پکے عیسائی ہو

گورن۔ کیا اب میں آزاد ہوں۔

پادری۔ ہاں اب تم آزاد ہو جاؤ خدا کی خلقت کی خدمت بجا لاؤ۔

گورن فلیٹ فرنیگ پیراگن ڈالا اور دونوں جوان پادریوں کی مدد سے سوار ہوا۔ شام کے سات بجے کے قریب گورن فلاٹ گرجا کے باہر نکلا۔

جیسا کہ اس دن کا ذکر ہے جس دن کہ اینٹ نک میر بیٹھ کے پیرس میں واپس آیا۔ دو سینٹ انٹی سے گذر کر گورن ملاقی دریں اتھا ہونے لگا تھا کہ گدہا یکایک ٹھہر گیا۔ کیونکہ کسی نے گدہے کی دم پکڑ لی تھی۔

گورن۔ کون ہے۔

اجنبی۔ ایک دوست۔

گورن۔ مجھے کیا کہتے ہو۔

اجنبی۔ کیا آپ مجھے گورن ڈیمی اینٹ سن کا رشتہ بتا سکتے ہیں

گورن (چلا کر) آہ آپ تو مسٹر چکٹ ہیں۔

چکٹ۔ ہاں پادری صاحب میں آپ کو گرجے میں سے چلا تھا کہ میں نے آپ کو گرجا سے باہر نکلتے دیکھا۔ میں آپ کے پیچھے پیچھے ہو لیا جتنی کہ میں نے یہاں پہونچکر تمہیں بلایا۔ آہ تم بڑے دبلے ہو گئے ہو۔

گورن۔ مسٹر چکٹ۔ یہ آپ کے پاس کیا ہے۔

چکٹ۔ ہرن کا گوشت ہے جو میں بادشاہ کے باورچیخانے سے چرا کر لایا ہوں۔

گورن۔ اور یہ دوسری بغل میں کیا ہے؟

حکلٹ - شراب کی ایک بوتل ہے
جو ایک بادشاہ نے میرے بادشاہ
کو بھیجی تھی۔
گورڈن - دکھاؤ تو سہی۔
حکلٹ - یہ بہت عمدہ شراب ہے۔
جس کو میں پسند کرتا ہوں۔ کیا تم
نہیں شراب کو پسند کرتے۔
گورڈن فلاٹ شراب کی تعریف میں
ایک گیت گانے لگا اور اس نے
دل کھولکر پاس سے گذرنے والوں کی
سمع خراشی کی۔

باب ۳۷

ڈائنا کا پیرس کو دوسرا سفر

اب ہم حکلٹ اور پادری گورڈن
فلاٹ کو کورن اینڈ لس کی
سرائے میں چھوڑتے ہیں اور اپنے
مشتاق ناظرین کی توجہ صالنس بیو
کی گاڑی کی طرف مبذول کرتے ہیں
ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ شیر دل
لیسی صالنس بیو کے روانہ ہونے کے
بعد انگلینڈ سے اسکو رستے میں ملنے
کے لئے روانہ ہوا تھا۔

کسی سوار کے لئے پیدل مسافروں سے
مل پڑنا تو کوئی مشکل بات نہیں۔ مگر
ہاں سوار کے لئے ان سے گذر جانا
ذرا مشکل ہے۔ اور یہی مشکل لیسی
کو پیش آئی۔
مئی کے مہینے میں چند دن باقی رہ
گئے تھے اور گرمی پورے زور پر تھی۔
ایم ڈی صالنس بیو اور اس کے ساتھی
دوپہر تک برابر منزل طے کئے گئے۔
مگر ٹھیک بارہ بجے سورج کی تیز
کرنوں نے انہیں ایک جنگل میں جو
برلب سڑک تھا دوپہر کاٹنے کے لئے
مجبور کیا۔ اس اثناء میں لیسی ان سے
آگے نکل گیا مگر ہمارے ناظرین قیاس
کرسکتے ہیں کہ لیسی ہر راہ گذر سے ضرور
پوچھتا جاتا ہوگا کہ تم نے کوئی گاڑی
اور تین سوار دیکھے ہیں۔ جنکی یہ وضع
ہیں جب لیسی قصبہ ڈوئل سے گذر
گیا تو اس کو پتہ ملا کہ ایک گاڑی سے
ادھر سے گذری ہے۔ لیسی نے خیال
کیا کہ وہ میرے آگے ہیں اور شیر دل
ھرو نے یہ خبر پاکر گھوڑے کو ذرا
تیز کردیا۔ مگر ادھر سے اونکا کوئی نشان

تہا۔ حتیٰ کہ لافلیچی میں پہنچکر بسی نے خیال کیا کہ وہ ضرور کہیں نزدیک ہیں۔ اور اس کو اس جنگل کی بھی یاد آگئی جس میں مانسر یو اور اُس کے ہمسفروں نے دوپہر بسر کی تھی۔ بسی ایک سرائے میں جو اس قصبے کے ہوٹل کے عین مقابل میں تہی۔ ٹہر گیا اور دریچے میں بیٹھکر اپنی معشوقہ کی راہ تکنے لگا۔ چار بجے کے قریب ایک سوار ہوٹل میں آیا۔ اور آدھ گھنٹے کے بعد مانسر یو کی گاڑی بھی آپہونچی۔ نو بجے تک بسی دریچے میں بیٹھا رہا۔ اور ٹھیک نو بجے سے پہلے وہی سوار ہوٹل سے نکلا۔ پھر مانسر یو کی گاڑی اور بعدہٗ ڈئنا ریمی اور گرنڈلوڈ یکے بعد دیگرے ہوٹل سے نکل پڑے۔

بسی بھی اپنے گھوڑے پر کود پڑا اور ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا۔ مانسر یو ڈئنا کو اپنے پاس سے ذرا سرکنے بھی نہیں دیتا تہا اور جب وہ در نظر سے اوجہل ہوتی تہی۔ تو چلا چلا کر آواز دیتا تہا۔

تہوڑی دیر کے بعد بسی نے زور سے سیٹی بجائی۔ ریمی نے فوراً سمجھ لیا کہ بسی پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ کیونکہ جب بسی نے نوکروں کو بلانا ہوتا تہا تو اسی طرح زور سے سیٹی بجایا کرتا تہا ڈئنا چونک پڑی۔ اور اُسنے ریمی کی طرف غور سے دیکھا۔ اور ریمی نے بسی کی طرف اشارا کیا۔

ڈئنا ریمی سے۔ کیا بسی ہے۔

مانسر یو۔ میم صاحبہ تم کس سے باتیں کر رہی ہو۔

ڈئنا۔ آپ نے یہہ سوال مجھہ پر کیا ہے

مانسر یو۔ ہاں۔ میں نے کسی کا سایہ دیکھا ہے۔ اور آواز بھی سُنی ہے

ڈئنا۔ میں ریمی سے باتیں کر رہی ہوں۔ کیا آپکو اس سے بھی حسد ہے

مانسر یو۔ نہیں مجھے حسد تو نہیں مگر میں یہ نہیں چاہتا کہ ایک دوسرے کے کان میں کچھہ کہا جاوے۔

گو نڈلوڈ۔ مگر بعض باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ کسی کو شخص کے سامنے باواز بلند نہیں کی جاسکتیں۔

مانسر یو۔ کوئی وجہ۔

گوڈلوڈ۔ وجہ یہ ہے کہ بعض باتوں سے ممکن ہے کہ کونٹ ناراض ہو جاوے اور بعض پر حد سے زیادہ خوش۔

مالنسبوری۔ تو یہ کس قسم کی باتیں ہو رہی تھیں۔

گوڈلوڈ۔ دوسری قسم کی۔

مالنسبوری (ڈائنا سے) کیوں ہیم صاحبہ ریمی نے آپکو کیا کہا ہے۔

ریمی۔ جناب میں نے یہ کہا ہے کہ اگر آپ اس قدر جوش میں آئینگے تو بہت جلد ہی میں اس جہان فانی سے کوچ کر جائینگے۔

یہ جواب سنکر مالنسبوری کا رنگ زرد ہو گیا۔

ریمی۔ (ڈائنا سے) تم گھوڑے کو ذرا روک روک کر چلاؤ۔ اور بسی تمہیں آملیگی۔

مالنسبوری نے پیچھے مڑکر دیکھنے کی کوشش کی۔

ریمی۔ جناب۔ اگر آپنے بار دیگر ایسا کیا تو خون نکل آئیگا۔

ڈائنا نے اپنے گھوڑے کو ذرا روک لیا اور چند ثانیہ کے بعد بسی اُسکے آملی۔

بسی (ڈائنا سے) بغلگیر ہو کر دیکھئے میں آپکے پیچھے پیچھے سفر کر رہی ہوں۔

ڈائنا۔ میں بہت خوش ہونگی اگر آپ ہمیشہ ایسے نزدیک رہیں۔

بسی۔ مگر دن کو وہ ہمیں دیکھ سکتا ہے۔

ڈائنا۔ دن کو آپکو اسی طرح فدا ہیچھے رہنا چاہیئے اور میں تمہارا دیدار کرتی جاؤنگی۔ کیونکہ کسی پہاڑی کی چوٹی سے کسی موڑ سے تمہارا طرہ۔ تمہارا رومال مجھے بتائیگا کہ تمہیں مجھ سے عشق ہے۔

بسی۔ پیاری ڈائنا کہا ہے مجھے تمہاری آواز راگ سے بھی زیادہ سریلی معلوم ہوتی ہے۔

ڈائنا۔ اور رات کے وقت میں ذرا پیچھے ٹھیر جایا کرونگی اور جب تم مجھے ملکر میرے ہاتھ کو محبت سے دبایا کروگے تو ہم بجلی کیسے اثر کے ذریعہ ایک دوسرے کی بات سمجھ جایا کرینگے

بسی (ڈائنا سے) بھی آپ ہی آپ آہ میں تمہارا عاشق ہوں اب میں تمہارا شیدائی ہوں

(پھر ڈائنا سے) ڈائنا تمہارا عشق کتنا اور محبت سے تمہارا ہاتھ دبانا میرے

لئے بڑی بات ہے۔

اسوقت دونوں عاشقوں کے کانوں میں ایک آواز آئی جس نے ڈائنا کو خوف سے اور بسی کو رنج سے کپکپا دیا

آواز۔ ڈائنا تم کہاں چلی گئی ہو۔ بولتی کیوں نہیں۔

ڈائنا۔ آہ مجھے اس ظالم کا خیال ہی نہیں رہا تھا یہہ تو کبھی خواب اور کبھی بیداری معاملہ ہے۔

بسی۔ دیکھو ڈائنا اب ہم اکیلے ہیں ایک لفظ کہدو۔ اور ہم کبھی ایکدوسرے سے جدا نہیں ہونگے۔ چلو ڈائنا بھاگ چلیں ہمیں کون روک سکتا ہے آزادی اور خوشی ہمارے سامنے دست بستہ کھڑی ہیں۔ بس ایک لفظ کہدو اور تم مانسریو کو چھوڑ کر ہمیشہ کیلئے میری ہوجاؤگی۔

ڈائنا۔ تو میرا باپ کیا.......

بسی۔ آہ جب اُسے پتہ لگ جائیگا کہ مجھے تم سے عشق ہے تو.......

ڈائنا۔ آہ میرا باپ۔

بسی۔ ڈائنا۔ میں تم پر جبر نہیں کرنا چاہتا۔ تم حکم دو اور میں دل سے فرمانبرداری کرونگا۔

ڈائنا۔ ہماری قسمت ہی کچھہ ایسی ہے مگر تسلی رکھو۔

بسی۔ تو ہمیں جدا ہوجانا چاہیئے۔

وہی آواز۔ ڈائنا جواب دو ورنہ میں ابھی گاڑی سے کود پڑونگا چاہے مر ہی کیوں نہ جاؤں۔

ڈائنا۔ بسی الوداع۔ جو کچھہ وہ کہتا ہے کر دکھائیگا۔

بسی۔ تمہیں اُسپر رحم آگیا ہے۔

ڈائنا۔ مسکرا کر۔ اوہ۔ رشک۔

ایک منٹ کے بعد ڈائنا مانسریو کی گاڑی کے پاس پہنچ گئی اور اس نے دیکھا کہ مانسریو مارے غصے کے آپے سے باہر ہورہا ہے۔

مانسریو۔ بیگم صاحبہ آپ کہاں چلی گئیں تھیں

ڈائنا۔ جانا کہاں تھا میں ذرا پیچھے رہ گئی تھی۔

مانسریو۔ میرے سامنے رہو۔

دوران سفر میں یہہ نظارہ وقوع میں آتا رہا۔ اور مانسریو مرجانے لگا مگر دس دن کے بعد جب یہہ مسافر

پیرس میں داخل ہوئے تو مانسر یو کا زخم بہت اچھا ہو گیا۔ ڈو اننا نے لبّی کو ہدایت کی کہ مانسر یو کو ملنے آیا کرو۔ اور مانسر یو لبّی سے دوستانہ طور پر پیش آنے لگا۔ لبّی ہر وقت مانسر یو کے پاس رہتا تہا اور خاوند کے ارادوں سے بیوی کو مطلع کرتا رہتا تہا۔

باب ۴۷

ڈیوک کے سفیر کی قلعہ میں آمد

بہگنٹ چونکہ ڈیوک نہ آیا اور نہ کیتہرائین قلعہ میں واپس آئی۔ اسلئے بادشاہ کا غصہ دن بدن بڑہتا گیا۔ کیونکہ بادشاہ نے خیال کیا کہ کسی کا نہ آنا بڑی خبر کے معنے رکہتا ہے۔ درباریو نے کہنا شروع کر دیا کہ فونیکس نے برا مشورہ سے کر ملکہ کو قید کر لیا ہے برے مشورہ کا نام سنکر بادشاہ اور بہی بہڑک اٹھتا تھا۔ کیونکہ چارلس نہم کو جب اسنے سینٹ بارتہالو کے قتل عام کا حکم دیا تہا برا مشورہ دیا گیا۔ اسی برے مشورہ کے ہاتہوں فونیکس ثانی نے ایم بامٹ میں قتل عام کا حکم دیا تہا۔ اور ہنری دوئم نے پادریوں کو بلایا تہا۔ درباریوں کو یہہ کہنے کی جرأت نہ پڑتی تہی کہ تمہارے بہائی کی رگوں میں اپنے خاندان کا خون بہرا ہوا ہے۔ اور آپ کو تخت سے اتارنا چاہتا ہے یا زہر سے آپکا کام تمام کرنے کی اوسے خواہش ہے۔ یعنی وہ تمسے وہی سلوک کریگا جو تم نے اپنے بہائی سے کیا تہا جو تمہارے بہائی نے اپنے بڑے بہائی سے کیا تہا۔ اور جو کہ تمہاری ماں نے تمہیں ایک دوسرے کے ساتہہ کرنا سکہایا ہوا ہے۔

چونکہ ڈیوک انجو کو مشورہ دینے کے قابل صرف ایک ہی آدمی تہا اسلئے آئے دن بادشاہ اور اس کے ہوا خواہ لبّی سے زیادہ زیادہ برخلاف ہو جاتے تہے۔ آخر کار یہہ خبر ملی کہ ڈیوک نے ایک سفیر بہیجا ہے۔ یہہ خبر سنکر بادشاہ کا رنگ زرد ہو گیا۔ اور درباری قسمیں کہانے لگے کہ سفیر کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے صوبہ میں روانہ کئے جائینگے تاکہ حضور کے غضب کی اوس کو خبر ہو جائے۔

لبی - اوہ میرے دوست اسبات کا
خیال نہ کرو۔ تو اب جلدی کر وجیاب
لنگ برگ کے پاس بھیجیں تمہارا
انتظار کھینچوں گا۔
سینٹ لک - اگرچہ مجھے بہت دیر لگی ہو
لبی - کچھ پرواہ نہیں - مجھے فرصت ہے
اب ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ
سینٹ لک ان چاروں کے ساتھ
کس طرح سکابرگ کے مکان پر گیا
سینٹ لک برآمدے میں ٹھیر گیا اور
چاروں دوست دستور کے موافق سکابرگ
کے کمرہ میں جا کر اس کو ملنے کے لئے
تیار ہو گئے - پھر خادم نے سینٹ لک
سے کہا کہ حضور اندر تشریف لے چلیں
جب سینٹ لک کمرے میں داخل
ہوا تو سکابرگ نے اوٹھکر اوسے
تعظیم دی اور پھر دستور کے موافق
اپنے ساتھیوں سے انٹروڈیوس
کرایا۔
سینٹ لک - جب سب بیٹھ گئے
مسٹر سکابرگ آپ نے کونٹ لبی کو
چھیڑا ہے اور میں کونٹ صاحب
کا آپ کی طرف یہ پیغام لے کر آیا ہوں
کہ جو تم سے جس وقت اور جہاں آپکی
مرضی ہو لڑنا چاہتے ہیں - کیا آپکو یہ بات
منظور ہے -
سکابرگ - بڑی خوشی سے - کونٹ صاحب
نے مجھ پر بڑی مہربانی کی ہے -
سینٹ لک - تو وقت اور جگہ مقرر
کرو -
سکابرگ - کل صبح کے سات بجے -
سینٹ لک - اور ہتیار -
سکابرگ - اگر لبی صاحب کو منظور ہو
تو تلواری اور خنجر -
سینٹ لک نے سر تسلیم جھکایا اور
پھر باقیوں سے یہی سوال کئے - اور
یہی جواب پائے -
سکابرگ - اگر سب ایک ہی وقت
مقرر کریں تو لبی صاحب گھبرا جائینگے
سینٹ لک - شاید لبی گھبرا جاوے
مگر اوسنے کہا تھا کہ اسبات کی مجھے کچھ
پروا نہیں کیونکہ اس سے پہلے بھی
نوارنل کے نزدیک ایسا ہو چکا ہے -
سکابرگ - تو وہ ہم چاروں سے لڑیگا -
سینٹ لک - ہاں چاروں سے لڑیگا
سکابرگ - آپ ایک ایک کے لڑنے پر

سینٹ لک - ایک ایک کر کے یا
سب سے ایک ہی دفعہ
جب سینٹ لک نے یہ کہا اور
ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے
اور کیبولس مارے غصے کے آپے
سے باہر ہوکر کہنے لگا۔
کیبولس - یہ تو بیسی صاحب کو
دور کی سوجھی ہے۔ مگر ہم تو علیحدہ علیحدہ
لڑینگے۔ کیونکہ ہم ایک بہادر آدمی
کو گھیر کر نہیں مارنا چاہتے۔
سینٹ لک جب ایک لڑیگا تو باقی
تین کیا کرینگے۔
کیبولس - اوہ بیسی کے بہت سے
دوست ہیں اور ہمارے دشمن۔ باقی
تین بیسی کے احباب سے گفتہ جانبگیر
دیر اپنے ساتھیوں سے کیوں بھئی
ٹھیک ہے نہ۔
سب کے سب۔ اس میں کیا شک ہے
سکابرگ - اگر بیرلے انٹر اگز اور
لیبوٹ آجائیں تو بات بنی ہوئی ہے
سینٹ لک - صاحبان یہ بات
بیسی کی مرضی پر منحصر ہے۔ میں آپکا
سینٹ کر ہی دیدونگا۔ نواب
ہیں آسکی طرف سے آپکا شکریہ ادا
کرتا ہوں اور اجازت مانگتا ہوں۔
سینٹ لک سکابرگ کے مکان
سے باہر نکلا اور اُسنے نوکروں کو
جو اپنے آقا کا جام صحت پیا چاہتے
تھے۔ کچھ نقدی دیکر باغیچے کی راہ
لی ؟

باب ۱۷

سینٹ لک کے بسی سے زیادہ
شائستہ ہونیکا ثبوت اور اسکا بسی
کو ہدایت کرنا

سینٹ لک پیغام پہونچا کر بسی کے
پاس سے بڑا خوش خوش واپس آیا۔ بسی
نے سینٹ لک کا شکریہ ادا کیا۔
مگر آگے سے زیادہ اداس ہوگیا۔
جس سے سینٹ لک کو کچھ بیدل
سا ہوگیا۔
سینٹ لک - کیا میں نے آپکے پیغام
بری کرنے میں کچھ غلطی کی ہے
بسی - نہیں میرے دوست۔ مگر مجھے
افسوس ہے کہ لڑائی دو بجے ٹھیری ہے
سینٹ لک - تمہیں اتنی جلدی کیا پڑی ہے

لبسی - میں بہت جلد مرنا چاہتا ہوں۔

سینٹ لک - کیوں تم مرنیکے آرزومند ہو۔ ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے پھر اپنے نام اور نیکدل ڈائنا کا خیال کرو۔

لبسی - اس بات کو میں جانتا ہوں کہ میں انہیں ضرور قتل کرونگا مگر میرا دل بھی کہتا ہے کہ مجھ بہت جلد ایک صدمہ اٹھانا پڑیگا - جو مجھے اس جہان فانی سے اٹھا دیگا۔

سینٹ لک - لبسی تمہارے دل میں یہ خیال کیسے آرہے ہیں

لبسی - آہ ایک خاوند جسے میں نے مردہ خیال کیا تھا - رو بصحت ہو رہا ہے - آہ بیوی اپنے مریض خاوند کے بستر کے پاس سے سرکتی نہیں - آہ کہاں یہ بات کہ میں اسے مل بھی نہیں سکتا اور کہاں وہ ہنس ہنس کر بار بار محبت سے اسکا منہ دیکھتا

سینٹ لک - لبسی کی یہ بات سنکے قہقہہ مار کر - آہ بیوقوف آدمی تم سے زیادہ بدبخت دالفونشا جیسی کوئی عاشق ہوگا

لبسی - اس بات کو جانے دو

سینٹ لک - تم مانسرو کے دوست ہو

لبسی - مجھے یہ بات کہتے ہوئے بڑی شرم آتی ہے کہ وہ مجھے دوست کہتا ہے۔

سینٹ لک - تو اسکے دوست بنے رہو

لبسی - آہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ دوستی کے نام کو بٹہ لگاؤں۔

سینٹ لک - کیا درحقیقت تمہارا دوست ہے

لبسی - وہ تو یہی کہتا ہے

سینٹ لک - نہیں یہ غلط ہے - دیکھو وہ تمہیں ناشاد کرتا ہے - اور دوستوں کا کام ایکدوسرے کو شاد کرنا ہے - یہ تو ہمارے بادشاہ کی بھی رائے ہے جو بڑا ہی بیوقوف ہے - پس جب تمہیں مانسرو ناشاد کرتا ہے تو وہ تمہارا دوست نہیں اور تمہارا فرض ہے اس سے اجنبیوں کا سا سلوک کرو - اسکی بیوی کو اغوا کر لو اور اگر وہ برسر مقابلہ آئے تو تم اسکو قتل کرو

لبسی - مجھے تو واقعی مانسرو سے نفرت ہے مگر کیا تمہارا خیال ہے کہ اسے بھی مجھ سے محبت نہیں

سینٹ لک - تم اسکی عورت کو اپنے بس میں کر لو - تمہیں خود بخود اصل بات کا پتہ لگ جائیگا

لبسی - میرا خیال ہے کہ مجھے پہلے شرافت قائم رکھنا چاہیئے۔

سینٹ لک - مادام مانسرو اپنے خاوند کی صحت کیلئے کوشش کریگی اور جب تم ہار گئے باہر گئے تو وہ دل و جان سے مانسرو کی ہو جائیگی

جب سینٹ لک نے کہا لبسی کے ماتھے پر مارے رنج کے شکن پڑ گئے۔

سینٹ لک۔ ہلو میری بیوی بھی آگئی۔ یہ وہ
ملکہ کے باغ میں گلدستے بنا رہی تھی میرا خیال
ہے کہ اسوقت اُسکے خیالات بہت اچھے ہونگے
بہتر ہے کہ تم اس سے بھی اسبات میں مشورہ لو
جینی۔ شاد و خرم آسو جبہ بیوی۔ بسی نے
اُسکو دوستانہ طرز پہ سلام کیا۔
جینی نے بسی کے ہاتھ میں ہاتھ دیا اور ہنسکر
کہنے لگی۔
جینی۔ کیوں صاحب حسن و عشق کا کیا حال ہے
بسی۔ سب کچھ فسردہ ہو چلا ہے۔
سینٹ لک۔ معاملات حسن و عشق کہانیاں ہو گئے
ہیں جینی میرا خیال ہے تم انہیں تازہ زندگی
دے سکتی ہو۔
جینی۔ مجھے اُنکے زخم دکھاؤ۔
سینٹ لک۔ بات یہ ہے کہ ڈائنا بسی سے
خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے اور بسی اوسے
چھوڑ دینا چاہتا ہے۔
جینی۔ تو ڈائنا کو بھی چھوڑ دیگا۔
بسی۔ بیگم صاحبہ سینٹ لک نے تمہیں یہ
نہیں بتایا کہ میں مرنا چاہتا ہوں۔
جینی۔ آہ واقعی مرد بڑے ناشکر گذار ہوتے ہیں
سینٹ لک۔ میری بیوی نے خوب نتیجہ نکالا۔
بسی۔ دہلا کر میں ناشکر گذار ہوں کیونکہ میں
عشق کو دغا سے ناپاک نہیں کرنا چاہتا۔
جینی۔ یہ بہانہ ہے۔ اگر تمہیں ڈائنا سے محبت
ہوتی تو تمہیں صرف ایک ہی بات کا ڈر ہوتا یعنی
یہ کہ کوئی رقیب پیدا ہو جائے۔
بسی۔ بیگم صاحبہ ایسے معاملات میں کچھ قربانی
بھی تو کرنی پڑتی ہے
جینی۔ بس صاحب اور کوئی بات نہ کرو
اور اسبات کا اقرار کرو کہ تمہیں ڈائنا سے محبت نہیں
کیونکہ اسمیں شرافت پائی جاتی ہے۔
جب جینی نے یہ کہا بسی کا رنگ زرد ہو گیا
جینی۔ تم میں اتنی جرأت نہیں کہ تم اپنے منہ
سے ڈائنا کو یہ بات لکھو۔ اچھا میں اسکو لکھدونگی
بسی (حسرت سے) بیگم صاحبہ . . . . .
جینی۔ تم بڑے آدمی ہو اور تم نے بہت سی
قربانیاں کیں ہیں کیوں ڈائنا نے تو کوئی قربانی
نہیں کی۔ بہتر ہو ڈائنا کو چھوڑ دو۔ کہ ظالم بادشاہ
اوسے قتل کر سکے۔ آہ ڈائنا بڑی بے خبر معلوم ہوتی
ہے اور جبکہ وہ تمہاری خاطر اپنے دن کرتی ہے
میں اس کا عشیر بھی کسی عاشق کیلئے نہیں کر سکتی
سینٹ لک۔ بہت خوب
جینی۔ آہ بسی ڈائنا کے آگے گھٹنے ٹیک کر
اپنا راز دل بیان کرنے سے عاری ہے
بسی۔ بیگم صاحبہ آپ بجا فرماتی ہیں میں ایک

اسکا زخم تازہ ہوگیا دوسرے دن ڈیوک
مانسریو کی بیمار پرسی کا بہانہ کرکے مانسریو
کے محل پر آیا ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ
مانسریو کیلئے ڈیوک صاحب کو ملنے سے انکار
کرنا ناممکن تھا ڈیوک دوران ملاقات
میں مانسریو اور اسکی بیوی سے ہنس ہنس کر
باتیں کرتا رہا جب ڈیوک چلا گیا تو مانسریو نے
باوجود ڈیمی کے منع کرنے کے ڈائنا کا بازو پکڑ
لیا اور کمرے میں ادہر ادہر چہل قدمی کرنے لگا
جس سے ڈائنا تاڑ گئی کہ کونٹ سوچ رہا ہے
دوسرے دن ڈیوک پھر آیا اور مانسریو اپنے
کمرے کے گرد چکر لگاتا رہا شام کو ڈائنا نے
بسی کو تنہا پا کر سمجھا دیا کہ دل میں کوئی
بات ہے چند لمحوں کے بعد جب بسی اور مانسریو اکیلے
رہ گئے تو مانسریو کہنے لگا۔

مانسریو۔ میں جانتا ہوں کہ یہ شاہزادہ جو
مجھ سے خندہ پیشانی سے پیش آتا ہے میرا
جانی دشمن ہے اور اسنے سینٹ لک کے ہاتھوں
مجھے قتل کرانا چاہا تھا۔

بسی۔ کونٹ صاحب آپ غلطی پر ہیں سینٹ لک
بڑا شریف آدمی ہے اور تم اسبات سے انکار
نہیں کرسکتے کہ تم نے اسے دق کیا تھا اور پہلے
تم نے ہی کیا تھا۔

مانسریو۔ یہ تو سچ ہے مگر میرا خیال ہے کہ ڈیوک
کو بھی ضرور اسبات میں کچھ دخل ہے۔

بسی۔ دیکھو کونٹ صاحب میں سینٹ لک
کو اچھی طرح سے جانتا ہوں اور میں تمہیں
اسبات کا یقین دلا سکتا ہوں کہ وہ بادشاہ
کا طرفدار ہے ڈیوک سے اسے نفرت ہے
اگر لیورٹ انٹراگز یا ریبراک سے یہ بات
سرزد ہوتی تو گمان غالب تھا۔

مانسریو۔ نہیں صاحب آپکو اسبات کی
خبر نہیں۔ اب ہمیں یہاں سے چلا جانا پڑیگا

ڈیمی۔ یہاں سے چلے جانیکی کیا ضرورت ہے
یہاں کی ہوا بھی بہت اچھی ہے اور کچھ شغل بھی
رہتا ہے۔

مانسریو۔ ڈیوک اکثر دور سے مجھے ملنے آتا ہے
اسکے ساتھ بہت سے آدمی ہوتے ہیں جنکے
گھوڑوں کی سموں کی آوازیں مجھے کرخت معلوم ہوتی ہیں

ڈیمی۔ تو آپ کہاں جاینگے۔

مانسریو۔ میں نے اپنے ٹورنل والے گھر کو
صاف کرنیکا حکم دیا ہوا ہے۔

جب مانسریو نے اس گھر کا نام لیا بسی اور
ڈائنا نے ایکدوسرے کی طرف بامعنی نگاہوں
سے دیکھا۔

ڈیمی۔ وہ تو بہت چھوٹا سا مکان ہے۔

مانسر یو (حیران ہو کر) تو تم اس مکان کو جانتی ہو؟

ربیجی - اتنے بڑے آدمی کے گھر کو کوئی نہیں
جانتا اور پھر میں جو ساتھ والے محلے میں
رہتی تھی۔

مانسر یو - میں ضرور اس گھر میں جلد ہونگا کیونکہ
وہ قلعہ کی طرح محفوظ ہے اور ایک تاکی میں سے
ملاقاتی تین سو گز کے فاصلے سے نظر آ جاتے
ہیں اور میں جسکو چاہونگا ملونگا جسکو میرے ملنا
منظور نہ ہوگا ٹال دینے کے قابل ہونگا۔

جب مانسر یو نے یہ کہا ربیجی نے اپنے دل
ہی دل میں خیال کیا کہ ایک دن وہ بھی ہوگا
کہ مجھے مانسر یو ٹال دیگا اور ڈائنا کو وہ دن
یاد آ گیا جب اوس نے ربیجی کو اس مکان میں
بے ہوش دیکھا تھا۔

ربیجی - آپ اس گھر میں نہیں رہ سکتے۔

کونٹ - کیوں نہیں۔

ربیجی - سفر امن کے سردار شکار کو گھوڑے
گاڑیاں اور بہت سے نوکر رکھنے کی ضرورت ہے
اور اسکو لوگوں کیلئے ایک الگ مکان چاہیئے
نہ کہ خود ایک کتے کیسی جادر اُس میں ہے

مانسر یو - یہ تو سچ ہے۔ لیکن ......

ربیجی - میں دلوں کا بھی ڈاکٹر ہوں اور میں جانتا
ہوں کہ آپ یہ محل اب پانے سے بیزار نہیں ہیں

مانسر یو - تو میں کس بات سے بیزار ہوں؟

ربیجی - ڈائنا کے یہاں رہنے سے تم اسکو کہیں
بھیجدو۔

جب ربیجی نے یہ کہا مانسر یو نے ڈائنا کی
طرف غصے سے دیکھا۔

ربیجی - اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو اپنے عہدہ سے
استعفا دیدو کیونکہ اگر تم اپنا فرض ادا نہیں
کروگے تو بادشاہ ناراض ہوگا اور اگر بادشاہ
کی خدمت کروگے تو ......

مانسر یو - میں اور سب کچھ کر سکتا ہوں مگر
کونٹس سے جدا نہیں ہو سکتا کیونکہ ...

ابھی مانسر یو نے جملہ تمام نہیں کیا تھا کہ
گھوڑوں کی سموں کی آوازیں آئیں۔

مانسر یو (چلا کر) لوڈوک پھر آیا ہے۔

ربیجی - ہاں معلوم تو یہی ہوتا ہے۔

ڈیوک اندر گیا اور آتے ہی اس نے
محبت بھری نگاہوں سے ڈائنا کی طرف
دیکھا۔ ڈائنا کیلئے ڈیوک ایک خنجر جس کا
قبضہ سنہری تھا بطور تحفہ کے لایا۔

قبضہ بوتل کی شکل کا بنا ہوا تھا اور پھل پر
کاریگر نے شکار کی تصویر دکھائی ہوئی تھی۔

مانسر یو اس خیال پر کہ قبضے میں کوئی
رقعہ نہ رکھا ہوا ہو [illegible]

ڈیوک (اٹھ کے اور بیل کو الگ کر کے) تو
تمہیں جو اس فن میں ماہر ہو یہاں بھیجا ہے
اور ڈ اِنتا کو قبضہ دیجو (بیسی سے) بیسی صاحب
بندگی عرض ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب آپ
کونٹ صاحب کے بڑے دوست ہیں۔

بیسی۔ کیا حضور کو یاد نہیں ہے۔ کہ آپ نے مجھے مانسیرو
کی بیمار پرسی کا حکم دیا تھا۔

ڈیوک۔ ہاں میں نے تمہیں ایسا کرنے کا حکم دیا تھا

ڈیوک ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور ڈ اِنتا سے
باتیں کرنے لگا اور پھر مانسیرو سے یوں مخاطب ہوا۔

ڈیوک۔ کونٹ صاحب آپ کے کمرے میں بڑی
گرمی ہے دیکھو ڈ اِنتا کو مارے گرمی کے پسینہ آ رہا
ہے میں اسے باغ میں سیر کراتا ہوں۔

کونٹ (بیسی سے) مجھے اپنے بازو دو۔

مانسیرو نے بیسی کا بازو پکڑ لیا اور ڈ اِنتا
کو شاہزادہ صاحب کے ساتھ باغ میں جاتے کا اشارہ کیا

ڈیوک۔ معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہیں کچھ آرام ہے

مانسیرو۔ ہاں جناب۔ اور میں امید کرتا ہوں
کہ اب میں کونٹس کے ساتھ تبدیلی ہوا کو جا سکتا ہوں

ڈیوک۔ مگر اب تمہیں بہت زیادہ نہیں چلنا
پھرنا چاہیئے۔

مانسیرو مجبوراً ایک بنچ پر بیٹھ گیا اور ڈ اِنتا
اور ڈیوک کی طرف غور سے دیکھنے لگا۔

مانسیرو (بیسی سے) کیوں کونٹ صاحب کیا
آپ آج شام میڈم مانسیرو کو دوسرے مکان
میں لے چلیں گے۔

ریمی (بیسی سے) جناب یہ بات آپ کی صحت کیلئے بہتر نہ ہوگی

بیسی۔ کیوں۔

ریمی۔ کیونکہ اگر تم نے اس بات میں مانسیرو
کی مدد کی تو ڈیوک تمہیں کبھی معاف نہیں کریگا

بیسی چلا کر کہنے لگا تھا کہ مجھے ڈیوک کی کیا
پرواہ ہے مگر ریمی نے اشارے سے روک دیا۔

مانسیرو۔ کونٹ صاحب ریمی سچ کہتا ہے
میں کل آپ کی کونٹس کے ساتھ چلا جاؤنگا۔

ریمی تو آپکو اپنے عہدہ سے دست بردار ہونا پڑیگا

مانسیرو۔ یہ تو سچ ہے مگر میں اپنی بیوی
کو نہیں چھوڑ سکتا۔

دوسرے دن مانسیرو دوسرے مکان
میں چلا گیا۔ ڈ اِنتا اپنے پرانے کمرے میں
رہنے لگی اور بیسی نے رنج سے سر کے بال نوچنے
شروع کئے۔

باب ۷۹

ٹوٹے دل والا گھر

ڈیوک کو دن بدن ڈ اِنتا سے زیادہ زیادہ
محبت ہوتی گئی اور مانسیرو سے اتنی ہی نفرت
مخصوص شاہزادہ صاحب کے دل میں پیدا ہوگئی

معاملات ملکی میں بادشاہ کی بیوقوفی اور ملکہ کیتھرائن کی عیاری سے ڈیوک کو بڑا فایدہ پہنچا۔ اور لسی سے آپکو برائے نام محبت رہگئی۔ بلکہ لسی کو مانسر یو کا دوست خیال کرکے ڈیوک صاحب لسی کا بہی حسد کرنے لگ گئے۔

ڈائنا کی خوشی پر جسکو ہم ظاہرا خوشی کہہ سکتے ہیں ڈیوک صاحب اور بہی کڑہتے رہتے تھے کیونکہ آپکا مقولہ تہا کہ جس طرح پہول موسم بہار میں کہلتے ہیں۔ اسی طرح عورت کے گل رخسار اندنوں چمکتے ہیں جب اسکو کسی سے عشق ہو جاوے۔ ڈیوک صاحب کو مانسر یو سے بدلہ لینے کی بڑی آرزو تہی اور آپ ہمیشہ اسی ادہیڑ بن میں رہتے تہے کہ کوئی موقعہ ملے

ایکدن ڈیوک کو پہر مانسر یو کے ہاں جاکر خوبصورت ڈائنا کو ایک نظر دیکہنے کا خیال آیا۔ اور آپنے حکم دیا کہ گاڑی تیار کرو لسی حضور مانسر یو تو دوسرے گہر میں چلا گیا ہوا

ڈیوک۔ کچہہ پرواہ نہیں ہم وہیں چلینگے۔ ڈیوک اور لسی سہ پہر کے قریب سوار ہو کے مانسر یو کے مکان کی طرف روانہ ہوگئے جہاں دروازہ پر پہنچے اور لسی اور ڈیوک دونوں اندر گئے۔ ڈیوک تو سیدہا مانسر یو کے

کمرے میں چلا گیا مگر لسی سیڑہیوں پر ٹہہر گیا جب ڈیوک مانسر یو کے کمرے میں چلا گیا تو ڈائنا لسی کو آملی اور گو تہوڑی دیر کہڑی ہوگئی

مانسر یو۔ حضور نے اس چہوٹے سے مکان میں تشریف لاکر مجہے بڑا وقار بخشا ہے۔

ڈیوک (ہنسکر) میں اپنے پیارے دوستوں کو ہر وقت یاد کیا کرتا ہوں۔ کہئے آپکا کیا حال ہے

مانسر یو۔ آپکی مہربانی سے اب اچہا ہوں۔ اُمید ہے کہ ایک ہفتہ تک بالکل تندرست ہو جاؤنگا۔

ڈیوک (بڑی متانت سے) تو مکان آپنے اپنے ڈاکٹر کی ہدایت سے بدلا ہے۔

مانسر یو۔ ہاں حضور۔

ڈیوک۔ تو آپ اوڈس میں کسی کو نیند نہیں آنے دیتے

مانسر یو۔ جناب ہاں بہت شور رہتا تہا۔

ڈیوک۔ مگر یہاں باغ تو کوئی نہیں ہے۔

مانسر یو۔ جناب میں باغ کو پسند نہیں کرتا۔ جب مانسر یو نے یہ طنز کی۔ ڈیوک نے مارے غصے کے ہونٹ کاٹ لئے۔

ڈیوک۔ کیا تمہیں خبر ہے کہ کئی ایک آدمی بادشاہ سے تمہاری جگہ کیلئے کہہ رہے ہیں۔

مانسر یو۔ کیسی جگہ

ڈیوک - وہ کہتے ہیں کہ مالسر بو مر گیا ہے
مالسر بو - تو آپ حضور بادشاہ سے کہہ سکتے
ہیں کہ میں زندہ ہوں۔
ڈیوک - جب تم مردے کیطرح پڑے رہتے
ہو تو میں کیا کروں۔
مالسر بو - تو مجھے اپنے عہدہ سے محروم ہونا پڑیگا
ڈیوک - اس میں کیا شک ہے۔
مالسر بو - بہت اچھا بعض وجوہات سے میں
اس عہدہ کی کچھ پرواہ بھی نہیں کرتا۔
ڈیوک - تم بڑے عجیب آدمی ہو۔
مالسر بو - جناب یہی تو میرا وصف ہے۔
ڈیوک - اور تمہیں اسبات کی کچھ پرواہ نہیں
کہ بادشاہ کو تمہارے اس وصف کا پتہ لگجائے
مالسر بو - بادشاہ کو کون بتائیگا۔
ڈیوک - کیوں اگر اس نے مجھ سے پوچھا تو میں
یہ گفتگو دوہرا دونگا۔
مالسر بو - جو کچھ لوگ پیرس میں کہتے ہیں
اگر بادشاہ کو من وعن بتا دیا جاوے تو میرا خیال
ہے کہ سننے سے آپکے کان بہرے ہو جائیں۔
ڈیوک - پیرس میں لوگ کیا کہتے رہتے ہیں۔
مالسر بو - مجھے کیا خبر ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر
بادشاہ انتظام سلطنت کی بابت اپنے ملازمی
پر خفا ہو تو اسکی غلطی ہے۔

ڈیوک - اسکے کیا معنی ہیں ذرا مفصل
طور پر بیان کرو۔
مالسر بو - سینٹ لک جس نے مجھے زخمی
کیا تہا۔ بادشاہ کا بڑا دوست ہے اور
وہ دا جبسے اوسنے مجھے گھایل کیا تہا اسکو
بادشاہ نے ہی سکھایا ہوا ہے اور یہ بھی
ممکن ہے کہ حضور بادشاہ ہی نے سینٹ لک
کو اسبات کی بھی ترغیب بھی دی ہو۔
ڈیوک - یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر بادشاہ آخر
بادشاہ ہے۔
مالسر بو - ہاں جبتک وہ تخت سے نہ اتار
جائے۔ ....
ڈیوک (کانپ کر) کہا میڈم مالسر بو یہاں
نہیں۔
مالسر بو - جناب یہاں تو نہیں۔ مگر کونٹس کچھ
بیمار ہے ورنہ یہ کوئی بات نہ تھی کہ حضور کو
ملنے نہ آتی۔
ڈیوک - آہ کونٹس بیمار ہے۔ خدا کرے کہ
اسکو جلد صحت ہو۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا ڈاکٹر
بڑا لائق آدمی ہے۔
مالسر بو - ہاں حضور وہ بکیدلی ہی ...
ڈیوک - وہ تو بیسی کا ڈاکٹر تہا۔
مالسر بو - بیسی نے مجھے دیدیا ہے۔

بسی ہی ہوگا۔

اردلی۔ ہاں حضور کو اتنی جلدی یقین کرنا بھی نہیں چاہیے کیونکہ ممکن ہے کہ کوئی آدمی ڈھانا کے گرد میں چھپا ہوا ہو۔

ڈبولٹ۔ تو بسی نے جو برآمدے میں کھڑا تھا ضرور اُسے دیکھا ہوگا۔

اردلی۔ یہ ٹھیک ہے۔

ڈبولٹ۔ مگر دستانے نقصانات بتاتے ہیں کہ...

اردلی۔ جی کچھ سنا ہی تھا۔

ڈبولٹ۔ کیا۔

اردلی۔ یہی لفظ کہ کل شام تک۔

ڈبولٹ۔ تو یہ میری۔

اردلی۔ اگر حضور دریافت کرنا چاہیں۔ تو ہم چلکر دیکھ لیجیے۔

اردلی۔ حضور جانتے ہیں کہ میں ہر طرح ستیا بعد اسکے

ڈبولٹ۔ (آہستہ سے) آہ بسی دغاباز ہے آہ بسی جو نہیں چاہتا کہ میں فرانس کا بادشاہ بنوں آہ بسی۔

ڈبولٹ نے اردلی کو رخصت کردیا۔

باب ۸۰

نگہبان

اعبسی کو تمام دن اپنے پاس رکھنے … کو تاڑ رہے بسی

نے اسبابت کی کچھ پرواہ نہ کی کیونکہ شام کو وہ آزاد ہوتا تھا دس بجے رات کے بسی اپنا لمبا چغہ پہنکر اور بغلمیں ایک پیتلی سیڑھی دبا کر بسلی کیطرف روانہ ہوا ڈبولٹ کو خبر تھی کہ بسی کے پاس سیڑھی ہے اور اسنے خیال کیا کہ بسی ضرور اپنے محل پہ جا کر گھوڑا لیگا اور اس کو دس منٹ اس تیاری میں لگینگے۔ ان دس منٹ میں بسی حاضر ہوکے مکان کے نزدیک پہنچ گیا اور اسنے دیکھا کہ تاکی میں ایک چراغ جل رہا ہے۔

یہ چراغ بسی اور ڈاسنا نے بطور نشان مقرر کیا ہوا تھا بسی نے سیڑھی اوپر پھینکدی ڈاسنا نے چراغ گل کردیا اور سیڑھی کو کھونٹے کے ساتھ باندھ دی پھر ادہر ادہر دیکھکر کہ کوئی آتا تو نہیں۔ ڈاسنا نے بسی کو اشارہ کیا اور بسی لٹکے ہوئے اوپر چڑھ گیا بسی کی قسمت اچھی تھی۔ کیونکہ جب ڈاسنا نے سیڑھی اوپر کھینچی ٹھیک اسوقت حاضر ہونے ایک نوکر کو ساتھ لیکر گلی والا دروازہ کھولا اور ادہر ادہر دیکھنے لگا۔

حاضر ہو نے نوکر سے۔ تمہیں غلط خبر ملی ہوگی۔

خادم۔ نہیں جناب میں ابھی ڈیولٹ صاحب کے محل سے آیا ہوں اور سمجھنے لگا تھا کہ

ڈیوک صاحب نے دو گھوڑوں پر پیچ ڈالنے کا حکم دیا ہے۔ شاید آپکا ارادہ کسی اور جگہ جانے کا ہوگا۔

هانسر یو۔ وہ اور کہاں جاسکتا ہے جبکہ آپ ہی آپ ہم اگر میں ڈاُنما کے گہرے ہیں رہتا تو اچہی بات تہی۔ مگر ممکن ہے کہ انہوں نے مجہ اشارے مقرر کئے ہوئے ہیں اہبر

خادم سے اچہا مجہے اس جگہ میں لیچو جہاں سے تم کہتے تہے کہ چہپ کر سب کچہہ دیکہا جا سکتا ہے۔

خادم۔ چلئے جناب۔

دروازے سے کوئی بیس قدم کے فاصلے پر ہنر و نکا دمیر تہا جو محلے کے بچوں کے کام آیا کرتا تہا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ لڑکے چہوٹی چہوٹی فوجیں بنا کر آپس میں ایک قسم کی جنگ کیا کرتے ہیں۔ اس ڈہیر کے عین درمیان میں کچہہ خالی جگہ تہی جہاں خادم نے اپنا کوٹ بچہا دیا اور ہانسر یو بیٹہہ گیا۔

دس منٹ تک ہانسر یو اور خادم یہاں چپ چاپ بیٹہے رہے۔ اور تہوڑی دیر کے بعد دو گہوڑے گلی کے پرلے سرے پر نمودار ہوئے

خادم جناب وہ دیکہو۔

هانسر یو۔ میں دیکہہ رہا ہوں۔

دونوں سوار گہوڑوں سے اتر پڑے۔ اور انہوں نے ہیرٹل ڈس لوزیل کے کونے پر گہوڑے باندہ دیئے۔

آرلی۔ حضور میرا خیال ہے کہ ہم دیر کرکے آئے وہ آپکے محل سے سیدہا یہاں آیا ہوگا اور اوپر چلا گیا ہوگا۔

ڈیوک۔ شاید ایسا ہی ہوا ہو۔ مگر جب ہم نے اسکو جاتے نہیں دیکہا تو واپس آتے دیکہہ سکتے ہیں

آرلی۔ یہہ تو ٹہیک ہے۔ مگر کب

ڈیوک۔ جب ہم چاہیں۔

آرلی۔ یہ تو مجہے بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے

ڈیوک۔ یہ بڑی آسان بات ہے ہم ابہی دروازے پر دستک دیکر ہانسر یو کا حال پوچہہ سکتے ہیں عاشق شور سنکر ڈر جائیگا اور نالی کی طرف لپکیگا۔ بس ہم جو ذرا کہلکر کہڑا ہوا ہوگا اسے دیکہہ لونگا۔

آرلی۔ تو ہانسر یو . . . .

ڈیوک وہ کیا کہہ سکتا ہے وہ میرا دوست ہی۔

آرلی جناب معاملہ ذرا غور طلب ہے

هانسر یو۔ خادم سے کہ وہ کیا باتیں کر رہے ہیں

خادم جناب کچہہ سنائی نہیں دیتا۔ مگر ابہی ہم سب کچہہ سن لینگے۔ کیونکہ وہ نزدیک آتے دیکہو

آتے جاتے ہیں۔
آدلی۔ جناب پتھروں کا ایک ڈھیر ہے جو معلوم ہوتا ہے کہ قدرت نے ہمارے فائدے کیلئے بنا رکھا ہے۔
ڈیولک۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ مگر ذرا صبر کرو شاید ہم پردوں میں سے کچھ دیکھ سکیں۔
ڈیولک اور آدلی کھڑے ہو کر نالی کیطرف غور سے دیکھنے لگے کہ کچھ نظر آئے۔
مانسر یو۔ آپ ہی آپ۔ آہ مجھ سے یہ نہیں دیکھا جاتا۔ نہ مجھے دن کو چین ہے نہ رات کو آرام۔ آہ اس بدبخت شہزادے نے مجھے بہت تنگ کر رکھا ہے۔ میں اس کا کوئی غلام نہیں ہیں کوشش ہوں اگر وہ ذرا آگے آیا تو میں گولی سے اسکا مغز اڑا دونگا۔ خادم سے دیتی بندوق بھر لو اور ٹوپی روشن کرو شاہزادہ روشنی کی طرف اشارہ کر کے میں یہ کیا ہے۔
آدلی۔ جناب بندوق کی ٹوپی معلوم ہوتی ہے ادہر چلے آؤ۔
ڈیولک۔ یہاں ہماری گھات میں کون شیطان ہے۔
آدلی۔ یہی کا کوئی دوست یا غلام ہوگا آپ ادہر چلو تو میں۔ ہم ذرا چکر کر کے دوسرے رستے آئینگے۔ تو کیا دوست جو کچھ کسی بھی کو خبر کر دیگا۔ اور ہم اسے اترتے دیکھ لینگے۔
ڈیولک۔ تمہارا خیال درست ہے ہم آ رہے چلیں۔
خادم۔ مانسریو سے جناب جاتے ہیں۔
مانسریو۔ ہاں کیا تم نے پہچانا ہے کہ کون ہے۔
خادم۔ ڈیولک اور آدلی معلوم ہوتے ہیں۔
مانسریو۔ تمہاری رائے ٹھیک ہے۔ مگر ہمکو ابھی پتہ لگ جائیگا۔
خادم۔ آپ کیا کرینگے۔
مانسریو۔ تم آؤ تو سہی۔
اس اثنا میں ڈیولک اور آدلی کیبٹرن میں پہنچ چکے تھے کہ پسلی کے اوپر سے ہو کر آپ مانسریو نے اندر جاکر گاڑی جوتنے کا حکم دیا یعنی مانسریو کا شور سنکر چونک پڑا۔ ڈامنا نے جھٹ پہاڑ کر سیڑھی لگا دی اور یہی بادل اندر نگلیں بھاگ چلنے پر مجبور ہوا جس وقت زمین پر اتر گیا۔ ڈامنا نے سیڑھی پھینکدی۔ ڈیولک اور آدلی پسلی کے کنارے پر پہنچے۔ انہوں نے ڈامنا کی نالی سے ایک سایہ سا نیچے اترتے دیکھا۔ مگر پہچان کچھ نہ سکے۔
خادم۔ مانسریو سے جناب سب جاگ رہے ہیں۔
مانسریو۔ کچھ پرواہ نہیں۔ میں اس گھر کا مالک ہوں

گاڑی چھوٹی گئی اور مانسر یو چند منٹ
کے بعد ڈیوک صاحب کے محل پر پہنچ گیا۔
ڈیوک اور آدلی مانسر یو سے کوئی چند
منٹ پہلے آئے تھے حتی کہ گھوڑوں کے زین
بھی ابھی اتارے نہیں گئے تھے ڈیوک کا
خادم حضور کا بوٹ اتار رہا تھا کہ مانسر یو آپ کے
کمرے میں داخل ہوا۔
ڈیوک۔ آہ مانسر یو تم یہاں کہاں۔
مانسر یو۔ حضور کو ملنے آیا ہوں۔
مانسر یو ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ جوش
میں آیا ہوا تھا جوش اور ضعف نے اسکو اس امر پر
مجبور کیا کہ بغیر شاہزادہ صاحب کی اجازت
کے کرسی پر بیٹھ جائے۔
ڈیوک۔ تمہارا رنگ ایسا زرد ہو رہا ہے
کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تم کہیں اس جہان فانی
سے کوچ نہ کر جاؤ۔
مانسر یو۔ میں نے حضور سے ایک بڑی
ضروری بات کہنی ہے اور میرا خیال ہے
کہ میں اپنا قصہ بیان کرنے سے پہلے پہلے
بیہوش نہیں ہونگا۔
ڈیوک۔ جو کچھ تم نے کہنا ہے بڑے شوق سے
بیان کرو۔
مانسر یو۔ میرا خیال ہے کہ آپ ابھی کہیں باہر
سے آئے ہیں۔
ڈیوک۔ اس میں کیا شک ہے۔
مانسر یو۔ آپکو اس وقت گلیوں میں جانا
مناسب نہیں۔
ڈیوک۔ تم کس طرح جانتے ہو کہ میں گلیوں
میں پھر رہا تھا۔
مانسر یو۔ آپکے کپڑوں کی گرد اس بات کی
بے بہا گواہی دے رہی ہے۔
ڈیوک۔ مانسر یو سوائے سرود نگار کے
تمہارا کوئی اور بھی عہدہ ہے۔
مانسر یو۔ ہاں جناب میں جاسوس بھی ہوں
کیونکہ ساری دنیا کی یہی رائے ہے۔
ڈیوک۔ اس پیشے سے آپکو کیا حاصل ہوا ہے
مانسر یو۔ علم۔
ڈیوک۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔
مانسر یو۔ اس میں کیا شک ہے۔
ڈیوک۔ اچھا تو تم نے کیا کہنا ہے۔
مانسر یو۔ مجھے یہ کہنا ہے کہ .....
ڈیوک۔ تمہیں بیٹھنے کی کس نے اجازت دی ہے
مانسر یو۔ جناب ایک وفادار خادم ہے جو
ایسے وقت آپکی خدمت کرنے آیا ہے۔ یہ
سوال کرنا جائز نہیں اور آپ جانتے ہیں
کہ میں بڑا کمزور ہوں۔ اسلئے بغیر اجازت بیٹھ گیا

کوئی بڑی بات نہیں۔

ڈیوک۔ تم میری کچھ خدمت کرنے آئے ہو

مانسریو۔ ہاں حضور۔

ڈیوک۔ تو بتاؤ نہ پھر۔

مانسریو۔ جناب میں ایک شاہزادے کا پیغام لیکر آیا ہوں۔

ڈیوک۔ کیا بادشاہ کا۔

مانسریو۔ نہیں جناب ڈیوک گائز کا

ڈیوک۔ آہ یہ تو بات ہی کچھ اور نکل آئی ہے آہ جو کچھ تم نے کہا ہے ذرا دھیمی آواز میں کہو۔

باب ۱۸

ڈیوک انجو نے دستخط کئے اور دستخط کرکے کہا

تھوڑی دیر تک ڈیوک اور مانسیریو دونوں خاموش رہے

ڈیوک۔ اچھا کونٹ صاحب ڈیوک گائز کا کیا پیغام لائے ہو۔

مانسریو۔ جناب بہت کچھ۔

ڈیوک۔ کیا انہوں نے تمہیں کچھ لکھا۔

مانسریو۔ نہیں حضور نکلس ڈیوڈ والے معاملے کے بعد ڈیوک نے تحریر سے کام لینا چھوڑ دیا ہوا ہے سو وہ پیرس میں ہیں

مانسریو۔ ہاں جناب۔

ڈیوک۔ میں نے نہیں دیکھا۔

مانسریو۔ جناب وہ بڑے دانا ہیں کوئی گلیوں میں تھوڑے پھرتے رہتے ہیں کہ آپ انہیں مل جاتے۔

ڈیوک۔ مگر مجھے کسی نے بتایا بھی نہیں۔

مانسریو۔ میں جو بتانے آیا ہوں۔

ڈیوک۔ وہ کیا کرنے آئے ہیں۔

مانسریو۔ جناب وہ مقررہ اشتہار پر آئے ہیں جو آپ نے انہیں کیا تھا۔

ڈیوک۔ میں نے انہیں کب کوئی ایسا اشتہار کیا تھا

مانسریو۔ جب کہ آپ گرفتار ہوئے ہیں آپکو ڈیوک گائز نے ایک رقعہ بھیجا تھا جس کا آپ نے میرے ذریعے زبانی جواب دیا تھا کہ آٹھویں مئی سے لیکر دوسری جون تک پیرس میں آنا آج آٹھویں مئی ہے۔ آپ انہیں بھول گئے ہیں مگر وہ حضور کو نہیں بھولے

ڈیوک (رک کر) یہ تو ٹھیک ہی مگر اب ہمارے تعلقات وہ نہیں ہیں۔

مانسریو۔ اگر یہ بات ہے تو حضور کو چاہئے کہ انہیں اس بات سے آگاہ کر دیں کیونکہ انکا خیال اسکے برعکس ہے

ڈیوک۔ کس طرح۔

مانسیو۔ آپ اپنے آپکو اُنکی طرف سے آزاد خیال کرتے ہیں۔ اور اُن کا خیال ہے کہ آپ کا اُنسے ویسا ہی تعلق ہے۔

ڈیوک۔ کونٹ صاحب کوئی آدمی دوبارہ کسی دام میں نہیں پھنسنا چاہتا۔

مانسیو۔ تو کیا آپ کسی دام میں پھنس گئے تھے

ڈیوک۔ ہاں شاہی قلعہ میں۔

مانسیو۔ تو کیا یہ ڈیوک گائیز کا قصور تھا

ڈیوک۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا۔ مگر رہا کرانے میں انہوں نے کوئی مدد نہیں کی تھی۔

مانسیو۔ وہ بچارے خود بھاگتے پھرتے تھے آپ کی کیا مدد کرتے۔

ڈیوک۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔

مانسیو۔ جب آپ انجو میں تھے تو کیا اونہوں نے میری زبانی آپکو یہ پیغام نہیں بھیجا تھا۔ کہ ہم ہر طرح سے آپکے مددگار ہیں اور جب آپ پیرس پر چڑھائی کرینگے تو ہم آپکے ساتھ شریک ہونگے

ڈیوک۔ یہ تو سچ ہے۔ مگر پیرس پر میں نے کوئی چڑھائی نہیں کی۔

مانسیو۔ مگر آپ اسوقت پیرس میں تو ہیں

ڈیوک۔ ہاں مگر میں اپنے بھائی کا تابعدار اور معاون ہوں۔

مانسیو۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ بادشاہ گائز خاندان کا حامی ہے۔

ڈیوک۔ پھر کیا ہوا۔

مانسیو۔ پھر جو کچھ ہوگا آپ دیکھ لینگے۔

ڈیوک۔ تو انہوں نے تمہیں کہا ہے کہ مجھے انکی آمد کی خبر دو۔

مانسیو۔ ہاں حضور۔

ڈیوک۔ کیا انہوں نے کوئی اپنا ارادہ بھی بتایا ہے۔

مانسیو۔ انہوں نے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے

ڈیوک۔ تو انکا کیا ارادہ ہے۔

مانسیو۔ وہی۔

ڈیوک۔ تو انکا ارادہ مجھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

مانسیو۔ ہاں اُنکا ارادہ حضور کو فرانس کا بادشاہ بنانے کا ہے۔

جب مانسیو نے یہ کہا ڈیوک کے چہرہ پر خوشی [illegible]

ڈیوک۔ تو کیا موقعہ بھی اچھا ہے۔

مانسیو۔ اس بات کا آپ فیصلہ کر سکتے ہیں

ڈیوک۔ تم کوئی رائے نہیں دے سکتے۔

مانسیو۔ جناب کل رعایا بادشاہ کے برخلاف ہو رہی ہے۔ فوج اسکے ظلموں سے تنگ آگئی ہے

دن بدن سازش کرنیوالوں کی تعداد بڑھتی
جاتی ہے۔ بہادری کیجئے یہ لوگ بادشاہ کے
برخلاف وعظ کرنا چاہتے ہیں۔ اب آپ خود
اندازہ لگائیں کہ موقعہ اچھا ہے کہ نہیں۔
ڈیوک نے کچھ جواب نہ دیا۔
مانسر لیو۔ آپکو کچھ جواب تو دینا چاہیئے۔
ڈیوک۔ مجھکو معلوم ہے صاحب میرے بھائی
کے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ اسکی عمر بھی
بہت کچھ فرق آیا ہوا ہے۔ اسکے بعد تخت
کا وارث سوائے میرے اور کوئی نہیں۔
اسلئے مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ اس چیز کو
حاصل کرنے کیلئے جو خود بخود ملجائیگی ناجائز
اور خوفناک طریقوں سے کام لوں۔
مانسر لیو۔ آپ غلطی پر ہیں۔ آپکے بھائی
کا تاج اس حالت میں آپکو مل سکتا ہے
کہ آپ کوشش کرکے حاصل کریں۔ اسمیں
کچھ شک نہیں کہ آپکو خود بخود تخت پر
نہیں بیٹھنے دیگی کیونکہ وہ چاہتی ہے کہ وہی
بادشاہ ہو۔ اب آپکو انہوں نے پسند کیا
ہوا ہے۔ اگر آپ انکار کرینگے تو وہ کسی اور
کو چنیں گے۔
ڈیوک۔ شارلی مین کے تخت پر بیٹھنے کی
کسے جرات ہوگی۔

مانسر لیو۔ جناب منفوری لوئیس کے بیٹے کی
بجائے منفوری لوئی کا بیٹا تخت پر بیٹھیگا۔
ڈیوک۔ شاہ نوار۔
مانسر لیو۔ کیوں نہیں وہ جوان اور بہادر ہے۔
ڈیوک۔ مگر وہ پراٹسٹنٹ ہے۔
مانسر لیو۔ کیا سینٹ بارتھالومیو کے دن
اسنے اپنا عقیدہ بدل نہیں دیا تھا۔
ڈیوک۔ مگر وہ پھر پراٹسٹنٹ ہوگیا تھا۔
مانسر لیو۔ جو کچھ اسنے اپنی عورت کی خاطر
کیا تھا۔ بادشاہت کیلئے بھی کریگا۔
ڈیوک۔ تو کیا میں بغیر کوشش کرنے کے اپنے
حقوق کو ضائع کردونگا۔
مانسر لیو۔ بات تو یہی ہے۔
ڈیوک۔ میں ضرور لڑونگا۔
مانسر لیو۔ وہ سب جنگجو ہیں۔
ڈیوک۔ میں سازش کا سردار بنکر جنگ کرونگا
مانسر لیو۔ اور وہ سازش کی جان ہیں۔
ڈیوک۔ میں اپنے بھائی سے ملجاؤنگا۔
مانسر لیو۔ تمہارا بھائی تو مرچکا ہوگا۔
ڈیوک۔ میں تمام یورپ کے بادشاہوں سے
مدد کی درخواست کرونگا۔
مانسر لیو۔ یورپ کے بادشاہ امداد کا اقرار کرنے
سے پہلے کچھ عرصہ غور کرینگے۔

ڈیوک۔ میرے طرفدار میری مدد کرینگے۔

مانسریو۔ آپکے طرفدار تو بس ہیں اور تُم ہی ہیں۔

ڈیوک۔ تو پھر تو میں کچھہ نہیں کر سکتا۔

مانسریو۔ اس میں کیا شک ہے کہ بغیر گائیز خاندان کی مدد کے آپ کچھہ بھی نہیں کر سکتے پس اقرار کر و اور آپ بادشاہ ہیں۔

تھوڑی دیر تک ڈیوک تذبذب کی حالت میں ادہر اودہر ٹہلتا رہا اور پھر مانسریو سے کہنے لگا کہ اچھا کہو کیا کہتے ہو۔

مانسریو۔ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ آٹھہ دن کے بعد عبادت شروع ہوگی۔ بادشاہ کا ارادہ ہے کہ اُس دن ایک جماعت کی صورت میں پیرس کی گلیوں میں پھرنے کا ہے۔ بادشاہ ہر ایک بت کے آگے سجدہ کریگا۔ اور باآواز بلند کہے گا کہ میرے گناہ عفو ہوں۔

ڈیوک۔ سارا سبات کو تو میں جانتا ہوں۔

مانسریو۔ پھر بادشاہ سینٹ جینی ریو میں جا بیٹھیگا۔

ڈیوک۔ ہاں مجھے معلوم ہے۔

مانسریو۔ بادشاہ اس گرجا میں صرف چند ایک آدمیوں کے ساتھہ داخل ہوگا اور پھر دروازے بند کئے جاوینگے۔

ڈیوک۔ پھر کیا ہوگا۔

مانسریو۔ حضور اُن پادریوں کو تو جانتے ہی ہیں۔ جو بادشاہ کو وہاں نماز پڑہائینگے

ڈیوک۔ تو وہ وہی ہونگے۔

مانسریو۔ وہی جو اُس وقت وہاں موجود تھے جب آپکے سر پر تاج رکھا گیا تھا۔

ڈیوک۔ تو وہ گرجا میں بادشاہ پر حملہ کرنیکی جرأت کرینگے۔

مانسریو۔ صرف حضور کے بال کاٹنے کیلئے

ڈیوک۔ وہ ایک بادشاہ کے ہمراہ ایسا سلوک کرنیکی جرأت کیونکر کرینگے۔

مانسریو۔ اُسوقت وہ بادشاہ کہاں ہوگا۔

ڈیوک۔ کیوں۔

مانسریو۔ کیا آپنے کبھی اس مشہور و معروف پادری کا وعظ نہیں سنا۔

ڈیوک۔ پادری گورن فلاٹ کا۔

مانسریو۔ ہاں۔

ڈیوک۔ وہی پادری گورن فلاٹ ہے نہ جسنے سازش کی رات گشت و خون کا بازار گرم کرنیکا وعظ کیا تھا۔

مانسریو۔ ہاں وہی ہے۔ پھر بادشاہ کو گورن فلاٹ کی کوٹھری میں لیجا ئینگے اور اسے کہیں گے کہ اپنی دست برداری کی دستاویز پر دستخط کرو۔ جب وہ دستخط کر چکیگا تو مبدم

مانٹ پنسن قینچی لیکر آجائیگی۔ قینچی
سنہری ہے باقی حال آپ جانتے ہیں۔
پہر ہم لوگوں سے کہدینگے کہ حضور بادشاہ
نے اپنے گناہوں کی تلافی کرنے کیلئے گرجا
سے باہر نہ نکلنے کا ارادہ کر لیا ہے اور رعیت
کو اختیار ہے کہ جس کو چاہے اپنا بادشاہ
بنائے۔ جو لوگ اسبات پر یقین نہ کرینگے
انہیں ڈیوک کا خنجر لگیگا آپ جانتے ہیں
کہ اسوقت تینوں کا تنہ جو کچھ چاہیں کر
سکتے ہیں۔
ڈیوک۔ اگر میں اس سازش میں شریک ہوا
تو لوگ مجھے کیا نہ کہینگے۔
مانسر لو۔ آپکے اسوقت موجود ہونیکی
ضرورت ہی کیا ہے۔
ڈیوک۔ تو لوگ مجھے غاصب کہینگے۔
مانسر لو۔ جب بادشاہ کی دست برداری
موجود ہوگی تو پہر کیا پرواہ ہے۔
ڈیوک۔ بادشاہ اسبات سے انکار کریگا۔
مانسر لو۔ جناب پادری گورن فلاٹ
[illegible]
ڈیوک۔ تو [illegible]
مانسر لو۔ جی ہاں۔
ڈیوک۔ تو پہر اسبات کا کوئی خوف نہیں

کہیں بہا نہ چھوڑ دوں۔
مانسر لو۔ نہیں جناب اس حالت میں وہ کچھہ
اور بندوبست کرینگے۔
ڈیوک۔ آہ۔
مانسر لو۔ ہاں حضور۔
ڈیوک۔ اور وہ بندوبست کیا ہوگا۔
مانسر لو۔ اسبات کو میں نہیں جانتا کیونکہ
انہوں نے مجھے آپکا دوست خیال کر کے نہیں
بتایا تہا۔
ڈیوک۔ اچھا کونٹ صاحب میں بہی اسبات
کو مان لیتا ہوں بتاؤ آپ مجہسے کیا چاہتے ہیں
مانسر لو۔ اقرار کرو۔
ڈیوک۔ میں اقرار کرتا ہوں۔
مانسر لو۔ زبانی باتوں سے کچہ نہیں ہوتا۔
ڈیوک۔ اور کیا کیا جاوے۔
مانسر لو۔ کوئی تحریری ثبوت دو۔
ڈیوک۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں
اپنا ہاتھ کاٹ دوں۔
مانسر لو۔ کوئی وجہ کوئی باعث۔
ڈیوک۔ فرض کرو کہ اس تجویز میں ناکامیابی ہو
مانسر لو۔ اسی واسطے تو آپکے دستخط کی ضرورت نہیں
ڈیوک۔ تو وہ میرے نام کے سائے میں
چھپنا چاہتے ہیں۔

مانسرلو۔ کیوں نہیں۔

ڈیولک۔ تمہیں اس بات سے انکار کرنا پڑیگا

مانسرلو۔ آپ یہ نہیں کر سکتے۔

ڈیولک۔ کیوں۔

مانسرلو۔ آپ دیوانے تو نہیں ہو گئے

ڈیولک۔ کیوں۔

مانسرلو۔ اسلئے کہ انکار کرنا دغا کرنا ہے

ڈیولک۔ وہ چاہے کچھ خیال کریں۔ میں تو اپنے بچاؤ کو مد نظر رکھونگا۔

مانسرلو۔ یہ آپکی غلطی ہے۔

ڈیولک۔ مجھ سے تو یہ نہیں ہو سکتا۔

مانسرلو۔ میں آپکے فائدے کیلئے آپکو کہتا ہوں۔ کہ یہ بات اچھی نہیں۔

ڈیولک۔ میرا تو اسی بات میں فائدہ ہے کہ دستخط نہ کروں۔

مانسرلو۔ اگر آپ دستخط نہیں کرینگے۔ تو شاید قتل ہو جائینگے۔

جب کونٹ نے کہا ڈیولک مارے خوف کے کانپنے لگا۔

ڈیولک۔ کیا تمہیں اتنی جرأت پڑ گئی۔

مانسرلو۔ جناب وہ ایسے تلے بیٹھے ہیں کہ جس طرح سے ہوگا کامیاب ہو کر رہینگے۔

ڈیولک۔ تو میں دستخط کر دونگا۔

مانسرلو۔ کب۔

ڈیولک۔ کل۔

مانسرلو۔ نہیں جناب اگر آپنے دستخط کرنے ہیں تو ابھی کر دو۔

ڈیولک۔ مگر اقرارنامہ تو ڈیولک کا تحریر کو لکھنا چاہیئے۔

مانسرلو نے ایک کاغذ نکالکر۔ اقرارنامہ پہلے ہی سے لکھا جا چکا ہوا ہے۔

ڈیولک اقرارنامہ کو غور سے پڑھنے لگا۔

مانسرلو۔ لیجئے جناب قلم بھی موجود ہے

ڈیولک۔ تو مجھے ضرور دستخط کرنے چاہیئے۔

مانسرلو۔ آپ کو کوئی مجبور نہیں کرتا۔

ڈیولک۔ مجبور کیوں نہیں کرتے۔ ابھی تم نے مجھے قتل کی دھمکی دی ہے۔

مانسرلو۔ دھمکی نہیں دی۔ بلکہ آگاہ کیا ہے۔

ڈیولک۔ اچھا لاؤ مجھے قلم دو۔

ڈیولک نے دستاویز پر دستخط کر دیئے

اور مانسرلو نے جلدی سے اس دستاویز کو اپنے جیب میں ڈال لیا۔

مانسرلو۔ اب آپکو احتیاط رکھنی چاہیئے

ڈیولک۔ کس بات کی۔

مانسرلو۔ گلیوں میں آدمی کے ساتھ

پھرنی چاہیئے آپنے آج کیا ہے۔

ڈیوک - اسکے کیا معنی ہیں۔
مانسرپو - اس کے یہہ معنی ہیں - کہ آج آپنے
ایک عورت کو لینا چاہا تھا جسکا خاوند ایسا
غیرتمند ہے کہ جو کوئی بغیر اجازت اُسکی بیوی
کے پاس جائے اُسے قتل کر دینے سے بھی
نہیں فرق کرنیوالا۔
ڈیوک - تم اپنا اور اپنی بیوی کا تو ذکر
نہیں کر رہے۔
مانسرپو - ہاں جناب میں نے ڈاماس سے نکاح
کرلیا ہوا ہے - اور اب وہ میری ہے - اور
میرے جیتے جی کوئی شاہزادہ بھی اس پر
قابو نہیں پاسکتا - میں اپنے نام کی قسم
کھا کر کہتا ہوں کہ میں ایسی باتوں میں خنجر
سے کام لیا کرتا ہوں۔
ڈیوک - تم مجھے دھمکیاں دیتے ہو۔
مانسرپو - دھمکیاں نہیں دیتا بلکہ آگاہ
کرتا ہوں۔
ڈیوک - کس بات سے۔
مانسرپو - اس بات سے کہ کسی نے میری
بیوی کے ساتھ عشق نہیں کرنا ہے۔
ڈیوک - اور میں تمہیں اس بات سے آگاہ
کرتا ہوں کہ تمہیں اس بات کا بڑی دیر کے
بعد خیال آیا ہے - کیونکہ کوئی آدمی مدت
سے اس کا عاشق بنا ہوا ہے۔
مانسرپو - اچھا تو وہ آپ ہوں گے۔
ڈیوک - کونٹ تم دیوانے تو نہیں ہوگئے
مانسرپو - نہیں میں تو بتلا چکا ہوں
آپ اس بات کو ثابت کریں۔
ڈیوک - تمہارے گھر سے بیس قدم کے
فاصلے پر کون چھپا ہوا تھا۔
مانسرپو - میں آپ تھا۔
ڈیوک - تو اس وقت آپ کی بیوی کے
پاس کوئی آدمی بیٹھا ہوا تھا۔
مانسرپو - آپ نے اسے اندر جاتے دیکھا تھا
ڈیوک - نہیں میں نے اسے باہر جاتے دیکھا
تھا۔
مانسرپو - دروازے کے رستے۔
ڈیوک - نہیں نالی کے رستے۔
مانسرپو - کیا آپ نے اسے پہچان لیا تھا
ڈیوک - ہاں۔
مانسرپو - تو آپ مجھے اسکا نام بتائیں
نہیں تو میرا شک . . . .
ڈیوک - کونٹ صاحب میں اقرار کرتا
ہوں کہ ایک ہفتے کے بعد اسکا نام بتا دونگا
مانسرپو - آپ قسم کھاتے ہیں۔
ڈیوک - ہاں۔

مانسر - یہ بہت اچھا ایک ہفتہ کے بعد ہی سہی

ڈیوک - آٹھویں دن آنا۔

مانسر - بہت بہتر جب تک میں تندرست بھی ہو چکا ہونگا ؛

باب ۸

ٹورنلز میں ایک سیر

اس اثنا میں ڈیوک انجو کے طرفدار پیرس میں واپس آچکے تھے۔ وہ ڈیوک اور اسکی والدہ کو اچھی طرح سے جانتے تھے اور انہیں اس بات کا یقین تھا کہ شاہی خاندان کے ممبر آپس میں صلح بھی شکر ہو چکے ہونگے۔ ڈیوک کے طرفدار سر سے لیکر پاؤں تک مسلح شہر میں داخل ہوئے۔ اور انہوں نے ڈیوک صاحب کے محل کے سامنے کئی ایک شرفا پیرا انکی طرف دیکھنے کے جرم حملے کئے وہ شاہی قلعہ میں موسیو سکے بڑے بن ٹھن کر آئے۔ مگر ھنری انہیں نہ ملا۔ اور بیخانہ گیلری میں کھڑے رہے آخر کار بادشاہ کے مصاحب یعنی سکابرگ۔ کیولس۔ اپرنن اور صاکرات ان سے ملاقات کو ملنے آئے اور انہوں نے بتایا کہ بادشاہ تمہیں دیکھنا تک نہیں چاہتا۔

انشطراگز - آہ صاحبان خبر تو بہت بری ہے مگر ہمارا شہر سے نکلکر اسکی برائی آدمی بگڑ گئی ہے

سکابرگ - صاحبان - آپ بڑے نیک اور بہادر ہیں - کیا آپ ہمارے ساتھ سیر کرنے چلینگے۔

انشطراگز - یہ تو ہم آپ صاحبان سے کہنے ہی والے تھے۔

کیولس - تو ہم کدہر چلینگے۔

سکابرگ - مجھے ایک خوبصورت جگہ کا پتہ ہے جو ٹسلی کے پاس ہے۔

کیولس - تو بہتر چلئے ہم آپ کے ساتھ ہیں آٹھوں بانکے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیئے ہوئے مختلف مضامین پر گفتگو کرتے ٹسلی کی طرف روانہ ہوئے جتنی کہ ایک جگہ پر پہونچ کر۔ کیولس کہنے لگا۔

کیولس - یہ نہایت عمدہ اور سنسان جگہ ہے

سکابرگ - اس میں کیا شک ہے۔

کیولس - ہمارا خیال ہے کہ ایکدن سب صاحب ہمارے ساتھ ٹسلی کو ملنے چلے کیونکہ ٹسی نے ہمیں مدعو کیا ہوا ہے۔

بسی۔ اس میں کیا شک ہے۔
صاگون۔ کیا آپکو یہ بات منظور ہے۔
کیولس۔ کیوں نہیں ہمارے لئے یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔
سکابرگ۔ تو ہمیں اپنا اپنا حریف پسند کر لینا چاہیئے۔
بسی۔ نہیں یہ نامناسب ہے۔ ہمیں اتفاق پر بھروسہ رکھنا چاہیئے اور جب ایک فارغ ہو جاوے تو دوسرے کی لڑائی کرے۔
کیولس۔ تو ہمیں لاٹ ڈالنی چاہیئے۔
بسی۔ ذرا صبر کرو اور پہلے شرائط مقرر کر لو۔
کیولس۔ شرائط بس یہی ہیں کہ جبتک ایک قتل نہ ہو جاوے ہر ایک جوڑا برابر لڑتا رہے۔
بسی۔ مگر ہتھیاروں کا بھی تو فیصلہ ہو جانا چاہیئے۔
کیولس۔ بس تلوار اور خنجر کافی ہیں۔
بسی۔ پیدل یا گھوڑوں پر۔
کیولس۔ ہاں پیدل۔ کیونکہ سوار ہونے کی حالت میں انسان کسی قدر گھوڑے کے بس میں ہو جاتے ہیں۔
بسی۔ کب۔
کیولس۔ بہت جلد۔
اپرنن۔ یہ غلط ہے مجھے بہت کچھ کرنا ہے اور ایک وصیت نامہ بھی بنانا ہے۔ میں کم از کم پانچ دنوں میں تیار ہو سکتا ہوں۔
کیولس۔ بہت اچھا جب تم فارغ ہو جاؤ گے تب ہی سہی۔
سکابرگ۔ تو قرعہ اندازی کرو۔
بسی۔ ذرا ٹھیر جاؤ۔ پہلے زمین کو چار حصوں پر تقسیم کر لو۔
کیولس۔ بہت بہتر۔
سکابرگ۔ میں پہلے جوڑے کیلئے یہ تجویز کرتا ہوں جو شاہ بلوط کے درختوں کے عین درمیان میں واقع ہے۔ تجویز کرتا ہوں۔
اپرنن۔ بہت اچھا۔
کیولس۔ مگر سورج کا آپ نے خیال نہیں کیا اگر کسی کا منہ مشرق کی جانب ہو گیا تو بڑی تکلیف ہو گی۔
بسی۔ نہیں یہ تجویز اچھا نہیں ہے۔
بسی نے ایک اور قطعہ زمین تجویز کیا۔ جو سب نے منظور کر لیا۔
پہلا جوڑا سکابرگ اور ڈیبرلٹ کا ٹھیرا دوسرا کیولس اور انٹرگو کا تیسرا لیورٹ اور صاگرن کا اور اپرنن کا جو بسی کا حریف ٹھیرا مارے خوف کے رنگ زرد ہو گیا۔
بسی صاحبان اب لڑائی کے دن تک

ہمیں یاروں کی طرح رہنا چاہیے۔ اسلئے
میں آپسے درخواست کرتا ہوں کہ کھانا
میرے مکان میں چلکر تناول فرمائیے۔
آٹھوں بانکے ہوٹل تسبی میں جاکر
عیش اڑانے لگے۔

باب ۸۳

چکپٹ ستوتا ہے

بادشاہ اور چکپٹ نے ان آٹھوں کو قلعہ
سے نکلتے دیکھا تھا۔ بادشاہ تو بام پہ
ادھر ادھر چہل قدمی کرتا رہا مگر چکپٹ
نے انکے نقش قدم پر چلکر انکے ارادوں
کا پتہ لے لیا۔

بادشاہ (جب چکپٹ واپس آیا) آہ
میرے دوست۔ کیا تمہیں کچھ خبر ہے کہ
انکا کیا حال ہوا ہے

چکپٹ۔ تمہارے لئے لٹ گئے۔

ھنری۔ ہاں میرے عزیز دوستوں کا

چکپٹ۔ وہ تو اسوقت کہیں پیتے ہی ہونگے

ھنری (چلاکر) کیا وہ قتل کئے گئے ہیں
کیا وہ مر گئے ہیں۔

چکپٹ۔ مجھے اندیشہ ہے کہ مر گئے . . .

ھنری۔ اور تم ہنس رہے ہو۔

چکپٹ۔ میرا مطلب نشے میں چور ہوکر
مرنے کا ہے۔

ھنری۔ آہ چکپٹ تم نے مجھے ڈرا دیا تھا
تم میرے دوستوں کی مذمت کیوں کرتے ہو

چکپٹ۔ نہیں میں تو انکا مداح ہوں۔

ھنری۔ دیکھو چکپٹ یہ مذاق کا وقت
نہیں۔ تمہیں خبر ہے کہ وہ ڈیوک گرفورڈلر
کے ساتھ گئے تھے

چکپٹ۔ ہاں۔

ھنری۔ تو نتیجہ کیا نکلا ہے۔

چکپٹ۔ یہی کہ وہ اسوقت نشے میں چور
پڑے ہیں۔

بادشاہ۔ مگر تسبی . . . .

چکپٹ۔ وہ انہیں شراب پلا رہا ہے

بادشاہ۔ چکپٹ۔ خدا کے واسطے چبا چبا کر
باتیں نہ کرو۔

چکپٹ۔ ہاں تسبی نے تمہارے مصاحب
کو ایک دعوت دی ہے

بادشاہ۔ یہ ناممکن ہے۔ وہ تو ایکدوسرے
کے جانی دشمن ہیں

چکپٹ۔ کیا تمہاری ٹانگیں ذرا مضبوط ہیں

بادشاہ۔ اسکے کیا معنی ہیں۔

چکپٹ۔ یہ کہ تم دریا تک جا سکتے ہو۔

بادشاہ۔ ایسی باتوں کو دریافت کرنے کیلئے دنیا کے بڑے بڑے تک جا سکتا ہوں
جلیٹ۔ بہتر تو ہوتا کسی تک ہی جاؤ۔
بادشاہ۔ کیا تم ہی میرے ساتھ چلوگے
جلیٹ۔ مجھے معاف رکھئے میں ابھی وہیں سے آیا ہوں۔
بادشاہ۔ لیکن ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
جلیٹ۔ اوہ میں جسے چشم خود دیکھا ہے دھوکا نہیں کھا سکتا۔ جاؤ گھر بیٹھے جاؤ۔ تم اپنے مصاحبوں کے لئے بیتاب ہوئے ہو پہلے تم نے انہیں مردہ جانکر افسوس کیا اور اب بلا جواسبات کے کہ تم نے سن لیا ہی کہ وہ زندہ ہیں تم بیقرار ہوگئے ہو
بادشاہ۔ جلیٹ تم عجب بانونی آدمی۔
جلیٹ۔ کیا تم اسبات کو پسند کرتے ہو کہ اُن میں سے ہر ایک کو سات سات زخم آئے ہوئے ہوں۔
بادشاہ۔ دیکھو جلیٹ مجھے اپنے دوستوں کا بڑا خیال رہتا ہے۔
جلیٹ۔ بہتر تو میری قدر کرو جو یہاں ہوں اور مجھے کچھ کھلاؤ۔
بادشاہ اور جلیٹ خوابگاہ میں چلا گئے اور دوسرے دن صبح سویرے کیولس سگابرگ

ماگون۔ اور ایپرنن شاہی قلعہ میں آئے جلیٹ گھری نیند سوتا تھا۔ بادشاہ جلدی سے اپنے بستر سے اٹھ بیٹھا۔ اور چاروں سے کہنے لگا کہ ابھی یہاں سے نکل جاؤ۔
چاروں۔ جناب ہم حضور سے یہ کہا چاہتے ہیں کہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
بادشاہ۔ میرا خیال ہی کہ اسوقت تم نے شراب نہیں پیا ہوا۔
جب بادشاہ نے یہ کہا جلیٹ نے آنکھیں کھولیں۔
کیولس۔ حضور غلطی پر ہیں۔
بادشاہ۔ مگر میں انجو کا شراب تو نہیں پیا
کیولس (ہنسکر) اوہ میں سمجھ گیا ہوں۔
بادشاہ۔ کیا۔
کیولس۔ اگر کمرے میں سوائے حضور کے اور ہمارے چاروں کے اور کوئی نہیں رہیگا تو ہم حضور کو بتا دینگے۔
بادشاہ۔ مجھے شرابیوں اور دغابازوں سے نفرت ہے۔
بادشاہ نے جب یہ کہا ماگون سگابرگ اور ایپرنن بول اٹھے کہ جناب یہ کیا؟
کیولس (اپنے ساتھیوں سے) ذرا صبر کرو۔ حضور نے سوتے میں بہت برے خواب

دیکھتے ہیں - ابھی حضور کی تسلی ہو جاویگی

بادشاہ - جو کچھہ تم نے کہنا ہے کہو - مگر بات کو طول دیکر نہ بیان کرنا -

کیولس - جو کچھہ آپنے کہا ہے ممکن تو ہے مگر دشوار بھی ہے

بادشاہ - مجرم اپنے بچاؤ کیلئے بہت باتیں بنایا کرتا ہے

کیولس (متانت سے) جناب ہم باتیں نہیں بناتے مگر آپ کمرے کو بیگانوں سے خالی کریں تاکہ آپکو اصل بات کا پتہ لگجائے

بادشاہ نے خادموں کو اشارہ کیا کہ چلے جاؤ اور جلپٹ آنکھیں کھولکر کہنے لگا کہ میرا کچھہ خیال نہ کرو میں تو خرگوش کیطرح سوتا ہوں -

یہہ کہکر جلپٹ نے منہ لپیٹ لیا اور زور زور سے خراٹے بھرنے لگا -

---

باب ۸

جلپٹ بیدار ہوتا ہے

کیولس حضور کو صرف نصف بات کا پتہ لگا ہے - اس میں کچھہ شک نہیں ہے کہ ہم نے لیبی کے ساتھہ بیٹھہ کر کھانا کھایا ہے اور کھانا بھی اسے بہت عمدہ دیا ہے - علاوہ برین آسٹریا کا ایک نفیس اور لذیذ شراب بھی ہم نے لیبی کی دعوت میں نوش کیا ہے کھانے کے وقت اور اسکے بعد بھی ہم حضور کے معاملات بڑی متانت سے بحث کرتے رہے ہیں -

بادشاہ - تم بڑا طول دینے لگے ہو -

جلپٹ - ھنری تم کیسے باتونی آدمی ہو

بادشاہ - مسٹر جلپٹ اگر تم سوتے نہیں تو کمرے سے نکلجاؤ -

جلپٹ - تم مجھے سونے بھی دو تمہاری زبان تو فرفر چلتی ہے -

کیولس - یہہ دیکھکر کہ اصل معاملے کا ذکر کرنا مناسب نہیں غضبناک ہوکر اٹھہ بیٹھا اور کہنے لگا -

کیولس - جناب ہم بڑے ضروری معاملات پر بات چیت کرنے لگے تھے -

بادشاہ - بڑے اہم مسئلوں پر ؟

ابرڈین - ہاں حضور - اگر آپکے بہادروں کی جانیں کچھہ چیز ہیں - تو کیولس نے ٹھیک کہا ہے -

بادشاہ (کیولس کے شانے پر ہاتھہ رکھکر) میرے عزیز دوست صاف صاف بتاؤ کہ اسکے کیا معنی ہیں -

کیولس۔ جناب ہماری بحث کا لُبِ لباب
یہ ہے کہ بادشاہت کمزور ہو گئی ہے۔ یعنی
ساری دنیا حضور کے برخلاف سازشیں کر
رہی ہے جناب آپ بڑے عالی قدر بادشاہ
تو ہیں مگر آپکو سوجھتا کچھ بھی نہیں۔ امرا
نے آپ کے آگے آگے ایسی ایسی
رکاوٹیں کھڑی کر دی ہوئی ہیں کہ آپکو
کچھ نظر نہیں آتا۔ آپ جانتے ہیں کہ میدانِ
جنگ میں جب بہادر دستہ بزدلوں کے
آگے کھڑا ہو جاتا ہے تو بزدل موقعہ
پاکر بھاگ جاتے ہیں اور بہادر بڑھ کر
حملہ کر دیتے ہیں۔

بادشاہ۔ اچھے کہے جاؤ۔ کیا میں اپنے
ملک میں سب سے زیادہ بہادر نہیں۔ کیا
جوانی میں بڑی بڑی لڑائیاں فتح نہیں
کر چکا۔ اچھا تم کہے جاؤ میں بندوبست کرونگا
سب سے سب اس میں کیا شک ہے۔

کیولس۔ ان بدخواہوں کے برخلاف
جنہوں نے حضور کو گھیرا ہوا ہے چار نوجوان
ہتھیار دکھائینگے۔ اور امید ہے کہ زمانہ
اُن کو یاد کریگا۔

بادشاہ خوش ہو کر۔ کیولس اس کے معنے کیا
اور وہ چار نوجوان کون ہیں۔

کیولس۔ میں اور میرے تینوں ہمنے اپنے آپکو
قربان کر دینے کا ارادہ کر لیا ہے۔

بادشاہ۔ کس بات پر۔

کیولس۔ حضور کی سلامتی کر۔

بادشاہ۔ کس کے برخلاف۔

کیولس۔ حضور کے دشمنوں کے برخلاف

بادشاہ۔ اس میں تمہاری کسی سے کوئی
ذاتی دشمنی تو مخفی نہیں۔

کیولس۔ حضور نے یہ بھی عجیب بات
کی ہے جناب بادشاہوں کیسی باتیں
کرو اور اسبات کو اپنے دل میں جگہ نہ دو
کہ ماگون اسٹرائگن کا دشمن ہے سکا برگ
کو لیبورٹ سے نفرت ہے ایرنن مسئی کا
حاسد ہے اور مجھے ریبیرک سے کوئی
خاص دشمنی ہے۔ حضور جانتے ہیں کہ ہم سب
جوان اور خوبصورت ہیں۔ اور دشمن ہونیکی
بجائے ہمیں دوست ہونا زیب دیتا ہے
ہم کسی ذاتی دشمنی کیلئے تلواریں نہیں کھینچ
لگے۔ بلکہ انجو اور فرانس کے جھگڑوں کے
لئے لڑنے لگے ہیں۔ حضور جانتے ہیں کہ
شاہی فہرستوں پر ہمارے نام بڑے فخر
سے لکھے گئے ہوئے ہیں۔ اور ہمارے
حریف سازش کنندوں میں سب سے زیادہ جوانمرد

ہیں حضور ہمیں برکت دیں کہ ہم غالب آئیں

بادشاہ نے اپنے ہوا خواہوں کو گلے سے لگا لیا اور حضور کی خوابگاہ میں ایک عجیب نظارہ ہو گیا۔

بادشاہ آج میں جس قدر فخر کروں بجا ہے فرانس کا بادشاہ ہونے پر چونکہ میں اپنے معاملات کو بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں اسلئے میں ایسی قربانی جس سے مجھے سوائے رنج کے اور کچھ نہیں حاصل ہوگا۔ ہرگز نہیں ہونے دونگا فرانس انکو سے کسی بات میں کسی بات میں کم نہیں میں اپنے سپاہی کو اور گائز خاندان کو اچھی طرح سے جانتا ہوں۔ اور میں نے اس سے کہیں زیادہ زبردست دشمنوں کو زیر کیا ہوا ہے۔

کیولس حضور سپاہی لوگ اس قسم کی دلیلیں نہیں دیا کرتے۔ اور نہ وہ بدقسمتی کے قائل ہیں۔

بادشاہ کیولس مجھے معاف کیجئے سپاہی غلطی کھا سکتا ہے اور کپتان کا فرض ہے کہ اسے ہدایت کرے۔

سکابرگ۔ تو حضور اس بات پر غور کریں اور سمجھیں سپاہی ہیں اس بات کی اجازت دلویں۔ علاوہ بریں مجھے اس میں کوئی برائی نظر نہیں آتی کیونکہ حضور جانتے ہیں کہ میں ہمیشہ غالب رہا کرتا ہوں

بادشاہ۔ سکابرگ۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ تم بڑے بہادر ہو۔

کیولس (بادشاہ سے) حضور ہم کس سن بسی۔ لیوڑر انلاگو اور ریبرک سے لڑینگے۔

بادشاہ۔ کبھی بھی نہیں میں اس بات کی اجازت نہیں دے سکتا۔

کیولس حضور یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کھانے سے پہلے لڑائی کی ٹھن گئی تھی اور ہم اپنے وعدے کو واپس نہیں لے سکتے۔

بادشاہ۔ دیکھو صاحبان۔ میں تمہیں ہرگز اس خوفناک بات کی اجازت نہیں دونگا اور میں یہ کہے دیتا ہوں کہ اگر تم باز نہ آئے تو میں تم سب کو جلا وطن کر دونگا۔

کیولس۔ اگر آپ نے ہمیں جلاوطن کر دیا تو ہم اور بھی آزادی سے لڑ سکیں گے کیونکہ پھر ہم آپ کے ملک سے نکل چکے ہونگے۔

بادشاہ۔ اگر ڈیوک کے طرفدار سر آئے تو انکو قید کر دونگا۔

کیولس۔ اگر آپ نے انہیں قید کر

ننگے پاؤں داروغہ جیل کے پاس جائینگے
اور اسکی منت کرینگے کہ ہمیں بھی اپنے
حریفوں کے ساتھ داخل جیل کردو۔
بادشاہ۔ تو میں تمہارے حریفوں کو
پھانسی پر چڑھا دونگا۔
کبولس۔ تو ہم پھانسی کے پاس کھڑے
ہوکر اپنے گلے کاٹ لینگے۔
بادشاہ (تھوڑی دیر خاموش رہکر) خدا
ضرور اپنے نیک بندوں کی مدد کریگا۔
چکٹ (اٹھکر) بیشک یہ بڑے نیک
ہیں میرے بیٹے تمہارا فرض ہے کہ ان کی
لڑائی کا دن مقرر کردو۔
کبولس۔ ہم حضور کی منت کرتے ہیں کہ
حضور کوئی تاریخ مقرر فرمادیں۔
بادشاہ۔ بہت اچھا تاریخ مقرر کیجاویگی
میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کام میں سچے
عیسائیوں کی طرح خدا اور اسکے حضور سے
دعائیں مانگنی چاہئیں۔ اگر وقت ملے
تو میں تمہاری تلواریں روم میں پوپ
کے پاس بھیجوں کہ ان پر دم کرے اچھا
یہاں سینٹ جینبی ویو کا گرجا بھی بڑا
مقدس گرجا ہے عبادت کے دن تک صبر
کرو اس دن تمہارے لئے دعائیں مانگی جائینگی
اور اس سے دوسرے دن تم اپنے حریفوں
سے لڑنا۔
کبولس۔ بہت اچھا حضور آج سے آٹھویں
دن ہم اپنے حریفوں سے لڑینگے۔
یہ کہکر کبولس اور اسکے ساتھیوں
نے حضور بادشاہ کے ہاتھ پر باری
باری بوسے دیئے اور بادشاہ اپنے
مصاحبوں کو گلے سے لگا کر رونے لگا۔
کبولس (ماگرن سے) لو ماگرن
بسی کو لکھ دو کہ روز عبادت کا دوسرے
دن مقرر ہوا ہے۔
ماگرن (رقعہ لکھکر) لیجئے بندہ پرور
رقعہ تو لکھا گیا ہے اب اسے لیکر کون جائیگا
چکٹ۔ اگر تم پسند کرو تو میں لیجاؤنگا
میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ بادشاہ کی
بات پر نہ جانا اور عبادت اور ریاضت
میں مشغول ہو کر دبلے نہ ہوجانا۔ میرے
خیال میں تمہیں اب عمدہ خوراک کھانی
چاہئے۔ اور ہر روز آٹھ گھنٹے سونا چاہئے
سب کے سب۔ شاباش مسٹر چکٹ
کیا عمدہ نصیحت کی ہے۔
چکٹ۔ لو میرے بہادرو الوداع۔
میں اب ہوٹل ہی کو جاتا ہوں۔

چکٹ چند قدم جا کر واپس آیا اور کہنے لگا روزِ عبادت بادشاہ سے جدا ہونا۔ اور اندنوں کہیں باہر جانا۔ لو اب میں تمہارا رقعہ پہنچانے جاتا ہوں۔

باب ۸۵

عبادت کا دن

ان آٹھ دنوں کے درمیان جادوگرنی پر اس قدر واقعہ ہوتے رہے جس طرح کہ برسات کے دنوں میں کالی کالی گھٹائیں آسمان پر چھا جاتی ہیں۔ ماشن پوچو بیس گھنٹے بخار میں مبتلا رہا اور جب اُسے آرام ہوا تو جب جیب کر آنیوالے رقیب کی گھات میں لگا رہا مگر اسے کچھ پتہ نہ ملا۔ دن بدن ماشن پوچو کا شبہ ڈیوک کے بارے میں بڑھتا گیا اور ڈائنا اسکی نظروں سے گرنے لگی شیر دل پیسی نے ریچی کی ہدایت کے موافق راتوں کو ناگی کے رستے ڈائنا کے کمرے میں جانا چھوڑ دیا۔ مگر دن کو برابر ماشن پوچو کو ملنے آتا رہا۔ چکٹ نے اپنے وقت کو دو حصوں پر تقسیم کیا۔ اور بادشاہ اور پادری۔ گورلن فلاٹ دونوں کی نگہبانی کرنے لگا جب وہ پادری کو ملنے جاتا تھا۔ تو تیز شراب کی بوتلیں بغل میں دبا کر لے جاتا تھا۔

بادشاہ نے اپنے مصاحبوں کو تلوار کی لڑائی کے سبق دینے شروع کر دیئے اور اپرن کو جس کا جوڑ بھی سے بڑا ہوا تھا خاص توجہ سے یہ فن سکھاتا تھا۔ پیرس کی گلیوں میں وہ پادری جنکا ہم کسی گذشتہ باب میں ذکر کر چکے ہیں ادھر ادھر آتے جاتے دکھائی دیتے تھے اور ہوٹل ڈی گگا ئو میں عجیب عجیب کارروائیاں ہونے لگیں اس ہوٹل میں رات کو مجلس منعقد ہوتی تھی اور کارروائی دروازے بند کر کے شروع کرتے تھے۔ چونکہ ممبروں کو خفیہ رقعے لکھے جاتے تھے اسلئے نہ کوئی پولیس کو شک ہوا اور نہ کسی قسم کی دست اندازی کرنے کا موقعہ ملا۔ روزِ عبادت کی صبح کو موسم بڑا صاف تھا۔ اور پھول جو گلیوں میں ادھر اُدھر بکھیرے گئے۔ گذرنے والوں کے دماغ اپنی بھینی بھینی خوشبو سے معطر کئے دیتے تھے چکٹ نے جو گذشتہ چند ان روز سے بادشاہ کی خوابگاہ میں

سوتا تھا حضور کو صبح سویرے جگا یا۔

بادشاہ۔ آہ جکٹ تم نے بڑی غلطی کی ہے کہ مجھے جگا دیا ہے۔ کیونکہ میں اسوقت ایک عجیب خواب دیکھ رہا تھا۔

جکٹ۔ میرے بیٹے تم کیا خواب دیکھ رہے تھے

بادشاہ۔ میں یہ خواب دیکھ رہا تھا۔ کہ کیولس نے انسٹا گون کو قتل کر دیا ہے اور اُسکے خون میں تیر رہا ہے۔ خدا کرے کہ میرا خواب سچا نکلے۔ تو جکٹ خدام کو آواز دو

جکٹ۔ تمہیں کس چیز کی ضرورت ہے کہ خدام کو طلب کروں۔

بادشاہ۔ میرے ماتمی کپڑے اور کوڑا چاہئے

جکٹ۔ تو حاضری نہیں کہاؤ گے۔

بادشاہ۔ نالائق آدمی تم گرجا میں شکم پر ہو کے جاؤ گے۔

جکٹ۔ کیوں نہیں۔

بادشاہ۔ تم خدام کو بلاؤ۔

جکٹ۔ ذرا صبر کرو۔ ابھی تو آٹھ ہی بجے ہیں ریاضت کرنے کیلئے تمہیں بہت سا وقت ملیگا پہلے اپنے دوست مسٹر جکٹ کے ساتھ کچھ باتیں تو کرو۔

بادشاہ۔ اچھا جو کچھ تم نے کہنا ہے کہو مگر جلدی کرو۔

جکٹ۔ میرے بیٹے آج کے دن کس طرح تقسیم کرو گے۔

بادشاہ۔ تین حصوں پر۔

جکٹ۔ اچھا ان تینوں حصوں کی تفصیل بتاؤ

بادشاہ۔ پہلے تیسنٹ من آکسرا میں گیت گائے جائینگے۔

جکٹ۔ اچھا۔

بادشاہ۔ پھر ذرا دم لینے کے لئے قلعہ میں واپس آئینگے۔

جکٹ۔ بہت اچھا۔

بادشاہ۔ پھر ایک جماعت کی صورت میں پیرس کی گلیوں میں پھرینگے اور ہر ایک گرجا کے آگے کھڑے ہو کر آیات پڑھینگے اور سب گروہ ہو کر سینٹ جینی وِیوِیں جائینگے جہاں میں نے رات بھر سونے کا پادری سے اقرار کیا ہوا ہے میں اس پادری کی کوٹھڑی میں ٹھیرونگا جس نے میرے مصاحبوں کے اوزاروں پر دم کرنا ہے۔

جکٹ۔ میں اس پادری کو جانتا ہوں۔

بادشاہ۔ وہی پادری ہے نہ۔

جکٹ۔ ہاں۔

بادشاہ۔ تو تم نے بھی میرے ساتھ چلنا ہے ہم اکٹھے دعا مانگیں گے۔

چکیٹ۔ بہت اچھا۔ میں بھی تمہارے ساتھ چلونگا

بادشاہ۔ تو کپڑے پہن لو۔

چکیٹ۔ ذرا صبر کرو۔

بادشاہ۔ کیوں۔

چکیٹ۔ میں نے تمہیں کچھ اور بھی کہنا ہے

بادشاہ۔ تو جلدی کرو کیونکہ وقت گذرتا جاتا ہے۔

چکیٹ۔ درباری کیا کرینگے۔

بادشاہ۔ میرے ساتھ چلینگے

چکیٹ۔ تمہارا بھائی . . . .

بادشاہ۔ وہ بھی میرے ساتھ چلیگا۔

چکیٹ۔ اڑدل کی فوج۔

بادشاہ۔ آدھی پیشتہ قلعہ میں رہیگی اور دوسری گرجا کے دروازے تک میرے ساتھ چلیگی

چکیٹ۔ بہت بہتر۔ میں سب کچھ سمجھ گیا ہوں

بادشاہ۔ تو میں نوکر کو بلاؤں۔

چکیٹ۔ ہاں۔

ہنری نے زور سے گھنٹی بجائی

چکیٹ۔ عبادت کا انتظام تو خوب کیا گیا۔

بادشاہ۔ امید ہے کہ خدا ہماری بندگی منظور کرے گا۔

چکیٹ۔ اچھا ہنری تم نے مجھے اور تو کچھ نہیں کہنا۔

بادشاہ۔ نہیں میں نے تمہیں سب کچھ بتادیا ہے۔

چکیٹ۔ کیا تم نے سینٹ جینی ڈیو میں سونے کا ارادہ کرلیا ہے

بادشاہ۔ ہاں۔

چکیٹ۔ مجھے یہ بات پسند نہیں آئی۔

بادشاہ۔ کیوں۔

چکیٹ۔ جب ہم کہا چلینگے تو میں تم کو ایک اور تجویز بتاؤنگا۔ جو ابھی ابھی میرے خیال میں آئی ہے۔

بادشاہ۔ بہت بہتر میں مان لونگا۔

چکیٹ۔ چاہے تم مانو نہ مانو بات ایک ہی ہے

بادشاہ۔ ایں چہ معنی دارد۔

چکیٹ۔ جب تمہارے خادم آگئے ہیں

جب چکیٹ نے یہ کہا خدام نے دروازہ کھولا۔ اور حضور بادشاہ کو کپڑے پہنانے لگے جب بادشاہ کپڑے پہن چکا تو دربان نے آواز دی۔ کہ ڈیوک صاحب آئے ہیں ڈیوک کے ساتھ مانسریو۔ آرلی۔ اور ایپرنن بھی تھے۔

بادشاہ (مانسریو سے) میں نے سنا ہے کہ تم زخمی پڑے تھے۔

مانسریو۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ اب تو آرام ہے نہ۔

مانسریو۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ میں نے سنا تھا کہ زخم تمہیں شکار میں آیا تھا۔

مانسریو۔ حضور بجا فرماتے ہیں۔

ڈیوک۔ کیوں حضور اگر آپ مناسب خیال کریں تو مانسریو کیبن کے جنگل میں شکار کی تیاری کرنے کے لئے روانہ ہو جاوے۔

بادشاہ۔ کیا تمہیں خبر ہے کہ کل . . .

بادشاہ یہ کہنے لگا تھا کہ کل میرے چار صاحبوں نے تمہارے طرفداروں سے لڑنا ہے۔

ڈیوک۔ مجھے تو کچھ خبر نہیں۔ اگر حضور بتلا دیں تو میں بہت مشکور ہونگا۔

بادشاہ۔ میرا یہ مطلب ہے کہ رات بہر سینٹ جینی وی یو میں رہنا ہے اور شاید میں کل نہ تیار ہو سکوں۔ اچھا کونٹ منسا کو جانے دو کیونکہ کل نہیں تو پرسوں سہی

ڈیوک (مانسریو سے)۔ سن لیا ہے۔

مانسریو۔ ہاں حضور۔

اسوقت کیوس اور سکاہرگ آ گئے اور بادشاہ نے اُن کو بغل گیر کر لیا

مانسریو (ڈیوک سے)۔ حضور مجھے روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

ڈیوک۔ بادشاہ کے واسطے شکار کی تیاری کرنا تمہارا فرض ہے۔

مانسریو۔ میں سمجھ گیا ہوں۔ کل آپ نے مجھے اس عاشق کا نام بتانا ہے اور یہ بات کو ٹالنے کے لئے مجھے پیرس سے باہر روانہ کر دیئے گئے ہیں۔

ڈیوک۔ یہ غلط ہے میرا مطلب بات کو ٹالنے کا نہیں بلکہ اپنا وعدہ وفا کرنے کا ہے

مانسریو۔ کس طرح۔

ڈیوک۔ تمہاری روانگی کا سب کو پتہ ہو جائیگا۔

مانسریو۔ پھر۔

ڈیوک۔ بس تم نے نہ جانا اور اپنے گھر کے نزدیک کہیں چھپ رہنا۔ وہ عاشق یہ خیال کریگا کہ تم پیرس میں نہیں ہو بیدھڑک تمہارے مکان پر آ جائیگا۔

مانسریو۔ اگر ایسا ہو تو . . . . .

ڈیوک۔ تم نے مجھ سے وعدہ لیا ہوا ہے

مانسریو۔ بلکہ آپکا دستخط بھی کرا لیا ہوا ہے

ڈیوک۔ اس بات کو میں جانتا ہوں۔

آر لی را اپرنن کے شانے پر ہاتھ رکھ کر۔ نیسی کل نہیں لڑیگا؟

اپرنن۔ نہیں لڑیگا۔

آرلی - ہاں -

اپونن - اسے کون منع کریگا -

آرلی - اس بات سے تمہیں کیا غرض ہے

اپونن - میرے دوست اگر یہ بات ہے تو

میں تمہیں ایک ہزار کروون دونگا -

بادشاہ - چلیے صاحبان سینٹ جرمین

آنسن کی راہ لیجیے -

ڈیوک - اور وہاں سے سینٹ جینی ویو

میں چلینگے -

بادشاہ - بیشک -

یہ کہکر بادشاہ گیلری میں گیا جہاں

درباری حضور کے منتظر تھے -

باب ۸۶

باب ۸۵ کی تشریح

روز عبادت سے پہلے دن کی شام کو جب مانسیر لو

ہوٹل گائز سے اپنے گھر گیا تو اس نے بسی

کو اپنا منتظر پایا - اور اسے الگ لیجا کر

کہنے لگا -

مانسر لو - کونٹ صاحب آپکو کچھ نصیحت

کیا چاہتا ہوں -

بسی - فرمایئے -

مانسیر لو - اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو کل پیرس میں نہیں رہتا

بسی - کیوں -

مانسیر لو - بات یہ ہے کہ اگر تم کل پیرس میں نہ

رہو تو تمہیں فائدہ پہونچیگا -

بسی - کیا -

مانسر لو - کیا تمہیں خبر نہیں کہ کل کیا ہونیوالا ہے

بسی - نہیں -

مانسر لو - سچ کہتے ہو -

بسی - چاہے قسم لے لو -

مانسر لو - ڈیوک انجو نے تمہیں کچھ نہیں بتایا

بسی - ڈیوک انجو مجھے سوا ان باتوں کے

جنکی ساری دنیا کو خبر ہوتی ہے کچھ بھی

نہیں بتایا کرتا -

مانسر لو - اچھا میں ڈیوک کیطرح بیوفا

نہیں ہوں اور اپنے دوستوں کی قدر کرتا ہوں

تمہیں بتا دیتا ہوں بات یہ ہے - کہ کل

ڈیوک انجو اور ڈیوک گائز نے ایک

سازش کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا - کہ

بادشاہ معزول ہو جائیگا -

جب مانسر لو نے یکہا بسی نے دزدیدہ

نگاہوں سے اس کے چہرہ کا مطالعہ کیا - کہ

کوئی چال تو نہیں کرنے لگا - مگر اسے شک

کرنیکی وجہ نہ معلوم ہوئی -

بسی - کونٹ صاحب میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ڈیوک انجو

کی خدمت کیلئے ہے۔ بادشاہ کو جس کا
بیٹے کچھ بھی نہیں ڈگارڈ انجہ سے نفرت ہے
مگر اسنے مجھے آجتک کوئی چھپی ہوئی بات
نہیں کہی۔ میں صرف تم کو یہ بتا دیتا ہوں
کہ کل میں نے بادشاہ کے طرفداروں کو
قتل کرنا ہے۔

مانسر یو۔ تو تمہیں ڈیوک کی طرفداری
میں خواہ کچھ نقصان اٹھانا پڑے تم بڑی
خوشی سے برداشت کروگے۔

بسی۔ ہاں۔

مانسر یو۔ کیا تمہیں خبر ہے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا
بسی چاہے کچھ ہو بادشاہ کے برخلاف
تو میں ہاتھ نہیں اٹھاؤنگا اور ڈیوک کی
اگر کوئی موقع آپڑا تو دل وجان سے مدد کرونگا

مانسر یو۔ میرے پیارے کونٹ۔ ڈیوک
بڑا بیوفا اور دغا باز ہے اسکو اپنے وفادار
دوستوں سے دغا کرنے میں ذرا بھی دریغ
نہیں آتا بہتر ہو کہ تم کل تمام دن اپنے
مکان پر رہو اور عبادت میں کچھ حصہ لو

بسی۔ تو آپ کیوں ڈیوک کا ساتھ
دیتے ہیں۔

مانسر یو۔ مجھے چند وجوہات کے باعث
کچھ دنوں تک ڈیوک کی ضرورت ہے

بسی۔ یہی حال میرا ہے۔

مانسر یو نے بسی سے مصافحہ کیا اور
بسی اپنے مکان کو روانہ ہوا۔

دوسرے دن صبح دم مانسر یو نے اپنی
بیوی کو کہا کہ میں تھوڑی دیر کیلئے شکار کیلئے
جنگل کو روانہ ہو جاؤنگا۔ ڈائنا نے اس خبر
کو بڑی خوشی سے سنا۔ ڈائنا نے اپنے
خاوند سے یہ بھی سنا ہوا تھا کہ بسی اور اپرنن
ڈوئل لڑینگے۔

بسی صبح کو ڈیوک انجو کے پاس گیا اور
ڈیوک اسکی وفاداری پر دل ہی دل میں
ذرا شرمندہ ہوا۔ ہمارے ناظرین جانتے
ہیں کہ ڈیوک کے دل میں بسی کیطرف سے
اگر کوئی نیک ارادہ پیدا بھی ہو جاتا تو مندرجہ
ذیل دلائل سے ہرگز اس دغاباز آدمی
کے دل میں راہ پیدا کرنے دیتے۔

اول بسی کے خوف کا ڈیوک کے دل
میں چھایا رہنا کیونکہ بہادروں کا خوف
ہمیشہ بزدلوں پر چھایا رہتا ہے۔

دوئم۔ بسی کا ڈائنا سے عشق کیونکہ
ہمارے ناظرین جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں
ڈیوک کو بسی سے حسد تھا۔

جب بادشاہ مع اپنی جماعت کے گرجا

میں کھڑا دعائیں مانگ رہا تھا ڈیوک نے بسی کو ایک رقعہ دیا۔
ڈیوک (اپنے دل ہی دل میں) بڈھا اینا کا رقعہ ہوگا۔ ڈے اینا نے بسی کو پیغام بھیجا ہے کہ میرا خاوند پیرس سے روانہ ہونے والا ہے
بسی نے رقعہ لیکر پڑھا اور ڈیوک نے دیکھا کہ مارے خوشی کے بسی کا رنگ سرخ ہو گیا ہے۔
گیت کے ختم ہونے پر بادشاہ معہ اپنی جماعت کے قلعہ میں واپس آیا اور باری گیلری میں ٹھیرے اور بسی اور ڈیوک صاحب کے پاس گیا۔
بسی مجھے معاف فرمائیے کیا میں آپ سے کچھ عرض کر سکتا ہوں۔
ڈیوک۔ کیا تمہیں بڑی جلدی ہے۔
بسی۔ ہاں حضور۔
ڈیوک دوران عبادت میں یہ کام نہیں ہو سکتا ہے۔ ہم ایکدوسرے کے ساتھ چلیں گے
بسی۔ حضور مجھے معاف رکھئے۔ کیونکہ میں آپ سے یہی کہنے آیا ہوں کہ میں آپکے ساتھ نہیں ہوں گا۔
ڈیوک۔ کیوں۔
بسی۔ جناب آج میں اپنے گھر ہی میں رہنا چاہتا ہوں۔

ڈیوک۔ تو تم بادشاہ کے ساتھ عبادت میں شامل نہیں ہوگے۔
بسی۔ نہیں حضور
ڈیوک۔ تو سینٹ جینی ویو میں میرے ساتھ نہیں چلوگے۔
بسی۔ نہیں حضور۔
ڈیوک۔ اگر مجھے اپنے دوستوں کی کچھ ضرورت پڑ گئی تو۔
بسی۔ چونکہ حضور کو بادشاہ کے برخلاف تلوار اُٹھانی ہیں میری ضرورت پڑنیکا احتمال ہے اسلئے میں حضور سے عرض کرتا ہوں کہ مجھے معاف ہی رکھئے کیونکہ میری تلوار اب اینا کیلئے مخصوص ہو چکی ہے۔
جانسریو نے ڈیوک سے کہا ہوا تھا کہ آپ بسی پر کچھ امید رکھتے ہیں اسلئے ڈیوک سمجھ گیا کہ بسی ڈے اینا کے رقعے کیخاطر مجھ سے الگ ہونا چاہتا ہے۔
ڈیوک۔ تو تم اپنے سردار اور آقا کو چھوڑنا چاہتے ہو۔
بسی۔ جناب اس آدمی کا جس نے کسی سے دل لگا رکھا ہو سوائے خدا کے اور کوئی مالک نہیں۔ اور میں آج تمام دن خدا سے دعائیں مانگنا چاہتا ہوں۔

ڈیوک۔ دیکھو تسبی میں تاج کیواسطے
کوشش کر رہا ہوں اور تم مجھے چھوڑ دینگے
تسبی۔ میں نے حضور کی کافی خدمتیں کی ہیں
اور کل ہی حضور کی خاطر سے اپنے آپکو معرض
خطرہ میں ڈالنے لگا ہوں۔
ڈیوک۔ اچھا تسبی تمہاری مرضی جاؤ
میری طرف سے اجازت ہے
تسبی ڈیوک سے رخصت ہو کر سیدھا اپنے
مکان پر گیا۔
ڈیوک (آرلی کو بلا کر) لو بھائی وہ تو
چلا گیا ہے۔
آرلی۔ تو حضور کے ساتھ نہیں ہوگا۔
ڈیوک۔ نہیں۔
آرلی۔ وہ ملاقات کرنے گیا ہوگا۔
ڈیوک۔ ہاں۔
آرلی۔ تو آج شام کو . . . .
ڈیوک۔ ہاں۔
آرلی۔ کیا ماشر لیکو بھی اسبات کی خبر ہے
ڈیوک۔ ملاقات کی خبر ہے۔ مگر اپنے رقیب
کے نام کی خبر نہیں۔
آرلی۔ تو آپنے کونٹ کو قربان کرنے کا
ارادہ کر لیا ہے۔
ڈیوک۔ میں نے بدلہ لینے کا تو ارادہ کر لیا
ہے مگر مجھے ایک بات کا اندیشہ ہے۔
آرلی۔ کس بات کا۔
ڈیوک۔ اسبات کا کہ ماشر لیکو اپنے
زور بازو پر غرور ہے اور تسبی بچ جائیگا
آرلی۔ اسبات کی کچھ فکر نہ کرو۔
ڈیوک۔ کیوں۔
آرلی۔ کیا حضور نے واقعی تسبی سے بدلہ
لینے کی ٹھان لی ہے۔
ڈیوک۔ دیکھو آرلی۔ میں اس آدمی
سے ضرور بدلہ لینا چاہتا ہوں۔ کیونکہ وہ اس
عورت کو جس کا میں عاشق ہوں مجھسے
جدا کرنا چاہتا ہے۔
آرلی۔ تو آپ کچھ فکر نہ کریں اگر وہ ماشر لیکو
کے ہاتھ سے بچ گیا تو دوسرے سے نہیں بچ سکیگا
ڈیوک۔ تو وہ دوسرا کون ہے
آرلی۔ کیا حضور مجھے حکم دیتے ہیں کہ اسکا
نام بتا دوں۔
ڈیوک۔ ہاں۔
آرلی۔ ایم ڈی ایرنن ہے۔
ڈیوک۔ ایرنن جس سے تسبی کل لڑتا ہے
آرلی۔ ہاں ضرور۔
ڈیوک۔ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔
آرلی۔ کچھ کہنے کو تو نہ تھا کہ حضور بادشاہ نے

اپنے بھائی کو آواز دی اور ڈپولکے آرلی
یہ کہہ کر کہ تم نے مجھے دوران عبادت میں
بتادیا حضور بادشاہ کے پاس چلا گیا۔
اب ہم ناظرین کو گھبراہٹ سے بچانے کیلئے
یہہ بتاتے ہیں کہ آرلی اور اپرنن کے درمیان
کیا باتیں ہوئیں تھیں۔

آرلی اور اپرنن ایک مدت سے ایک
دوسرے کے دوست تھے۔ کیونکہ آرلی نے
اپرنن کو ستار بجانا سیکھایا تھا چونکہ اپرنن
کو علم موسیقی کے حاصل کرنیکا بڑا شوق تھا
اسلئے وہ دونوں اکثر دفعہ ایکدوسرے کو
ملا کرتے تھے اپرنن جتنا باتونی تھا اتنا
ہی بزدل تھا چونکہ بسی کے ساتھ ڈوئل لڑنے
میں اُسے موت دکھائی دے رہی تھی اسلئے
اپنے دوستوں میں سے ہر ایک سے مشورہ
کرتا تھا کہ کیا علاج ہو۔

جب اپرنن نے آرلی کی رائے پوچھی تو
آرلی نے یہ کہکر کہ بسی ہر روز ایک نوجوان
تجربہ کار سے تیغ زنی کی مشق کرتا ہے۔ اسکو
اور بھی خوف زدہ بنا دیا۔

اپرنن۔ آہ تو میری موت یقینی ہے۔
آرلی۔ اس میں کیا شک ہے۔
اپرنن۔ ایسے آدمی کے ساتھ لڑنا نامناسب ہے

آرلی۔ یہ بات تمہیں پہلے سوچنی چاہئے تھی
اپرنن۔ میں اس ڈوئل کو ملتوی کر دوں گا
کیونکہ دیدہ دانستہ موت کے منہہ میں جانا
بیوقوفی میں داخل ہے۔
آرلی۔ اچھا۔
اپرنن۔ بسی مجھے ضرور قتل کر دیگا۔
آرلی۔ اس میں کیا شک ہے۔
اپرنن۔ تو گویا یہ ڈوئل نہیں ہوگا۔
بلکہ قتل ہوگا۔
آرلی۔ شاید۔
اپرنن۔ اگر یہ بات ہے تو ایسے قتل کو

. . . .

آرلی۔ کیا۔
اپرنن۔ اپنے قتل کو خون سے روکنا چاہئے
آرلی۔ بیشک۔
اپرنن۔ جب وہ مجھے قتل کرنا چاہتا ہو
تو پہلے ہی اُسے کیوں نہ ماردوں۔
آرلی۔ یہہ بات تو میرے دلمیں بھی آئی تھی
اپرنن۔ تو آپکی بھی یہی رائے ہے۔
آرلی۔ ہاں۔
اپرنن۔ مگر مجھے اپنے ہاتھ سے یہ کام
نہیں کرنا چاہئیے۔
آرلی۔ تو تم قاتلوں کو رشوت دوگے

ایپونن - کیوں نہیں -
آرلی - تو تمہیں بہت سا روپیہ خرچ کرنا پڑیگا
ایپونن - میں تین ہزار کرون خرچ کر سکتا ہوں -
آرلی - اس رقم سے تمہیں چھ آدمی مل سکتے ہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ بسی سے لڑنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں -
ایپونن - کیا چھ کافی نہیں ہونگے -
آرلی - شیر دل بسی چار کو تو بغیر کوئی زخم کھائے کے قتل کرونگا - کیا تمہیں روسینٹ انٹنی والی لڑائی نہیں یاد رہی -
ایپونن - تو چھ ہزار کرون خرچ کرونگا کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا کہ بسی بچ جاوے -
آرلی - کیا تمہیں ایسے آدمی ملجائینگے
ایپونن - جتنے چاہوں -
آرلی - مگر تمہیں احتیاط رکھنی چاہیئے -
ایپونن - کس بات کی -
آرلی - اس بات کی کہ اگر تمہارے آدمی ناکامیاب ہوئے تو تمہارا پتہ دیدینگے -
ایپونن - تو بادشاہ میری مدد کریگا -
آرلی - بادشاہ بھی تو تمہیں قتل کرنے سے نہیں روک سکتا -
ایپونن - یہ تو ٹھیک ہے -

آرلی - کیا تمہیں کسی مددگار کی ضرورت ہے
ایپونن - مجھے ہر ایک چیز کی جو بسی کے قتل میں میری امداد کر سکے ضرورت ہے -
آرلی - تو ایک خاص آدمی تمہارے دشمن کا حاسد ہے اور اسکے لئے دام فریب بچھانے لگا ہے -
ایپونن - آہ -
آرلی - ہاں -
ایپونن - اچھا پھر
آرلی - لیکن اسکو روپیہ کی ضرورت ہے - چھ ہزار کرون سے وہ اسی طرح تمہارے معاملے کا خیال رکھیگا میرا خیال ہے کہ تم اس کام میں اپنا نام نہیں ظاہر کرنا چاہتے -
ایپونن - میں الگ ہی رہنا چاہتا ہوں
آرلی - تو بہتر تم اپنے آدمیونکو بھیجدینا وہ انہیں کوئی تجویز بتادیگا -
ایپونن - مگر مجھے اس آدمی کا پتہ ہونا چاہیئے
آرلی - میں تم کو کل صبح بتا دونگا -
ایپونن - کہاں -
آرلی - شاہی قلعہ میں -
ایپونن - تو وہ کوئی شریف ہے -
آرلی - ہاں -
ایپونن - آرلی میں تمہیں چھ ہزار کرون دیدونگا -

آرلی۔ تو اسبات کا فیصلہ ہوگیا ہے۔

اپرنن۔ بے شک۔

آرلی۔ تو شاہی قلعہ میں۔۔۔۔۔

اپرنن۔ ہاں شاہی قلعہ میں۔

گذشتہ باب میں ہمارے ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ کس بنا پر آرلی نے اپرنن کو کہا تھا کہ کچھہ فکر نہ کرو۔ بسی کل نہیں لڑیگا۔

باب ۸۷

توبہ نمائیت

کھانے سے فارغ ہوکر بادشاہ معہ جکٹ کے اپنے کمرے میں گیا۔ پادریوں کیسی کثافت زیب تن کرکے اور برقعہ پہنکر بادشاہ ننگے پاؤں باہر آیا۔ اسکے کمرے کے گرد کوڈا بندھا ہوا تھا۔ اسپر پادریوں کیسی لمبی ٹوپی جس میں اُس کے خط وخال بالکل چھپے ہوئے تھے حضور نے سر پر پہنی ہوئی تھی موسم صاف تھا اور گلیوں میں پھول بکھرے ہوئے تھے۔ درباریوں نے بھی زاہدانہ لباس زیب تن کیا ہوا تھا۔

سینٹ جرمن کا پادری اس جماعت کے آگے آگے روانہ ہوا۔ اسکے پیچھے پیرس کا بڑا پادری۔ اور ان دونوں کے درمیان میں چھوٹے چھوٹے لڑکے اور لڑکیاں پھول برساتے جاتے تھے اور اسکے پیچھے ڈیوک اور اسکے طرفدار ڈیوک اور اسکے ہواخواہوں نے معمولی پوشاکیں پہنی ہوئی تھیں۔ ایک بجے یہ جماعت شاہی قلعہ سے روانہ ہوئی کرلن اور فرانسیس دسینے نے بھی اس جماعت کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا مگر بادشاہ نے انہیں اشارے سے منع کردیا چھ بجے کے قریب یہہ جماعت گرجا سینٹ جینی ویو کے سامنے پہونچی۔ پادری لوگ گرجا کے بیرونی دروازے پر حضور کے منتظر کھڑے تھے۔ ڈیوک انجو نشان کا بہانہ کرکے اپنے محل کو واپس چلا گیا اور اُسکے طرفدار بھی اُس کے ساتھ واپس چلے گئے بادشاہ نے بھی اپنے مصاحبوں کو رخصت کردیا کہ کل کی لڑائی کیلئے تازہ دم ہوجاویں۔ بادشاہ نے بڑے پادری اور دیگر پادریوں کو بھی جو گرجا سینٹ جینی ویو کے دروازے پر کھڑے تھے شکایت کرنے لگے۔ رخصت کردیا۔ اور جب سب چلے گئے تو پادری جوزف فولس سینٹ جینی ویو کے بڑے پادری کا

نام بتانا ہے کہنے لگا۔

بادشاہ۔ میرے باپ میں آگیا ہوں اور میں گنہگار ہوں اور تمہاری پناہ میں آیا ہوں۔

پادری نے سر تسلیم جھکایا۔ اور بادشاہ گرجا کی سیڑھیاں چڑھنے لگا۔ جب بادشاہ گرجا میں داخل ہوا تو دروازہ بند کیا گیا۔

پادری۔ پہلے ہم حضور کو اس کمرے میں لے چلینگے۔ جو ہم نے اس قادر مطلق کی بندگی کے لئے آج خاص طور پر سجایا ہے۔ جب پادری بادشاہ کو اس کمرے میں لے گیا۔ تو بیس پادریوں نے اپنی ٹوپیاں اچھالیں۔ اور انکی نگاہوں سے خوشی اور فتح ٹپکنے لگی۔ ہمارے ناظرین ان پادریوں کو جانتے ہیں۔ کیونکہ ہم کسی گذشتہ باب میں انکا ذکر کر چکے ہیں اور اب اشارتاً بتا دیتے ہیں کہ یہ وہی برائے نام پادری تھے جن کے روبرو مسٹر جلیٹ نے پادری گوون فلاٹ کے پردے میں ایک باغیانہ تقریر کی تھی۔ ان پادریوں میں سے ایک کے پاس جو اسوقت بہت مسرور ہو رہا تھا ایک عورت کھڑی ہوئی تھی جس کے ہاتھ میں ایک سنہری قینچی تھی۔

عورت۔ پیارے بھائیو آخر کار دلیلیں ہمارے ہاتھ چڑھ گیا ہے۔

ایک پادری۔ ہاں پیاری بہن میرا تو بھی خیال ہے۔

کارڈینل۔ نہیں ابھی نہیں۔

عورت۔ کیوں ابھی کیوں نہیں۔

کارڈینل۔ کیا اہل شہر کو لن اور اسکے رستہ فوج کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔

ایک اور۔ ہاں کیوں نہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ شاید یہاں تک نوبت نہیں پہونچیگی۔

ڈچز وہ عورت ڈچز تھی۔ جس کا اس باب میں ذکر آچکا ہے۔ جس میں جلیٹ نے گوون فلاٹ کے پردے میں تقریر کی تھی۔ نوبت کیوں نہیں آئیگی میں تو چاہتی ہوں کہ تھوڑا سا ہنگامہ بپا ہو۔

کارڈینل۔ پیاری بہن تمہاری یہ مراد نہیں بر آئیگی۔ جب بادشاہ پکڑا گیا تو وہ چلا جائیگا۔ مگر کوئی نہیں سنیگا۔ پھر ہم کسی نہ کسی طرح اس سے دستاویز دست برداری پر دستخط کرا لینگے۔ یہ خبر فوراً شہر میں مشہور ہو جائیگی اور سپاہی اور اہل شہر ہماری طرفداری کرینگے۔

ڈچز۔ تجویز تو اچھی بہت عمدہ ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ ہم کامیاب نہ ہوں۔

ڈیوک گاٹو۔ بات ذرا مشکل ہی ہے
کیونکہ ھنری دستخط نہیں کریگا اور
شاید وہ ماراجاوے
ڈچس۔ مارا جائیگا۔ تو مرے ہمارے بلا سے
ڈیوک۔ یہ نامناسب ہے کیونکہ میں
اس شہزادہ کے تخت پر جلوہ افروز ہونا
چاہتا ہوں جو دست برداری دیدیوے۔ اور
مقتول کے تخت پر میں نہیں چاہتا علاوہ
بریں یہ ہے ڈیوک انجو کا خیال نہیں
رہا جو ضرور تخت کا دعویٰ کریگا۔
می آنی۔ دعویٰ کریگا تو کرے۔ اسکا
حق اُسکے بھائی کی دست برداری سے ہیچ
ہوجائیگا۔ علاوہ بریں وہ کفار کا طرفدار ہے
اور بادشاہ ہونیکے قابل نہیں۔
ڈچس۔ کیا تمہیں اسبات کا یقین ہے
می آنی۔ کیوں وہ علانیہ شاہ نوار
کی مدد سے نہیں بھاگا تھا
ڈیوک گاٹو۔ اچھا۔
می آنی۔ ہمارے خاندان کو ایک فائدہ
ہوجائیگا۔ کیونکہ آپ لفٹنٹ جنرل مقرر ہو
جائینگے اور پھر بادشاہ ہونا کوئی مشکل بات
نہیں ہوگی۔
کارڈینل۔ یہ سب کچھ ٹھیک ہے مگر

یہ ممکن ہے کہ فرانسیسی دستہ فوج اسبات
کو دریافت کرنے کے لئے کہ یہ سب مردہ ہی
ٹھیک سمجھے نہیں۔ بادشاہ کو دیکھنیکی آرزو
کرے۔ مگر ان کو ہم نے اندر آنیکی اجازت
نہ دی تو وہ دروازے توڑکر بھی آجاوینگے
ڈیوک گاٹو۔ کچھ پروا نہیں۔ اگر مجبور
ہونا پڑا تو ہم اسی آدمی ہیں۔ بیس ہتھیار
سے قریب پادریوں کو بلا بھیجے
ہیں مجھے پوری امید ہے کہ ہم ایک ماہ تک
اور خطرے کے وقت ہم سرنگ کے رستے
بھاگ سکتے ہیں۔
کارڈینل۔ ڈیوک انجو سے کیا کرینگے
ڈیوک۔ وہ حسب معمول خطرے کے وقت نکل گیا
ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ گھر پہنچکر بھی یا
ماسٹر لو کے ذریعے تمہارا پیغام کا منتظر ہوگا
ڈچس۔ نہیں جناب وہ گھر نہیں گیا ہے۔
کہیں ہوگا
ڈیوک۔ اُسے بھی اسوقت اپنے بھائی کے
ساتھ ہونا چاہئے تھا تاکہ سب جھگڑے
ایک ہی دفعہ مٹ جاتے۔
کارڈینل۔ نہیں بھائی جان آپ غلطی پر
ہیں یہی بات کو لوگ ایک دام فریب خیال
کرتے ہیں غصب سے کام نہیں لینا

چاہیئے۔ ڈبولٹ اور ملکہ کیتھرائن کو ہمیں آزاد رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہم نے اس تجویز کے برخلاف کیا تو پیرس اور اسکے قریب اور ایسی ہی تیز تلواروں والے ہمارے برخلاف ہو جاینگے۔

ڈچیز۔ پیرس تو بادشاہ کے مصاحبوں لڑنیوالا ہے۔

ڈبولٹ۔ ان کو قتل کرکے وہ بہت ایکا وہ عجیب آدمی ہے۔ اور میرے دل میں اسکی قدر ہے۔ میں ضرور اسکو اٹلی میں جرنیل مقرر کرکے روانہ کرونگا کیونکہ وہاں جنگ شروع ہونیوالا ہے۔

ڈچیز۔ اگر میں بیوہ ہوگئی تو اسکے ساتھ شادی کرلونگی۔

ڈبولٹ۔ بادشاہ کے پاس کون ہے۔

کارڈی نل۔ پادری صاحب اور گورن فلاٹ۔

ڈبولٹ۔ کیا بادشاہ کوٹھری میں ہے۔ جو آتی نہیں پہلے تو اس نے بتوں کے آگے سجدہ کرتا ہے۔

اسوقت گھنٹی بجی۔

ڈبولٹ۔ بادشاہ واپس آنے لگے ہے ہمیں پھر بادری بیجانا چاہیئے۔

جب ڈبولٹ نے یہ کہا سب نے ٹوپیاں پہن لیں۔ اور سب کے سب سجے ہوئے کمرہ کی طرف روانہ ہوئے۔

باب ۸۸

چلپٹ اول

بادشاہ نے سجے ہوئے کمرہ کا ملاحظہ کیا بتوں کے آگے سجدے کئے اور آیات پڑھتا رہا۔ آخر کار بڑا پادری بادشاہ سے کہنے لگا کہ اب اپنا تاج اس کوٹھری میں جا کر اس شاہنشاہ دو جہان کے قدموں پر رکھو۔

بادشاہ چلے۔

سب کے سب مع بادشاہ کے اس کوٹھری کے دروازے پر گئے جہاں گورن فلاٹ دلیر بن کھڑا تھا۔

پادری کوٹھری میں داخل ہوا۔

گورن۔ رابرٹ خود رہے ہم اب تم سب چلے جاؤ بڑے پادری نے کوٹھری کا دروازہ بند کردیا۔ اور بادشاہ اور گورن فلاٹ اندر اکیلے رہ گئے۔

گورن شیطان بچ گئی۔ روسیاہ تم آخر کار یہاں آ گئے ہو

بادشاہ نے حیران ہوکر میرے بھائی یہ

سب کچھ مجھے کہہ رہے ہو

گورن - ہاں تمہیں نہیں تو اور کس کو کیا
تم پر کوئی ایسا برا الزام لگا سکتا ہے
جب تک کہ الزام سچا نہ ہو۔

بادشاہ - میرے بھائی . . . .

گورن چپ رہو کمبخت آدمی یہاں تمہارا
بھائی کوئی نہیں - میں مدت سے ایک مضمون
تجویز کر رہا تھا - اب میں اس کو تین حصوں
پر تقسیم کرونگا - اول یہ ہے کہ تم ظالم ہو
دوم یہ کہ تم شیطان ہو اور سوم یہ کہ تم تخت
سے اتارے گئے ہو۔

بادشاہ - حیران ہو کر تخت سے اتارا گیا ہوں
گورن - اس میں کیا شک ہے - پھر اگر کوئی
پولیس تو نہیں کہ تم یہاں سے بھاگ جاؤ گے

بادشاہ - آو غریب . . . . . .

گورن - ارے کمبخت آدمی بادشاہ آدمی
ہی ہوتے ہیں

بادشاہ - دیکھو بھائی ایسی بیہودگی نہ کرو
گورن - ہم نے تمہاری خوشامد کرنے
کیلئے تو تمہیں قید نہیں کیا -

بادشاہ - تم اپنے مذہب کی بے عزتی کرتے ہو
گورن - مذہب کچھ چیز نہیں -

بادشاہ - یاد رکھو پادری پادری ہوتے ہیں

تم ایسی باتیں کرتے ہو

گورن - ہاں -

بادشاہ - تم بڑی خوفناک باتیں کرتے ہو
گورن - بہت باتیں نہ بناؤ - کیا تم تیار ہو

بادشاہ - کس بات کیلئے

گورن - بادشاہی سے دست برداری
دینے کیلئے یہ کام میرے سپرد ہوا ہے

بادشاہ - تم بڑا بھاری گناہ کرتے ہو
گورن - اس میں کوئی گناہ نہیں - لو اب
دست برداری دو -

بادشاہ - کس بات سے -

گورن - فرانس کی بادشاہی سے -

بادشاہ - یہ نہیں ہو سکتا - چاہے میں
مر ہی کیوں نہ جاؤں

گورن - تم ضرور مارے جاؤ گے - لو پادری
صاحب آ رہے ہیں جلدی کرو -

بادشاہ - میری فوج اور میرے دوست
میری مدد کرینگے -

گورن - مگر تم پہلے ہی قتل ہو چکے ہو گے
بادشاہ - اچھا مجھے تھوڑی دیر تک سوچنے دو
گورن - ایک لحظہ کی بھی فرصت نہیں دی جائیگی
پادری - اندر داخل ہو کر بھائی جلدی کرو
میرے بادشاہ سے آپ کی ... [illegible]

کی گئی ہے۔ دس منٹ تک سوچ لو۔
یہ کہہ کر پادری نے پھر دروازہ بند کر دیا
بادشاہ۔ دس منٹ کے بعد رجہ ہیں
دستبرداری دے دیتا ہوں۔
گورن (چلاکر) بادشاہ نے مان لیا ہے۔
ایک پادری (گورن فلاٹ کے ہاتھ میں
ایک کاغذ دیکر) تو اسکو دستاویز سنا دو۔
گورن فلاٹ نے دستاویز کا مضمون
بادشاہ کو سنانا شروع کر دیا۔ اور بادشاہ
بادل اندوگیں چپ چاپ سنتا رہا۔
بادشاہ (آنسو پونچھ کر) اگر میں اسبات
کو نامنظور کروں تو۔
ڈیولک (گابرٹ پادری کے لباس میں)
تو اور بھی خرابی ہوگی سائر تم اپنے بچوں کا بھی
خیال کرو۔ اور رعایا کو اس آدمی کا جو تمہاری
جگہ بادشاہ ہوگا خون بہانے کا موقع نہ دو
بادشاہ۔ مجھے کوئی مجبور نہیں کرسکتا
ڈیولک (اپنی بہن سے) مجھے اسبات کا
ڈر تھا۔ پھر اپنے بھائی سے سب کہدو کہ
مسلح ہوجاویں۔
بادشاہ۔ (گھبرا کر) کس واسطے مسلح ہوتے ہو
ڈیولک۔ جس لئے ہمارا دل چاہا۔
بادشاہ۔ اور بھی بیدل ہو گیا

گورن (بادشاہ سے) نالائق آدمی مجھے
تجھ سے نفرت تھی۔ اب میں تمہاری جان
کے درپے ہو رہا ہوں۔ تو جلدی سی اس پر
دستخط کردو۔ ورنہ ابھی قتل کئے جاؤ گے
بادشاہ۔ ذرا صبر کرو۔ اور مجھے دستبرداری
دینے سے پہلے اس مالک دوجہان سے
دعا کر لینے دو۔
گورن۔ بادشاہ پھر اس معاملہ پر غور
خوض کرنا چاہتا ہے۔
کارڈینل۔ اچھا اسے نصف شب
تک سوچ لینے دو۔
بادشاہ۔ قیاس عیسائی میں آپ کا شکریہ
ادا کرتا ہوں۔
ڈیولک۔ بادشاہ کا بڑا معزز لوڈا ہے اور
اسکو تخت سے بیزار افرانش کی ایک خاص
خدمت کرتا ہے۔
ڈیولک۔ میں اسکو مونڈنے تو شاید
خوش ہوگا۔
استیفت گربلکے باہر کچھ تو بیا سنائی
دیا۔ اور دروازہ پر کوئی زور زور سے لاتیں
مارنے لگا۔ می آنی نے شہد کر دیکھا کہ یہ کیا
معاملہ ہے اور سوچنے لگا۔
می آنی۔ پیارے بیا مو ایک دستہ فوج

باہر کھڑا ہے۔
ڈچنت۔ فوج بادشاہ کو ڈھونڈنے آئی ہے
ڈولیٹ۔ سکے ہمیں جلدی اس سے دستخط
کرا لینے چاہئیں۔
گورن۔ لو نالائق آدمی اب دیر نہ کرو
اور ہمیں دستاویز پر دستخط کر دو۔
بادشاہ۔ تم نے مجھے نصف شب تک
سوچنے کی اجازت دی ہوئی ہے۔
گورن۔ آہ۔ انہیں بچ نکلنے کی امید تھی
ڈچین۔ اگر دستخط نہیں کرو گے تو مارے جاؤ گے
گورن نے قلم بادشاہ کے ہاتھ
میں دیدیا اور باہر کا شور آگے سے دگنا
ہو گیا۔
پادری۔ الہٰی ایک اور دستہ آگیا ہے
دونو گرجا کا محاصرہ کرنے لگے ہیں۔
فولن۔ کچھ پرواہ نہیں ہمارے ہاتھ بہت
عمدہ یرغمال آ پہنچا ہے۔
گورن۔ بادشاہ کے ہاتھ سے دستاویز
کھینچ کر۔ اس نے دستخط کر دیئے ہیں۔
کارڈینل۔ ڈیوک گائز سے لو
اس قابل قدر کاغذ کو اپنے جیب میں رکھ
لو اب تم بادشاہ ہو گئے ہو۔
اس وقت بادشاہ نے چراغ گل کر دیا اور
کوٹھری میں اندھیرا ہو گیا۔
ایک پادری۔ اب کیا کیا جائے کولن
تو اپنے دستہ فوج کی مدد سے دروازوں کو
توڑنے لگا ہے۔
کولن۔ میں تمہیں ضرور بادشاہ کے نام پر حکم
دیتا ہوں کہ دروازے کھول دو۔
گورن (کھڑکی سے سر نکال کر) یہاں کوئی
بادشاہ نہیں۔
کولن (چلا کر) کون کہتا ہے کہ کوئی بادشاہ نہیں
گورن۔ میں کہتا ہوں۔
ایک آواز۔ کولن۔ دروازے توڑ کیوں
نہیں دیتے۔
اس آواز کو سنکر سب کے سب پادری
مارے خوف کے کانپنے لگے۔
کولن (دروازہ پر زور سے لات مار کر) بہت
اچھا حضور۔
فولن۔ (کھڑکی میں سے) آپ کیا چاہتے ہیں؟
وہی آواز۔ آہ مسٹر فولن آپ ہیں۔ میں
اپنے ظریف کو دیکھنا چاہتا ہوں جو ابھی
کوٹھری میں ہے۔ میں ایک ٹکٹ کو ملنا چاہتا ہوں
کیونکہ ایک قلعہ سے آئے ہوئے بہت دیر ہو گئی ہے
حکم دیا۔ پادرانہ برقعہ اتار کر اور ذرا آگے
بڑھ کر بھیڑ کے بیچ میں یہاں بڑا خوش ہو کے

جکٹ - تو وہ جو تم سے بھی زیادہ موٹا ہے۔

گورن آہ! وہ ....

جکٹ میں پاک کنواری کے مزار پر باراں چراغ جلاؤنگا - اگر وہ گرفتار ہو گیا تو۔

گورن فلاٹ - مسٹر جکٹ

جکٹ - اٹھو بدبخت آدمی۔

گورن فلاٹ جلدی سے اٹھ بیٹھا۔

جکٹ - اب مجھے اس سوراخ کے پاس لے چلو۔

گورن جہاں تم جانا چاہتے ہو۔

جکٹ چلو بدبخت آدمی جلدی کرو۔

گورن فلاٹ جلدی جلدی چلنے لگا اور وہ دونوں برآمدے سے گذر کر باغ میں نکل گئے

گورن مسٹر جکٹ ادہر آؤ - اس رستے سے

....

جکٹ - چپ چاپ چلو۔

گورن - لو وہ سوراخ یہ ہے

یہ کہہ کر گورن فلاٹ بیدل ہو کر گھاس پر بیٹھ گیا اسوقت جکٹ نے چلانے کی آواز سنی اور سوراخ کی طرف بڑھا - تو اس نے دیکھا کہ ایک شخص لباس پادری پہنے بمشکل سوراخ میں سے گذر نہیں سکتا۔

ایک آواز - میرے دوستو خدا کیواسطے مجھے زور زور سے دھکیلو اگر میں تو یہی چاہتا ہو تو اگر میں دستہ فوج کے عین درمیان سے گذرتا آہ میرا بدن چھلگیا ہے - مگر میں ذرا ذرا آگو کو سرک رہا ہوں۔

جکٹ - (آپ ہی آپ) - تو یہی آدمی ہے اب میں ضرور پاک کنواری کے مزار پر چراغ جلاؤنگا

جکٹ نے اپنے پاؤں سے اس طرح کا شور نکالا کہ بہت سے آدمی آرہے ہیں۔

بہت سی آوازیں - ایلو وہ آگئے ہیں

جکٹ - آہ بدبخت پادری تم ہو۔

کئی آوازیں - آنی چپ رہو اس سنے نہیں گورن فلاٹ جاتا ہے۔

جکٹ - آہ نالائق آدمی تم ہو۔

جکٹ نے آگے بڑھکر بھی آنی کو کوڑے مارنے شروع کئے اور بھی آنی چلانے لگا۔

جکٹ (کوڑے مارتے ہوئے) آہ بدذات باغی - آہ شریر پادری - یہ تمہاری مے نوشی کیلئے ہے یہ غیض و غضب کیلئے یہ حرص کیلئے اور یہ تمہارے کل گناہوں کے لئے۔

بھی آنی - سادہ پیدہ گورن ، جکٹ خدا کیواسطے مجھے معاف کر دو۔

جکٹ - آہ بدذات باغی تم ..... کاش تمہاری بجائے میرے کوڑے بھی آنی کے کندھو پر پڑتے کہ میرا سات سال کا قرضہ اتر جاتا

ڈیوک ۔ جلکٹ . . . .

جلکٹ ہاں جلکٹ بادشاہ کا نالائق مسخرہ یہہ کہہ کر جلکٹ نے زور زور سے کوڑے مارنے شروع کئے جی آئی مارے درد کے بیتاب ہوگیا اور ڈیوک گائیز نے اسکو اپنے بازوؤں میں لے لیا جلکٹ نے منہہ پھیر کر دیکھا تو جیل گورن فلاٹ مارے خوف کے بیتاب ہو رہا تھا۔

باب ۹۰

جب جلکٹ جی آئی کو کوڑے مار رہا تھا بسی کے نزدیک کیا ہو رہا تھا۔

رات کے گیارہ بجے تھے اور ڈیوک انجو اپنے گھر میں ڈیوک گائیز کے قاصد کا بڑی بے صبری سے انتظار کر رہا تھا ڈیوک کبھی ادھر آتا تھا کبھی ادھر جاتا تھا اور گھڑی کی طرف بار بار دیکھتا تھا عین بیقراری میں ڈیوک کے کانوں میں ایک گھوڑے کے سموں کی آواز آئی اور وہ خیال کر کے کہ قاصد آیا ہے دریچے کی طرف بڑھا۔ مگر جب ڈیوک نے دریچے میں سے سر نکال کر دیکھا تو ایک سائیس گھوڑے کو ادھر ادھر پھرا رہا تھا اور پیچھے آقا کا منتظر تھا تھوڑی دیر کے بعد بالک بسی آ گیا یہ بالک

بسی تھا جو بحیثیت کپتان ڈیوک کے دستہ فوج کو رات کیلئے ہدایات دینے آیا تھا جب ڈیوک نے اس شیر دل جوالمرد کو دیکھا تو ذرا اگی ذرا وہ اپنے دل ہی دل میں شرمندہ ہوا مگر بسی کے چہرے پر خوشی اور امید کے آثار دیکھ کر حسد کی آتش ڈیوک کے دل میں شعلہ زن ہوئی اور آپ ہی آپ کہنے لگا

دو کاش یہ جیا ہوا مارا جاوے۔

بسی جسکو اسباب کی کچھ خبر نہیں تھی ڈیوک کو تاکی سے دیکھ رہا ہے اپنے گھوڑے سے کود پڑا اور لیے ہتھان بر بجا کر اسنے گھوڑا سائیس کے حوالہ کیا۔

بسی سائیس کو گھوڑا دیکر اپنے کمرے میں گیا ہی تھا کہ ریمی آ گیا۔

بسی ۔ آہ! ریمی تم ہو۔

ریمی ۔ ہاں جناب میں ہی ہوں۔

بسی ۔ تم ابھی تک سوئے کیوں نہیں ہو۔

ریمی ۔ میں ابھی آیا ہوں۔ چونکہ اب تو کوئی مریض زیر علاج نہیں مجھے دن بہاڑ سا معلوم ہوتا ہے۔

بسی ۔ کیا تم بیقرار ہو۔

ریمی ۔ جب ابھی تو یہی حال ہے۔

بسی ۔ تو تم نے گر ٹریڈ کو چھوڑ دیا ہے۔

ڈیبی - ہاں جناب -
بُسی - کیوں تنگ آ گئے ہو -
ڈیبی - نہیں تنگ کیا ہے -
بُسی - کیا آج رات کیلئے تمہارا دل گرید ڈو کا نہیں ہو سکتا -
ڈیبی - کیوں آج کیا ہے -
بُسی - کیونکہ میں تم کو اپنے ساتھ لیجانا چاہتا ہوں -
ڈیبی - فنیلی کے پاس -
بُسی - ہاں -
ڈیبی - آپ وہاں چلے ہیں -
بُسی - ہاں -
ڈیبی - آپ وہاں جاتے ہیں -
بُسی - ہاں -
ڈیبی - تو ماتسر دو . . . .
بُسی - دیکھتے ہیں شنکا کا انتظار کرتے گیا ہے -
ڈیبی - کیا آپکو اس بات کا یقین ہے
بُسی - صبح اسکو سب کے سامنے حکم دیا گیا تہا
ڈیبی - میں دو وجہ کے باعث دروازے تک آپ کے ساتھ چلونگا -
بُسی - وہ دلائل کیا ہیں -
ڈیبی - اول تو یہ ہے کہ آپکا کسی دشمن سے سامنا نہ ہو جائے -

بُسی ہنسنے لگا -

ڈیبی - جناب میں اس بات کو جانتا ہوں کہ آپ کسی سے ڈرنیوالے نہیں اور میں آپکی ایسی حالت میں کچھ ایسی مدد بھی نہیں کر سکتا مگر پہر بھی داناؤں کا قول ہے کہ ایک ایک دو گیارہ ہاں - اور دوسری بات یہ ہے کہ مجھے آپکو بہت سی ہدایات کرنی ہیں -
بُسی - چلو میرے قابل قدر ڈاکٹر چلو پہلے ہمیں داستان کا ذکر کرنا چاہیئے - پہر تمہاری معشوقہ سے ملیں گے -

بُسی نے ڈاکٹر کا بازو پکڑ لیا - اور دونوں فنیلی کیطرف روانہ ہوئے ڈیبی نے رستے میں بُسی کو ترغیب دی کہ جلدی ہی واپس چلے جانا تاکہ شب بیداری آپکو کل والی لڑائی میں کچھ نقصان نہ پہنچائے -

بُسی - دہشکر کچھ فکر نہ کرو -
ڈیبی - میرے مہربان آقا آپ غلطی پر ہیں کل آپ نے ڈوئیل لڑنا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ آپکے حریف اس طرح قتل ہوں کہ مدتوں آپکی تیغ زنی کا چرچا رہے -
بُسی - ڈیبی کچھ فکر نہ کرو - آج صبح میں نے آٹھ جوانوں سے مشق کے طور پر جنگ کیا -

سینٹ لک۔ کیوں۔

ڈیمی۔ اسے تو اسوقت کیمپ میں ہونا چاہیئے تھا

سینٹ لک۔ اسے وہاں ہونا چاہیئے تھا

مگر وہ گیا نہیں۔

ڈیمی۔ تو بادشاہ کا حکم ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

سینٹ لک۔ اور بادشاہ کے احکام کی کون

پروا کرتا ہے۔

ڈیمی۔ کیا اسے بھی آپ کو دیکھا تھا۔

سینٹ لک۔ میرا تو یہی خیال ہے۔

ڈیمی۔ اور آپ تو کل پانچ ہی تھے۔

سینٹ لک۔ ہاں میں اور میرے چار دوست

ڈیمی۔ اس نے تم پر حملہ نہیں کیا۔

سینٹ لک۔ نہیں مجھے دیکھ کر اسکی آنکھیں

چرائی تھیں اور میں خود بڑا حیران ہوں کہ

اس نے مجھ پر حملہ کیوں نہیں کیا۔

ڈیمی۔ وہ کدھر جا رہا تھا۔

سینٹ لک۔ رو ڈی ٹلسنٹ ری کی طرف

ڈیمی۔ آہ! الٰہی تیری پناہ۔

سینٹ لک۔ تم نے یہ کیا کہا ہے۔

ڈیمی۔ مسٹر سینٹ لک بڑی مصیبت پڑ نیوالی ہے

سینٹ لک۔ کس پر

ڈیمی۔ ایم ڈی بسی پر

سینٹ لک۔ ڈیمی کھول کر بتاؤ تم جانتے ہو

کہ میں بسی کا دوست ہوں۔

ڈیمی۔ لاڈ بسی نے خیال کیا تھا کہ مانسیو

کمپیئن میں ہے۔

سینٹ لک۔ پھر

ڈیمی۔ اور بسی اسوقت ڈائینا کے پاس ہے

سینٹ لک۔ آہ!۔

ڈیمی۔ معلوم ہوتا ہے کہ مانسیو کو شک

پڑ گیا ہوا تھا۔ اور اس نے اپنی غیر حاضری کا

بہانہ کر کے اچانک آموجود ہونیکا بندوبست کیا ہے

سینٹ لک۔ یہ سب ڈیوک انجو کی شرارت

ہے۔ ڈیمی تم تھکے ہوئے تو نہیں۔

ڈیمی۔ نہیں جناب۔

سینٹ لک۔ تو آؤ دوڑو۔ تمہیں اس گھر کا

پتہ تو ہے نہ۔

ڈیمی۔ ہاں جناب۔ کیا مانسیو ہمارا سے آگے ہو

سینٹ لک۔ اسکو یہاں سے گئے ہوئے

پندرہ منٹ ہو گئے ہیں

ڈیمی۔ خدا کرے کہ ہم وقت پر پہونچ جائیں

باب ۹۱

"قتل"

بسی کا ڈائنا نے بغیر کسی خوف کے استقبال

کیا تھا۔ کیونکہ اس بے لوث معشوقہ کو پرَ فاندہ

کی غیر حاضری کا یقین تھا جبھی کہ ڈائینا اسوقت خوبصورت دکھائی دیتی تھی اس سے پہلے اس کا جوبن کبھی بھی ایسا نہیں نکھر اتھا اور نہ ہی بیچاری شیر دل بسی تمام عمر کبھی ایسا خوش ہوا تھا جیسا وہ اسوقت اپنی معشوقہ کا دیدار کر کے شاد ہو رہا تھا ڈائینا بار بار بسی کے ڈوئیل کا ذکر کرتی تھی کیونکہ اسکو یقین ہو گیا تھا کہ اگر بسی نے اپنے حریف کو قتل کر دیا تو بادشاہ ضرور اپنے دوستوں کا بدلہ لینے کی کوشش کریگا۔

ڈائینا۔ کیا تم فرانس بھر میں سب سے زیادہ بہادر تسلیم نہیں کئے گئے ہو تم نے اپنی شہرت کے واسطے اس ڈوئیل کو کیوں پسند کیا ہے تم پہلے ہی سے اپنے ہمجنسوں سے افضل ہو اور تم سوا میرے کسی اور عورت کو خوش نہیں کرنا چاہتے بسی میں تمہاری منت کرتی ہوں کہ بیچ بچاؤ کرا دینا کیونکہ مجھ صرف اسبات کا خطرہ ہے کہ کہیں تم زخمی نہ ہو جاؤ۔

بسی (ہنسکر) میری جان تجھے فکر نہ کرو میں اپنے چہرے کا خیال رکھونگا اور کوئی ایسا زخم نہیں کھاؤنگا جس سے میری خوبصورتی میں فرق آجائے۔

ڈائینا۔ میرے پیارے بسی اپنے سارے جسم کا خیال رکھنا کیونکہ مجھ سے تمہیں گھائل نہیں دیکھا جائیگا۔ میرے شیر دل بسی احتیاط بڑی اچھی چیز ہے۔ اس دشمن کی طرح لڑنا جس کا تم نے مجھے ذکر سنایا تھا اور حریفوں کی وار خالی دے دے کر انہیں قتل کرنا۔

بسی۔ میری پیاری ڈائینا۔ بہت اچھا میں آپ کی ہدایت پر عمل کرونگا۔

ڈائینا۔ بسی تم میری باتوں کا مفہوم کچھ سمجھ کے جواب دیئے جا رہے ہو آہ! تم میری طرف دیکھ رہے ہو اور سنتے تم کچھ بھی نہیں۔

بسی۔ ہاں میں تمہاری طرف نگاہ شوق سے دیکھ رہا ہوں۔ کیونکہ میری پیاری ڈائینا تم بڑی خوبصورت ہو۔

ڈائینا۔ اسوقت میری خوبصورتی کا خیال نہ کرو میں تمہاری جان کے فکر میں مبتلا ہوں تمہیں یہ بھی کہہ دیتی ہوں کہ میں اس لڑائی کو دیکھوں گی۔

بسی۔ تم۔

ڈائینا۔ میں وہیں ہونگی۔

بسی۔ ڈائینا یہ ناممکن ہے۔

ڈائینا۔ ناممکن نہیں۔ دوسرے کمرے میں ایک تاکی ہے۔

بسی۔ ہاں اس تاکی کو جانتا ہوں۔

ڈائینا۔ اس تاکی ہی سے میں میدان کارزار کو دیکھ سکتی ہوں جبھی تم نے کسی ایسی جگہ پر کھڑے ہونا جہاں سے میں تم کو دیکھ سکوں مگر

بار بار میری طرف نہ دیکھنا۔ کیونکہ تمہاری توجہ
کے اوپر مبذول ہو جانے سے تمہارے محبوب
کو فائدہ پہونچنے کا احتمال ہے۔

بسی۔ یہ کہ جب میں تمہاری طرف دیکھ رہا
ہوں تو وہ مجھے قتل کر دینگے۔ ڈائینا میں اس زندگی
کو موت پر ترجیح دیتا ہوں کہ میری نگاہ شوق
تمہارے خوبصورت چہرہ پر لگی ہوگی اور قاتل کا وار
پورا پڑے۔

ڈائینا۔ مگر اب نہیں جینا چاہیئے۔

بسی۔ ڈائینا کچھ فکر نہ کرو میں مرتا نہیں علاوہ
بریں میرے دوست بڑے بہادر ہیں انتھراگد
تیغ زنی میں میرا ہمپلہ ہے ریلک اسپاقدم
جما کر کھڑا ہو کر لڑتا ہے کہ سوائے اسکی آنکھوں اور
ہاتھوں کے اور کوئی عضو حرکت نہیں کرتا بوسی
شیر سے بھی زیادہ بہادر ہے ڈائینا یقین
جانو کہ اگر اس سے بھی زیادہ حریفوں کا مقابلہ
ہوتا تو میں بہت خوش ہوتا۔ کیونکہ اس میں میری عزت
زیادہ ہوتی۔

ڈائینا۔ مجھے تم پر بھروسہ ہے مگر میری بات
کو غور سے سنو اور میرے حکم کو مانو۔

بسی۔ بشرطیکہ تم مجھے چلے جانے کا حکم نہ دو
ڈائینا۔ اور یہی حکم میں تم کو دیا کرتی ہوں۔
بسی۔ تو تم مجھے دیوانہ تو نہیں بناؤ گی۔

ڈائینا۔ نہیں بیوقوف نہیں بلکہ تابعدار
اور یہی تمہارے عشق کا ثبوت ہوگا۔

بسی۔ اچھا تو وہ کیا حکم دیتی ہو۔

ڈائینا۔ میرے پیارے کونٹ تمہیں نیند بھر
کر سونا چاہیئے۔ اس لئے اب اپنے گھر چلے جاؤ

بسی۔ نہیں ابھی نہیں۔

ڈائینا۔ ایک دم چلے جاؤ۔ اب میں تمہارے
لئے دعا کرونگی۔

بسی۔ تم ابھی دعا کرو۔

جب بسی نے یہ کہا تا کہ کا ایک تختہ گویا کہ
اٹھ گیا اور تین مسلح آدمی نیچے کمرے سے کہ جو نیچے
سے ایک سیڑھی لگا کر اوپر چڑھنے لگا اس آدمی
نے اپنے چہرے پر ایک قسم کا برقعہ ڈالا ہوا تھا
ایک ہاتھ میں تلوار لئے ہوئے تھا اور دوسرے
میں پستول۔

ڈائینا کی چیخ نکل گئی۔ بسی حیران ہو گیا اور
برقعہ پوش آدمی نے اپنے ساتھیوں کو بڑھنے
کا حکم دیا بسی تلوار کھینچ کر روک کر کھڑا ہو گیا
اور اس نے ڈائینا کو پیچھے ہٹا دیا۔

برقعہ پوش۔ میرے پیارے ساتھیو ڈرو
مارے خوف کے وہ دب گیا ہے۔

بسی۔ تم غلطی پر ہو خوف کبھی میرے پاس
نہیں پھٹکتا۔

اسوقت ڈائینا بسی کے نزدیک ہو گئی۔

بسی۔ ڈائینا پیچھے ہٹ جاؤ۔

ڈائینا نے بسی کے شانے پر ہاتھ رکھدیا

بسی۔ ڈائینا دیکھو اسطرح میں مارا جاؤنگا۔

ڈائینا۔ پھر پیچھے ہٹ گئی۔

برقعہ پوش۔ آہا بسی صاحب ہیں میں کیسا بیوقوف ہوں کہ مجھے اس بات کا یقین ہی نہیں آتا تھا۔ واقعی آپ بڑے مہربان دوست ہیں آپنے سنا ہوگا کہ خاوند یہاں نہیں ہے اور بیوی اکیلے میں گھبراتی ہوگی اور باوجود یہ کہ آپ نے ڈوئیل لڑنا ہے۔ رات بھر میری بیوی کی خبرگیری کرنے کیلیے آئے ہوئے ہیں واقعی آپ بڑے قابل قدر دوست ہیں۔

بسی۔ آہ! مانسر لو آپ ہیں برقعہ اتار دو

مانسر لو۔ (برقعہ اتار کر) بہت اچھا۔

ڈائینا کے مونہہ سے چیخ نکل گئی مانسر لو مردے سے بھی زیادہ زرد ہو رہا تھا مگر ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگا۔

بسی۔ لو مانسر لو اب فیصلہ کر دو یہ بڑا اچھا ہوا ہے کہ لڑنے سے پہلے ہمیں باتیں کرنیکا موقعہ ملگیا ہے لو اب یا تو مجھے چلا جانیدو یا مجھ پر حملہ کرو۔

مانسر لو نے جواب میں ہنس دیا اور ڈائینا اس حرکت سے اور بھی خوف زدہ ہو گئی۔

بسی۔ تو مجھے چلا جانیدو۔

مانسر لو۔ اوہ اوہ۔

بسی۔ تو ہٹ جاؤ اور مجھے چلا جانیدو۔

اسوقت دو اور آدمی آ گئے۔

بسی۔ دو اور چار چھ ہوئے سب اقیانندہ کہاں ہیں

مانسر لو۔ دروازے پر کھڑے ہیں۔

ڈائینا مانسر لو کے پاؤں پر گر پڑی اور سسکیاں بھر بھر کر رونے لگی۔

بسی۔ کونٹ صاحب آپ جانتے ہیں کہ میں بڑا شریف آدمی ہوں۔

مانسر لو۔ بیشک آپ بڑے شریف ہیں اور میری بیوی بھی بلا کی وفادار ہے۔

بسی۔ دیکھو مانسر لو یہ طنز اچھی نہیں مجھے کل چار آدمیوں سے لڑنا ہے اس لیے میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اسوقت مجھے جانیدو میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ جب اور جہاں چاہیں مجھ سے لڑ سکتے ہیں۔

مانسر لو نے کچھ جواب نہ دیا۔

بسی۔ مانسر لو میں حلف کہتا ہوں کہ جب میں کیولس۔ سکابرگ۔ اپرنن اور ماگرن کی تسلی کر لونگا تو میں آپکے کام آؤنگا۔ اگر انہوں نے مجھے قتل کر دیا تو آپکا مطلب بغیر کوئی زحمت اٹھانے کے نکل آئیگا۔

مانسر یو - (اپنے ساتھیوں سے) میرے
بہادرو آجاؤ۔
بسی - اوہ میں غلطی پر تھا۔ یہ ڈوئل نہیں
قتل ہے۔
مانسر یو - ہاں۔
بسی - دیکھو سینٹ لک صاحب ہم دونوں
نے ایک دوسرے کے بارے میں دہوکا
کھایا ہی مگر یہ یاد رکھو کہ ڈیوک انجو
ضرور میرا بدلا لیگا۔
مانسر یو - ڈیوک ہی نے تو مجھے بھیجا ہے
جب مانسر یو نے یہ کہا ڈائینا کی پھر
چیخ نکل گئی۔
بسی نے جلدی سے ایک میز اپنے آگے
رکھ لیا اور اسپر ایک کرسی رکھ دی او
چشم زدن میں اپنے آگے ایک قلعہ مورچہ
بنا لیا کہ کچھ سہولت ہو جائے۔
بسی - اے حملہ آورو شوق سے
آجاؤ مگر اسکا خیال رکھنا کہ میری تلوار
بڑی تیز ہے۔
دشمنوں نے حملہ کیا اور بسی نے اسکو جو سب سے
آگے تھا ایک ہی وار میں مار کر گرا دیا۔
اسوقت میرا آدمی بسی کے ڈھیلے
آگئی بسی نے خیال کیا کہ میں گھر گیا ہوں

اور اس نے جلدی سے دروازہ بند کرنیکا
ارادہ کیا مگر آنیوالوں نے جلدی سے دروازہ کھول دیا
ایک آواز - آہ ! پیارے آقا ہم وقت پر پہنچ
گئے ہیں۔
بسی - آہ ! ریمی تم ہو
اور آواز - اور میں بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ پر
نے قتل کا ارادہ کیا ہے۔
بسی آہ ! سینٹ لک صاحب ہیں - آہ !
مانسر یو - اب تم ہمیں شوق سے چلا جانے دو
کیونکہ اگر تم نے روک کی تو ہم تم کو کچلتے ہوئے
گذر جائینگے۔
مانسر یو - تین اور آجائیں۔
سینٹ لک - یہ کوئی فوج معلوم ہوتی ہے
ڈائینا - یا الہی بسی کو بچانا۔
مانسر یو - آہ بدبخت عورت۔
مانسر یو نے ڈائینا پر حملہ کیا مگر سینٹ لک نے
اسپر وار کیا پانچ آدمی بسی پر کود پڑے اور
ایک کا سینٹ لک نے کام تمام کر دیا۔
بسی - ریمی ڈائینا کو بچاؤ۔
مانسر یو نے چلا کر اپنے ساتھیوں میں سے
ایک کے ہاتھ سے پستول چھین لیا۔
ریمی (بسی پر بہنس کرتے ہوئے) تو آپ...
بسی - ریمی چلے جاؤ بہاگ جاؤ میری ڈائینا

کو تمہارے سپرد کرتا ہوں۔

ریمی ڈاینا سے آؤ میم صاحبہ۔

ڈاینا۔ یہ ناممکن ہے میں بسی سے جدا نہیں ہونا چاہتی۔

ریمی نے ڈاینا کو بغل میں لے لیا۔

ڈاینا۔ بسی میری مدد کرو دیکھو ریمی مجھ جبراً لئے جاتا ہے۔

بسی۔ جاؤ ڈاینا چلی جاؤ میں تمہیں آملونگا

اسوقت مانسر لو نے پستول سر کیا اور بسی نے مونہہ پھیر کر دیکھا تو ریمی ہمارے درد سے کھڑا کہہ رہا تھا۔

ریمی۔ میرے آقا کچھہ فکر نہ کرو گولی مجھ لگی ہے ڈاینا کو نہیں۔

جب بسی نے ریمی سے نگاہ ہٹائی تو تین آدمی اور بسی پر کود پڑے۔ ایک تو سینٹ لک نے ڈھیر کر دیا اور دو پیچھے ہٹے۔

بسی۔ سینٹ لک تمہیں اپنی معشوقہ کی قسم ہے ڈاینا کو بچا لیجاؤ۔

سینٹ لک۔ تو آپ . . . . . .

بسی۔ او میری کچھہ فکر نہ کرو تم جانتے ہی ہو کہ میں کیسا بہادر ہوں۔

سینٹ لک نے بڑھکر ڈاینا کو اٹھا لیا اور دروازے میں سے غائب ہو گیا۔

مانسر لو۔ بہادر دوستو آؤ۔ سپاہیوں میں چھپ کر بندوقیں سر کرو۔

بسی۔ آہا بزدل آدمی . . . .

مانسر لو اپنے ساتھیوں کے پیچھے چھپ گیا

بسی نے وار کرنے شروع کئے پہلے وار میں ایک کا سر اڑا دیا اور دوسرے میں ایک کا سینہ چاک کر دیا۔

بسی۔ اب رستہ صاف ہو گیا ہے۔

ریمی۔ میرے آقا بھاگ چلو۔

بسی۔ پہلے ڈاینا کو بچنا چاہیے۔

ریمی۔ دیکھہ کر کہا آدمی اور آگئے ہیں میرے آقا خبردار ہو جاؤ۔

بسی نے اپنے آپکو دو دشمنوں میں گھرا ہوا دیکھا مگر اس کے مونہہ سے سوائے آہ ڈاینا کے اور کچھہ نہیں نکلتا تھا۔

بسی۔ ان چار آدمیوں پر کود پڑا اور وہ زخم زدن میں دو گر گئے پھر جب مانسر لو بڑھا تو بسی اچھل کر اسکے نیچے ہو گیا۔

مانسر لو بجلی کی طرح کڑک کر چلانے لگا کہ اب وہ ہمارے قابو میں آ گیا ہے۔

اسوقت ریمی نے اپنے آپکو گھسیٹ کر بسی کے مونہہ کے ساتھ لگا دیا کہ کوئی کے روکتے ہیں کچھہ کام آئے۔

بسی نے اِدھر اُدھر نگاہ دوڑائی تو سات آدمی مر چکے تھے۔ اور نو باقی تھے جب بسی نے تو چمکتی ہوئی تلواریں دیکھیں تو اس بہادر آدمی کے سامنے جس نے خوف کا کبھی نام بھی نہیں سنا تھا موت کا نقشہ کھنچ گیا۔

بسی۔ (آپ ہی آپ) میں جابو کو تو قتل کر سکونگا مگر باقی کے پانچ مجھے مار ڈالینگے میں دس سے اور لڑ سکتا ہوں ان دس سے تو مجھے وہ کچھ کرنا چاہیئے جو اس سے پہلے کسی نے دیکھا نہیں اب تک بسی کو بیس زخم آ چکے تھے اور اس کے کپڑے خون سے تر بتر ہو رہے تھے۔

دونوں آدمیوں نے ایک ساتھ حملہ کر دیا کچھ تلوار سے کام لینے لگے اور کچھ بندوقیں سر کرتے رہے بسی اِدھر اُدھر کود کود کر بندوق کے وار خالی دیتا تھا اور تلوار سے اپنے دشمنوں کو زخمی کر رہا تھا۔ یہانتک کہ بسی نے اپنے دل ہی دل میں کہا کہ مانسر یو کو قتل کرنا جیسے بھی اپنا انتقام لینا ہے۔ یہ خیال کر کے بسی نے نگاہ دوڑائی اور دیکھا کہ مانسریو اپنے ساتھیوں کے پیچھے کھڑا ہے اور انہیں پستول بھر بھر کے دے رہا ہے۔

بسی تلوار سونت کر آگے بڑھا اور مانسریو کے عین سامنے آ گیا۔ مانسریو نے پستول سر کیا اور بسی کی تلوار ٹوٹ گئی۔

مانسریو خوش ہو کر اپنی جگہ پر واپس آ گیا بسی نے اپنی تلوار کے دونوں ٹکڑے اٹھا لئے اور ایک رومال سے مضبوط باندھ کر اپنے دشمنوں پر وار کرنے لگا۔ دس لاشیں اس کے آگے پڑی ہوئی تھیں اور شیر دل آدمی ٹوٹی ہوئی تلوار سے چھ حریفوں کا سامنا کر رہا تھا مانسریو آگے بڑھا کہ لاشوں کو اٹھاتے تاکہ بسی کسی مقتول کے ہاتھ سے تلوار نہ لے لیو بسی کی حالت اس وقت قابل دید تھی تاہم زخموں کے سبب بیدم ہو رہا تھا اور چھ دشمن برابر پستول سر کئے جاتے تھے عین مایوسی کی حالت میں ریمی نے جسکی روح ابھی پرواز نہیں کر گئی تھی اٹھ کر اپنی تلوار بسی کے ہاتھ میں دیدی بسی نے اپنی ٹوٹی ہوئی تلوار پھینک دی اور مانسریو نے ریمی کے سر میں تاک کر گولی ماری ریمی گر پڑا اور پھر نہ اٹھا۔

بسی کے مونہہ سے چیخ نکل گئی وہ مارے جوش کے تازہ دم ہو گیا اور تلوار سے اپنے دشمنوں کو گرانے لگا۔ اس جد و جہد میں بسی نے بڑھکر مانسریو کی چھاتی میں تلوار ماری مانسریو نے پستول سر کیا اور گولی بسی کی ران سے نکل گئی۔

بسی۔ آہ! اب میں بچ جاؤنگا۔

چاروں آدمی جو باقی رہ گئے تھے بسی پر کود پڑے مگر شیر دل بسی نے اپنی تلوار کی مدد سے ان کو نزدیک نہ آنے دیا۔

مانٹریو پھر بسی کے سامنے آیا اور بسی نے ایک ہاتھ مارا مگر افسوس کہ پورا نہ پڑا۔

تینوں آدمیوں نے ملکر بسی کے ہاتھ سے تلوار چھین لی۔ کیونکہ شیر دل بسی اب ہاتھ کے شل ہوجانے کے باعث بائیں سے وار کر رہا تھا۔ بسی نے ایک سٹول اٹھا لیا اور دو آدمیوں کو نیچے گرا دیا۔ تیسرے وار پر سٹول ٹوٹ گیا اور تیسرے حریف نے بسی کے سینہ میں خنجر مارا۔ بسی نے اپنے حریف کو کلائی سے پکڑ لیا اور خنجر چھین کر اسکے پیٹ میں گھونپ دیا۔ اسوقت مانٹریو نے اٹھ کر بسی کی ٹانگوں پر تلوار ماری۔ بسی نے ایک لاش کی تلوار اٹھالی اور پلٹ کر مانٹریو پر پورا ہاتھ مارا جس سے [illegible] چت زمین پر [illegible]

بسی۔ آہ [illegible] نہیں [illegible] سکتا [illegible] بچ جاؤنگا مگر خدا کا شکر ہے کہ تم کو دم توڑتے دیکھوں گا۔

[illegible]

دیکھا۔ چاندنی خوب کھری ہوئی تھی اور چاندنی کی مدد سے کمرے کو خون سے تر اور چودہ لاشوں کو اپنے سامنے پڑا دیکھکر بسی ایک شیر دل ہیرو اپنے دونوں بازو پر فخر کرنے لگا۔

بسی نے خیال کیا کہ اب سوائے بھاگ جانے کے مجھے اور کوئی کام نہیں کیونکہ حریف سب کے سب قتل ہوچکے ہیں۔ جب بسی سیڑھیوں پر پہنچا تو صحن میں اسکو اور آدمی چمکتے ہوئے دکھائی دیئے۔ کسی نے بندوق سر کی اور گولی بسی کے شانے پر بیٹھی۔ بسی کو اس کھڑکی کا خیال آیا جو اسکو ڈایانا نے بتائی تھی۔

بسی نے اس کمرے میں جا کر اندر کی طرف سے دروازہ بند کر لیا اور کھڑکی پر چڑھ کر غور سے جانچنے لگا کہ میں کود کر دوسرے پار جا سکتا ہوں کہ نہیں۔

بسی۔ اوہ مجھ میں اب اتنی طاقت کہاں ہوگی۔ اسوقت بسی کے کانوں میں کسی کے سیڑھیاں چڑھنے کی آواز آئی۔ یہ دوسرا دستہ تھا۔ بسی نے دل کیا اور کود پڑا مگر بدقسمتی سے [illegible] لوہے کی میخوں سے اٹک گئے۔ اور بیچارا شیر دل ہیرو لٹک پڑا۔

اسوقت بسی کو اپنے [illegible] کا خیال آیا اور اسنے اپنی آپ [illegible]

میرے دوست آؤ میری مدد کرو۔

ایک آواز۔ آہ مسٹر بسی آپ ہیں۔

بسی یہ آواز سنکر کانپنے لگا کیونکہ یہ سینٹ لک کی آواز نہ تھی۔

بسی۔ آہ سینٹ لک ڈاینا بچ گئی ہے کیونکہ میں نے مانسریو کو قتل کر دیا ہے۔

اسوقت بسی نے دو آدمیوں کو درختوں میں سے نکلتے دیکھا۔

بسی۔ صاحبان خدا کیواسطے ایک نیک بخت شریف کی مدد کرو جو تمہاری مدد بھی کر سکتا ہے

ایک۔ جناب آپ کیا کہتے ہیں۔

دوسرا۔ رہنے دو کمبخت کو۔

بسی۔ حضور مجھے یہاں سے چھڑاؤ۔ میں آپکو معاف کر دونگا۔

ڈیوک (اپنے ساتھی سے) سنا ہے۔

آدلی۔ پھر حضور کی کیا رائے ہے۔

ڈیوک (ہنسکر) یہ کہ اسکو اس پھندے سے چھڑاؤ۔

بسی نے مونہہ پھیر کر دیکھا کہ اسوقت سننے والا کون ہے اتنے میں کسی نے بندوق سر کی اور گولی بسی کی چھاتی پر لگی۔ بسی کے مونہہ سے آہ ڈاینا نکلا اور بیچارے کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔

جب بسی کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی بہت سے آدمیوں کے اس کمرہ میں داخل ہونیکی آوازیں آئیں جس تاکی میں سے بسی کودا تھا۔ ڈیوک انجو دیوار کے سایہ میں چھپکر کھڑا ہو گیا اور وہ آدمی تاکی میں سے آدلی سے پوچھنے لگے کہ کیا بسی اس جہان سے کوچ کر گیا ہے۔

آدلی۔ ہاں مگر تم لوگ بھاگ جاؤ کیونکہ تم جانتے ہو کہ ڈیوک انجو بسی کا معاون مددگار ہے۔

قاتل بھاگ گئے

ڈیوک۔ لو آدلی اب تم اوپر جا کر تاکی میں سے مانسریو کی نعش کو پھینکدو۔

آدلی نے اوپر جاکر مانسریو کی نعش نیچے گرادی۔ ڈیوک کے کپڑوں پر خون کے چھینٹے پڑے اور ڈیوک نے مانسریو کی جیب سے وہ کاغذ نکال لیا جسپر میرے دستخط کئے ہوئے تھے۔

ڈیوک۔ بس اسی چیز کی مجھے ضرورت تھی چلو اب چلیں

آدلی۔ تو ڈاینا ....

ڈیوک۔ ڈاینا کی اب مجھکو پروا نہیں سینٹ لک جانے اور وہ پھر آپہی آپ یہیں فرانس کا بادشاہ تو نہیں ہونگا۔ گر خدا

کا شکر ہے کہ بغاوت کے جرم میں پھانسی
پر بھی تو نہیں چڑھایا جاؤنگا۔

باب ۹۲

گورن فلاٹ کی بے قراری

دست فوج کے ہاتھ باغیوں میں سے ایک
بھی نہ لگا۔ کیونکہ ہمارے ناظرین انہیں بھاگتے
دیکھ چکے ہیں جب گورن نے دروازہ کھولا
تو سارا گرجا خالی پایا۔ بادشاہ چلپٹ کو آوازیں
دینے لگا مگر کسی نے جواب نہ دیا۔

بادشاہ۔ کیا یہ ممکن ہے کہ باغیوں نے
چلپٹ کو ہلاک کر دیا ہو اگر انہوں نے یہ شرارت
کی ہے تو میں انکی خبر لونگا۔

چلپٹ بھی آلی کو گورسے ملانے میں مشغول
تھا اور اسکو ایسا مزہ آرہا تھا کہ اس نے
بادشاہ کی آواز کی کچھ پرواہ نہ کی آخر کار جب
محمد آلی بھی نکل گیا تو چلپٹ نے بادشاہ کی
آواز سنی۔

چلپٹ (گورن فلاٹ کو اٹھانے کی کوشش
کرکے) میرے بیٹے ادھر آؤ میں یہاں ہوں
گورن۔ میرے دوست۔
چلپٹ۔ تو تم ابھی مرے نہیں۔
گورن۔ میرے دوست مجھے دشمنوں کے
حوالے نہ کرنا۔
چلپٹ۔ چپ رہو بدبخت آدمی۔
گورن۔ میں جب سے آپکے ساتھ بیٹھ کر بار
کھانا کھایا ہے میں جو اتنا شراب پیا کرتا تھا
کہ آپ مجھے شراب کا دیوتا کہا کرتے تھے میں
جو کہ ورن ایپلٹ نس میں مرغیوں کی ہڈیاں بھی
چبا جایا کرتا تھا۔ مسٹر چلپٹ جیسے دوست کی
منت کرتا ہوں کہ مجھے بچا لیوے۔
چلپٹ کے دل پر گورن فلاٹ کی منتوں کا
کسی قدر اثر ہو گیا۔
گورن۔ لو مسٹر چلپٹ وہ آگئے ہیں آہ ایہا
ضرور مارا جاؤنگا۔ میرے مہربان دوست میری
مدد کرو۔
چلپٹ۔ اچھا اٹھو۔
گورن۔ کیا آپ نے مجھے معاف کر دیا ہے۔
چلپٹ۔ دیکھا جاویگا۔
گورن تم نے مجھے بہت مارا ہے۔
چلپٹ ہنسنے لگا۔
گورن۔ مسٹر چلپٹ تم ہنس رہے ہو۔
چلپٹ۔ ہاں بدبخت آدمی۔
گورن۔ تو میں بچ گیا ہوں۔
چلپٹ۔ شاید۔
گورن۔ اگر تمہارا گورن فلاٹ بر لب گور

ہوتا تو کبھی نہ ہنستے۔

چلپٹ۔ یہ بات میرے اختیار میں نہیں جو بادشاہ کی مرضی ہوگی اسکے مطابق کارروائی کیجائیگی

اسوقت تتیماں نمودار ہوئیں۔ اور بادشاہ معہ مسلح فوج کے آگیا۔

بادشاہ۔ آہ چلپٹ میرے پیارے چلپٹ میں تمہیں دیکھکر بہت خوش ہورہا ہوں۔

گورن۔ دیکھو چلپٹ حضور بادشاہ تمہیں دیکھکر بہت خوش ہوئے ہیں۔

چلپٹ۔ پھر کیا ہوا۔

گورن۔ اسوقت جبکہ تم چاہو گے وہ ان لیگا۔ میری معافی کی درخواست کرو۔

چلپٹ۔ کیا بچہ کشی سے۔

گورن۔ (کانپ کر) آہ مسٹر چلپٹ چپ رہو

چلپٹ (بادشاہ کی طرف بڑھکر) کس قدر باغی پکڑے گئے ہیں۔

گورن۔ (آپ ہی آپ) الہی تیری پناہ۔

کولن۔ کوئی بھی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ باغی کسی اور رستے سے بھاگ گئے ہیں۔

چلپٹ۔ بے شک یہ تو اغلب ہے

بادشاہ (چلپٹ سے) مگر تم نے انکو ضرور دیکھا ہوگا۔

چلپٹ۔ ہاں سب کو۔

بادشاہ۔ تو تم نے انہیں پہچان بھی لیا ہوگا

چلپٹ۔ نہیں حضور۔

بادشاہ (حیران ہوکر) ہاں تم نے انہیں پہچانا نہیں۔

چلپٹ۔ میں نے صرف ایک کو پہچانا تھا۔

بادشاہ۔ وہ کون تھا۔

چلپٹ۔ می آنی۔

بادشاہ۔ می آنی جس سے تم نے . . . .

چلپٹ۔ ہاں حضور میں نے اپنا حساب بیباق کردیا ہے۔

بادشاہ۔ اچھا چلپٹ مجھے اس کا حال بتاؤ۔

چلپٹ۔ پھر کبھی بتاؤنگا۔ اب موجودہ امر پر بات چیت کرو۔

گورن۔ (آپ ہی آپ) الہی مجھے بچالے

کولن (بادری کے شانے پر ہاتھ رکھکر) آہ مسٹر چلپٹ تم نے ایک باغی کو گرفتار کرلیا ہے۔

چلپٹ خاموش رہا۔ کہ گورن فلانا کی بیتابی کا تماشہ دیکھے۔

چلپٹ۔ حضور اس بڑی کی طرف دیکھو

بادشاہ۔ ہائیں یہ تو گورن ہے حضور

چلپٹ۔ ہاں حضور

بادشاہ۔ یہ وہی ہے نہیں سے . . .

چلپٹ۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ آہ آہ!!
گورن فلاٹ مارے خوف کے کانپنے لگا
کیونکہ اس نے تلواروں کی نیاموں سے نکلنے کی
کھڑکھڑاہٹ سنی۔
چکٹ۔ ذرا صبر کرو۔ بادشاہ کو سب
باتوں کا پتا ہونا چاہیئے ابھر بادشاہ کو
الگ لیجا کر۔ میرے بیٹے خدا کا شکر کرو کہ
اس نے اس پاک پادری کو آج سے تیس
سال پہلے اس دنیا پر بھیجا کیونکہ اس نے
ہمیں بچایا ہے۔
بادشاہ۔ کس طرح۔
چکٹ۔ اسی نے مجھے ساری سازشوں
کا پتا دیا تھا۔
بادشاہ۔ کب۔
چکٹ۔ ایک ہفتہ گذر گیا ہے اگر اب بھی
آپکے دشمنوں کے ہتھے چڑھ گیا تو مارا جائیگا۔
گورن فلاٹ نے "مارا جائیگا" کا لفظ
سن لیا۔ اور مارے خوف کے کانپنے لگا۔
بادشاہ (پادری کیطرف دیکھکر) یہ نیک
آدمی ہے ہم اسے اپنی خاص حفاظت میں لینگے
چکٹ حضور کو اسکے لئے کوئی معقول
بندوبست کرنا چاہیئے۔
بادشاہ۔ تو تم ہی کوئی تجویز بتاؤ۔

چکٹ۔ جبتک تو یہ پیرس میں ہے اسکی
جان خطرے میں رہیگی۔
بادشاہ۔ اگر ہم اسکو فوج کی حفاظت میں
رکھیں تو۔
گورن فلاٹ نے فوج کا نام سن لیا اور
اپنے دل ہی دل میں کہنے لگا "آہ! میں
قید کیا جاؤنگا۔ مگر قید اس حالت سے تو اچھی
ہے بشرطیکہ روٹی اچھی ملے۔
چکٹ اسبات کی کچھ ضرورت نہیں آپ
اسکو میرے حوالہ کر دیں۔
بادشاہ۔ تم اسے کہاں لیجاؤگے۔
چکٹ۔ اٹھو نیک پادری اٹھو۔
گورن۔ (آپ ہی آپ) چکٹ میری ہنسی
کر رہا ہے۔
چکٹ (پادری کو لات مارکر) اٹھو شریر آدمی
گورن شاہ میں اسبات کا مستحق ہوں۔
بادشاہ مسٹر چکٹ سے کیا کہتا ہے۔
چکٹ حضور وہ اپنی نقصان کا خیال کر رہا ہے
اور آپکی حفاظت میں آنے کی خبر سنکر کہتا ہے
کہ میں نے بہت اچھا کام کیا ہے۔
بادشاہ۔ اسکی اچھی طرح سے خبر گیری کرنا
چکٹ۔ آپ فکر نہ کریں۔
گورن۔ مسٹر چکٹ۔ میرے عزیز دوست مجھ

کہاں لیجاؤ گے۔

چکٹ۔ اسبات کا تمہیں ابھی پتہ لگجائیگا تو اب حضور بادشاہ کا شکریہ ادا کرو۔

گورن۔ کس بات پر۔

چکٹ۔ میں جو تمہیں کہتا ہوں کہ حضور بادشاہ کا شکریہ ادا کرو۔

گورن۔ میں حضور کا نہ دل سے . . .

بادشاہ۔ جو کچھ تم نے میری خاطر سے کیا ہے میں سب کچھ جانتا ہوں سازش کی رات تم لینز سے یہاں آئے تھے اور آج پھر تم نے ایک کار نمایاں کیا ہے۔

گورن فلاٹ نے ایک سرد آہ بھری

چکٹ (گورن سے) بینرگ کہاں ہے۔

گورن۔ طویلے میں۔

چکٹ۔ جاؤ اسے لیکر جلد واپس آؤ۔

گورن۔ بہت اچھا مسٹر چکٹ۔

گورن فلاٹ طویلے کی طرف روانہ ہوا اور بڑا حیران ہوا کہ میں زیر حراست کیوں نہیں رکھا گیا۔

چکٹ (بادشاہ سے) میرے بیٹے اس میں آدمیوں کو اپنے پاس رکھو اور دس مسٹر گرینس کے ساتھ ڈیوک کے محل پر بھیجدو کہ اُسے یہاں لے آئیں۔

بادشاہ۔ کیوں۔

چکٹ۔ تاکہ وہ پھر نہ بھاگ جائے۔

بادشاہ۔ کیا میرا بھائی بھی . . . . .

چکٹ۔ کیا تمہیں آج میری ہدایت پر عمل کرنے سے کچھ زیان پہنچا ہے۔

بادشاہ۔ نہیں۔

چکٹ۔ تو جو کچھ میں تمہیں کہتا ہوں عمل کرو۔

بادشاہ نے گرلین کو حکم دیا وہ ڈیوک کے محل کیطرف روانہ ہوا۔

بادشاہ۔ اب تم . . . .

چکٹ۔ میں پادری کا انتظار کر رہا ہوں۔

بادشاہ۔ تو تم مجھے قلعہ میں آملوگے۔

چکٹ۔ ایک گھنٹہ کے اندر اندر۔

بادشاہ چلا گیا اور چکٹ طویلے کیطرف بڑھا تو گورن فلاٹ اپنے گدھے پر سوار آرہا تھا

چکٹ۔ جلدی کرو۔ ہمارا انتظار ہو رہا ہے

گورن فلاٹ نے کچھ پس و پیش نہ کیا اور زار زار رونے لگا۔

باب ۹۳

چکٹ راجے لگانا ہے کہ ابرنن کے بیٹوں کیوں خون میں تر ہیں

قلعہ میں جاکر بادشاہ نے اپنے مصاحبوں کو

سوتے ہوئے دیکھا اور اپرٹن کا بستر خالی پڑا تھا
بادشاہ۔ (چکٹ سے) کیسا لاپرواہ آدمی ہے کہ ابھی
واپس نہیں آیا بالکل نالائق ہے نے ڈوئل لڑنا ہے اور
ہی بھتی جیسے شہر دل آدمی ہو جاؤ چکٹ کسی دو
کو بلاؤ کہ اپرٹن کی تلاش کرے
خادم۔ حضور اپرٹن صاحب ابھی آئے ہیں
اپرٹن سیدھا اپنے کمرے کی طرف آیا اور بادشاہ
کو دیکھ کر ذرا گھبرا گیا۔
بادشاہ۔ آؤ تم آگئے ہو۔ اپنے دوستوں کو
دیکھا ہوں بہت اچھا کام کیا ہے کہ کل کی لڑائی
کیلئے تازہ دم ہونے کیلئے سو رہے ہوئے ہیں
اور تم ایسے بیوقوف ہو کہ گلیوں میں سے
پھر رہے تھے یا ہیں تمہارا رنگ کیسا زرد ہو رہا
ہوا ہے کل تم کیا کرو گے۔
اپرٹن کا رنگ واقعی بہت زرد پڑ گیا ہوا تھا
بادشاہ۔ جاؤ اب اگر نیند آتی ہے تو سو رہو۔
اپرٹن۔ نیند کیوں آئیگی۔
بادشاہ۔ تمہیں بہت وقت ملیگا۔ اب دو بجے
ہیں۔ تم نے دن چڑھے لڑنا ہے انداز چار بجے
دن نکلتا ہے پس چار گھنٹے تم آرام کرسکتے ہو۔
اپرٹن۔ دو گھنٹے کوئی تھوڑے نہیں ہیں۔
بادشاہ۔ تو تم اب سو جاؤ گے۔
اپرٹن۔ ہاں حضور۔

بادشاہ۔ مجھے تو امید نہیں۔
اپرٹن۔ کیوں حضور۔
بادشاہ۔ اسلئے کہ تمہیں کل کا خوف لگ رہا ہے
اپرٹن۔ اگر حضور اجازت دینگے تو میں ابھی سو جاؤں گا
چکٹ۔ تو جاؤ سو رہو۔
اپرٹن نے کپڑے اتار دئے اور بستر پر لیٹ گیا
بادشاہ۔ اپرٹن بڑا بہادر ہے
چکٹ۔ ایسا بہادر ہے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا۔
بادشاہ۔ دیکھو وہ لیٹتے ہی سو گیا ہے۔
چکٹ نے آگے بڑھ کر کچھ دیکھا۔
چکٹ۔ اوہ۔
بادشاہ۔ کیا ہے۔
چکٹ۔ (اپرٹن کے بوٹ کی طرف اشارہ کرکے) یہ خون بھی
بادشاہ۔ ہائیں خون ہے . . . . .
چکٹ۔ سو خون میں سے گذرا ہے۔
بادشاہ۔ اسے کوئی زخم نہ آیا ہو۔
چکٹ۔ اگر ایسی بات ہوتی تو وہ ہمیں ضرور
بتاتا پھر اگر زخم آیا ہوگا تو کیسے اتنی بیپرواہی سے
پڑا ہوگا کچھ نہ سمجھ کوشش بھی خون کر [illegible]
بادشاہ۔ چکٹ [illegible] کیا [illegible]
چکٹ۔ میرا خیال ہے کہ اسے کسی کو قتل کیا ہے
بادشاہ۔ بیتم۔ نئی سنائی ہے اچھا کل [illegible]
چکٹ۔ آپکا مطلب تو ہے۔

بادشاہ۔ شاید جنگل میں شب گزارنا پڑیگا۔

ہکٹ۔ کسی گہرے غار میں قید کرتا۔

بادشاہ۔ اسبات کی کچھ فکر نہ کرو۔

شہزادہ۔ مجھی کچھ نہیں معلوم کہ کہاں کا پتہ ہے جہاں

[illegible]

بادشاہ۔ ہکٹ تمہارا ساتھی ہے۔

ہکٹ۔ میں بھول گیا تھا کہ یہ چوری تھی تم ذرا

ہوشیاری سے کیا چاہیے کیا اب تم مجھ سے

کچھ بات چیت بھی کروگے۔

بادشاہ۔ ہاں میں اسے یہ بتاؤنگا کہ تمہاری

سازشوں کا پتہ لگ گیا ہے۔

ہکٹ۔ کیا احمق آدمی ہے۔

بادشاہ۔ تو تم یہ نہیں چاہتے۔

ہکٹ۔ اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو ڈیوک سے

ایک بات بھی نہ کرتا اور سزا دے دیتا۔

بادشاہ۔ کسی طرح سے کہہ کہ کولن سے کہے

ڈیوک کو لے آئے۔

تھوڑی دیر کے بعد کولن مع ڈیوک صاحب کے حاضر ہوا

بادشاہ۔ کولن تم نے ڈیوک کو کہاں پایا تھا

کولن۔ جناب ڈیوک صاحب گھر پر نہیں تھے

مگر میں نے آپ کے نام سے محل پر قبضہ کرلیا اور جب

آپ آئے تو گرفتار کرکے جناب کو یہاں لے آیا۔

بادشاہ۔ شاباش۔ پھر ڈیوک سے کہا صاحب آپ کہاں تھے

ڈیوک۔ جناب جہاں کہیں کہیں تھا حضور کے

کام پر تھا۔

بادشاہ۔ یہ جھوٹ ہے۔

ڈیوک۔ خاموش رہا۔

بادشاہ۔ اچھا صاف صاف بتاؤ کہ جس وقت

تمہارے ساتھی گرفتار ہورہے تھے تم کہاں تھے

ڈیوک۔ میرے ساتھی؟

بادشاہ۔ ہاں تمہارے ساتھی تمہارے کارندے

ڈیوک۔ حضور نے غلطی کہی ہے۔

بادشاہ۔ اب تمہیں نہیں چھوڑونگا تمہارے

جرائم کا پتہ لگ گیا ہے۔

ڈیوک۔ حضور اسبات پر غور کیجئے میرا خیال ہے

کہ کوئی دشمن حضور کو میری بابت غلط خبر پہنچاتا ہے

بادشاہ۔ بدبخت آدمی تم جیلخانہ کی کوٹھری

میں ہوکے مروگے۔

ڈیوک۔ میں حضور کے ہر ایک حکم پر سر تسلیم جھکانے کو تیار ہوں

بادشاہ۔ عیار آدمی۔ یہ بتاؤ کہ تم گئے کہاں؟

ڈیوک۔ میں حضور ہی کی کچھ خدمت کر رہا تھا۔

بادشاہ۔ واقعی تم بڑے عقلمند آدمی ہو۔

ہکٹ۔ اچھا شہزادہ صاحب آپ بتائیے حضور

کی کیا خدمت کر رہے تھے

ڈیوک۔ بادشاہ سے اگر آپ مجھے برادرانہ [illegible]

کرتے تو میں آپ کو بتا دیتا چونکہ آپ نے مجھے حکم
کروایا ہے اسلئے میں کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف
کو واقعات کے رو سے خود بخود پتہ لگ جائیگا
ریبر کولن اور دیگر افسروں سے خطاب کرکے کہا یو
صاحب آپ میں سے کون کبھی جیلخانہ میں لیجائیگا
چکٹ کچھ سوچ رہا تھا اور اسکے دل میں ایک بات آئی
چکٹ - (آپ ہی آپ) آہ مجھے پتہ لگ گیا ہے
کہ اپرنن کے ہونٹ کیوں خون میں تر ہیں -

باب ۴۹

ڈوئل کی صبح

بادشاہ رات بھر نہ سویا اور صبحدم چکٹ کو ساتھ
لیکر اس جگہ کا ملاحظہ کرنے گیا جہاں اس کے
مصاحبوں نے لڑنا تھا -
بادشاہ - کیلس کی پیٹھ آنکھ میں سورج
کے سامنے ہوگی اور ماگورن کی نگاہیں ٹیڑھی
ترچھی سایہ میں ہونگی جگہ کا انتظام اچھا نہیں
ہوا - اسکا برگ کا موقعہ تو اچھا ہے مگر کیلس
کو ضرور نقصان پہنچائیگی
چکٹ - ایسے ہوتا تھا ہو چکا بے فائدہ رائے
زنی کی کچھ ضرورت نہیں -
بادشاہ - الیو بیبا کے اپرنن کا مجھے خیال نہیں
رہا تھا اپرنن تو ضرور مارا جائیگا کیونکہ اسکا بھی
جیسے بہادر سے سامنا پڑا ہے آہ اپرنن کا موقعہ
بھی اچھا نہیں - کیونکہ اسکے دائیں ہاتھ ایک
درخت ہے اور بائیں خندق -
چکٹ - مجھے تو اپرنن کا کچھ ڈر نہیں -
بادشاہ - تم غلطی پر ہو وہ ضرور مارا جائیگا
چکٹ - نہیں مجھے پہلے ہی کچھ بندوبست کر لیا ہوا ہے
بادشاہ - کس طرح
چکٹ - وہ نہیں لڑیگا -
بادشاہ - کیا تم نے سنا نہیں تھا کہ اسنے
سونے سے پہلے کیا کہا تھا -
چکٹ - اسی سے تو میں کہتا ہوں کہ وہ نہیں لڑیگا
بادشاہ - یہ غلط ہے -
چکٹ - ھنری تم اس بات کو نہیں جانتے میرے
خیال میں تم پہلے ست قلعہ میں واپس چلنا چاہئیے
بادشاہ - مجھے پیالہ شوربے کا گر لڑائی دیکھنی چاہئیے
چکٹ - میں یہ تو نہیں چاہتا کہ آپ اپنے دوستوں سے
محبت نہ کریں مگر یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ ڈیوک
انجو کیلئے میدان کھلا چھوڑ دیں -
بادشاہ - تو کولن جو وہاں ہے -
چکٹ - ارے احمق آدمی کولن کیا بہروپیہ
جو کہتا ہے وہ تو ایک انا بھیلیہ ہے یا گینڈا یا
جنگلی خوک - اور نہایت سپاہی ایک ریچھ سا ہے
بادشاہ - چکٹ تمہارا خیال درست ہے

مجھے ڈیوک کو جیلخانہ بھیجدینا چاہئے تھا۔
جب بادشاہ اور جکٹ قلعہ میں واپس آئے تو
حضور کے مصاحب کپڑے پہن رہے تھے۔
بادشاہ۔ میرے عزیز دوستو میرا خیال ہے کہ
تم بغیر کسی خوف خطر کے میدان کارزار کو
جانے والے ہو۔
کیولس۔ ہاں حضور۔
بادشاہ۔ ماگرن تم کچھ اداس نظر آتے ہو
ماگرن۔ حضور مجھے رات کو بُرے بُرے خواب
آتے رہے ہیں ہیں ابھی تھوڑا سا شراب پیکر
ہشاش بشاش ہو جاؤنگا۔
بادشاہ۔ میرے دوستو۔ خواب گذشتہ دنوں
کا ایک قسم کا فوٹو ہے آیندہ سے اسکو کچھ تعلق نہیں ہوتا
اپرنن۔ حضور بجا فرماتے ہیں۔ مجھے بھی کل رات
بُرے بُرے خواب آئے تھے۔ مگر میں نے کچھ
خیال ہی نہیں کیا۔ ہو اور میرے بازو تو آگے
سے زیادہ مضبوط معلوم ہوتے ہیں۔
جکٹ (اپرنن سے) ہاں تمہیں ضرور
خواب آیا ہوگا تمہارے بوشیرہ ہی خوف لگا ہو
تھا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ تم ضرور غالب آؤگے
بادشاہ۔ میرے دوستو اس بات کو یاد رکھو کہ
تم اپنی عزت کیلئے لڑنے لگے ہو اس لڑائی کا
بادشاہی سے کوئی تعلق نہیں۔ تم اپنے دشمنوں کو

قتل کرنا چاہتے ہو اور مرنا نہیں چاہتے۔
بادشاہ کے مصاحب بالکل تیار ہو چکے
تھے۔ صرف حضور کی اجازت کی دیر تھی۔
بادشاہ۔ کیا تم گھوڑوں پر جاؤگے۔
ماگرن۔ نہیں حضور پیدل۔
بادشاہ کے مصاحبوں نے حضور کے ہاتھ
پر بوسے دیئے اور اپرنن کہنے لگا کہ حضور میری
تلوار کو برکت دو۔
بادشاہ۔ اپرنن تم اپنی سب تلواریں رکھ
دو میرے پاس بہت عمدہ تلواریں ہیں جکٹ
وہ تلواریں لے آؤ۔
جکٹ۔ نہیں حضور آپ اپنے کیپٹن کو کہدیں
میں خوک ہوں اور اگر میں شہزادی کی تلواروں
کو ہاتھ لگاؤں تو ناپاک ہو جائینگی۔
سکابرگ۔ حضور یہ تلواریں کیسی ہیں۔
بادشاہ۔ اطالیکی بنی ہوئی ہیں
سکابرگ۔ بہت خوب
بادشاہ۔ لو اب جاؤ۔
کیولس۔ کیا حضور ہمیں حوصلہ دلانے کیلئے
ساتھ نہیں چلینگے۔
بادشاہ۔ یہ بات نامناسب ہے کیونکہ تمہیں
اس ڈیول کو خفیہ طور پر عمل میں لانا ہے چاہئے
جب بادشاہ کے مصاحب چلے گئے تو حضور

لیورٹ۔ آہ یہ تو ٹالبٹ کی نعش ہے۔
ریبرلیعد ہائیں یہ تو ٹالبٹ ہے۔۔
انٹراگوٗ۔ ہاں دیکھو کیا زخمی ہوا ہوا ہے
انٹراگوٗ۔ آہ ظالموں نے ہمارے سب دوستوں
کو قتل کر دیا ہے۔
لیورٹ۔ آہ ٹالبٹ کی بیوی۔۔۔
ریبرلیک۔ آہ لیسی آہ شیردل لیسی۔۔۔۔
انٹراگوٗ۔ آہ! انہوں نے شیردل لیسی کو فریب
سے قتل کر دیا ہے۔
لیورٹ۔ یہ بڑی بزدلی کا کام ہے۔
ریبرلیک۔ ہم ڈیوک صاحب کو خبر کرینگے
انٹراگوٗ۔ کچھ ضرورت نہیں کہ ہم کسی آدمی
کی مدد سے بدلہ لیویں میرے دوستو فرانس
بھر کے سب سے زیادہ بہادر آدمی کے چہرے
کی طرف دیکھو۔ آہ اسکے خون کو دیکھو
اس کا خون بیساختہ کہہ رہا ہے کہ میں نے
اپنا انتقام کبھی بھی کسی دوسرے پر نہیں چھوڑا
آہ لیسی ہم تیرے نقش قدم پہ چلینگے اور تیرا
بدلہ لینگے۔
یہ کہہ کر انٹراگوٗ نے اپنی تلوار لیسی کے خون میں ڈبو کی
انٹراگوٗ۔ لیسی مجھے تمہارے نعش کی قسم ہے یہ
خون تمہارے دشمنوں کے خون سے دھویا جائیگا ہم تیرے
سب کے سب لیسی یا تو ہم تیرے دشمنوں کو
قتل کرینگے یا خود مر جائینگے۔
انٹراگوٗ۔ ہم ان پر ذرا بھی رحم نہیں کرینگے
لیورٹ۔ مگر ہم صرف تین ہیں
انٹراگوٗ۔ کچھ پرواہ نہیں ہم نے کبھی کسی کو دغا
سے قتل نہیں کیا۔ اور خدا ہماری ضرور مدد کریگا
لیسی۔ الوداع
سب کے سب۔ لیسی شیردل لیسی الوداع
لیسی کے دوست اس منحوس گھر سے نکلکر
میدانِ کارزار کی طرف روانہ ہوئے اور
جب میدانِ جنگ میں پہنچے تو دیکھا کہ
حریف پہلے ہی سے آئے ہوئے ہیں
کیولس سر اٹھاکر اور سلام کرکے صاحبان
ہمیں آپکا انتظار کھینچنا پڑا ہے۔
انٹراگوٗ۔ ہمیں معاف فرمائیے ہم یہاں
آپ سے پہلے آجاتے مگر ہمارا ایک ساتھی۔۔۔
ایپرنن۔ لیسی صاحب کہاں ہیں وہ کیوں نہیں آئے
سکامبرگ۔ ہم اس بہادر آدمی کا انتظار کر سکتے ہیں
انٹراگوٗ۔ وہ نہیں آئیگا۔
ایپرنن۔ آہ بہادر آدمی ڈر گیا ہے
کیولس۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ڈر گیا ہو۔
لیورٹ۔ کیولس صاحب آپ بجا فرماتے ہیں
کیولس۔ تو وہ آئیگا کیوں نہیں۔
انٹراگوٗ۔ وہ مارا گیا ہے۔

بیٹھ گیا۔ چلپٹ کو نہ تو انجو والوں سے محبت تھی اور نہ بادشاہ کے شر پر مصاحبوں سے ایسی حماقت سے کہا تم سب مجھ سے ڈرتے ہو۔

انٹراگز۔ بک بک نہ کرو۔

چلپٹ ابرنن سے بہادر آدمی ادھر چلے آؤ نہیں تو یہ بُوٹ بہی زرد ہوجائینگے

ابرنن۔ اسکے کیا معنے ہیں۔

چلپٹ۔ اسکے یہ معنے ہیں کہ زمین ابہی خون سے تر ہوجائیگی۔ اور گذشتہ رات کیطرح تمہیں خون ہی سے چلنا پڑیگا۔

جب چلپٹ نے یہ کہا ابرنن کا رنگ زرد ہوگیا اور چلپٹ سے ذرا ہٹ کر بیٹھ گیا۔

پانچ بجے لڑائی شروع ہوئی۔ اور پندرہ منٹ تک بہادر ایک دوسرے کی وار خالی دیتے رہے آخرکار سکابرگ نے ربیرک کے شانے پر وار کیا اسمیں خون کی رو جاری ہوگئی۔

سکابرگ نے اپنے حریف کے خون سے فایدہ اُٹھانے کیلئے ایک وار کرنا چاہا مگر ربیرک نے نہایت چستی کرکے اسکے پہلو پر ہاتھ مارا

ربیرک۔ اگر تمہاری مرضی ہو تو ہم دونوں ذرا دم لے لیں۔

ربیرک اور سکابرگ ذرا دم لیکر پھر آمنے سامنے ہوئے۔ ربیرک کے سینے پر ایک زخم لگ آیا۔ اور سکابرگ کی گردن پر بہی زخم آیا تہا ربیرک کو ذرا گہرا زخم آیا تہا۔ سکابرگ ادہر کو دبڑا۔ مگر ربیرک نے داہنے ہاتھ سے اپنے حریف کا ہاتھ پکڑ لیا اور بائیں سے خنجر اسکے سینے میں گھونپ دی سکابرگ اُسکو اپنے ساتھ لیکر گرا لیبورٹ دوڑا کہ ربیرک کو حریف کی گرفت سے چھڑا کہ مگر ماگرن نے بڑی پہرتی سے اسکا تعاقب کیا اور ایک وار میں اُسکو گرا دیا۔

اب انٹراگز اکیلا رہ گیا اودر ادہر کیوس اور ماگرن دونوں زخمی ہوگئے۔

انٹراگز کو اپنی خوفناک حالت کا خیال آگیا اسکو کوئی زخم تو نہیں آیا تہا مگر تہک بہت گیا ہوا تہا۔ انٹراگز کو کیلیس کا وار خالی دیکر ایک دیوار پر کود پڑا۔

چلپٹ۔ آہا اس کا ابہی فیصلہ ہوتا ہے۔

ابرنن۔ خوب ہوا ہے

انٹراگز۔ تم دونو چپکے بیٹھے رہو۔

اسوقت لیبورٹ جو بیہوش پڑا تہا جسے سب اپنے ناظرین کے مردہ خیال کیا تہا اٹھ کہڑا ہوا اور اُٹھتے ہی اُس نے

ماگرن پر ہاتھ صاف کیا جو یہ کہہ کر کہ "اُف میں مارا گیا ہوں" زمین پر گر پڑا۔
لیبورڈ پھر بے ہوش ہو گیا۔
انٹراگز۔ کیولس تم بڑے بہادر آدمی ہو شکست مان لو میں تمہیں چھوڑ دیتا ہوں
کیولس۔ شکست کیوں مانوں۔
انٹراگز۔ تم زخمی ہو رہے ہو اور مجھے ایک زخم بھی نہیں لگا۔
کیولس۔ کچھ پروا نہیں۔ ابھی میری تلوار میرے ہاتھ میں ہے۔
یہ کہہ کر کیولس انٹراگز پر جھپٹ پڑا مگر انٹراگز نے پیش دستی کر کے اُس کا ہاتھ پکڑ لیا اور تلوار چھین کر کہنے لگا "اب تمہاری تلوار بھی چھینی گئی ہے" کیولس نے شیر کی طرح جھپٹ کر انٹراگز کے گرد اپنے بازو پھیلا دیئے۔
انٹراگز نے اپنا خنجر کیولس کے شکم میں گھونپ دیا اور کیولس بے دم ہو کر زمین پر گر پڑا۔ چکلٹ نے دوڑ کر اسے اٹھایا اور کیولس آنکھیں کھول کر کہنے لگا۔
کیولس۔ انٹراگز میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے کسی کی موت میں کچھ فکر نہیں۔
انٹراگز۔ تماشا ہو کر میں تم پر اعتبار کر لیتا ہوں۔
کیولس۔ بھاگ جاؤ ورنہ بادشاہ تمہیں نہیں چھوڑے گا۔
انٹراگز۔ میں تم لوگوں کو ایسی حالت میں نہیں چھوڑ سکتا
چکلٹ۔ بہادر آدمی بھاگ کر اپنی جان بچا لو۔
انٹراگز ریبیرک کے پاس گیا جو ابھی دم لے رہا تھا۔ ریبیراک کیا ہوا ہے۔
انٹراگز۔ ذرا دھیمی آواز میں ہاں فتح ہوگئی
ریبیرک۔ الٰہی تیرا شکر ہے۔ تم چلے جاؤ۔
ریبیرک پھر بیہوش ہو گیا۔
انٹراگز نے پہلے اپنی تلوار اٹھائی پھر کیولس کی اٹھا کر اُسے دی اور کیولس سے کہنے لگا۔
"کاش ہم دوست ہوتے۔"
چکلٹ (انٹراگز سے) ٹھیک آدمی پر آگیا۔
انٹراگز۔ تو میرے ساتھی۔
چکلٹ۔ اگلی بار خیر کبری کہہ لگا۔
انٹراگز نے اپنا لمبا چوغہ پہن لیا تاکہ کسی کو خون کے چھینٹے نہ نظر آئیں اور پورٹ سینٹ انٹنی میں کہیں غائب ہو گیا۔

باب ۹۷

خاتمہ

بادشاہ مارسیغرف کے کانپ رہا تھا چھوڑ گیا

ویسے تو بیقرار ہی ہیں ادھر ادھر گشت کر رہا
پھر آپ ہی آپ کہنے لگا اب وہ سینٹ ہٹی
سے گذر رہے ہیں اب میدان کارزار میں
پہنچ گئے ہونگے اور اب لڑائی شروع ہو گئی ہوگی۔
یہ کہکر تمام دل بادشاہ سجدہ میں گر کر اپنے
دوستوں کیلئے دعائیں مانگنے لگا تھوڑی دیر کے بعد پھر اٹھکر کہنے لگا
بادشاہ۔ آہ بھی آپ اگر کیولیس کو وہ ہتھیار دیا
رہا جو میں نے اسے سکھایا تھا تو ......
سکا ہوگا تو ایسا دانا آدمی ہے وہ ضرور دشمن پر
غالب آئیگا مگر کون ہے لیورٹ کو مار گرائیگا
مگر اینٹونی کی جان کی خیر ہے اگر کسی شیر دل
بھی اینٹونی کا کام تمام کر سکے باقیوں پر کیوپڈ
تو شہر ہی ہو جائیگا۔ آہ میرے عزیز دوستو
تمہاری قسمت میں ....
کارلن حضور دروازے پر ہے ....
بادشاہ قطع کلام کر کے کیا خبر لائے ہو
کارلن حضور لڑائی کی تو ابھی کوئی خبر نہیں ملی
مگر ایک صاحب [illegible] کی [illegible]
بادشاہ۔ مجھ سے کیا کام ہے
کارلن حضور آپ سے کہتے ہیں کہ وہ وقت آگیا ہے جب
آپ حضور کو وہ خدمت تفاقی ہے جو ڈیلٹ
صاحب انکو کہہ گئے تھے۔
بادشاہ۔ اچھا اسکو آنے دو۔

اسوقت ایک آواز آئی کہ میں ہوں بادشاہ کا کھولو
بادشاہ نے آواز پہچان لی دروازہ کھولکر کہنے لگا
آؤ سینٹ لک کیا بات ہے کیا وہ مارے گئے
سینٹ لک ننگے سر بادشاہ کے کمرے میں داخل ہوا
سینٹ لک حضور انتقام میں حضور سے انتقام
کی درخواست کرتا ہوں۔
بادشاہ سینٹ لک کیا ہوا ہم کس کا بدلہ لیں
سینٹ لک حضور آج رات فرانس میں بہت سے
زیادہ بہادر قتل کیا گیا ہے آہ دغا سے مارا گیا
بادشاہ کسکا ذکر کر رہے ہو
سینٹ لک حضور میں اس بات کو جانتا ہوں کہ
آپکو اس سے محبت نہیں مگر وہ بڑا وفادار تھا۔
اسے اگر کوئی ضرورت پڑ جاتی تو حضور کیلئے اپنا
خون بہانے سے ذرا بھی دریغ نہ کرتا۔
بادشاہ رجو سمجھ گیا اور اسکے چہرے پر خوشی کے
آثار نمایاں ہوئے آہ۔
سینٹ لک حضور ایم ڈی تیبی کا انتقام ..
بادشاہ۔ ایم ڈی تیبی؟
سینٹ لک۔ ہاں حضور [illegible] بیس آدمیوں
نے حملہ کیا اور جو وہ کو آستے مار گرایا۔
بادشاہ تو بیبی مارا گیا ہے
سینٹ لک۔ ہاں حضور
بادشاہ۔ تو وہ آج صبح نہیں لڑا۔

اپنے ساتھی کو شکار کیا اور بے ایمان قادر تم نے اپنے رذیل آقا کے حکم سے لیبی کو گولی ماری بادشاہ خوش ہو کر۔ اور تم ان تمغوں کو جاتے ہو۔

سینٹ لک۔ ہاں حضور پھر ڈبوک کیطرف نگاہ غضب سے دیکھ کر حضور شیر دل لیبی کا قاتل اس کا اپنا دوست یہ شاہزادہ صاحب ہے۔

ڈبوک۔ ہاں حضور سینٹ لک ٹھیک کہتا ہے قاتل میں ہی ہوں اور مجھے امید ہے کہ حضور مجھ سے خوش ہونگے بیشک لیبی میرا دوست اور مصاحب تھا مگر آج صبح اُسنے حضور کے ہوا خواہوں سے لڑنا تھا۔

سینٹ لک۔ قاتل تم جھوٹ بولتے ہو لیبی جبکہ زخمی ہو گیا تھا اور بیدم ہو کر سلاخوں پر لٹکا ہوا تھا اسکا جانی دشمن بھی ترس کھاتا لیکن تم نے آہ لاحول اور کوشش کی تاکہ قاتل شیر دل لیبی کو قتل کیا تم اپنے دوستوں کو ایک ایک کر قتل کر چکے ہو تم نے لیبی کو اسلئے نہیں قتل کیا کہ وہ حضور کا دشمن تھا بلکہ اسلئے کہ وہ تمہارے مجرمانہ رازوں کو جانتا تھا آہ ظالم قاتل مانسرو کے پاس اسبات کا کافی ثبوت تھا۔

کولن۔ الٰہی تیری شان۔ کاش میں بادشاہ ہوتا ڈبوک کا سر کاٹ کر دیکھو بھائی جان آپکے سامنے مجھے ذلیل کرتے ہیں۔

بادشاہ۔ کولن تم چلے جاؤ۔

سینٹ لک۔ حضور انصاف کریں یا ال انصاف کریں۔

ڈبوک۔ کیا حضور مجھ کو اپنے ہوا خواہوں کی مدد کے صلے میں سزا دینگے۔

سینٹ لک۔ قاتل تیرے فریب کا تجھ کو خدا اجر دیگا ہمارے بادشاہ سے حضور اگر ڈبوک ہمارے دوستوں کی مدد کرتا ہے تو ہمیں شرم کرنی چاہئیے۔

جب سینٹ لک نے یہ کہا بادشاہ کانپ اٹھا اسوقت سمت میں کسی کے پاؤں کی چاپ سنائی دی اور کولن نے دروازے کو تین دفعہ کھٹکھٹایا۔ اور بادشاہ کا رنگ زرد ہو گیا۔

بادشاہ۔ آہ میرے دوست مارے گئے ہیں۔

سینٹ لک۔ میں نے ابھی حضور کو کیا کہا تھا دیکھو خدا نے اپنی حکمت سے اس شیر دل مرد کا انتقام لیا ہے بادشاہ نے کچھ جواب نہ دیا اور دونوں ہاتھوں سے اپنا مونہہ ڈھانپ لیا اور کہنے لگا

بادشاہ۔ آہ میرے عزیز دوستو مجھ کو تمہاری خبر دیگا

چکٹ۔ حضور میں۔

بادشاہ۔ اچھا کہو۔

چکٹ۔ وہ مر گئے ہیں اور تیسرا دم توڑ رہا ہے۔

بادشاہ۔ تیسرا کون ہے۔

چکٹ۔ کیولس۔

بادشاہ۔ وہ کہاں ہے۔

جیکٹ۔ ہوٹل بالسی میں۔

بادشاہ نے اور کچھ نہ پوچھا اور لپک کر گھر سے باہر نکل گیا
سینٹ لک ڈائینا کو اپنے گھر لیگیا ہوا تھا اور
یہی وجہ تھی کہ اسے قلعہ میں آنے میں دیر ہو گئی تھی۔
جینی تین دن اور تین راتیں برابر ڈائینا کی خبر گیری
کرتی رہی جونہی رونق جینی نے جو بہت تھک گئی تھی
ذرا آرام کیا اور جب گھنٹوں کے بعد میڈم سینٹ لک
واپس آئی تو ڈائینا کہیں چلی گئی ہوئی تھی۔
کیونکہ تین دن بیمار رہکر ہوٹل بالسی میں
بادشاہ کے بازوؤں میں جان دی۔
جینی کو اپنے دوستوں کی موت کا بڑا رنج ہوا اور اسکے
تینوں خوبصورت شہرے ہوئے جنہیں اپنی ماں خواہش کی
ہوا کرتے تھے۔

تین مہینوں تک جیکٹ اپنے بیوقوف بادشاہ سے
کبھی بھی جدا نہ ہوا اور ماہ ستمبر میں جیکٹ کو
بوجی کے گرجا سے ڈوکن فلاٹ کا مندرجہ
ذیل کا خط آیا۔

میرے پیارے جیکٹ۔

موسم بہت عمدہ ہے اور قرب وجوار کی خوشنما
سبزی دلوں کو خوش کئے دیتی ہے میں نے سنا ہے
کہ بادشاہ جنگی میں جان بچائی تھی بڑا اداس
رہتا ہے۔ مسٹر جیکٹ حضور بادشاہ کو یہاں
لے آؤ میں شیطان کی کشید کی شراب پلاؤنگا
جو مجھ کو اتفاق سے ملگئی ہے اور میرا خیال
ہے کہ یہ ارغوانی شراب حضور کے سب
رنج بھلا دیگی۔ کیونکہ پاک کتاب میں یہ بھی
لکھا ہوا ہے کہ عمدہ شراب انسان
کی طبیعت کو خوش کر دیتی ہے جیکٹ یہ
لاطینی زبان میں آیت لکھ کر دکھا دیگا
ڈومنگا۔ مسٹر جیکٹ بادشاہ۔ اور
اور سینٹ لک کو اپنے ساتھ لیکر آ جا
ہم انکی بہت خاطر و مدارات کرینگے۔
بادشاہ سے کہدو کہ جب ابھی تک زندگی
دوستوں کیلئے دعا نہیں کی جب ہم
بہار گذر جائیگی تو مجھ کو اسبات کیلئے
فرصت ملیگی تمہارا دوست گوڈل فلاٹ

جیکٹ۔ آمین سا ایسے شیطانوں کی بہشت
میں ضرور قدر ہوگی۔

یہاں جلد ختم ہوتی ہے اور دوسری جلد سوم
یہ تینتالیس شاہی محافظ کے شروع ہونے سے پہلے
کچھ عرصہ گذر گیا ہی یعنی وہ واقعات جو جلد اول میں گذرے
ہیں انکو سات سال کا عرصہ گذر گیا ہے بادشاہ کے
تین مصاحب ڈوئل میں مارے گئے اور سینٹ لک بھی
قتل کے بعد کچھ عرصہ بادشاہ کچھ متعین رہکر کسی
ہو گیا تھا اسکو لیبی کے قتل اور ڈیوک آف گیز
کی بیوفائی نے بڑا اثر کیا تھا جیکٹ بھی بادشاہ
سے الگ ہو گیا اور اس خیال سے کہ اسکا دشمن
ڈیوک می آنی جسکا اسنے سینٹ جینی وو کے گرجے
میں کوڑے لگا کر اپنا قرضہ اصل مع سود وصول

... مخدومی کے دلکش ناول

پُر درد طرزِ بیان ہے۔ عبارت شگفتہ و دلکش و دل فریب زبان ہے سنگدل سے سنگدل انسان کی آنکھوں سے خراج اشک وصول کرنے والے فسانے ہیں :-

پُر اسرار ڈاکو

اک آگ سی ہے سینے کے اندر لگی ہوئی
اندرا نہ بجھیگی آگ یہ کیوں کر لگی ہوئی

یہ ناول کیا ہے حسن و عشق کے کرشمے ہیں۔ چوٹ کھائے ہوئے دلوں کی کہانی ہے جو سرتا پا درد سے بھری ہوئی ہے حسن و عشق کی جیتی جاگتی تصویر۔ رانہ دنیا کا دلفریب منظر۔ ہجر و وصال کا انوکھا سماں۔ سوز و گداز کا دلکش البم ہے۔ اندرا کی محبت۔ گوپال برہمن کی فداکاری جمال کی شرارت و غداری۔ سُہراب ڈاکو کی پُر اسرار شخصیت اور اُس کے حیرت انگیز کارناموں نے اس ناول کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ قیمت فی جلد ..

متھرا کی دیوی

دے داد اے فلک دلِ حسرت پرست کی
ہاں کچھ نہ کچھ تلافی مافات چاہیئے

یہ ایک دلکش و درد انگیز ناول ہے۔ دُرگا کی حسرت بھری کہانی ہے۔ اُس کی زندگی کے حیرت انگیز کارنامے ہیں۔ مفارقت شوہر میں بے تابانہ جذبات کا مرقع ہے۔ دُرگا کے اپنے عاشق کی جدائی میں محبت میں ڈوبے ہوئے جذبات کو نظم کا جامہ پہنایا گیا ہے جو اُردو علم ادب میں اپنے رنگ کی پہلی نظم ہے۔ سوز و گداز سے بھری ہوئی نظم ہے۔ یہ جذبات لطیف نہایت عمدگی سے دکھائے گئے ہیں۔ فقرہ فقرہ محبت میں ڈوبا ہوا ہے۔ اسکے علاوہ بدکاروں کی تاریک زندگی اور شرارتوں کا خاکہ ایسے دلچسپ پیرایہ میں کھینچا گیا ہے جو عبرت انگیز ہے اس ناول کا ہر لفظ دلنشین ہے اور ہر صفحہ دلچسپ ہے۔ قیمت .. .. ۱۲ ؎

ملنے کا پتہ :- لالہ رامداس بھاٹیہ مالک بھاٹیہ بک ڈپو لوہاری گیٹ لاہور

مطبع گردیپ شیم پریس لاہور میں باہتمام لال چند بہل پرنٹر چھپا